بفیض روحانی: شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت حضور پرنور سیدنا سرکار مصطفیٰ رضا خاں مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فتنۂ کف لسان کے رد میں لاجواب کتاب

تنقیح الکلام فی احکام الکفر والاسلام

ملقب بہ

عجائبِ انکشاف (مکمل)

تالیف

عمدۃ المحققین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ غلام محمد خان اشہر علیہ الرحمہ

زیر اہتمام:

جانشین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت

مفتی مجتبیٰ شریف خان اشہری مصباحی

ناشر

اشہر اکیڈمی، ناگپور

تنقیح الکلام فی احکام الکفر والاسلام

ملقب بہ

عجائبِ انکشاف

(مکمل)

تالیف

عمدۃ المحققین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ غلام محمد خان اشہر علیہ الرحمہ

زیر اہتمام:

جانشین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت مفتی مجتبیٰ شریف خان اشہری مصباحی

ناشر

اشہر اکیڈمی ناگپور

9370541312 , 9096641999

تفصیلی فہرست

لبیک یارسول اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب: تنقیح الکلام فی احکام الکفر والاسلام
ملقب بہ عجائبِ انکشاف (مکمل)

مصنف: عمدۃ المحققین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند
حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ غلام محمد خان اشہر علیہ الرحمہ

زیراہتمام: حضرت مفتی مجتبیٰ شریف خان اشہری مصباحی

اشاعت : بموقع صد سالہ عرس اعلیٰ حضرت ۱۴۴۰ھ

صفحات : ۵۳۶

ناشر : اشہر اکیڈمی ناگپور

تقسیم کار : سنی پبلی کیشنز دہلی

قیمت : ۳۴۰/روپئے

عرض اشہر ببارگاہِ نبی اکرم

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ابھی درد و الم سے دل کو لذت گیر رہنے دو — ابھی کچھ دور آہوں سے ذرا تاثیر رہنے دو

تمہاری نوک مژگاں سے حیات نو برستی ہے — کماں پر اپنی ابرو کی ذرا یہ تیر رہنے دو

گزرتے ہیں مہ وخورشید بھی اس کی فضاؤں میں — تمہارے حسن کی دل میں یونہی تنویر رہنے دو

نگاہِ لطف ساقی ہی یہاں پر کام کرتی ہے — یہ ہے میخانہ الفت کا یہاں تدبیر رہنے دو

نہیں لطف وکرم تو میں عتابوں پر بھی راضی ہوں — تمہاری چشم رحمت میں میری تصویر رہنے دو

یہاں خاموش ہی خاموش دل کے دل سلگتے ہیں — یہ بزم سوز وغم ہے نالۂ شب گیر رہنے دو

یہاں قلب وجگر کے ٹکڑے ٹکڑے جمع ہوتے ہیں — تمہاری بزم کی یہ رونق تسخیر رہنے دو

تمہاری رحمتوں کا شور ہے عالم میں پہلے سے — میرے اس غمزدہ دل کی ابھی تقصیر رہنے دو

یہاں ہوش وخرد کھو کر بہت ہشیار رہتے ہیں — رہ طوبیٰ ہے دیوانو! یہاں زنجیر رہنے دو

کبھی دامن جھٹکتے ہی نہیں دیکھا انہیں اشہرؔ — امید وشوق کی دنیا کو دامن گیر رہنے دو

نیش الم کو میرے دل میں چبھونے والو!

یہ جائے احمدی ہے راہ محمدی ہے

نذرانۂ اشہر بارگاہِ غوث اکبر

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ولایت کے بلند پرواز حیراں ہیں بلندی پر
سمجھ میں ہی نہیں آتی ہے رفعت غوث اعظم کی
نہ کر اندیشہ اشؔہر جسم و جاں کی ناتوانی کا
بہت آگے ہے جسم وجاں سے قدرت غوث اعظم کی

خراج اشہر بارگاہِ مجدد اعظم

(رحمۃ اللہ علیہ)

اشؔہر بادہ نوش ہے جام رضا پیے ہوئے
شور جہاں تو کیا اسے حشر بھی اب اٹھائے کیا
عندلیب چمنستان رضا ہوں اشؔہر
نغمہ نغمہ مرا گلبا رسبحان اللہ

اجمالی فہرست

نوٹ:۔ تفصیلی فہرست آخر کتاب میں ملاحظہ کریں

فکر اشہر

از مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ

دین کے معاملہ میں نہ ہم باپ دادا کی رعایت کر سکتے ہیں......نہ رشتہ دار......اور نہ ملنے جلنے والوں کی......نہ استادی وشاگردی کی......وہ لوگ جو ہم سے قریب ہیں ہمارے طرزِ عمل سے اچھی طرح واقف ہیں کہ......اسلامی نقطۂ نظر سے ہم نے کسی میں کوئی نقص و عیب دیکھا......تو اس کی خوبی و ہنر ہرگز تسلیم نہیں کیا......نہ کبھی کر سکتے ہیں......ہاں، بے نفس، بحث و تمحیص، افہام و تفہیم کے لیے ہمیشہ تیار ملیں گے۔

ہم نے مجدد اعظم امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کی تصانیف سے سیکڑوں نہیں ہزاروں صفحات کا مطالعہ کیا ہے علماے عرب وعجم کا اقرار ایسا نہیں تھا کہ......ہمیں حضرت ممدوح کی تصانیف سے بیگانہ رکھے......یا سرسری طور پر گزر جانے دے......علاوہ ازیں دیوبند وحامیان دیوبند کے اعتراضات وشور نے......ہمیں ناقدانہ نظر ڈالنے پر بھی مجبور کیا ہے۔

ذات وصفات الٰہی، رسالت ونبوت، کتب الٰہیہ، حشر ونشر، حساب ومیزان، پل صراط، جنت ودوزخ، قبر وبرزخ، ملائکہ، جن، خاتمیت نبوت اور دیگر ضروریِ دینی کے سلسلے میں ہم نے عمیق مطالعہ کیا ہے۔

قسم ہے وحدہ لاشریک کی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کی تالیفات میں وہی تعلیم پائی جو قرآن حکیم، احادیث کریمہ، تصریحات ائمۂ دین وعلماے

معتمدین کے مطابق ہے۔

ہم نے ہر چند چاہا کہ کوئی ایسی بات نکل آئے جو بد دینوں، بدعتیوں، گمراہوں کی تائید کرتی ہو یا آپ کی خودساختہ ہو...... مگر واللہ...... یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔

بلکہ آپ نے عقائد صحیحہ کو زبردست قوت استدلال سے ثابت کر کے اور معترضین کے باطل عقائد واعتراضات کے پرخچے اڑا کر دین کو اس قدر مضبوطی سے محفوظ کر دیا ہے کہ چند صدی قبل تک ایسی مثال نہیں ملتی...... اور کوئی دشمن دین کسی رنگ ولباس میں آئے ...... وہ ان کے اطاعت گزار کو دین حق سے کسی طرح ہٹا نہیں سکتا۔

اور اب بھی ہمارا دعویٰ ہے کہ مجدد اعظم امام بریلوی قدس سرہ کی تصانیف سے کوئی شخص کوئی ایسا عقیدہ نکال دے جو قرآن حکیم، حدیث، ائمۂ دین وعلماے معتمدین کی تائید سے خالی ہو ان کی تصریحات کے خلاف ہو۔

(تجدید احیاے دین مشمولہ ''مدنی تجلیات'' کا ''مجدد اعظم نمبر'')

کلمات تبریک

نواسہ وجانشین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت مولانا

مفتی **مجتبیٰ شریف خان** اشہری مصباحی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

(صدرالمدرسین: الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور)

شرفا لنا ذاتکم یااشھرالنعم   جودا لنا من نوال الخیر والکرم

یااشھرالفضل حقا انت سیف الرضا   من حدہ فصلت اعناق ذی السقم

میرے مرشد برحق مفتیٔ اعظم مہاراشٹر عمدۃ المحققین خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا الشاہ مفتی **غلام محمد خان** صاحب قبلہ اشہر علیہ الرحمہ **اہل سنت کے عظیم پاسبان** تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ میں گونا گوں خوبیاں اور محاسن ودیعت فرمائے تھے ......علوم اسلامیہ دینیہ میں کمال عطا فرمایا تھا...... خصوصیت کے ساتھ فن اِفتاء اور علم کلام میں آپ کو یدطولیٰ حاصل تھا......آپ اکابر علمائے اہل سنت کے مابین ایک زبردست عالم ومفتی کی حیثیت سے متعارف تھے......۱۹۵۴ء میں سیدنا سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے مبارک فتوے پر آپ کی تائیدی دستخط اس کی بین دلیل ہے۔

مولوی خلیل احمد بجنوری کا فتنہ دفع کرنے کے لیے آپ نے تحریری طور پر جو مواخذے فرمائے وہ اکابر عُلما کے درمیان مشتہر ہوئے اور ان حضرات اکابر نے آپ کی ان تحریرات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔

یہ میرے مرشد ومربی مفتیٔ اعظم مہاراشٹر ہی تھے جنھوں نے مولوی خلیل احمد

بدایونی کی فتنہ انگیز طبیعت کا بآسانی سراغ لگالیا تھا اور پھر وہ وقت بھی جلد ہی آگیا کہ اکابر واصاغر عُلما نے بہ یک زبان وقلم خلیل احمد بجنوری کی تکفیر کر کے امت مسلمہ کو اس کی گمراہ گری سے بچالیا۔

اس گمراہ گر مولوی خلیل احمد بجنوری نے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کے لیے فریب اور دھوکا دہی کا سہارا لے کر ''انکشاف حق'' نامی کتاب لکھی۔ ۶/ ماہ تک اس کتاب کا کوئی جواب نہیں دیا گیا مگر چوں کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے اس شخص سے امت مسلمہ کو ہونے والے نقصان کا بخوبی اندازہ کرلیا تھا اور اس کی کتاب سے اہل بدایوں اور دیگر عوام اہل سنت کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ بھی تھا اس لیے حضرت مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ نے اس کا کماحقہ علمی، تحقیقی اور تسلی بخش جواب باصواب تحریر فرما کر عُلماے اہل سنت کی طرف سے ''فرض کفایہ'' ادا کیا۔ جب کہ وہ دور الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ کے عظیم منصوبے ''رضا یونی ورسٹی'' کے دیرینہ خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی بے پناہ مصروفیت کا تھا کہ سیدنا حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ نے ادارے کے دستور (مرتبہ مفتی اعظم مہاراشٹر) کو ملاحظہ فرما کر دارالعلوم امجدیہ سے پہلے ''الجامعۃ الرضویہ'' کا اضافہ کیا اور یہ دعائیہ کلمات تحریر فرمائے کہ ''اللہ تعالیٰ جلد از جلد اسے یونی ورسٹی بنادے''۔ الحمدللہ ہماری زندگی کا ہدف بھی سیدنا حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے اسی خواب کی تعبیر پانا ہے۔

اس بے پناہ مصروفیت کے باوجود آپ نے بجنوری صاحب کے جواب کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور امت مسلمہ کو اس کے فتنہ میں مبتلا ہونے سے بچالیا۔ اللہ تعالیٰ حضور والا مرتبت کی خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

پیش نظر کتاب ''عجائب انکشاف'' کی اشاعت کئی سالوں پہلے وقت کا تقاضا تھا

مگر مجھ فقیر ناتواں اشہری پر کرم فرماؤں نے کچھ ایسا دست شفقت رکھا کہ چاہتے ہوئے بھی یہ کام نہ ہوسکا۔ اے رضاؔ ہر کام کا ایک وقت ہے۔

بحمدہ تعالیٰ یہ عظیم گراں قدر بیش بہا کلامی جواہر پاروں پر مشتمل کتاب صدسالہ عرس اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے موقع پر شائع کی جارہی ہے اوراس کی اشاعت کا سہرا نیک فطرت نیک طبیعت برادرعزیز مولانا محمد حسان ملک نوری کے سر جاتا ہے کہ آپ نے بڑی محنت وکوشش سے اسے جدید طرز پر مرتب کیا اور گراں قدر مقدمہ بھی لکھا۔

اورہم شکر گزار ہیں محترم جناب حافظ نذر صاحب اشہری اندوری کے جنہوں نے اس کی اشاعت کا ذمہ لیا۔

مولیٰ تعالیٰ سبھی کو دارین کی برکتیں عطا فرمائے۔آمین یارب العٰلمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم

فقیر گدائے اشہر

مجتبیٰ شریف خان اشہری مصباحی غفرلہ

۲۹ر محرم الحرام ۱۴۴۰ھ م ۱۰ر اکتوبر ۲۰۱۸ء

عرض اوّلین

نحمده و نصلی و نسلم علیٰ رسوله الکریم و علیٰ آله و اصحابه الکرام اجمعین

۱:۔ ضروریات دین:

مانی ہوئی باتیں چار قسم کی ہیں: (۱) ضروریات دین (۲) ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت (۳) ثابتات محکمہ (۴) ظنّیات محتملہ۔

"ضروریات دین" کی تعریف اور اس کا حکم امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے یہ بیان کیا ہے:

> "ضروریات دین: ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماعِ قطعی قطعیات الدلالات واضحة الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ [کسی] شبہے کی گنجائش ...... نہ [ہی] تاویل کو راہ۔ اور ان کا منکر یا ان میں **باطل تاویلات کا مرتکب** کافر ہوتا ہے"۔

("اعتقاد الا حباب فی الجمیل و المصطفیٰ والآل والاصحاب" مشمولہ فتاویٰ مترجم ۳۸۵/۲۹)

> "ضروریات دین وہ امور ہیں جن کے علم میں خواص [یعنی عُلماے دین] اور عوام برابر کے شریک ہوں۔ عوام سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا دین سے تعلق اور عُلماے دین سے ربط وضبط ہو...... ورنہ تو بہت سے جاہل و اَن پڑھ ایسے ہیں جو کئی ضروریات دین کو نہیں جانتے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ان کے منکر ہیں بلکہ وہ غافل ہیں"

(ماخوذ از حاشیہ امام اہل سنت بر فتاویٰ مترجم ۱/ ۱۸۱، ۱۸۲)

''**ضروریات دین** اپنے ذاتی، روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی [و بے نیاز] ہوتے ہیں...... یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی ان کا وہی حکم رہے گا کہ منکر یقیناً کافر [ہے]''

(فتاویٰ مترجم ۱۴/۲۶۶)

۲:۔ نبی کی تعظیم وتوقیر کا ''فرض'' ہونا......اور نبی کی گستاخی وتوہین کا ''کفر'' ہونا...... ضروریاتِ دین سے ہے۔

''نبی کی تعظیم **فرضِ عین** بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے...... کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا **تکذیب** [جھٹلانا] کفر ہے'' (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۷ / طبع: مکتبۃ المدینہ دہلی)

تعظیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے قرآن کریم کا واضح ارشاد ملاحظہ کریں:

﴿**وتعزروہ وتوقروہ**﴾ [سورۂ فتح: ۹]

ترجمہ: اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ (کنز الایمان)

﴿**فالذین اٰمنوابہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٓئک ھم المفلحون**﴾ [سورۂ اعراف: ۱۵۷]

ترجمہ: اور وہ جو اس [سیدنا محمد ﷺ] پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد [کامیاب] ہوئے۔ (کنز الایمان)

رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی **گستاخی وتوہین** کے بارے میں قرآنی ارشاد:

﴿**ولئن سالتھم لیقولن انما کنانخوض ونلعب قل اباللہ واٰیٰتہٖ ورسولہ کنتم تستھزءون لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم**﴾ [سورۂ توبہ: ۶۵،۶۶]

ترجمہ: اور اے محبوب! اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ: کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو؟ بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ (کنزالایمان)

اس آیت کے تحت مفسر قرآن علامہ سید نعیم الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں" (خزائن العرفان)

مفسر عظیم حضرت علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ سورۂ توبہ کی آیت ۱۲ر کے تحت لکھتے ہیں:

"واعلم انه قد اجتمعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا وبای نبی کان من الانبياء کفر سواء فعله فاعل ذلك استحلالا ام فعله معتقدا بحرمته ليس بين العلماء خلاف فی ذلك والقصد للسب وعدم القصد سواء اذ لا يعذر احد فی الكفر بالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان اذا كان عقله فی فطرته سليما"

(روح البیان ۱۰/۳۹۴ / طبع: داراحیاء التراث العربی بیروت)

ترجمہ: جان لو کہ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کسی بھی نبی کی توہین کفر ہے...... خواہ توہین کرنے والا توہین کو جائز جانے یا اسے حرام مانے پھر بھی توہین کا ارتکاب کرے...... توہین نبی کے کفر ہونے پر علما متفق ہیں...... نیز خواہ اس نے گالی کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو...... بہر صورت کفر ہے ...... کیوں کہ توہین واستخفاف نبی میں نہ تو لاعلمی کا عذر سنا جائے گا اور نہ ہی سبقت لسانی کا...... اس لیے کہ عقل سلیم ایسی غلطی سے محفوظ رہتی ہے۔

۳:۔ الفاظ کے معانی کا دارومدار عرف ولغت پر ہے:

یعنی کون سا لفظ تعریف و تعظیم کا پتہ دیتا ہے......اور کون سا لفظ توہین وتحقیر پر دلالت کرتا ہے...... یہ بات ہمیں عرف ولغت سے معلوم ہوگی۔

سیدنا حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ ''فتح القدیر'' کے حوالے سے فرماتے ہیں:

''محقق حیث اطلق [علامہ ابن ہُمام] نے فتح میں فرمایا:

ماغلب استعماله فی معنی بحیث یتبادر حقیقة او مجازا صریح ، فان لم یستعمل فی غیره فاولیٰ بالصراحة'' (الموت الاحمر ص۵)

اس عبارت کا توضیحی ترجمہ استاذی الکریم فقیہ عصر حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے قلم سے ملاحظہ کریں:

''جس لفظ کا استعمال کسی معنی میں اکثر وبیشتر ہو ، یوں کہ اس لفظ سے وہ معنی بطور حقیقت یا مجاز فوراً سمجھ میں آتا ہو تو وہ **صریح** ہے [یعنی متبیّن ہے]......پھر اگر اس کا استعمال کسی اور معنی میں ہوہی نہیں تو وہ **اعلیٰ درجہ صریح** ہے [یعنی متعین ہے]'' (لمعات برسوالات ص۴۰)

٤:۔ لفظ صریح کا حکم:

امام اہل سنت فرماتے ہیں:

''شفا شریف میں ہے:''ادعاء ه التاویل فی لفظ صراح لایقبل''

[یعنی] صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔

شرح شفائے قاری میں ہے:''وھو مردود عندالقواعد الشرعیة''

[یعنی] ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:"لایلتفت لمثلہ و یعد ھذیانا"

[یعنی] ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔"

(تمہید ایمان مشمولہ فتاویٰ مترجم ۳۰/ ۳۴۸)

صریح میں تاویل مسموع نہ ہونے کی وجہ ذکر کرتے ہوئے امام اہل سنت فرماتے ہیں:

"صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ......ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے مثلاً زید نے کہا: خدا دو ہیں۔اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ"خدا" سے بحذف مضاف "حکم خدا" مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم اور معلق" (ایضاً)

قارئین! اس تمہید سے آپ پر یہ بات بخوبی روشن ہوگئی ہوگی کہ جس طرح تعظیم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا "فرض عین" ہونا ضروریات دین سے ہے......اسی طرح توہین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا "کفر" ہونا بھی ضروریات دین سے ہے۔

نیز یہ کہ لفظ صریح واضح المعنی میں تاویل مقبول نہیں ہوتی ......اور یہ بھی کہ لفظ کے معنیٔ تعظیم یا معنیٔ توہین کی معرفت لغت وعرف سے ہوتی ہے۔

حفظ الایمان ص ۱۵ رکی انکارِ علم غیب والی عبارت جس میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم بے مثل و بے مثال کو جانوروں پاگلوں کے معمولی علم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

تحذیر الناس ص ۴/۲۲/۱۴ رکی عبارتیں جن میں حضور اقدس ممتنع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصف خاص "خاتم النبیین" کے قطعی اور متواتر معنی "آخر الانبیاء" کو ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا گیا......اور بے نظیر نبیٔ آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن کہا گیا۔

براہین قاطعہ ص ۵۵ رکی عبارت جس میں حضور اَعلمُ الخلق قاسمِ علم وحکمت

دانائے رازہائے سربستہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم تام واکمل سے ابلیس لعین کی جانکاری کو زیادہ بتایا گیا۔

ان عبارتوں کے معانی اعلیٰ درجہ کے صریح ہیں جن میں کسی طرح کی کوئی تاویل نہیں چلائی جاسکتی ......ان کے اس درجہ صریح وواضح ہونے پر ایک شہادت پیش خدمت ہے۔ فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی حضرت شیر بیشۂ سنت علامہ حشمت علی خان علیہ الرحمہ کے حوالے سے حضرت شاہ عبداللطیف علیہ الرحمہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

''یہ اعلیٰ حضرت قبلہ کا ہم پر احسان ہے کہ ان عبارات کفریہ پر علمائے کرام حرمین طیبین سے بھی فتاوائے شرعیہ حاصل فرما کر کتاب حسام الحرمین میں شائع فرما کر ہم سنیوں کے لیے مزید اطمینان کا سامان بھی مہیا فرمادیا ورنہ اگر یہ فتاوائے مبارکہ ہمارے سامنے موجود نہ ہوتے تو بھی ہم پر اور ہر ایک سنی مسلمان پر فرض تھا کہ ان عبارات کو دیکھتے ہی ان کے معانی کو سمجھتے ہی فوراً ان کو کفر وارتداد اور ان کے لکھنے والوں کو کافر ومرتد کہتے''

(لمعات نور ص۱۳ بحوالہ ترجمان اہل سنت ج۲، ح۴، ص۴۳)

امام اہل سنت ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

''جو شخص پڑھا لکھا ہوکر مدرسہ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کی نسبت کہے کہ میں ان کو برا نہیں کہتا اسی قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو بس ہے'' (فتاویٰ رضویہ ۶/۱۱۰)

دیوبندی اپنے پیشواؤں کی اندھی عقیدت ومحبت میں ان کی عبارات کفریہ قطعیہ کی باطل تاویل تو کرتے ہی ہیں اور ان سے اس کی کیا شکایت کہ ﴿الخبیثٰت للخبیثین﴾

......حیرت تو ان مدعیان علم و فضل پر جنہوں نے حبِّ رسالت کا دم بھرنے اور فکرِ آخرت سے لرزاں و ترساں رہنے کا دعویٰ کرنے کے باوجود باطل و عاطل تاویلات کا سہارا لے کر ''کفِ لسان'' کو اپنا مسلک بنایا۔

امام اہل سنت فرماتے ہیں:

''عجب ان سے جو مسلمان کہلاتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسی شدید ناپاک گالیاں سنتے ......اور پھر ان کی تاویل کرتے ...... یا قائل کو کافر کہتے ہچکچاتے ہیں...... لا واللہ وہ خود اپنا ایمان ......اس دُشنام دہندہ [گالی بکنے والے] پر لُٹاتے ہیں'' (فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۳۰)

یہاں ہمیں اس قرآنی ارشاد کو یاد رکھنا چاہیے:

﴿ومن یتولھم منکم فانه منھم ان اللہ لایھدی القوم الظٰلمین﴾ [سورۂ مائدہ:۵۱]

ترجمہ: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ (کنز الایمان)



غالبًا دعوائے سنیت کے ساتھ اس ناپاک روش کو اپنانے والی پہلی ذات مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی کی ہے جس کے جامع ردوطرد کا سہرا قدرت نے مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ الشاہ مفتی غلام محمد خان اشہر علیہ الرحمہ کے سر سجایا۔

بجنوری صاحب کے رد اور ان پر حکم کفر کے سلسلے میں شائع ہونے والی پہلی کتاب ''شرعی فیصلہ'' جس میں ۱۸۰ر عُلما و مشائخ کے فتاویٰ و تصدیقات شامل ہیں۔ اس کے مرتب جملہ احباب اہل سنت بدایوں کی طرف سے حقیقت کا اظہار اور جذبۂ تشکر و امتنان کا اعلان

کچھ یوں کرتے ہیں:

''ہم احباب اہل سنت ان تمام حضرات علمائے اعلام ومشائخ عظام غلامانِ خیرالانام کا دل کی عمیق ترین گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ہماری اس کاوش ایمانی وحقانی میں بے دریغ حصہ لے کر اور اپنی تصدیقات جلیلہ سے نواز کر حوصلہ افزائی فرمائی بالخصوص مجاہد اہل سنت حضرت علامہ **مفتی غلام محمد خان** رضوی ناگپوری قابل ذکر ہیں جن کی سعیِ بلیغ نے مولوی خلیل احمد بجنوری کا ناپاک چہرہ بے نقاب کیا اور حق وصداقت کی شمع ہم تمام مسلمانوں کے دلوں میں روشن فرما کر احسان عظیم فرمایا''

(شرعی فیصلہ ص ۵۵/ مرتب: مولوی محمد مظہر حسن برکاتی بدایونی/ ناشر: اراکین بزم قاسمی بدایوں)

مولوی خلیل احمد بجنوری نے اپنی بچکانہ سمجھ سے کچھ ایسی عبارتیں اور خود ان کے الفاظ میں ''دلائل'' اکٹھا کیے تھے جن سے ان کی نظر میں اکابر دیابنہ کا کفر اٹھ گیا یا کم از کم کف لسان کی راہ کھل گئی۔ جنہیں مندرجہ ذیل خانوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

۱:۔ فرعون پر اکابر دیابنہ کو قیاس کرنا۔

۲:۔ مولوی اسمٰعیل کی تکفیر کلامی سے امام اہل سنت کا کفِ لسان کرنا جب کہ علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے اس پر ''من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر'' کا حکم دیا۔

۳:۔ تکفیر کے سلسلے میں ہمارے ائمہ کی احتیاط والی نصیحتیں۔

٤:۔ فلاں فلاں عالم نے اکابر دیابنہ کی تکفیر نہیں کیا۔

حضرت مفتیٔ اعظم مہاراشٹر نے ان تمام باتوں کا تحقیقی، تفصیلی، مدلل جواب دیا۔ آپ کے جواب پر تبصرہ کرنا مجھ بے بضاعت کا کام نہیں ہاں جوابات کی طرف اشارہ ضرور

کرسکتا ہوں تا کہ اصل کتاب کے مطالعہ سے پہلے آنے والے مباحث ومضامین سے ذہن کو یک گونہ قربت ہو جائے۔ ملاحظہ کریں۔

۱:۔ مسئلہ فرعون کا جواب یہ دیا کہ قرآن کریم نے ڈوبتے وقت اس کے قول ﴿ آمنت برب موسیٰ وھرون ﴾ کو ذکر فرمایا ہے۔ اس سے بعض اکابر نے اس کے اسلام کا قول کیا ہے......مگر علامہ شامی نے فتاویٰ شامی میں فرمایا کہ: اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ غرغرہ کے وقت یا عذاب استیصال کو دیکھ کر ایمان لانا مفید نہیں اسی لیے فرعون کے کفر پر عُلما کا اجماع ہے۔ اس لیے

''آپ (بجنوری) اُن [بعض اکابر] کو سند بنا کر اپنا مسلک بھی فرعون کا اسلام قرار دیں تو ہمیں کوئی سروکار نہیں...... رہا ہمارا مسلک تو ہم جمہور عُلما وفقہا و عارفین کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔ ہم اپنی بساط کے پیشِ نظر ان سے الگ رہ کر نہ خود گمراہ ہونا چاہتے ہیں اور نہ عوام کو الجھا کر انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں'' (عجائب انکشاف ص ۷۵)

لیکن یہ یاد رہے کہ اکابر دیابنہ کا معاملہ ایسا نہیں ہے اس لیے آپ کا یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہے۔

۲:۔ تکفیر اسمٰعیل دہلوی کا جواب یہ دیا کہ اس کی عبارتیں علامہ خیر آبادی اور امام اہل سنت علیہما الرحمہ دونوں کے نزدیک ''متبین''ہی ہیں ''متعین''نہیں۔

رہا حکم ''من شک'' تو وہ جیسے تکفیر کلامی پر آتا ہے ایسے ہی تکفیر فقہی پر بھی آتا ہے۔ اور امام اہل سنت نے اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر فقہی تو شدت سے فرمائی ہے...... رہا کفِ لسان تو وہ مذہب متکلمین پر فرمایا ہے...... لہٰذا دونوں میں کوئی ٹکراؤ نہیں۔

۳:۔ تکفیر کے سلسلے میں ہمارے ائمہ کی احتیاط والی نصیحتیں بیشک حق ہیں مگر کہاں؟

جہاں قائل وفاعل سے کفر صریح یقینی قطعی واقع نہ ہوا ہو......رہا جہاں قائل سے ایسا قول واقع ہوا جو کفر صریح یقینی قطعی ہے یا ایسا فعل واقع ہوا جو کفر صریح یقینی قطعی ہے......وہاں انہی ائمہ کا حکم ہے کہ اب تکفیر کرنا واجب وضروری ہے اور کفِ لسان کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا، اپنی آخرت تباہ کرنا ہے۔

۴:۔ فلاں فلاں عالم نے اکابر دیابنہ کی تکفیر نہیں کیا۔ بجنوری صاحب کی یہ دلیل بھی کسی کام کی نہیں کیوں کہ حسام الحرمین کا حکم ان پر ہے جو اکابر دیابنہ کی کفری قطعی عبارات پر آگاہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان مانیں یا ان کے کافر ومرتد ہونے میں شک کریں...... لیکن آپ نے کسی ایک عالم کے بارے میں بھی یہ ثبوت نہ دیا کہ وہ ان عبارتوں سے واقف تھے پھر بھی اس تاویل کی بنا پر کفِ لسان کرتے تھے۔اور جب ثبوت ہی نہیں تو دعویٰ بے دلیل نامقبول ومردود......اور تکفیرا کابر دیابنہ کی قطعیت اپنے حال پر ثابت وبرقرار۔

ان امور کی تفصیل اور دیگر تشفی بخش مضامین کے لیے کتاب کا مطالعہ کریں۔



تفصیلی مباحث تو آپ کتاب میں ملاحظہ کریں گے سر دست میں حفظ الایمان کی عبارت کے متعین فی الکفر ہونے پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں جس سے یہ واضح ہو جائے کہ ہاں واقعی اکابر دیابنہ کی عبارات میں کوئی ایسی تاویل ہو ہی نہیں سکتی جس سے ان کا کفر اٹھ جائے یا کم از کم کف لسان کی راہ کھل جائے۔اس گفتگو کو میرے استاذ گرامی مرتبت، مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کے مداح امام علم وفن حضرت علامہ الشاہ خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ الرحمہ کے الفاظ میں ملاحظہ کریں۔

تھانوی صاحب کا مقصد ومنشا ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے

علم غیب کی نفی کرنا، لیکن اگر تھانوی صاحب قادیانی کے طرز پر اپنے دل کی آگ سرد کرتے تو نام کو بھی مسلمانی باقی نہ رہتی یہی وجہ ہے کہ تھانوی صاحب نے ''**قیاس فقہی**'' اور ''**قضیہ شرطیہ**'' کا سہارا لیا مگر یہ سہارا بھی ان کے دعوائے اسلام کو بچا نہ سکا۔ تھانوی صاحب کی عبارت یہ ہے۔

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے''

تھانوی صاحب اس کے چند سطر بعد لکھتے ہیں:

''اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے''

تھانوی صاحب نے اوّلاً علم غیب کی دو قسمیں کی ہیں (۱) **کل علم غیب** (۲) **بعض علم غیب** ...... پھر مابعد کی عبارت میں دلائل نقلیہ و عقلیہ سے کل علم غیب کے بطلان کی صراحت کی ہے، اتنی بات کے اہل سنت بھی قائل ہیں۔

رہی شق ثانی یعنی ''**بعض علم غیب**'' کی بنیاد پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر عالم غیب کا اطلاق، تو اسے باطل کرنے کی خاطر تھانوی صاحب نے ترتیب مقدمات سے کام لیا۔ ان مقدمات کو ملاحظہ کرنے سے پہلے یہ مقدمہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ اصول فقہ میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ قرآن یا حدیث یا اجماع سے ثابت اصل کے حکم منصوص کو غیر منصوص فرع میں جاری کرنے کے لیے ''**علت جامعہ**'' کا پایا جانا ضروری

ہے......علت جامعہ سے مراد وہ تمام باتیں ہیں جن کی بنا پر اصل میں وہ حکم ثابت و منصوص ہوا ہے......اصل کو مقیس علیہ......اور فرع کو مقیس کہتے ہیں۔

قارئین! اب ملاحظہ کیجیے تھانوی صاحب کے مقدمات۔

تھانوی صاحب نے بعض علم غیب کی بنیاد پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اطلاقِ عالم غیب کو مقیس ......اور بعض علم غیب ہی کی بنیاد پر جانوروں، پاگلوں وغیرہ پر اطلاقِ عالم غیب کو مقیس علیہ......اور بعض علم غیب کو علت جامعہ قرار دیا ہے......اور علت جامعہ ''وجہ شبہ'' ہوتی ہے...... نیز یہ کہ انہیں یہ حکم بھی معلوم ہے کہ جانوروں، پاگلوں کو عالم غیب نہیں کہا جاتا تو جب بعض علم غیب کی بنیاد پر جانوروں، پاگلوں وغیرہ کو عالم غیب نہیں کہا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی عالم غیب نہیں کہا جائے گا کہ وہی علت جامعہ یہاں بھی موجود ہے۔

الحاصل جب مقیس علیہ، مقیس اور علت جامعہ یعنی وجہ شبہ پائی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو جانوروں، پاگلوں وغیرہ کے علم سے تشبیہ دینا بھی ثابت ہوگیا اور یہی تشبیہ بر بنائے توہین مدارِ تکفیر ہے۔

نیز تھانوی صاحب نے اپنی بات کو ''قیاس فقہی'' کے ساتھ بہ زبان منطق بطور ''قضیہ شرطیہ'' بھی پیش کیا ہے......اور قضیہ شرطیہ میں مقدم و تالی کے بیچ ''ملازمہ'' پایا جانا ضروری ہے مثلاً علم نحو کے جمیع مالہ و ماعلیہ پر دسترس کامل رکھنے کے سبب خلیل کو امام النحو کہا جاتا ہے تو فراء کو بھی امام النحو کہا جائے گا کیوں کہ وہ بھی نحو کے جمیع مالہ و ماعلیہ پر عبور تام رکھتے ہیں۔

تھانوی صاحب کے مقدم و تالی اور ان کے مابین ملازمہ کو بھی ملاحظہ فرمائیں!

مقدم:۔ اگر بعض علم غیب کی بنیاد پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عالم غیب کا اطلاق کیا جانا صحیح ہو۔

تالی:۔تو چاہیے کہ جانوروں، پاگلوں وغیرہ کو بھی بعض علم غیب کی بنیاد پر عالم غیب کہا جائے۔
ملازمہ:۔مقدم وتالی دونوں میں ''**بعض علم غیب**'' کی شرط۔

اور ملازمہ ''**علت مشترکہ جامعہ**''ہی سے ہوتا ہے یعنی جہاں جہاں یہ ملازمہ پایا جائے گا وہاں وہی حکم ثابت ہوگا......مگر تالی کو تھانوی صاحب نے اپنے اس قول سے باطل کر دیا ہے کہ...... ''**تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے**''......اور جب ملازمہ موجود ہونے کے باوجود تالی باطل تو مقدم یعنی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عالم غیب کا اطلاق بھی باطل......کیوں کہ وہی ملازمہ ''**بعض علم غیب**'' یہاں بھی موجود ہے۔

اور ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ملازمہ، علت مشترکہ جامعہ سے ہی ہوا کرتا ہے۔ نیز علت مشترکہ جامعہ اور وجہ شبہ مترادف المعنی ہیں۔

خلاصۂ کلام جب ملازمہ ثابت تو بہر حال نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو جانوروں، پاگلوں وغیرہ کے علم سے تشبیہ دینا بھی ثابت۔اور یہی تشبیہ بر بنائے اہانت و اِستہزا مدار تکفیر ہے۔



حضرت مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ نے اپنی اس کتاب کا نام رکھا ہے" تنقیح الکلام فی احکام الکفر والاسلام " ملقب بہ''**عجائبِ انکشاف**''

یہ کتاب حضرت مفتی صاحب قبلہ کی علم کلام جیسے دقیق اور نازک ترین فن پر دسترس......عقول متوسطہ سے ورا مضامین صوفیا پر گہری نگاہ......اور فن مناظرہ میں کمالِ مہارت پر کھلی دلیل ہے۔

یہ مفتیٔ اعظم مہاراشٹر ہی تھے جن کی کاوِشوں اور جن کی اس کتاب نے بجنوری

صاحب کو ان کے ایسے انجام تک پہنچایا جس سے وہ اسی وقت "ھبآء منثورا" ہو گئے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ حضرتِ غلامِ محمد نے بلا خوفِ لومۃ لائم اپنی ''غلامی'' کا حق بھی ادا کیا اور اپنے منصب کا ''فرض'' بھی......اور مخلص غلاموں کی غلامی ضرور بار آور ہوتی ہے۔

اس کتاب کا حصہ اول حضرت کی حیات میں حضرت کے شاگرد حضرت مولانا قلندر رضوی صاحب نے مصطفائی کتب خانہ ناگپور سے شائع کیا تھا۔ پھر اسی حصہ اول کی اشاعت ثانی ۱۴۱۷ھ میں خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ شاہ سید تراب الحق قادری علیہ الرحمہ کے اہتمام سے مجلس اتحاد المسلمین کراچی سے ہوئی جس میں حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی تقدیم بھی شامل ہے۔ رہا حصہ دوم تو وہ ۱۳ر قسطوں میں ماہنامہ سنی آواز ناگپور سے شائع ہوا۔

اب یہ اس کتاب کی تیسری اشاعت ہے جس میں دونوں حصوں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی مندرجہ ذیل امور کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

۱:۔ منقولہ آیات کی سورہ کا نام اور آیت نمبر درج کر دیا گیا ہے۔

۲:۔ احادیث اور دیگر محولہ عبارتوں کی تخریج کر دی گئی ہے۔

۳:۔ کتابت میں جدید رسمِ املا کا لحاظ کیا گیا ہے۔ مگر مولوی خلیل بجنوری کی عبارتوں کا املا وہی برقرار رکھا گیا ہے جو ان کی کتاب میں ہے۔

۴:۔ پیرا بندی ڈیش کاما وغیرہ کا حتی المقدور اہتمام کیا گیا ہے۔

۵:۔ حضرت مصنف کا تعارف بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

۶:۔ مآخذ و مصادر کو بھی بنام ''کتابیات'' جزوِ کتاب کر دیا گیا ہے۔

حتی المقدور تصحیح کا خیال رکھا گیا ہے پھر بھی ممکن ہے قلت وقت کے سبب کچھ غلطیاں راہ پا گئی ہوں۔ وہ ہمارے خانے میں آئیں گی مصنف ممدوح کا دامن ان سے

پاک ہے۔

اس کتاب کی اشاعت وقت کا تقاضا اور ضرورت ہے کیوں کہ مولوی خلیل بجنوری نے کفِّ لسان کا جو بیج بویا تھا اس کے اثرات کبھی کبھی ظاہر ہو کر اہل ایمان کو شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تحسین وتبریک کے گل ولالہ پیش ہیں جانشین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر استاذ گرامی حضرت مفتی **مجتبیٰ شریف خان** اشہری مصباحی صاحب قبلہ کی خدمت عالی میں جنہوں نے اس عظیم وجلیل کتاب کی جدید اشاعت کا اہتمام فرمایا۔

استاذ گرامی مدظلہ العالی مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ کے فکری وعملی جانشین ہیں۔ راقم نے مختلف اوقات وحالات میں جتنا انہیں دیکھا ہے اس سے قارئین کو متعارف کرانا اپنی منت شناسی کا ایک حصہ جانتا ہے۔ بلاشبہ اللہ پاک نے آپ کو ایسا دل ودماغ عطا فرمایا ہے جو اہل سنت وجماعت کی ترویج وتحفظ کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ ساتھ ہی توکل علی اللہ اور اعتماد بر مشائخ سے ایسے باحوصلہ بھی کہ بے سروسامانی میں وہ کام کر جاتے ہیں عموماً جن پر اقدام ہی جوئے شیر لانے کے مترادف ہوتا ہے۔

۱:۔ فی الحال الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ (ناگپور) کے صدر المدرسین، جامعہ نوریہ (بالاگھاٹ ایم۔پی) کے ناظم ومہتمم اور دارالعلوم رضائے اشہر (امراوتی) کے سرپرست ہیں۔

۲:۔ مدرسے کی تدریس کے علاوہ دیگر اوقات میں عصری تعلیم یافتہ اور تجارت پیشہ افراد کو درس نظامی پڑھاتے ہیں۔ انداز تدریس بھی نرالا ہے مختصر وقت میں ادق مضامین کی تفہیم کا ملکہ خوب رکھتے ہیں۔ آپ کے باکمال تلامذہ میں شہزادۂ غوث اعظم حضرت مفتی سید ابدال حسنی حسینی صاحب قبلہ کا شمار ہوتا ہے۔

۳:۔ناگپور اور اطراف میں تحفظ عقائد واصلاح اعمال کے لیے چھوٹے بڑے بلکہ عالمی سطح کے اجتماعات واجلاس کا اہتمام محبوب مشغلہ ہے۔

۴:۔ان تمام مصروفیات کے ساتھ مستقل امامت بھی فرماتے ہیں۔

ہاں ان تمام امور کی انجام دہی میں اس میر محفل کے جو دست و بازو ہیں وہ ہیں شہزادۂ غوث اعظم حضرت مفتی سید ابدال حسنی حسینی صاحب قبلہ، استاذ محترم حضرت مفتی سرفراز احمد برکاتی صاحب قبلہ اور استاذ مکرم حضرت مولانا فیض احمد اشہری صاحب قبلہ۔

انہیں اساتذۂ کرام نے کتاب کی کمپوز فائل کی تصحیح بھی فرمائی ہے۔

اللہ پاک ان تمام حضرات کو اور دیگر سبھی معاونین کو صحت وعافیت کے ساتھ خدمت دین کے لیے عمرِ دوام عطا فرمائے۔آمین



راقم اپنی اس تمہیدی تحریر کو نباض ملت، معالج امت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمہ کی اس دعا پر ختم کرتا ہے۔

اے اللہ تو ہمیں ان میں کردے جن کی نگاہوں نے حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی اختیار کی...... باطل کو باطل جانا اور اس سے نفرت و دوری اپنائی۔

آمین یارب العٰلمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین .

محمد حسان ملک نوری

خادم: دارالعلوم نوریہ اہل سنت بدرالاسلام برہان پور(ایم۔پی)

۲۸/محرم الحرام ۱۴۴۰ھ م ۹/اکتوبر ۲۰۱۸ء

مفتیٔ اعظم مہاراشٹر......حیات وخدمات

نام ، نسب ، لقب :۔عمدۃ المحققین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ مولانا الشاہ مفتی **غلام محمد خان** صاحب قبلہ اشہرؔ بن حکیم میاں خان غوری بن عبدالرسول خان غوری بن بخش اللہ خان غوری علیہم الرحمہ۔

خاندانی حالات :۔افغان کے باشندے قبائلی طرز پر زندگی گزارا کرتے تھے۔ قبیلوں میں ایک ممتاز نام قبیلہ ''غور'' کا ہے۔اسی قبیلے کے ایک بطل جلیل ۱۸۵۷ء میں ہندوستان آئے جن کا نام ''بخش اللہ خان'' ہے۔موصوف اعمال خیر کے خوگراور جہاد اسلامی کی اہمیت سے آشنا تھے۔علم نافع اور جذبۂ عمل کے اس حسین امتزاج نے آپ کو مجاہدین جنگ آزادی کی صف میں لا کھڑا کیا دہلی کا معرکہ اوراس کے بعد کئی معرکوں میں شریک ہوئے مختلف شہروں ، دیہاتوں میں عارضی قیام کیا ،عمر کے آخری پڑاؤ میں ناگپور تشریف لائے اور محلّہ نواب پورہ میں مستقل سکونت اختیار کی ۔آپ کے ساتھ ایک لڑکی اور بیٹا عبدالرسول خان غوری بھی آئے تھے۔

جناب عبدالرسول خان صاحب غوری کے ۴/ بیٹے اور ا/ بیٹی ہوئیں جن کے نام بالترتیب یہ ہیں (۱) صاحب خان مرحوم (۲) حکیم میاں خان مرحوم (۳) غلام احمد خان مرحوم (۴) مرحومہ منیر بی (۵) عبدالحمید خان مرحوم۔

حکیم میاں خان مرحوم نباض حکیم تھے ناگپور اور اطراف میں آپ کے ''مطب'' کی بڑی شہرت تھی اور خالص توشۂ آخرت جمع کرنے کے لیے ''تحریک ردوہابیت'' سے

منسلک ہو گئے اور تردید وہابیت میں نمایاں خدمات انجام دیا۔

آپ نے ۲/شادیاں کی تھیں۔ پہلی زوجہ مرحومہ رابعہ بی صاحبہ سے مندرجہ ذیل ۳/ اولادیں ہوئیں (۱) مفتیٔ اعظم مہاراشٹر (۲) کلثوم بی مرحومہ (۳) غلام احمد خان مرحوم۔ اور دوسری زوجہ مرحومہ سے ایک صاحبزادے عبدالحکیم خان پیدا ہوئے جو ابھی بقید حیات ہیں۔

ولادت با سعادت :۔ ۲۳/ربیع الاول ۱۳۳۹ھ مطابق ۵/دسمبر ۱۹۲۰ء اتوار کے دن بوقت صبح اپنے آبائی مکان میں ہوئی۔

پرورش وپرداخت :۔ جناب حکیم میاں خان صاحب مرحوم کے گلشن میں یہ پہلا پھول کھلا تھا رب کے حضور تشکر و امتنان اور صدقہ و خیرات کے ساتھ ''غلام محمد'' نام رکھا، پرورش و پرداخت میں لگے اس نونہال کو رشک چمن بنانے میں حتی المقدور کوئی کسر باقی نہ رکھی مگر مشیت الٰہی کچھ اور تھی اس لیے عمر کے ساتویں پڑاؤ میں آپ ماں کی ممتا سے محروم ہو گئے باپ کا شفقتوں بھرا ہاتھ تو پہلے ہی آپ کے آشیانے کا سائبان تھا اب وہ ممتا کی چادر بھی بن چکا ہے مگر یہ سائبان بھی زیادہ دیر تک ساتھ نہ رہا عمر کی گیارہویں بہار آئی تو شفیق باپ بھی سفر آخرت پر روانہ ہو گئے اور اس نونہال اور اس کے چھوٹے چھوٹے بھائی بہن کے سر سے یہ ظاہری آخری سائبان بھی اٹھ چکا تھا۔

تعلیم و تربیت :۔ پرائمری درجات کی تکمیل کے بعد عزیز و اقارب نے آپ کو مشنری کے انگلش میڈیم کانوینٹ اسکول میں داخل کر دیا جہاں آپ نے مڈل تک تعلیم حاصل کی اور انگلش زبان پر اچھا خاصا عبور بھی۔

والد مرحوم کے بعد پرورش کی ذمہ داری آپ کی نابینا دادی جان صاحبہ نے لے لی۔ ان کے انتقال کے بعد نہ کوئی سرپرست رہا نہ مربی جو ان کے کاروان حیات کو آگے

بڑھائے والد مرحوم نے آبائی مکان کے علاوہ جو تھوڑا سا اثاثہ چھوڑا تھا وہ بھی ختم ہو چکا تھا۔

انسان بھوکا تو نہیں رہ سکتا ہے حصول معاش کے دو راستے نظر آئے (۱) تجارت (۲) ملازمت۔ جب کہ ملازمت آسان ہوتی ہے مگر آپ نے سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ایک چھوٹی موٹی تجارت شروع کر دیا جو ۲/وقت کے کھانے کو کافی تھی۔

فارسی کی تحصیل :۔ کھانے سے پیٹ بھرتا ہے جسم آسودہ ہوتا ہے۔ دل و دماغ کی تشنگی تو نہیں بجھتی اسے تو علم و فضل کا جام چاہیے، اسرار و رموز کی پنہائیاں چاہیے۔

اردو اور فارسی کے شہرت یافتہ ادیب و شاعر جناب حیرت لدھیانوی ناگپور میں اپنا میخانہ کھول چکے تھے بادہ خوار آتے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق جام پیتے۔ آپ بھی تجارتی مصروفیات سے وقت نکال کر حیرت لدھیانوی کے میخانہ میں حاضر ہونے لگے۔ حیرت لدھیانوی فیاض استاذ تھے اور آپ ہونہار اور کشادہ ظرف شاگرد، استاذ نے خوب پلایا اور آپ نے خوب پیا ہاں اس بیچ دیگر ماہرین زبان سے بھی استفادہ کرتے رہے۔ اور لاہور یونی ورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان دیا اور اعلیٰ نمبروں سے سند حاصل کی۔

علوم اسلامیہ کی تحصیل :۔ ۱۹۳۷ء میں جب کہ آپ لاہور یونی ورسٹی سے منشی فاضل کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے ناگپور میں جامعہ عربیہ قائم ہونے کی امید افزا خبر ملی آپ اپنے بہترین دوست، ہندو پاک کے معروف شاعر عبدالحمید خان آذر سیمابی کے ساتھ جامعہ عربیہ میں داخل ہو گئے۔ عربی کی ابتدائی کتابیں تو شروع ہو گئیں لیکن تجارتی مصروفیات تعلیم کی طرف خاطر خواہ متوجہ ہونے کا موقع نہیں دے رہی تھیں اور مدرسہ میں خورد و نوش کرنے سے خودداری کو ٹھیس پہنچتی غرض یہ کہ کسب حلال اور تعلیم دونوں میں سے کسی سے بھی ہاتھ چھڑانا ناگزیر تھا مگر تعلیم تجارت سے زیادہ اہم تھی دو وقت کی روٹی تو

ملازمت سے بھی مل سکتی تھی اس لیے آپ نے تجارت موقوف کی اور ایک دکان میں کنگھا بنانے پر لگ گئے روزانہ صبح کو مدرسہ جاتے دوپہر میں مدرسہ سے واپسی پر شام تک کنگھا بناتے وہ بھی اس طرح کہ سامنے کھلی کتاب رکھی ہوتی یعنی مطالعہ بھی ہوتا اور کام بھی۔ ۱۹۴۵ء تک یہی آپ کا معمول رہا اور اسی سن میں آپ کی فراغت ہوئی۔

آپ کے اساتذہ میں حضرت علامہ مفتی عبدالرشید صاحب قبلہ فتح پوری، حضرت مفتی عبدالعزیز صاحب قبلہ (برادر مفتی عبدالرشید صاحب) اور حافظ ملت حضرت علامہ عبدالعزیز مبارکپوری علیہم الرحمہ وغیرہ کے اَسمائے گرامی آتے ہیں۔ شرکائے درس میں رئیس القلم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کا نام انتہائی اہم ہے۔

تربیت اِفتا :۔ آپ نے جامعہ عربیہ ہی میں شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی عبد العزیز صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سے اِفتا کی تربیت بھی حاصل کی (جو حافظ ملت حضرت علامہ عبدالعزیز صاحب قبلہ علیہ الرحمہ بانی جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے بھی استاذ ہیں اس طرح حافظ ملت علیہ الرحمہ آپ کے استاذ بھائی ہوئے مگر آپ تاحیات حافظ ملت کو اپنے استاذ ہی کی نظر سے دیکھتے تھے) اور پھر فراغت کے بعد جامعہ عربیہ میں کارِ اِفتا پر مامور ہو گئے۔

بارگاہ صدر الافاضل میں :۔ صدرالافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضری اور اکتساب فیض کی داستان بزبان حضرت کچھ اس طرح ہے۔

میں نے ایک بار ایک فتوی برائے اصلاح حضرت مفتی عبدالرشید خان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں پیش کیا ملاحظہ کرنے کے بعد مفتی صاحب نے فرمایا: مولانا! جواب درست ہے مگر اس میں بطور دلیل کچھ احادیث ہوتیں تو بات کچھ اور ہوتی۔

میں نے عرض کیا: حضور! میں علم حدیث و اصول حدیث میں کس سے استفادہ کروں؟

فرمایا: اس فن کی با کمال شخصیات میں ایک نام صدر الافاضل کا ہے مگر اب وہ پڑھاتے نہیں ہیں۔ خیر جایئے شاید کرم ہو ہی جائے۔

میری گزارش پر حضرت مفتی صاحب نے سفارش نامہ بھی لکھ دیا منصب اِفتا سے اِستعفا دیا اور مراد آباد بارگاہ صدر الافاضل میں حاضر ہوا۔ سلام و کلام کے بعد درج ذیل گفتگو ہوئی۔

حضرت:۔ حضور! میں علم حدیث و اصول حدیث پڑھنا چاہتا ہوں۔

صدر الافاضل:۔ میاں! آپ میری حالت دیکھ رہے ہو ضعف و نقاہت روز افزوں ترقی پر ہے میں نے تعلیم و تدریس ترک کر دیا ہے۔

حضرت:۔ مفتی عبد الرشید صاحب قبلہ کا خط پیش کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے۔ حضور! مفتی عبد الرشید صاحب کا یہ خط ملاحظہ فرمالیں۔

صدر الافاضل:۔ خط ملاحظہ کرنے کے بعد۔ مولانا! مفتی صاحب سے کہیے کہ میں اب پڑھانے کے قابل نہیں رہا۔

حضرت:۔ بڑی امیدوں کے ساتھ حاضر ہوا ہوں کرم فرمائیں۔

صدر الافاضل:۔ میاں! کرتے کیا ہیں آپ؟

حضرت:۔ جامعہ عربیہ میں فتویٰ نویسی کرتا تھا اب آپ کے حضور حاضر ہوا ہوں۔

آخر صدر الافاضل کو پیار آ ہی گیا فرمایا: مولانا! اچھا ٹھیک ہے آپ میرے گھر ہی میں رہیں گے اور یہیں پڑھیں گے۔ صدر الافاضل نے ایک حجرہ عنایت فرما دیا کرم بالائے کرم یہ کہ کھانا اپنے ساتھ اپنے ہی دستر خوان پر کھلاتے **مکمل ۲/ سال** تک آپ نے اپنے

چشمہ ٔ صافی سے مجھے خوب خوب سیراب فرمایا اصل تو حدیث اور اصول حدیث کی تعلیم و تربیت تھی ہاں ضمناً فتاویٰ شامی کے کچھ دروس بھی سبقاً سبقاً پڑھنے کی سعادت میسر آئی۔

شرف بیعت :۔ ۱۹۵۳ء تک آپ کی نگاہیں بے شمار مشائخِ عظام کے شب و روز کا مطالعہ کرتی رہیں مگر میلان قلب نہ ہوسکا۔

آخر کار پریشان ہوکر آپ نے اپنے استاذ محترم حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان علیہ الرحمہ سے رجوع کیا: حضور! میں نے ابھی تک کسی سے شرف بیعت حاصل نہیں کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا: آپ کا یہ قول ''ابھی تک'' عُلما عوام و خواص میں مشہور ہے۔ مولانا! اب کہاں ایسے لوگ رہ گئے ہیں جو شریعت و طریقت میں کامل ہوں سوائے مفتی ٔ اعظم ہند شہزادہ ٔ اعلیٰ حضرت کے۔ وہ تھوڑے ہی عرصہ بعد تشریف لانے والے ہیں آپ دیکھیے گا آپ کا دل جم جائے گا۔

۱۹۵۳ء میں سیدنا مفتی ٔ اعظم ہند ناگپور تشریف لائے مشتاقان دید کا ٹھاٹھیں مارتا ازدحام ہے اسی کا ایک حصہ آپ بھی ہیں نگاہیں ہیں کہ ہٹتی نہیں محو نظارہ ٔ یار کچھ ایسے ہوئے کہ مفتی ٔ اعظم کا تقدس مآب چہرہ اپنی عالمانہ گل افشانیوں ، زاہدانہ خموشیوں کے ساتھ دل میں گھر کر چکا ہے اضطرابیاں رخصت ہوچکی ہیں ان کی جگہ جذباتِ عشق کی بے خودی نے لے لی ہے......اور کبھی کبھی مفتی ٔ اعظم ہند کی نگاہیں بھی زیرلب مسکراہٹ کے ساتھ آپ پر پڑ رہی ہیں گویا واردات قلبی پیش نظر ہیں اسی کیف و مستی میں دل کی بات زبان پر آ ہی گئی: حضور! اپنا غلام بنالیں۔ مفتی ٔ اعظم ہند نے ہاتھ بڑھایا فوراً ہاتھ تھاما اور بیعت ہوگئے۔

فضل خلافت:۔ ۱۹۵۴ء میں دورہ ٔ ناگپور کے موقع پر سیدنا مفتی ٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ نے آپ کو ازخود اپنی خلافت و اجازت سے بھی نواز دیا۔ پھر اس کے بعد ۲؍مرتبہ سیدنا مفتی ٔ

اعظم نے اِعطاے خلافت کی تجدید فرمائی ایک مرتبہ دارالعلوم مظہر اسلام کے جلسۂ دستار فضیلت کے موقع پر اور دوسری بار ممبئی میں مجمع عظیم کے سامنے جبہ ودستار سے نوازا اور مزید کرم یہ کہ پچاس روپئے بھی عنایت فرمایا۔

عائلی زندگی:۔ بعمر ۲۱؍سال ناگپور شہر کے ایک معزز خاندان میں آپ کی نسبت طے پائی اور اسی سال نہایت سادگی اور احکام شرع کی پاسداری کے ساتھ نکاح بھی ہو گیا جن سے ۳؍صاحبزادے اور ۲؍صاحبزادیاں ہوئیں۔(۱) عبدالمتین خان مرحوم (۲) غلام مرتضیٰ خان مرحوم (۳) شاعر خوش فکر جناب امجد رضا امجد صاحب قبلہ اللہ پاک ان کی عمرو علم میں برکتیں عطا فرمائے۔

معاشی کیفیت اور اِستغنا:۔ بقول آپ کے بھتیجے الحاج غلام مصطفیٰ صاحب:

’’حضرت کے گھر میں معیشت تو کچھ تھی ہی نہیں فقر و فاقہ کا دور دورہ تھا ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ ۲۔۴ دن کی اشیاے خورد و نوش اکٹھا آ جائیں بلکہ روزانہ ہی خریداری کرنی پڑتی تھی حتیٰ کہ لیمپ روشن کرنے کے لیے مٹی تیل اور لکڑی بھی روزانہ لانا پڑتا تھا۔میری باجی (محترمہ سعیدہ صاحبہ) مجھے کچھ پیسے دیتیں اور پورا حساب سمجھاتیں ۲؍پیسہ کا یہ لینا ۳؍پیسہ کا یہ لینا۔غرض یہ کہ بڑی مشکل سے گزارا ہوتا تھا۔اور جب حضرت دورے پر روانہ ہو جاتے تب تو غربت و تنگی کی چادر اور بھی دراز ہو جاتی واپسی پر کچھ پیسہ ضرور ساتھ آتے اور وہ بھی بڑی مشکل سے ۱۲۔۱۵ روپئے ہوا کرتے تھے نوٹ تو مہینوں دیکھنے کو نہیں ملتا تھا۔

مگر ایسے وقت میں بھی حضرت کی خودداری اور عزت نفس کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی بھی کسی سے قرض نہ لیا نہ ہی کوئی سامان ادھار خریدا۔اور استغنائی کیفیت یہ تھی کہ

لباس انتہائی صاف ستھرا پہنتے لکڑی سے جو کوئلہ بنتا اس سے لوہے کی پریس گرم کرکے خود کپڑا پریس کرتے ہاں جب ہم لوگ بڑے ہوگئے تو ہم بھی کرنے لگے۔ چہرہ پر اطمینان و سکون کے وہ آثار ہوتے کہ دیکھنے والا سمجھتا ان کے پاس سب کچھ ہے۔ ہاں درمیانی اور آخری عمر کے حالات پہلے کی بہ نسبت کچھ بہتر تھے‘‘

ایسا نہیں ہے کہ ان کے پاس دنیا نہ آئی دنیا تو خوب آئی مگر انہوں نے ہمیشہ سکندری پر درویشی کو فوقیت دیا۔

آشیانۂ رشک صد چمن:۔ یوں تو دنیا میں کئی عمارتیں اپنی تزئین کاری، نظر فریبی، گنبد و مینار کی بلندی کے باعث جاذب نظر ہیں جس میں اندلس کا قصر الحمراء، دہلی کا لال قلعہ اور آگرہ کے تاج محل کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے مقابل دنیا میں کچھ ایسی جھونپڑیاں بھی ہیں جن میں رغبت و دلچسپی کا بظاہر کوئی سامان نہیں ہے مگر پھر بھی قصر الحمراء کے فلک بوس منارے جھک جھک کر انہیں سلام کرتے، تاج محل کی شفافیت ان کی رنگت پر رشک کرتی اور ان کی سادگی کے آگے لال قلعہ شرمندگی سے لال ہوا جاتا ہے۔ اور وہ آشیانۂ رشک صد چمن ہیں اولیاے کاملین اور عُلماے ربانیین کی جھونپڑیاں......جنہیں دیکھنے والا اس انہماک سے دیکھتا ہے گویا اس کے گوشے گوشے کو دل و دماغ میں قید کر لینا چاہتا ہے۔

انہیں میں ایک آشیانہ ہے مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کا۔ آیئے اس کی بھی سیر کرتے چلیں۔

آبائی مکان کا جو حصہ آپ کو ملا وہ کچھ اس طرح ہے سامنے (۸x۶) فٹ کا صحن...... اس کے پیچھے (۸x۷) فٹ کے ۲ کمرے اور...... (۱۰x۷) فٹ کا ایک کمرہ ہے...... چھت کویلو کی ہے۔

لگ بھگ ۲۵۰/ اسکوائر فٹ کا یہ وہ آشیانہ ہے جس میں حضرت مفتی صاحب قبلہ

نے اپنی زندگی کے کم وبیش ۶۷ رسال گزار دیئے جب کہ اسی بیچ الجامعۃ الرضویہ کے لیے ۳۲ را یکڑ زمین کا انتظام فرمایا۔

۱۹۸۸ء میں آپ اپنے نئے مکان میں منتقل ہوئے جو آبائی مکان کے سامنے ہے کل رقبہ (۳۵x۲۳) ہے۔ بناوٹ کچھ ایسی ہے سامنے (۱۱،۱/۲x۹) کا استقبالیہ روم...... استقبالیہ روم کے پیچھے (۱۷،۱/۲x۹،۱/۲) کا ہال...... ہال کے عقب میں (۷،۱/۲x۹،۱/۲) کا اسٹاک روم...... اسٹاک روم کے بازو میں (۱۲x۹،۱/۲) کے ۲ رکمرے...... اور (۴x۷) کا صحن...... دروازے پر ٹاٹ کا پردہ...... فرش پر سمینٹ کا پلاسٹر...... پورے آشیانہ کی چھت کویلو اور ٹین کے پتروں کی ہے۔ دیواروں پر چونے کی سفیدی کی جاتی اور چھت کے اندرونی حصہ میں ٹاٹ کی چادر تنی ہوتی اوراس پر بھی چونے کی سفیدی اگر ٹاٹ کا کوئی حصہ پھٹ جاتا اس میں ٹاٹ کا پیوند لگا کر اسے بھی چونے سے سفید کر دیا جاتا بارش میں پانی ٹپکتا تو کویلو کو درست کرلیا جاتا۔

تعجب خیز امر یہ ہے کہ سفیدی، پیوند لگانا، کویلو کو درست کرنا وغیرہ یہ سارے کام آپ اکثر خود کیا کرتے تھے۔ ہاں اواخر عمر میں کبھی طلبہ بھی آپ کے شریک کام ہوتے یا طلبہ کام کرتے اور آپ انہیں ہدایت دیتے ان خوش نصیب طلبہ میں مولانا عبدالحبیب، مولانا محبوب خان، مولانا نظر حسین، مولانا غلام نبی صاحبان وغیرہ کے نام آتے ہیں۔

اس آشیانہ کے رشک صد چمن ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس نے اکابر مشائخ کرام کی قدم بوسی کا شرف پایا ہے۔ان میں سیدنا مفتیٔ اعظم ہند، شیر بیشۂ سنت، محدث اعظم ہند، برہان ملت، مجاہد ملت وغیرہ علیہم الرحمۃ والرضوان کے اسمائے گرامی سرفہرست ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ یہی وہ آشیانہ ہے جہاں بیٹھ کر وسط ہند اور آس پاس کے کئی

صوبوں میں اشاعت و بقاے سنیت اور تردید فرقہاے باطلہ خصوصاً رد وہابیہ کے منصوبے مرتب کیے جاتے۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ یہی وہ آشیانہ ہے جو تقریباً ڈھائی سال تک ملک کے معیاری، فکر رضا کا ترجمان ماہنامہ "مدنی تجلیات" کا آفس بھی رہا ہے۔

ذوق مطالعہ:۔ آپ کے بھتیجے الحاج جناب غلام مصطفیٰ خان صاحب قبلہ نے بتایا کہ:

"۱۹۶۸ء تک چوں کہ حضرت کے گھر میں بجلی نہیں لگی تھی باقی محلّہ کے ہر گھر میں برقی بلبوں کی چکا چوند تھی مگر حضرت کو اس کا کوئی ملال نہ تھا بلکہ حضرت قندیل یا لیمپ کی روشنی میں انتہائی اطمینان اور سکون کے ساتھ مطالعہ فرماتے یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے اس لیے کہ میں تقریباً ۶؍ سال کی عمر سے حضرت ہی کے پاس رہا ہوں جب کہ میرے والد مومن پورہ ناگپور میں رہا کرتے تھے"

دار العلوم امجدیہ کی پہلی انتظامیہ کے رکن اور حضرت کے بڑے ہی مخلص شریک کار محترم الحاج عبد المجید صاحب نے بتایا کہ: "میں نے بارہا دیکھا کہ لیمپ یا چراغ روشن کرنے کے لیے تیل نہ ہوتا تو حضرت گھر سے باہر سڑک کے کنارے لٹکتی قندیل کی روشی میں مطالعہ فرماتے۔

معمولات روز و شب:۔ اب ذرا آپ کے شب و روز کے معمولات پر ایک نظر ڈالتے ہیں جو جزوی استثناآت کے ساتھ اوائل عمری سے لے کر اواخر عمری تک جاری رہے۔

۱:۔ نماز فجر سے لگ بھگ ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہوتے ۴-۵ منٹ بستر پر بیٹھے رہتے چوں کہ گھر میں نل کا کنکشن نہیں تھا اس لیے لوہے کی ۲؍ بڑی بالٹیاں لے کر گھر سے ۱۰۰؍ میٹر کے فاصلے پر لگے نل سے بالٹیاں بھر بھر کر لاتے اور ٹانکے میں ڈالتے جاتے اس کام میں تقریباً

آدھا گھنٹہ صرف ہوتا۔

۲:۔ ہر موسم میں اکثر روزانہ غسل کرتے......لطف کی بات یہ ہے کہ یہ دونوں عمل سپیدۂ سحر نمودار ہونے سے پہلے ہی پورے ہوجاتے۔

۳:۔ اذان فجر سے پہلے ناشتہ کرتے۔ ناشتہ میں دودھ ہوتا اوراس میں بھیگی ہوئی روٹیاں۔

٤:۔ محلّہ کی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے۔

۵:۔ مدرسہ کا تعلیمی وقت خواہ کچھ بھی ہو نماز فجر کے ۲۰-۲۵ منٹ بعد مدرسہ پہنچ جاتے۔

٦:۔ تدریس سے فارغ ہوکر ظہر سے پہلے پہلے گھر تشریف لاتے ما حضر تناول کرتے، بعد ظہر تھوڑی دیر قیلولہ کرتے۔

۷:۔ بعد قیلولہ مطالعہ کرتے عصر سے پہلے مختصر ناشتہ جیسے کوئی پھل اور چائے/ یا بسکٹ اور چائے/ یا صرف چائے پیتے۔

۸:۔ پھر مدرسہ کے لیے روانہ ہوجاتے عصر کی نماز اکثر راستہ کی مسجد میں پڑھتے کبھی کسی وجہ سے تاخیر ہوجاتی تو گھر پر ہی ادا کرلیتے۔

۹:۔ عشا سے قبل گھر واپسی ہوتی، بعد عشا عشائیہ لیتے۔

۱۰:۔ پھر مطالعہ فرماتے یہ مطالعہ مختصر نہیں بلکہ اکثر رات کے ۱۲/ بجے تک جاری رہتا۔

دینی خدمات

مدنی تجلیات کا اِجرا و ادارت :۔ غیروں میں تبلیغ دین، اپنوں کی استقامت علیٰ الدین اوران کی فکری تعمیر، عملی تشکیل کے لیے عمدہ مواد، معیاری اسلوب، منطقی استدلال اور زبان وادب کی چاشنی سے بھرپور لیٹریچر کی ضرورت کل بھی تھی آج بھی ہے بلکہ آج کل سے زیادہ ہے۔

مفتیٔ اعظم مہاراشٹر نے اسے شدت سے محسوس کیا اور اس کی بھرپائی کے لیے جنوری ۱۹۶۶ء میں ''ماہنامہ تجلیات'' کا اِجرا فرمایا جو قانونی کارروائیوں کے بعد ''مدنی تجلیات'' کے نام سے موسوم ہوا یہ ماہنامہ جون ۱۹۶۸ء تک جاری رہا۔ پھر کچھ اس سے زیادہ اہم ذمہ داریوں اور کچھ حالات کی ناسازگاری کی بنا پر بند ہو گیا۔

کالمز:۔ مدنی تجلیات میں مندرجہ ذیل کالمز ہوتے تھے

(۱) کلام الامام......(۲) کتاب الحدیث......(۳) آرائش حیات دارین...... (۴) باب الاستفتا......(۵) بے مثل اسلامی اخلاق......(۶) باقیات محدث اعظم کچھوچھوی علیہ الرحمہ......(۷) حمد، نعت، منقبت، غزل اور رباعیات......(۸) شام میں جنگوں کا سلسلہ(۹) رنگ میخانہ۔

ان کے علاوہ بھی دیگر عناوین پر انتہائی اہم مضامین ہوا کرتے تھے۔

اداریات :۔ مندرجہ ذیل اداریات مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کے نوک قلم سے منصۂ شہود میں آئے۔

(۱) صبر وایثار......خوف ورجاء کے سایہ میں......(۲:) تجلیات کا مسلک...... (۳)......اتحاد ملت......(۴) قربانی اور عید......(۵) ولایت کی اہمیت......(۷) الیکشن کا توبہ شکن موسم...... (۸) دل کی سالگرہ......(۹) عید کی مبارکبادی......(۱۰) مسلم مجلس مشاورت......دونوں مفتی صاحبان کو متفق کیجیے......(۱۱) اتحاد واتفاق......تاریخ کربلا کی روشنی میں......(۱۲) رسالت...... (۱۳) عرس عید الاسلام جبل پور......(۱۴) فسادات (۱۵) عید الفطر......(۱۶) زمانہ کی چال اور ہمارے علما......(۱۷) قربانی پر خوشی اور مبارک بادی......(۱۸) ہولناک تباہیاں......جڑ سے برگ و بار تک کیڑوں کا ہجوم ہمارے عُلما کیا

کرر ہے ہیں؟......(۱۹) مسلمانوں کے قائد کون ہیں؟......(۲۰) عظیم انقلاب کی یادگار۔

مضامین:۔ مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ کے مندرجہ ذیل مضامین بھی ''مدنی تجلیات'' کی زینت بنے۔

(۱) مشن اسکول ......قائم یا جدو جہد......(۲) ''اوک'' کا نو بھارتی مضمون ...... اسلامیات کے خلاف ہے ......اس کا مذاق نہ بناؤ......(۳) اولیا اللہ سے عقیدت وعداوت (۴) فریب......(۵) ذوق وفکر......(۶) زوجین کے حقوق ......(۷) ماں باپ کے حقوق (۸) مجدد اعظم بریلوی کا کتب خانہ......(۹) حالات حاضرہ......حافظ شیرازی کے کلام کے آئینہ میں ......(۱۰) رفتار عالم......(۱۱) درویشاں ......(۱۲) رمضان شریف کی روحانی قوت (۱۳) واقعہ معراج......(۱۴) خلفاے راشدین اور امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (۱۵) سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ......(۱۶) سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۷) سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ......(۱۸) سیدنا حماد بن مسلم دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ...... (۱۹) سیرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند جھلکیاں......(۲۰) حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ......(۲۱) ترجمہ وتشریح ''نظم معطر'' ...... (۲۲) مجدد اعظم...... (۲۳) روزہ......(۲۴) تین سال کی مسلسل خشک سالی کے بعد......(۲۵) تجلیات پلان۔

اداریات ومضامین کی اس طویل فہرست اور اس کے اچھوتے عنوانات سے آپ نے یہ اندازہ کرلیا ہوگا کہ حضرت کی فکر کسی ایک جہت، ایک موضوع کی قیدی نہیں تھی بلکہ ہر جہت، ہر موضوع ان کا ہے۔ان کی فکر کی طرح ان کا قلم بھی سیال ہے موضوع خشک ہو یا تر بہر حال ان کا خامۂ زرنگار زبان وادب کی چاشنی سے لبریز ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریرات پڑھنے والے کو......کہیں تو اس وقت کی سیاست کا

علم ہوتا ہے......کہیں روحانیت کے دریچے کھلتے ہوئے نظر آتے ہیں......کہیں اسلامی اخلاق کی بہاریں ساون بھادو برساتی ہیں......کہیں سائنسی مباحث اوران سے متعلق اسلامی نظریہ حقائق کو اجاگر کرتا ہے......کہیں چمن منظومات کے یاسمین ونسترن خزاں رسیدہ ذہن وفکر کو مہکاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں......کہیں غیر اسلامی نظرایات کا تعاقب ان کی وسعت نظر ......اور مناظرانہ جوہر سے پردہ اٹھاتا ہے......کہیں شیرازیات وغزالیات کی تشریح وتوضیح سے اپنے ماحول کو سمجھنے...... اور جینے کا ڈھنگ ملتا ہے......کہیں صحابہ، تابعین ، اولیاء و صالحین کی سیرتوں وحکایات ڈوبتے دلوں کو سہارا دیتی نظر آتی ہیں۔

غرض یہ کہ یہ ایک پھول نہیں پورا ''چمنستان'' ہے......ایک موتی نہیں لعل وگہر سے پرویا ہوا ''ہار'' ہے۔

مدنی تجلیات کا تاریخی کارنامہ

(۱) مجدد اعظم نمبر :۔ کسی بھی ''نمبر'' کی اشاعت محنت طلب اور جاں گُسل کام ہوتا ہے۔جس میں چوٹی کا پسینہ ایڑیوں سے بہہ جاتا ہے۔اس راہ میں آنے والی کٹھنائیوں کا اندازہ کچھ وہی لوگ کرتے ہیں جن کے نصیبے میں اس سنگلاخ وادی کی جادہ پیمائی آئی ہے۔

مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کی زندگی اِبتداہی سے اِبتلا وآزمائش کا شکار رہی ہے ہر موڑ پر الحمد علیٰ کل حال کہہ کر آپ نے مشقتوں کا استقبال کیا گویا پرسکون،اطمینان بخش ماحول کے بجائے کھلے آسمان تلے تپتی ہوئی ریت پر مسکرانا آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔

انہیں اعصاب شکن لمحات کی مسکراہٹوں کا ایک حسین گلدستہ مدنی تجلیات کا ''مجدد اعظم نمبر'' ہے جو، جون ۱۹۶۶ء میں اپنی ظاہری ومعنوی خوبیوں کے ساتھ دنیائے

علم وادب میں جلوہ گر ہوا جس کے مشمولات میں شہزادۂ استاذ زمن حضرت علامہ حسنین رضا خان صاحب بریلوی علیہ الرحمہ کے افاضات، مدیر محترم کا اداریہ بعوان ''تجدید واحیائے دین'' برہان ملت حضرت علامہ برہان الحق عبدالباقی جبل پوری علیہ الرحمہ کا مقالہ ''نیّرِ جلالِ مجدد اعظم'' اور خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا مضمون ''مجدد مائۃِ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ امام احمد رضا فاضل بریلوی'' انتہائی معلوماتی، وقیع اور گراں قدر ہیں مجموعی صفحات ۱۷۶ رہیں۔

اسی نہج کی دوسری کاوش ''شہادت نمبر'' ہے جو اپریل ومئی ۱۹۶۷ء میں منظر عام پر آیا۔

مفتیٔ اعظم ہند کے دورے
مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کی نظامت میں

خیر وشر، نیکی وبدی کی معرکہ آرائی، روز اول سے جاری ہے اور صبح قیامت تک جاری رہے گی۔ خیر کے داعی حضرات انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے نائبین و وارثین، متبعین پیروکار اولیا وعُلما ہیں...... اور شر پر برانگیختہ کرنے والا شیطان اور اس کی حقیقی ومعنوی ذریت ہے۔

امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام کے بعد سب سے بڑا ولی قطب ہوتا ہے پھر افراد اس میں اختلاف ہے پھر امامان پھر اوتاد پھر ابدال''

(الیواقیت والجواہر، المبحث الخامس والاربعون ۲/۴۴۶)

یہ قطبیت غوثیت کے معنی میں ہے خلفاے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بعد اس منصب پر سیدنا حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فائز ہوئے۔ آپ کے بعد حضرت غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ منصب ملا۔ آپ کی غوثیت کا زمانہ آپ سے لے کر سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد تک ہے پھر وہ اس منصب پر فائز ہوں گے۔ غوث اکبر کے پورے زمانہ میں مختلف دورے ہوتے ہیں اور ہر دورے میں تمام اولیاے کرام کا ایک افسر ہوتا ہے۔ اسے بھی غوث اور قطب کہا جاتا ہے یہ ''غوثیت صغریٰ'' کا منصب ہے اور خود اس کے تحت بھی اقطاب ہوا کرتے ہیں۔

سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''اقطاب اصحاب خدمت کو بھی کہتے ہیں۔ جو ہر شہر و ہر لشکر میں ہیں، شک نہیں کہ ہر غوث اپنے دورہ میں ان سب اقطاب کا افسر و سرور ہے کہ وہ تمام اولیاے دورہ کا سردار ہوتا ہے۔ تو اس معنی پر ہر قطب یعنی غوث، قطب الاولیاء ہے'' (فتاویٰ رضویہ مترجم ۲۸/۳۷۳)

اس تمہید کے بعد راقم السطور عرض کرتا ہے کہ سیدنا مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ درج بالا دوسرے معنی پر غوث اور قطب الاقطاب ہیں۔ نظر ظاہر میں سیدنا مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی غوثیت سے بحث میرے موضوع سے جدا نظر آتی ہے مگر ضروری تھی تا کہ یہ بات خوب واضح ہو جائے کہ مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کا سیدنا مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے بکثرت دورے کروانا اپنے شیخ کی تشہیر اور حلقۂ ارادت کو وسیع سے وسیع کرنے یا ان حلقوں سے چندہ بٹورنے کے لیے نہ تھا بلکہ اس لیے تھا کہ آپ یہ جان چکے تھے کہ اس وقت احقاق حق و ابطال باطل کی سب سے زیادہ ذمہ داری مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ ہی کے کاندھوں پر ڈالی گئی ہے اور اس ذمہ داری سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کے لیے آپ کی زبان ہی نہیں بلکہ چہرۂ زیبا میں بھی وہ تاثیر ودیعت کی گئی ہے جس سے دیکھنے والوں کے دلوں کی دنیا بدل جایا کرتی تھی۔

جیسا کہ اس پر ''شدھی تحریک'' کے رد میں ہونے والی کاروائیاں گواہ کافی ہیں۔غرضے کہ بڑے بڑے علاقوں کی سنیت کی بہاروبقا کا رازان کے دامن کرم سے وابستگی میں پنہاں تھا۔

دوروں کی بہار :۔ ۱۹۵۳ء میں حضرت مفتی عبدالرشید صاحب قبلہ کی دعوت پر پہلی بار سیدنا مفتیٔ اعظم ہند ناگپور تشریف لائے، دوبارہ تشریف آوری ۱۹۵۴ء میں ہوئی۔

حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ نے ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۳ء تک مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کی عرض پر کئی دورے فرمائے ہیں اور یہ دورے ۵-۱۰/دن کے نہیں بلکہ ایک ماہ، ڈیڑھ ماہ اور بسا اوقات دو، دو ماہ کے بھی ہوا کرتے تھے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سیدنا مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ دوسرے مقامات کے لوگوں کو بھی دورے کی تعیین و ترتیب کے لیے آپ کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرماتے۔ میرے اس دعوے کی تائید مندرجہ ذیل خط سے ہوتی ہے جسے ۱۹۷۳-۹-۳ کو مغربی بنگال سے محترم جناب حسن امام ادیب صاحب قبلہ نے ارسال فرمایا تھا۔

''مکرمی جناب مولانا غلام محمد صاحب سلام مسنون

طالب خیر بخیر ہے......ضروری گزارش یہ ہے کہ حضور مفتیٔ اعظم ہند کا ابھی حال ہی میں مختصر دورہ ہوا تھا گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے وہ مختصر ہی رہا اس لیے آئندہ ذی قعدہ میں حضور کو دعوت دی گئی مگر آپ نے جناب کی منظوری پر انحصار فرمایا۔ اس لیے آپ سے التماس ہے کہ مذکورہ ماہ میں آپ خود بھی حضور کے ساتھ ہمارے علاقے کا دورہ منظور فرمائیں۔

بصورت مجبوری ہم لوگوں کو حضور مفتیٔ اعظم ہند کے دورے کے لیے اجازت دیں۔ میرا خیال ہے کہ اور لوگوں نے بھی جناب کی خدمت میں خطوط لکھے ہوں گے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس

علاقے میں حضور کے دورے کی کتنی سخت ضرورت ہے ذی قعدہ کے بعد کا

وقت ہمارے علاقے کے دورے کے لیے موزوں نہیں ہے ورنہ کوئی اور

وقت مقرر کیا جاتا۔ مفصل جواب سے نوازیں۔

فقط حسن امام ادیب

مقام ڈاک خانہ گوڑہ وایا پانچی پارہ ضلع مغرب دیناج پور مغرب بنگال''

مذکورہ بالا خط کا یہ جملہ...... ''آپ نے جناب کی منظوری پر انحصار فرمایا'' ......اور یہ جملہ...... ''بصورت مجبوری ہم لوگوں کو حضور مفتیٔ اعظم ہند کے دورے کے لیے اجازت دیں'' ......قابل توجہ ہیں۔

ان دو جملوں سے سیدنا مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں آپ کی جس بے پناہ مقبولیت کا پتہ چلتا ہے اس کے تناظر میں اگر یہ کہا جائے تو بالکل بے جا نہ ہوگا کہ سیدنا حضور مفتیٔ اعظم ہند ''صدر مملکت'' ہیں اور مفتیٔ اعظم مہاراشٹر ان کے ''وزیر خارجہ''

۱۳۸۷ھ م ۱۹۶۷ء میں حضرت کی نظامت میں ایک نہایت کامیاب روح پرور دورہ مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ نے فرمایا جو کچھ کم ۲/مہینہ پر محیط ہے جس میں سیدنا مفتیٔ اعظم ہند جے پور، ناگپور، نانديڑ دکن، نئے گاؤں، آکولہ، اچل پور، پل گاؤں، آوری، مراد آباد، جودھپور، پی پاڑ، کھاٹو، پالی وغیرہ مقامات پر تشریف لے گئے اس دورے کی رپورٹ مرتبہ حضرت مولانا قاری سہیل صاحب قبلہ مرحوم سابق مدرس دارالعلوم امجدیہ مدنی تجلیات نومبر، دسمبر ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی ہے۔

۱۹۷۴ء میں بھی ایک دورہ ہوا جس میں حیدر آباد کے ساتھ آندھرا پردیش کے بہت سارے اضلاع شامل تھے اس دورے کے دور رس اثرات روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف کے

سجادہ نشین گل چمنستانِ حسینی محترم حضرت سید شاہ محمد الحسینی صاحب قبلہ کے معتمد عمومی حضرت شاہ محمود د پاشاہ قادری تخت نشین کے اس خط سے ملاحظہ کیجیے جو انہوں نے ۱۵/ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ء م ۷/ جون ۱۹۷۴ء کو ناظم دورہ مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کے نام ارسال فرمایا ہے۔

''محبّ الفقراء جناب مفتی غلام محمد خان صاحب زاد عشقہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی؟ امید کہ آپ تمام حضرات کا سفر خیریت سے گزرا ہوگا۔

حضرت مفتیٔ اعظم فخر اہل سنت و جماعت مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب مدظلہ العالی (جانشین اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نوراللہ مرقدہ) کا مستقل پتہ معلوم نہ ہو سکنے کی وجہ سے آپ کے حسن توسط سے حضرت محترم کی خدمت میں یہ فقیر سراپا تقصیر خاک پائے اہل یقین سگ کوئے غوث الثقلین محمود پادشاہ قادری تخت نشین سلام عاجزانہ کے ساتھ ان تمام کوتاہیوں، خامیوں اور نقصِ انتظام کی دل سے معافی چاہتا ہے جن کی وجہ سے حضرت والا کے قیام حیدرآباد کے زمانہ میں حضرت والا کو اور ان کے ہمراہیان گرامی کو تکلیف برداشت کرنا پڑیں۔ وقت کی کمی کی وجہ سے خاطر خواہ انتظامات اور تواضع نہ ہو سکی۔ مجھے امید ہے کہ آپ تمام حضرات محترم بالعموم اور حضرت مفتیٔ اعظم بالخصوص ہمیں معاف فرمادیں گے۔

ہم اہل حیدرآباد شمالی ہند کے بزرگان ملت کے پتہ اور خوبیوں سے بہت کم واقف ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ اب آپ کے ذریعہ ہمیں جب مختلف عُلماے کرام کی فہرست مل جائے گی تو ان شاءاللہ تعالیٰ ان بزرگان ملت سے

نہ صرف ہماری مرسلت جاری رہے گی بلکہ وقتاً فوقتاً ان حضرات کو یہاں بلانے کی زحمت بھی دی جاتی رہے گی تاکہ اولیا اللہ کے تعلق سے اور اہل سنت و جماعت کے صحیح عقائد کی عوام میں پختگی کا سامان ہوتا رہے اور ہمارے سنی بھائی بالخصوص سنی بہنیں بدعقیدگی کے مسموم جھونکوں سے متاثر نہ ہوسکیں۔ مجھے امید ہے کہ جناب والا بہ واپسی ڈاک آپ کے قابل اعتماد عُلماے اہل سنت و جماعت کی ایک فہرست روانہ فرمائیں گے تاکہ ان حضرات گرامی سے اہل حیدرآباد کے لیے مستفید ہونے کے لیے مواقع فراہم ہوسکیں۔

آپ حضرات کے ساتھ جو چند ساعتیں گزریں وہ عمر بھر یاد رہیں گی۔ پالن حقانی صاحب کی تقریر کے بعد آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہاں یقیناً اچھے تاثرات مترتب ہوئے ہیں ۔ حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف نے بھی بہترین تاثرات کا اظہار اور سلام مسنون فرمایا ہے۔

مولانا رضوان الرحمٰن صاحب، مولانا مجیب اشرف صاحب، جناب عبدالحبیب صاحب، حافظ خواجہ علی صاحب کی خدمت میں بھی میرا سلام خلوص پہنچایئے۔ براہ کرم ان میں سے ہر ایک صاحب کا تفصیلی پتہ بھی بہ واپس ڈاک لکھ بھیجیں تاکہ ان سے حسب ضرورت مراسلت بہ آسانی ہوسکے۔

فقط سگِ کوئے غوث الثقلین محمود پادشاہ قادری تخت نشین‘‘

مذکورہ بالا خط کا یہ جملہ......’’محبّ الفقراء‘‘......اور......’’زاد عشقہ‘‘......ہر ایرے

غیرے کے لیے نہیں کہا جاتا بلکہ اسی کے لیے استعمال ہوتا ہے جو اپنے کام میں مخلص اور پیکر اخلاق ہو۔ نیز حضرت کے دائرۂ کار کا پھیلاؤ اور دور دراز مقامات کے ذمہ دار با اثر افراد کا آپ پر جو اعتماد کلی تھا خط مذکور کی یہ عبارت اسی کی عکاس ہے...... ''ہم اہل حیدر آباد، شمالی ہند کے بزرگان ملت کے پتہ......تا...... بدعقیدگی کے مسموم جھونکوں سے متاثر نہ ہو سکیں'' ......

مذکورہ خط آج سے ۴۶ ؍سال پہلے کا ہے اس لیے اس کے تناظر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت تک شمالی ہند کے عُلما و مشائخ کا جنوبی ہند کے عُلما و مشائخ سے خاطر خواہ رابطہ نہ تھا صحیح طور پر رابطے کی اس کڑی کو استوار کرنے کا سہرا حضرت مفتی صاحب قبلہ کے سر جاتا ہے گویا آج شمالی ہند کے جتنے حضرات بھی اس علاقہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں یا دینے جایا کرتے ہیں سب رہینِ منت ہیں مفتیِ اعظم مہاراشٹر کے۔

دوسری بات یہ کہ اس علاقے کے لوگ عام طور پر پیشوایان وہابیہ دیابنہ کے قطعی کفریات سے واقف نہ تھے یہی وجہ ہے کہ پالن حقانی جیسے گستاخوں کی تقریروں سے متاثر ہو جایا کرتے تھے مگر یہ مفتیِ اعظم مہاراشٹر ہیں جنہوں نے اس اثر انگیزی کو زائل کرنے اور ان کے ایمان و عقائد کی پختگی کی راہ ہموار کیا۔

دوروں کا یہ سلسلہ ۱۹۷۳ء تک جاری رہا۔ آخری دورہ گجرات کا تھا جس میں حضرت نے بقر عید کی نماز حضور مفتیِ اعظم ہند کے ساتھ جونا گڑھ میں ادا کیا تھا۔

۱۹۷۳ء میں سیدنا مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمہ پر جذب کی کیفیت طاری ہونا شروع ہوئی اور ۱۹۸۱ء میں آپ نے دار فانی سے وصال فرمایا جب کہ اس عرصہ میں مفتی صاحب قبلہ دکن میں آندھرا، تامل ناڈو، کیرالا تک دورے کرنے والے تھے مگر افسوس نہ ہو سکے۔

غرض یہ کہ تقریباً آدھے ہندوستان یعنی مہاراشٹر، ایم پی، چھتیس گڑھ، اڑیسہ،

راجستھان، آندھرا پردیش، گجرات اور بنگال وغیرہ میں سیدنا حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دورے حضرت ہی کے مرتب کردہ اور آپ ہی کی نظامت میں ہوا کرتے تھے۔ جس میں اشاعت سنیت ورد وہابیت اور بیعت وارشاد کے ساتھ ساتھ کچھ مقامات پر کامیاب مناظرے بھی ہوئے۔ ان علاقوں کے بوڑھے بزرگ آج بھی بھیگی پلکوں کے ساتھ ان واقعات کو سناتے اور مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کی بارگاہ میں احسان مندی کی سوغات پیش کرتے ہیں۔

دوروں کی کچھ اور تفصیلات بھی راقم کے پاس ہیں مگر یہ مختصر تحریر اس کی متحمل نہیں۔

الجامعة الرضویہ دار العلوم امجدیہ: فروغ و اِرتقا:

ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ م فروری ۱۹۶۶ء میں حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے ناگپور میں دار العلوم امجدیہ قائم فرمایا اور ۱۳۶۹ھ میں حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب اور الحاج مشتاق صاحب مرحوم کی گزارش پر مفتیٔ اعظم مہاراشٹر بحیثیت شیخ الحدیث و مفتی ادارے میں تشریف لائے۔ ۱۵۰؍روپئے مشاہرہ طے پایا حضرت کی آمد سے ادارے میں نئی جان آگئی، تعلیم و تعلم کی راہیں پہلے سے زیادہ ہموار ہوگئیں طلبہ کی تعداد میں بھی مزید اضافہ ہوگیا مگر ہنوز ادارہ کرایہ کے مکان میں تھا ۱۹۷۲ء میں حضرت کی کوششوں سے وقفی زمین حاصل ہوئی سنگِ بنیاد کے لیے سیدنا مفتی اعظم ہند تشریف لائے، بنیاد رکھا، دستور ملاحظہ فرمایا، دستخط کیا، دعائیہ کلمات تحریر فرمائے، اللہ تعالیٰ جلد از جلد اسے یونی ورسٹی بنا دے، اور ادارے کے نام میں ''دار العلوم امجدیہ'' سے پہلے ''الجامعۃ الرضویہ'' کا اضافہ فرمایا۔

ہر بات صراحتاً نہیں کہی جاتی ورنہ اشارے، کنائے کا کیا ہوگا، یہ بھی ایک اشارہ تھا، ایک راز تھا جسے اس نے سمجھا جو دُرون خانہ کا راز دار تھا، جلوتوں سے لے کر خلوتوں تک جس کی پہنچ بھی تھی، طلب بھی تھی، اشارہ یہ تھا کہ ''تاج نگری'' میں علوم اسلامیہ کا مرکز قائم

کرو، بات اشارے میں کہی گئی تھی، راز دار مفکر بھی تھا، مدبر بھی، پلان تیار کیا، عمل درآمد کی خاطر تگ ودو میں لگے، برسوں کی محنت بارآور ہوئی، ناگپور شہر سے ۲۰؍کیلومیٹر دور حیدرآباد ہائی وے پر ''بوتھلی'' میں ۳۲؍ا یکڑ زمین کی خریداری عمل میں آئی، تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوا ،ایک طویل وعریض درسگاہی اور رہائشی عمارت تکمیل سے ہم آہنگ ہوئی، جو دیدہ زیب بھی ہے، نظر فریب بھی، دوسرا مرحلہ مسجد کا تھا وہ بھی انجام کو پہنچا، جو ہوادار بھی ہے اور چھت ایسی جو گونج پیدا کرتی ہے۔

تقریباً ۵۰؍سال سے یہ ادارہ اور اس کے فارغین وسط ہند اور آس پاس کے صوبوں میں دینی، مذہبی، سماجی خدمات انجام دے رہے ہیں، جب تک وہ راز دار حیات رہا اس کی ایک ایک سانس ادارے کے لیے وقف تھی، اور جب وصال یار پا کر زندۂ جاوید ہوگئے تب سے ادارے کے پڑوس میں آرام کرتے ہوئے روحانی سرپرستی فرما رہے ہیں، وہ راز دار ہیں مفتیٔ اعظم مہاراشٹر۔

الجامعة الرضویہ دار العلوم امجدیہ کے لیے جدید نصابِ تعلیم:

مدنی تجلیات مارچ ۱۹۶۶ء کے اداریہ میں مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں:

''درس نظامی کا موجودہ نصاب جو مدارس دینیہ میں جاری ہے افادیت مسلم ہے......سوال یہ ہے کہ کیا زمانہ کے حالات کچھ اور ضرورت کا مطالبہ کر رہے ہیں؟......انقلاب زمانہ نے جو اہم تقاضے کیے ہیں ان کے پیش نظر یہ ضروری ہوگیا ہے کہ موجودہ دنیاوی مسائل اور ان کے انداز فکر وعمل سے خبردار رہ کر انسداد پر نظر رکھیں یہ قول انتہائی اہم ہے کہ

”من لم یعرف اھل زمانه فھو جاھل“

جو اپنے اہل زمانہ کو نہ پہچانے وہ جاہل ہے۔

اپنے اہل زمانہ کو ان کے اقوال، اعمال اور انداز سے پہچانا جاتا ہے

تاکہ پیدا شدہ مسائل میں دینی احکام کی رعایت رکھی جا سکے“ (ص ۵)

اور مدنی تجلیات، اپریل ۱۹۶۸ء ص ۳۲ کا یہ اقتباس بھی دیکھیے:

”رواداری و چشم پوشی کے خوشنما مگر ضرر خیز پردوں کو چیر کر پھینک دیجیے وہ امتحانات جو خوش کن انداز میں لیے گئے ہیں ان پر دھول ڈال دیجیے وہ گرم تقریریں جو غلط ستائش و تعریف میں زمین سے آسمان تک پہنچائی گئی ہیں آگ میں جھونک دیجیے اور دینی دریافت و اسلامی ذمہ داری کے ساتھ مدارس اسلامیہ سے فارغ ہونے والے طلبہ کا صحیح جائزہ لیجیے۔

(۱) کیا یہ طلبہ حفاظت دین کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

(۲) کیا یہ طلبہ مسلمانوں کی قیادت کر سکتے ہیں؟

(۳) کیا یہ طلبہ داخلی و خارجی، محسوس و غیر محسوس حملوں کو سمجھنے اور ان کی مدافعت پر قادر ہیں؟

(۴) کیا یہ طلبہ درس و تدریس و اِفتا کی ذمہ داریاں کما حقہ سنبھال سکتے ہیں؟

واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ طویل مدت تک پڑھا ہے اسی کو پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت و استعداد بھی نہیں پائی جاتی“

زمانے کے انہیں تقاضوں کے پیش نظر حضرت نے جدید نصاب مرتب فرمایا تھا جس میں دو پہلو خصوصیت کے حامل ہیں ایک یہ طالب علم درجہ فضیلت تک پہنچتے پہنچتے

بارہویں تک کے امتحانات بھی پاس کر لے گا۔ دوسرا یہ کہ اعلیٰ حضرت کے رسائل میں سے **المعتمد**، کوکبہ شہابیہ، حسام الحرمین اور فتاویٰ عالمگیری بحث نکاح وطلاق کی تعلیم و تدریس ہوجائے گی۔

مولوی خلیل بجنوری سے مناظرہ :۔ مولوی خلیل بجنوری، بجنور کے رہنے والے تھے مگر اپنی زندگی کا بڑا حصہ بدایوں میں گزارا جس میں آپ نے چار مرتبہ اپنا رنگ بدلا ...... پہلے رنگ میں اپنے آپ کو کھرا، متشدد، سنی عالم و شیخ ثابت کیا ...... دوسرے رنگ میں عُلمائے دیوبند کی اس طرح تعریف وتوصیف شروع کی کہ انہیں کافر و مرتد نہ ماننے کا شبہ ہوا...... تیسرے رنگ میں ان کی تعریف وتوصیف کے ساتھ انہیں کافر و مرتد کہنے سے اپنے کف لسان کا اعلان کر دیا...... چوتھے رنگ میں اہل سنت سے بالکلیہ منہ موڑ کر اپنی وہابیت و دیوبندیت کا اعلان کر دیا اور ان کی کفریہ عبارتوں کو صحیح مان کر ان میں تاویلیں کرنے لگے۔

بجنوری صاحب نے جب تیسرا رنگ دکھایا تو حضرت کا ان سے بالمشافہہ اور تحریری مناظرہ ہوا جس میں وہ کھل کر سامنے آ گئے اور اپنی وہابیت کو ظاہر کر دیا لوگوں پر جب ان کی حقیقت واضح ہوگئی تو بہت سارے لوگوں نے ان کی بیعت توڑ دی اور شدید علالت کے باوجود سیدنا مفتیٔ اعظم ہند آپ کی درخواست پر بدایوں تشریف لے گئے اور بجنوری کی بیعت توڑنے والے سیکڑوں افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

تحریری مناظرہ ورد کو ہی حضرت نے عجائب انکشاف کے نام سے مرتب فرمایا ہے جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علما و مشائخ کی نظر میں:

(۱) سیدنا حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

’’آپ کا رسالہ تجلیات دیکھ کر دل بہت مسرور ہوا اور آپ کی محبت اسے دیکھ کر اور بڑھی اور آپ کی صلاحیتِ کار جو اَب تک ایسی نہ جانتا تھا معلوم ہوئی آپ کے مضامین پڑھ کر بہت مسرت ہوئی‘‘

(۲) حضرت مولانا **سید افضل الدین حیدر** صاحب علیہ الرحمہ (درگ)

’’مشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید......آپ کی خدمت دینی خود لوگوں کو جو اہل ہیں ضرور اپنی طرف مائل کرے گی‘‘

(۳) حضرت مولانا **سید اسرار الحق** صاحب قبلہ علیہ الرحمہ صدر آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ

’’آپ کی دینی لگن اور اعلیٰ صلاحیتوں کو خود دیکھ چکا ہوں آپ کی فطری تنظیمی صلاحیت اور قابل قدر جذبۂ ملی کے پیش نظر مجھے یقین کامل ہے کہ آپ بھولے بھالے سنیوں کو گمراہ کن لیٹریچر کے سیلاب سے بچالیں گے۔

(۴) امام علم وفن حضرت علامہ **خواجہ مظفر حسین** صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

’’اہل سنت کے خلاف اٹھنے والے فتنے ہمیشہ انہیں بے چین رکھا کرتے تھے اور وہ اہل سنت کی نشر و اشاعت اور بد مذہبیت کی اِہدام و اِہانت کے لیے طرح طرح کی کامیاب تدبیریں کیا کرتے تھے، کبھی جلسے کرواتے، کبھی کتابچے اور اشتہارات شائع کرواتے یہی وجہ ہے کہ صوبہ مہاراشٹر کی سنیت کی بقا ہی نہیں بلکہ فروغ بھی ان کا رہینِ منت ہے‘‘

سفر آخرت:۔ ۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ م ۲۸ مارچ ۲۰۰۳ء شب جمعہ میں ساڑھے چار بجے سفر آخرت پر روانہ ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے نواسہ و جانشین حضرت

علامہ مفتی مجتبیٰ شریف خان صاحب قبلہ بغدادی مدظلہ نے پڑھائی ناگپور اور قرب و جوار کے تقریباً سبھی علما وائمہ اور عوام اہل سنت نے شرکت کیا۔

مولیٰ تعالیٰ آپ کے فیوض و برکات سے ہمیں دارین میں مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ و التسلیم و بحرمۃ الشیخ الاکرم الغوث الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔

محمد حسان ملک نوری

خادم: دارالعلوم نوریہ اہل سنت بدرالاسلام برہان پور (ایم۔ پی)

مقدمۂ مصنف

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللّٰہ ربّ العٰلمین و الصلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّد الانبیاءِ والمرسلین وعلیٰ

اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ہ

ہمارے سامنے مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کی کتاب ''انکشافِ حق'' ہے۔اس کتاب کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جناب مصنف خود پر''حکمِ کفروارتداد'' سے اس قدر برافروختہ ہوئے ہیں کہ شدتِ غیظ وغضب میں آپ کے منہ سے نکلے ہوئے جھاگ کتاب کے صفحات پر پھیل کر رہ گئے ہیں۔

آپ نے اس کتاب میں کفروارتداد کی نزاکتوں سے اِعراض کرکے''عالمانہ رنگ'' میں''جہالتوں کی ایسی نمائش'' کی ہے جس سے مسلمان کفروارتداد وضلالت وگمرہی میں گرفتار ہوجائیں یا شبہات میں پڑجائیں اسی لیے ہمیں یہ رسالہ''عجائب انکشاف''ترتیب دینا پڑا۔

مولوی خلیل احمد صاحب کی یہ کتاب کیسی''عجائب خانہ'' ہے......اورخود آپ کیسی عجیب وغریب مخلوق ہیں؟......ان شاء اللہ تعالیٰ اس رسالے سے منکشف ہوجائے گا۔

خدا کرے یہ رسالہ عوامِ اہل سنت کی دینی حفاظت کے ساتھ مولوی خلیل احمد کی ہدایت کا سبب بنے۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی :

بجنور کے رہنے والے ہیں تقریباً پینتالیس سال (۴۵) سے بدایوں میں مقیم ہیں۔

اگر چہ آپ اپنی بدایوں کی زندگی میں اپنے علم وفضل کی دھاک بٹھانے میں عجیب وغریب طریقے اختیار کئے ہوئے تھے مگر آپ اپنی یہ کتاب ''انکشافِ حق'' سے صاف کھل کر رہ گئے ہیں کہ آپ علم میں ناقص اور عقل میں بالکل چوپٹ ہیں۔ آپ کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد واضح ہوا کہ آپ نے بدایوں کی پینتالیس (۴۵) سالہ زندگی میں چار رنگ بدلے ہیں۔

پھلا رنگ :

آپ نے اس رنگ میں خود کو کھرے، متشدد سنّی عالم وشیخ کی حیثیت سے نمائشی علم و فضل کے ساتھ اس طرح پیش کیا کہ خود اہل سنت کے بڑے بڑے علما و مشائخ آپ کو مسلمانوں کا ایک بڑا قابل اعتماد...... دینی پیشوا سمجھتے رہے آپ کے اعزاز و اکرام میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی یہی وجہ ہے کہ عام اہل علم اور عوام اہل سنت آپ کو سر پر بٹھاتے رہے اور آپ کے سامنے دم نہیں مارتے تھے خاص طور پر بدایوں کے اہل سنت آپ کی خدمت گزاری میں بہت زیادہ سرگرم رہے اور آپ کے ساتھ سخاوت میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

دوسرا رنگ:

آپ کا یہ دوسرا رنگ انتہائی پرُ فریب تھا۔ وہ اکابر عُلماے دیوبند جن کو آپ اپنے پہلے رنگ میں تقریری اور تحریری طور پر انتہائی تشدد سے دوسرے عُلماے اہلِ سنت سے آگے بڑھ بڑھ کر اس طرح کافر و مرتد کہتے رہے کہ معلوم یہ ہوتا تھا کہ ان دیوبندیوں کے کافر و مرتد ہونے کی جو باریکیاں اور تکفیر کے جو رُموز اور نزاکتیں آپ پر کھلی ہیں اُن کی ا ـ ب ـ سے بھی یہ بڑے بڑے عُلماے اہل سنت واقف نہیں ہیں اور گویا یہ عُلماے اہل سنت آپ ہی کی اتباع کرتے ہوئے ان دیوبندی مولویوں کو کافر و مرتد کہتے ہیں۔

ان علمائے دیوبند کی آپ نے اس رنگ میں اس طرح تعریف وتوصیف شروع کیا کہ آپ کے ان علمائے دیوبند کو کافر ومرتد نہ ماننے کا شبہ نہ ہو۔ اوران دیوبندیوں کے علم وتقدس کی چھاپ عام اہل سنت کے ذہنوں پر بیٹھتی چلی جائے۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے کچھ آگے بڑھ کران دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کو معمولی غلطیوں سے تعبیر کرنا شروع کیا۔ بدایوں کے اہل سنت آپ کے پچھلے کھرے سنّی بننے اورسنّیت میں انتہائی شدت کی وجہ سے معترض تو نہ ہوئے۔ مگر مولوی خلیل احمد صاحب کے اس رنگ بدلنے پر حیران رہ گئے مگر ہوشیار ہوگئے کہ دال میں ضرور کچھ کالا معلوم ہوتا ہے۔

یہی وہ زمانہ تھا کہ سیّدالعلما حضرت مولانا سیّد آل مصطفیٰ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ایک ملاقات کے بعد یہ فرمایا تھا کہ:

"مولوی خلیل احمد صاحب چھپے ہوئے دیوبندی وہابی ہیں یا عنقریب دیوبندی بن جائیں گے"

آخر یہی ہوا کہ آپ نے اپنا نقاب الٹ کر اپنی دیوبندیت و وہابیت کے اصل روپ کو دکھایا...... یا...... آپ اپنے قول کے مطابق دَل بدل کر دیوبندی بن گئے۔

تیسرا رنگ :

اس رنگ میں آپ نے دیوبندیوں، وہابیوں کی تعریف میں غلو کے ساتھ اُنہیں کافر ومرتد کہنے سے "کفِ لسان" کا اعلان کر دیا۔ اوران کے گستاخانہ کفریہ اقوال میں اپنی "**طبع زاد...... خلافِ عقل...... وخلافِ شرع تاویلیں**" کرنی شروع کر دیں اورایسی دور کی کوڑی لائے جس سے خود دیوبندی بھی واقف نہ تھے۔

چنانچہ فرعون پر دیوبندیوں کو قیاس کرنا آپ کے اسی علم وفضل اور عقل وفرزانگی کا

ایک حصّہ ہے مگر ''حسام الحرمین'' کو ماننے اور اعلیٰ حضرت کی ''عقیدت'' اور دیوبندیوں کی ''گمرہی'' کا (حکم کفر، چھوڑ کر) اقرار کرتے رہے۔ (دیکھیے آپ کا خط)

بدایوں کے اہل سنت کے لیے مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ رنگ بدلنا توقع کے مطابق تھا۔ مولوی خلیل احمد صاحب کے اِن **مُدَبِّرانہ رنگ** بدلنے کے باوجود اہل سنت ان کے ہاتھ لگ کر دیوبندی نہ بن سکے بلکہ بدایوں کے سنّیوں نے اپنے سنّی عُلما کو اس حادثہ کی اطلاع دی۔

میں ان حالات سے بے خبر تھا اس لیے مجھ کو اس کا بھی علم نہیں کہ کس کس سنّی عالم نے کس کس وقت مولوی خلیل احمد صاحب سے کیا کیا گفتگو کی۔ البتہ ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے عرس سے فارغ ہو کر حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اصرار پر حالات سے قطعی بے خبر اتفاقاً بدایوں پہنچا تو معلوم ہوا کہ عُلماے اہل سنت مولوی خلیل احمد صاحب سے ان کے کفِ لسان پر بات چیت کے لیے بدایوں آئے ہوئے ہیں۔

عُلما کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ بات سامنے آئی کہ **تصدیق حال کے لیے انتہائی متانت وسنجیدگی کے ساتھ مناظرانہ ڈھنگ سے الگ رہ کر گفتگو کی جائے گی...... تا کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی موجودہ کیفیت کا صحیح صحیح اندازہ لگایا جاسکے۔** چنانچہ طے شدہ وقت کے مطابق مجلس منعقد ہوئی۔ میں بھی اس مجلس میں حاضر ہوا بات چیت کی ابتدا کرتے ہوئے سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہی مولوی خلیل احمد صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ: وہ دیوبندی عُلما جن پر کفر وارتداد کا حکم ہے۔ **کیا آپ انہیں کافر ومرتد کہنے سے کفِ لسان کرنے لگے ہیں؟**

جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب نے بھری محفل میں علمائے اہل سنت کے سامنے اپنے کفِ لسان کا اقرار کیا......اور دلیل میں یہ کہا کہ:

”جس طرح حضرت شیخ اکبر ابن عربی اور علامہ جامی وغیرہما نے فرعون کو کافر کہنے سے کفِ لسان کیا اسی طرح میں بھی ان دیوبندیوں کو کافر و مرتد کہنے سے زبان روک رہا ہوں۔ اور جب یہ بزرگانِ دین فرعون کو کافر کہنے سے زبان کو روک کر بھی خارج از اسلام نہ ہوئے بلکہ ملّتِ اسلامیہ انہیں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اپنا امام و ولی مانتی ہے تو میں بھی دیوبندیوں کے بارے میں کفِ لسان سے خارج از اسلام نہیں ہوسکتا۔ مسلمان ہی رہوں گا“

کچھ اور موضوعات پر بھی بات چیت ہوئی مگر وہ ہماری بحث سے خارج ہے۔
حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [مصنف قانونِ شریعت] مجلس میں قائد کی حیثیت سے تشریف فرما تھے۔آپ نے سختی سے مجلس کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

اور اخیر میں، مَیں نے کھڑے ہوکر اس خیال کا اظہار مجلس کے سامنے کیا کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی کیفیت کا ہمیں یقین ہو گیا ہے اور خط و کتابت کے ذریعہ اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ناگپور واپس ہوکر میں نے ایک طویل خط مولوی خلیل احمد صاحب کو لکھ کر دلائل کے ذریعہ فہمائش کی (جو شریکِ اشاعت ہے ملاحظہ فرمائیں) جس کا اہم خلاصہ یہ ہے کہ:

”فرعون کے اخیر وقت ایمان لے آنے کو خود قرآن حکیم نے ذکر کیا ہے جس کے بعد ﴿ آٰلْئٰنَ ﴾ مذکور ہے۔ان اکابر نے شبہ کا خیال فرمایا۔لیکن

اکابر دیوبند نے کفر وارتداد کے بعد توبہ کرنے اور پھر سے ایمان لانے کا کب اعلان کیا ہے؟...... یا کسی طرح ان کا رجوع وایمان ثابت ہے کہ آپ ان دیوبندیوں کو فرعون پر قیاس کر کے کفِ لسان کر سکیں؟...... بلکہ یہ دیوبندی مولوی تو اخیر عمر تک اپنی ان کفریہ عبارتوں پر ڈٹے رہے۔ ان کے بعد بھی آج تک برابر ان کفریہ عبارتوں کو برقرار رکھ کر باطل تاویلیں چھاپ چھاپ کر شائع کی جارہی ہیں۔ آج تک کسی دیوبندی نے فرعون کی طرح ان دیوبندی اکابر کی توبہ کا نشان تک نہیں دیا۔ چلیے آپ ہی اس کا کچھ پتہ دیجیے''

مولوی خلیل احمد صاحب نے مجھ کو ایک خط تو لکھا مگر اس میں سرے سے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ان کے پاس کوئی جواب ہوسکتا ہے۔ اور جواب لائیں گے بھی کہاں سے جب کہ خود مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے رجوع وتوبہ کا انکار کر دیا ہے۔ پوری تفصیل خط وکتابت میں دیکھیے جو اس کتاب کے حصّہ اوّل میں شائع کی جارہی ہے۔

اس تیسرے رنگ میں مولوی خلیل احمد صاحب کا وہابیت کو اختیار کرنا...... مگر ساتھ ہی سنّیت کو نامعقول طریقہ سے تھامنے کا اعلان...... نیز فرعون جیسی دلیلوں سے سہارا لینا...... ایسا تو نہ تھا کہ ان کا مقصد حاصل ہوتا...... بلکہ ان کے گلے کی چھچھوندر ثابت ہوا...... اور آخر انہیں صاف صاف چوتھا رنگ بدلنا ہی پڑا۔

چوتھا رنگ:۔

آپ نے اہل سنت سے قطعی منہ موڑ کر اپنی اصل دیوبندیت ووہابیت کا کھلا اعلان کر دیا اور واضح طور پر اکابرِ دیوبند کی کفریہ عبارتوں کو صحیح مان کر دیوبندیوں کی طرح باطل

تاویلیں شروع کردیں۔ چنانچہ اس چوتھے رنگ میں وہ خالص دیوبندی وہابی بن کر بدایوں میں علمائے اہل سنت کے ساتھ ۱۴۰۱ھ میں پہلی بار مناظرہ بھی کر گئے۔

اس مناظرہ میں آپ نے اصل دیوبندیوں کی طرح ان کی کفریہ عبارتوں میں باطل تاویلیں کرنے پر پورا زور صرف کیا۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مناظرہ سمیت ان کی ساری تدبیریں، محنتیں رائیگاں گئیں۔ اہل سنت آپ کے ہاتھ نہ لگ سکے۔ [بلکہ] ان سے متنفر ہوگئے وہ سنّی جن پر آپ نے خاص طور پر ڈورے ڈالے تھے ان میں آپ سے شدید نفرت وحقارت پیدا ہوگئی۔

مناظرہ کے بعد ان کے مریدوں نے ان کی بیعت بھی توڑ دی جب مولوی خلیل احمد صاحب نے یہ دیکھا کہ ان کا کوئی جادو اہل سنت پر نہیں چل سکا تو انہوں نے ''**انکشافِ حق**'' لکھ ماری جس کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے۔

''انکشافِ حق'':

مولوی خلیل احمد صاحب نے اس کتاب میں اپنے آپ کو ایک دَل بدلُو کی حیثیت سے پیش کیا ہے...... یعنی پہلے آپ کھرے سنّی تھے...... اور اب خالص دیوبندی وہابی بن گئے ہیں ...... مگر اسی کے ساتھ اس کتاب میں یہ اشارات ضرور ملتے ہیں کہ...... آپ پرانے دیوبندی وہابی ہیں...... اور اہل سنت کو فریب دیکر اِغوا کرنے کے لیے سنّی بنے ہوئے تھے۔

اس کتاب میں آپ نے اپنے آپ کو یہ جتانے کی کوشش کی ہے کہ آپ بہت بڑے عالم ہیں خود کو اکابر عُلما میں شمار کر کے دوسروں کی تحقیر وتذلیل وتجہیل کا آپ کا پرانا رنگ کتاب میں موجود ہے۔

آپ اپنی پرانی وابتدائی عادت کے مطابق مصنوعی طور پر اس کتاب میں قبر وحشر اور جہنم کے عذاب سے لرز رہے ہیں، خوفِ الٰہی آپ پر چھایا ہوا ہے اور آپ ان چیزوں کا

واسطہ دے کران اہل سنت کو وہابی بنانے پر زور مار رہے ہیں۔ جو آپ کے رنگ بدلنے کی تدبیروں سے آپ کے جھانسے میں نہیں آ سکے تھے۔

پھر آپ نے اپنے دَل بدلنے کے جواز میں بہت زور وشور اور فخر سے ایسی احادیثِ کریمہ وائمۂ دین وعُلمائے سلف وعُلمائے معاصرین کے اقوال وحالات پیش کیے ہیں جنہیں دیکھ کرایک معمولی پڑھا لکھا کم سوجھ بوجھ کا آدمی بھی ...... جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے ......آپ کی عقل وفہم پر ماتم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر طرفہ تماشہ یہ کہ آپ کو یہ شعور ہی نہ رہا کہ میرے سارے دلائل اہل سنت کے حق میں اور میرے خلاف جارہے ہیں۔

مثال ملاحظہ فرمائیں :

حدیث شریف: آپ نے اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' کے صفحہ۸۲ پر مقالہ۳ر کے تحت تکفیرِ مسلم کی سنگینی اور خطرناکی کا ذکر کرتے ہوئے کھلے الفاظ میں دعویٰ کیا ہے:

''احادیثِ صحیحہ میں ہے مسلمانوں کو کافر کہنے والے پر کفر لوٹ پڑتا ہے''

(انکشافِ حق ص۹۷)

اور دلیل میں بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیث پاک نقل کرکے آپ نے

جو ترجمہ کیا ہے......وہ یہ ہے:

"ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احد هما"

یعنی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے پس بیشک لوٹتا ہے اس کلمۂ کفر کے ساتھ ایک دونوں میں کا'' (ترجمہ ازانکشاف ص۹۷)

پھر خود ہی آگے متصلاً اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے:

''یعنی جس کو کافر کہا گیا اگر وہ واقعی کافر ہے تو اس پر یہ حکم ہوگا۔ اور اگر ایسا

وہ نہیں ہے تو اس کہنے والے پر یہ حکم ہوگا'' (انکشاف ص ۹۷)

اِن اکبر عُلماے دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب سے کوئی پوچھے کہ آپ نے اُڑان تو اتنی اونچی بھری تھی کہ تکفیرِ مسلم کی خطرناکی اور سنگینی کی ہائے ہائے میں آپ نے یہاں تک کہہ دیا کہ:

''مسلمانوں کو کافر کہنے والے پر کفر لوٹ پڑتا ہے'' (ایضاً)

اور اسی برتے پر آپ کفِ لسان بھی کر رہے ہیں؟......اور دلیل میں آپ اتنے نیچے گرے کہ ساری سنگینی و خطرناکی ختم اور کفر کے اُلٹے لوٹ جانے کا اطلاق دَھرا رہ گیا اور آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا کہ:

''اگر وہ واقعی کافر ہے تو اس پر یہ حکم ہوگا'' (ایضاً)

یہی اہل سنت کا مسلک ہے اور آپ نے اپنے ہی بیان کردہ اس مسلک سے اِعراض کر کے کفِ لسان کیا ہے۔

کیوں جناب! کچھ کھلی آنکھیں! یہ یاد رکھیے کہ یہ دَل بدلنے یعنی سنّی سے وہابی بن جانے کا تحقیقی ڈھنگ قطعاً نہیں ہے...... یہ تو کسی پرانے دیوبندی وہابی ہی کا طور و طریق ہے...... جو استدلال کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا...... نہ اسے یہی ہوش کہ یہ دلائل اہل سنت کے حق میں جا رہے ہیں۔

اقوال:

یہی حال مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے نقل کردہ اقوال کا ہے کہ آپ کو اقوال کے دونوں جانب کا شعور ہی نہیں رہا۔ آپ نے اپنے ''کفِ لسان'' کی دلیل میں ان اقوال کو پیش تو کیا مگر یہ تمیز ہی نہیں کہ خود یہ اقوال آپ کے کفِ لسان کے پرخچے

اڑا رہے ہیں۔

مثلاً آپ نے اسی انکشافِ حق ص ۹۰ پر امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک فتویٰ نقل کرکے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے۔

''یعنی جان تو اے بھائی! اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو توفیق عطا فرمائے، مسلمان کو کافر کہنے پر اِقدام بڑی دشوار چیز ہے...... (الیٰ قولہ) ہاں اگر وہ نصوص صریحہ غیر محتمل التاویل کی عناداً یا جحوداً مخالفت کرے تو ایسی صورت میں ضرور حکم کفر ہوگا'' (انکشاف ص ۱۰۵ تا ص ۱۰۷)

امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا آخری قول پکار کر کہہ رہا ہے کہ خبردار نصوصِ صریحہ غیر محتمل التاویل پر ہرگز ہرگز کفِ لسان نہیں کیا جائے گا......مگر مولوی خلیل احمد صاحب کی ضد یہی ہے کہ خواہ کچھ ہو اِمام تقی الدین سبکی اخیر میں کچھ بھی کہتے رہیں۔ استثنا کرتے رہیں چوں کہ امام موصوف ابتداءً فرما چکے ہیں کہ:

''مسلمان کو کافر کہنے پر اِقدام بڑی دشوار چیز ہے'' (انکشاف ص ۱۰۴)

اس لیے میں تو ہر صورت میں کفِ لسان ہی کروں گا۔

معاصرین:

مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنے کفِ لسان کی دلیلوں میں بعض ایسے عُلما کو بھی پیش کیا ہے جو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ہم زمانہ تھے اور آپ نے یہ ہوس دکھائی ہے کہ گمان اور گالیوں پر تکفیر کی بنیاد رکھی جائے۔ اور ان بدگمان اور گلیر مردوں اور عورتوں کی طرح جو گمان ہی گمان اور گالیوں پر بڑے بڑے فتنے جگاتے ہیں آپ طمع کررہے ہیں کہ عُلما سے لے کر عوام تک دنیا بھر میں کفر کی آگ بھڑکائی جائے علم وفضل کے

دعویٰ کے ساتھ مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ انداز انتہائی افسوسناک اور چھچھورا پن ہے۔ مثلاً آپ تلملا رہے ہیں کہ ہائے میرے کفِ لسان پر مجھ کو تو کافر و مرتد کہہ دیا گیا مگر یہ عُلماے اہل سنت......مولوی نذیر احمد صاحب......اور......مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی......کو کافر و مرتد نہیں کہتے حالاں کہ ''حسام الحرمین'' کی رُو سے یہ دونوں کافر و مرتد ہونے سے نہیں بچتے۔ (دیکھیے انکشاف ص ۱۸۸ ، مقالہ ۱۶)

مگر مولوی خلیل احمد صاحب اپنی کتاب ''انکشاف'' میں یہ نہیں بتا سکے اور نہ ہی قیامت تک بتا سکتے ہیں کہ مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی نے کہیں یہ لکھا ہو کہ: ہم نے چاروں دیو بندیوں کی ان عبارتوں کو دیکھا اور سمجھا ہے جن پر ''حسام الحرمین'' میں کفر کا حکم لگایا گیا ہے، ان پر کفر کا حکم ہی غلط ہے یا ان تاویلات کی وجہ سے ہم ''حسام الحرمین'' کے حکم سے کفِ لسان کر رہے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اور ان کے ہم گمان حمایتی ماتم کریں یا نہ کریں، روئیں یا نہ روئیں۔ مگر ناظرین مولوی خلیل احمد صاحب کے وہمی اندازِ استدلال پر ان کی فہم و فراست، عقل و دانش کا دلچسپ تماشا ضرور دیکھ لیں۔ جن پر ان کے کفِ لسان کی بنیاد ہے۔

''انکشافِ حق'' کے ص ۱۷۵ مقالہ ص ۱۶ پر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مولوی نذیر احمد صاحب مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد (گجرات) کا ذکر کرتے ہوئے ان کی کتاب ''بوارق لامعہ'' سے ایک عبارت نقل کی ہے پہلے اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

''یہ کتاب ۱۳۰۹ھ میں بمبئی مطبع دت پرشاد سے شائع ہوئی ہے یعنی

''حسام الحرمین'' سے پندرہ سال پہلے'' (انکشاف ص ۱۸۷)

اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب اپنے مطلب کی خصوصی عبارت کو ''بوارق لامعہ'' سے نقل کرتے ہیں:

''مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم نے دیو بند کے مدرسہ کی تعمیر فرمائی اہلِ اسلام کو علم دین کی راہ بتائی۔ کہیں یہ شخص نافہمی سے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ ظاہرہ کرتے کرتے اس کو درہم برہم نہ کر ڈالے''

(انکشاف، ص ۱۸۷، ۱۸۸ ماخوذ از بوارق لامعہ)

اس عبارت پر غور وخوض کی درخواست کرتے ہوئے مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنی غرض وغایت کو یوں بیان کیا ہے:

''صاف طور سے روشن ہے کہ وہ (یعنی مولوی نذیر احمد صاحب) مولوی محمد قاسم صاحب کو مسلمان مانتے ہیں اور مسلمانوں کا رہبر۔ کافر ومرتد نہیں مانتے'' (انکشاف ص ۱۸۸)

پھر اسی غرض کا ٹیپ کا بند لکھا ہے:

''حسام الحرمین کے بتائے ہوئے احکام سے قطعاً متفق نہیں۔ کیا حسامُ الحرمین کی رو سے مولوی نذیر احمد صاحب مسلمان باقی رہے'' (انکشاف ص ۱۸۸)

مولوی خلیل احمد صاحب کا مقصد یہ ہے کہ عُلماے اہل سنت مولوی نذیر احمد صاحب کو کافر ومرتد کیوں نہیں کہتے حالاں کہ مولوی نذیر احمد صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی کی تعریف ہی کی ہے انہیں مسلمانوں اور دین کا رہبر ہی بتایا ہے جب کہ ''حسام الحرمین'' کا مولوی قاسم نانوتوی پر یہ حکم ہے کہ وہ اپنی صریح کفری عبارتوں کی وجہ

سے کافر و مرتد ہیں اور جو انہیں کافر و مرتد نہ مانے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔" حسام الحرمین"
کے حکم کے مطابق مولوی نذیر احمد صاحب کو کافر و مرتد ہو جانا چاہیے اس لیے کہ انہوں نے
" حسام الحرمین" کے بتائے ہوئے حکم کو تسلیم نہیں کیا اور مولوی قاسم نانوتوی کو کافر و مرتد
نہیں مانا۔ اور جب اہل سنت مولوی نذیر احمد خاں کو کافر و مرتد نہیں مانتے تو اس بات پر کہ
میں مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ کو کافر و مرتد کہنے سے کفِ لسان کرتا ہوں اہل سنت مجھ کو
(یعنی مولوی خلیل احمد صاحب کو) بھی کافر و مرتد نہیں کہہ سکتے۔

مگر یہ ساری اقوال سازیوں اور باتیں بنانے میں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی
کو یہ ہوش ہی نہیں رہا کہ میں تو اپنی اسی کتاب " انکشاف" کے اسی صفحہ ۱۷۵ پر اسی بحث میں
یہ اعتراف کر چکا ہوں کہ:

> " مولوی نذیر احمد خان صاحب نے اپنی کتاب بوارق لامعہ (جس میں
> مولوی قاسم نانوتوی کی تعریف ہے) " حسام الحرمین" سے پندرہ سال
> پہلے ہی لکھی ہے" (انکشاف ص ۱۸۷)

نہ آپ کو یہ پرواہ کہ دنیا مجھ کو کتنا بڑا افریبی سمجھے گی کہ کیا مولوی خلیل احمد صاحب
نے کوئی خواب دیکھ لیا تھا جس سے آپ پر یہ روشن ہوا کہ مولوی نذیر احمد صاحب پر پندرہ
سال پہلے ہی اِلہام ہو چکا تھا کہ " حسام الحرمین" نامی ایک کتاب پندرہ سال بعد لکھی جانے
والی ہے جس میں مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ کو ان کے کفریات پر کافر و مرتد کہا جائے گا لہٰذا
میں پہلے ہی مولوی قاسم نانوتوی کی تعریف کر جاؤں ان کو مسلمانوں بلکہ دین کا رہبر
بتا جاؤں تا کہ اگر واقعی ان کا کفر وارتداد ۱۰-۱۵ سال بعد ظاہر بھی ہو جائے تو میری کتاب
" بوارق لامعہ" کی یہ تحریر مولوی قاسم نانوتوی کے کفر وارتداد کو اٹھا دے اور مولوی خلیل احمد

صاحب بدایونی جیسے اکبر عُلما کے کفِ لسان پر دلیل قاہر بن جائے۔

اب ان عقل کے مارے اکبر عُلماے دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو کون سمجھائے کہ ''حسام الحرمین'' کا حکم تو ان پر ہوگا جن کو ''حسام الحرمین'' نے ان کفریہ عبارتوں کی طرف متوجہ کر کے کفر وارتداد کا حکم پہنچایا ہو یا لوگ خود ہی یقینی طور پر ان عبارتوں کے کفریات پر مطلع ہو گئے ہوں اور پھر ان عبارتوں کے لکھنے والوں کو مسلمان مانتے ہوں۔

مولوی نذیر احمد صاحب ''حسام الحرمین'' کے وجود میں آنے سے پندرہ سال پہلے ہی یقینی طور پر ''حسام الحرمین'' سے کیسے خبردار ہو گئے؟ ......اور دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کی اطلاع انہیں پندرہ برس پہلے کیسے ہو گئی؟۔ جو مولوی خلیل احمد صاحب ''انکشاف'' میں بڑے زور وشور سے یہ لکھ گئے کہ...... ''مولوی نذیر احمد صاحب ''حسام الحرمین'' کے حکم کو نہیں مانتے ہیں'' ...... پھر مولوی نذیر احمد صاحب کے نہ ماننے کی یقینی اطلاع مولوی خلیل احمد صاحب کو کہاں سے مل گئی؟ ......کہیں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی عالمِ برزخ میں مولوی نذیر احمد خاں صاحب سے ملاقات تو نہیں کر آئے ہیں؟ ...... یا عالمِ روحانیت کے راز و نیاز تو آپ پر منکشف نہیں ہو رہے ہیں؟

حاصل یہ کہ مولوی نذیر احمد صاحب ''حسام الحرمین'' کے وجود سے ۱۵؍سال پہلے ہی ''حسام الحرمین'' کا رد لکھ گئے یہ تو کسی مجنوں پاگل ہی کی بڑ ہو سکتی ہے اور مولوی قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارت سے مولوی نذیر احمد صاحب کے قطعی ویقینی مطلع ہونے پر خود مولوی خلیل احمد صاحب کی پیش کردہ عبارتوں میں ...... بلکہ کہیں [بھی] ......کوئی دلیل نہیں تو پھر ''بوارق لامعہ'' سے ان عبارتوں کا پیش کرنا مولوی خلیل احمد صاحب کی نری جہالت ہی ٹھہری۔

یہی حرکتیں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی

کے ساتھ کی ہیں۔ دیکھیے ''انکشافِ حق'' ص ۱۷۶ اُس مضمون سے متصل جس میں مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے:...... ''مولوی عبدالحئ صاحب لکھنوی بھی مسلمان باقی نہ رہے کافر و مرتد ہو گئے''......

یہ سراپا ہوش و خرد مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی شاید اپنے مطلب کے لیے دانستہ اس سے بے ہوش ہو گئے کہ مولوی عبدالحئ صاحب لکھنوی کی وفات تو ۱۳۰۴ھ میں ہی ہو گئی...... ''حسام الحرمین'' جو آپ کے مولوی عبدالحئ صاحب لکھنوی کے بیس سال بعد شائع ہوئی اس سے مولوی عبدالحئ صاحب کیسے یقینی طور پر آگاہ ہو گئے کہ پیشگی ہی مولوی قاسم نانوتوی کو کفر و ارتداد سے بچانے کی فکر ہو گئی...... اور مولوی خلیل احمد پر ایک سو سال بعد یہ اِلقا بھی کر دیا کہ مولوی قاسم نانوتوی پر کفر و ارتداد کا حکم غلط ہے میں خود بھی انہیں مسلمان مانتا ہوں۔

لہٰذا اے صاحبِ انکشاف! تم بتدریج دھیرے دھیرے سنی سے وہابی بن جاؤ۔ ورنہ مولوی خلیل احمد بدایونی کو کس طرح یقینی اطلاع ملی؟...... جو آپ مولوی عبدالحئ صاحب لکھنوی کو کافر بنانے پر اس لیے تلے ہوئے ہیں کہ آپ خود کفر و ارتداد سے بچ جائیں...... مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی خود اپنی یقینی اطلاع کی کوئی دلیل شرعی اپنی وفات تک نہیں دے سکتے...... نہ قیامت تک مولوی عبدالحئ صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب کی کوئی ایسی تحریر دکھا سکتے ہیں...... جس میں انہوں نے مولوی قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارت پر بحث کر کے انہیں کفر و ارتداد سے بری قرار دیا ہو...... یا ان کے اقوال کی تاویلات بیان کی ہوں...... شرعی حکم اور دینی دیانت کا تقاضا صرف اس قدر ہے کہ مولوی عبدالحئ صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب کے بارے میں عدمِ اطلاع یا عدمِ اطلاعِ یقینی تسلیم کیا

جائے......اور عدمِ اطلاع عدمِ وجود کو مستلزم نہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے پاس سوائے آئیں بائیں جھانکنے کے اطلاع یقینی پر کوئی دلیل نہیں۔ مولوی عبدالحیٔ صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب کو پیش کرنے میں اسی اطلاعِ یقینی کو ثابت کرنے کی ضرورت تھی اور یہ بیچارے مولوی خلیل احمد صاحب ثابت ہی نہیں کر سکے......نہ ہی مرنے تک ثابت کر سکتے ہیں۔

رہا مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب کا مولوی قاسم نانوتوی کو مسلمان سمجھنا تو مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب تو ایک طرف خود اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ، مولوی عبدالحیٔ صاحب کی وفات ۱۳۰۴ھ کے بعد سے ۱۳۲۰ھ تک تقریباً سولہ سال اور مولوی نذیر احمد صاحب کی ''بوارق لامعہ'' کے بعد تقریباً گیارہ سال تک ان چاروں دیوبندیوں کو مسلمان ہی سمجھتے رہے...... برسوں خود اعلیٰ حضرت بریلوی ان کی کفریہ عبارتوں سے آگاہ نہ تھے...... اس نظر نہ پڑنے یا قطعیت کے ساتھ اطلاع نہ ہونے سے یہ ہرگز نہیں مانا جائے گا کہ ان دیوبندیوں کی کتابوں میں یہ کفریہ عبارتیں موجود ہی نہیں تھیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ گمان کہ ضرور انہیں اطلاع تھی قطعاً بے دلیل اور خبط......اور اس پر اتنا بڑا حکم لگا دینا......شرعی احکام سے جہالت ......یا اعراض و بے پرواہی کی ایسی حرکت ہے...... جو صرف اپنے آپ کو کفر وارتداد کے حکم سے بچانے کے لیے کی گئی ہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب جس فاضلانہ وہمی لائن کو باندھنا چاہتے ہیں اس پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے۔ مولوی خلیل احمد صاحب کا گمان یہ ہے کہ مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی کی اس کتاب کو ضرور دیکھا ہوگا۔

جس میں کفریہ عبارت ہے اور اس کفریہ عبارت کو اچھی طرح غور سے پڑھا ہوگا......اور سمجھا ہوگا...... پورا پوار تجزیہ کیا ہوگا......اس میں کوئی کفر وارتداد نہ پایا گیا ہوگا......یا اس میں تاویلات کی گنجائش نظر آئی ہوگی......اسی لیے انہوں نے کفر وارتداد کا حکم نہیں لگایا ہوگا ...... جب ہی تو ان دونوں کی کسی کتاب میں کہیں کفر وارتداد کا کوئی حکم نظر نہیں آتا......جی ہاں! اور نہ اس عبارت پر کوئی بحث ملتی ہے۔ یہ ہے آپ کے گمان کی لائن اور یہ سب لغویات اور احمقانہ اوہام ہیں جن پر آپ کے کفِ لسان کی بنیاد ہے۔

بریں عقل ودانش بباید گریست

نیز مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ وہ وہم وگمان ہے کہ اس انداز پر انہوں نے ''حسام الحرمین'' کے ذریعہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر ومرتد بنانے کا چھچھورا پن کیا ہے۔

بحمدہ تعالیٰ ''حسام الحرمین'' اور عُلمائے اہل سنت تکفیر کے اس اِتّہام سے بری ہیں خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ نے...... جب تک کفر وارتداد روز روشن کی طرح ظاہر نہیں ہوگیا کہ اس میں احتمال وتاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی...... ہرگز ہرگز کفر وارتداد کا حکم نہیں بیان فرمایا جس کا اعتراف خود مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنی کتاب ''انکشاف'' میں کیا ہے۔عُلمائے اہل سنت محض وہم وگمان پر کافر ومرتد نہیں بتاتے پھرتے ہیں جہاں شرعاً کفریات دیکھتے ہیں تنبیہات......سوالات......ایرادات...... کے ذریعہ شریعتِ مطہرہ کی عزت وحرمت اور مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت کا ضرور لحاظ فرماتے ہیں۔جن کو یہ اکبر عُلمائے دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب اپنے بہت ہی وسیع علم اور اپنی بہت ہی موٹی عقل نیز بہت بڑی قوتِ تمیز سے عین حکم کفر وارتداد سمجھ بیٹھے ہیں۔ جس کی بحث ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی کتاب ''انکشاف'' کے رد میں آتی ہے وہیں یہ بھی

معلوم ہو جائے گا کہ مولوی خلیل احمد صاحب نے مسلمانوں میں پھوٹ کی......اپنی زبردست ہائے ہائے دکھا کر......خود مسلمانوں اور اہل سنت میں پھوٹ ڈالنے اور انہیں آپس میں لڑانے کا کیسا رول ادا کیا ہے......یہ بھی کھل جائے گا کہ ''سَدّالفِرار'' اور ''ستّر باادب سوالات'' جیسی کتابیں کیا ہیں؟......اور مولوی خلیل احمد صاحب اپنی وہابیت آمیز معاندانہ حرکتوں سے انہیں اپنے غلط مفہومات کے ساتھ پیش کر کے کس طرح مسلمانوں میں باہمی دشمنی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں......اور ان کتابوں سے آپ اپنے کفِ لسان پر کتنے باطل استدلال اور فاسد قیاس کی ہوسِ خام رکھتے ہیں۔

ہاں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی پر کفر وارتداد کا حکم کسی وہم وگمان پر نہیں بلکہ یقین پر مبنی ہے اس لیے کہ وہ دین بدلنے کے اعلان سے پہلے بھی ان عبارتوں پر یقینی اطلاع رکھتے تھے اور عُلمائے اہل سنت سے بہت آگے بڑھ بڑھ کر ان کفریہ عبارتوں پر انتہائی شدت کے ساتھ حکمِ کفر لگاتے تھے اور دَل بدل کر وہابی بن جانے کے بعد بھی وہ وہابیوں دیوبندیوں سے کئی قدم آگے رہ کر ان کفریہ عبارتوں پر مناظرہ کر گئے ہیں اور اب تو اپنی کتاب ''انکشاف'' میں آپ صاف بے پردہ آگئے ہیں اور ان کفریہ عبارتوں کی باطل تاویلوں اور فاسد قیاس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔مولوی خلیل احمد بدایونی کے ان تمام حالات پر عُلمائے اہل سنت اور بدایوں اور باہر کے عام سنی یقینی اطلاع رکھتے ہیں اسی لیے مولوی خلیل احمد صاحب کے کافر ومرتد ہو جانے میں اصلاً کوئی شبہ باقی نہیں رہا ہے۔ان کے علاوہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے دوسرے غلط استدلال، عُلمائے اہل سنت کی معاندانہ تحقیر وتذلیل، اپنے تکبر علمی وعقلی اور اپنی اور دوسروں کی تیکھی عبارتوں، پھبتیوں، گالیوں پر جو اپنے کفِ لسان کی پرفریب بنیاد رکھی ہے بلکہ خالص دیوبندی بن کر اصلی

دیوبندیوں کی طرح ان چاروں دیوبندیوں کی جو اصلاح وصفائی کی ہے، انہیں بھی آپ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے جواب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

ملا انکشاف کا فریب اور خط وکتابت کی اشاعت:

ملا خلیل احمد بدایونی نے اپنے رنگ بدلنے میں جو فریب کاریاں بدایوں کے اہل سنت کے ساتھ کی ہیں وہ اپنی جگہ...... عادت کے مطابق علامہ کفِ لسان نے اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' لکھنے میں بھی جو کذب و اِفترا، کید وفریب کھلے طور پر اختیار کیا ہے۔ اسے ناظرین ہمارے جواب میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اس کتاب میں ملا انکشاف کے کچھ دھوکے، جھوٹ اور بہتان ایسے ہیں جن کو خط وکتابت کے سامنے آجانے کی صورت میں اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ذات...... ''حسام الحرمین'' ...... دیوبندیوں کے بارے میں خیالات...... مناظرۂ بدایوں ...... وغیرہ ایسے امور ہیں جن کے بارے میں ملاّ انکشاف کی عجیب حرکتیں معلوم کرنے کے لیے خط وکتابت کا مطالعہ میں آجانا ضروری ہے اس لیے ہم مولوی خلیل احمد صاحب کے ساتھ اپنی خط وکتابت کو شائع کررہے ہیں۔

خط وکتاب کی نقل کے ساتھ ہم حاشیہ پر کچھ اشارات بھی پیش کریں گے۔

نوٹ:

''انکشاف'' لکھ کر مولوی خلیل احمد صاحب کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ متعلقہ افراد کے پاس یہ کتاب بھیجتے یا انہیں اطلاع دیتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حالاں کہ مولوی خلیل احمد صاحب نے مجھ پر حملے کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے اور آخرت کی ہولناکیوں سے لرزتے ہوئے تکفیر سے کفِ لسان کے مسلک کے باوجود مجھ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے

ساتھ شمار کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ (دیکھیے انکشاف ص ۵۲)

اب دو ہی باتیں ہیں...... یا تو مولوی خلیل احمد صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مجھ پر بھی کفر وارتداد کا حکم رکھتے ہوں...... یا اپنے کفِ لسان کے مسلک پر مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی معمولی خطا کار، مسلمان ہی مانتے ہوں۔ بہر حال ان پر فرض تھا کہ وہ مجھ کو اور جن جن پر ان کے اعتراضات تھے ان سب کو اپنے اعتراضات سے باخبر کر دیتے۔ مگر علم وفضل، فہم وعقل میں نقصان کے ساتھ نقصِ اخلاق کی بیماری تعجب خیز نہیں ہے۔

خداوند قدوس بھلا کرے احبابِ بدایوں کا جنہوں نے یہ کتاب ''انکشافِ حق'' میرے پاس بھیج دی۔ مگر افسوس کہ میری آنکھ کے موتیابند کے آپریشن اور اس کے اثرات کی وجہ سے جواب میں تاخیر ہو گئی۔ جواب کو دو جلدوں میں تقسیم کر کے پہلی جلد پریس کو دی جا رہی ہے۔

فقط

غلام محمد خاں غفرلہ

دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت، ناگپور

''حسام الحرمین'' کے حکم سے کف لسان پر
ایک اهم خط

بنام: مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

منجانب: غلام محمد خاں غفرلہ۔ دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت، ناگپور

فرعون وغیرہ کی اهم بحث

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین و الصلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّد الانبیآء والمرسلین

وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ہ

جناب مولوی خلیل احمد صاحب (بدایوں)　　　　بعد ماهوالمسنون

عرس اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے بعد ۲۶ رصفر ۱۴۰۰ھ کو اتفاقیہ مَیں حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب کے ساتھ بدایوں حاضر ہوااور اسی روز بعد نمازِ ظہر عُلمائے اہل سنت کے ساتھ آپ کی مجالست ہوئی جس میں آپ نے اکابرِ دیو بند پر حکم کفر کے بارے میں اپنے خیال کا اظہار فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ اس مجلس کی ناتمامی ٹھیک نہ تھی۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب مدظلہ العالی کا اپنے دعوؤں کے باوجود اس محفل کو ناتمام ختم فرمادینا اگرچہ حاضرین نے اچھا نہ سمجھا اور نہ ہم نے اسے مناسب جانا مگر حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے بہت دور اندیشی سے کام لیا جو قطعاً حالات کے مطابق اور صحیح تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ بات چند گھنٹوں یا چندروز کی نہ تھی بحث کا رخ کسی اور مطالعہ اور تحقیق کا تقاضا کر رہا تھا۔ حضرت مفتیٔ اندور مدظلہ العالی آپ کے پیغام کے بعد اگر دو گھنٹے

نہیں دو دن رک جاتے تو نتیجہ کچھ نہ نکلتا اور بات پھر کسی دوسرے وقت طویل مجالست یا تحریری مباحثہ پر آجاتی اوران دو گھنٹوں یا دو دن کے بعد واپس ہونا لوگوں کو اس سے زیادہ غلط فہمی میں ڈال دیتا جوان کی سخت گمراہی کا سبب ہوتا۔

یوں بھی ہم نے لوگوں کی زبانی اپنے کانوں سے سنا ہے کہ حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم القدسیہ، حضرت مولانا مشاہد رضا خان صاحب، حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب آپ کے مقابلے سے بھاگ گئے ہیں اور بعد میں یہ بھی سن لیا کہ مولانا شمس الدین صاحب اور مفتی رضوان الرحمٰن صاحب بھی پہلو تہی کر کے نکل گئے اور اب مولانا خلیل احمد صاحب کے مقابلہ پر کوئی نہیں ہے۔

لوگ جو خیال رکھیں، رکھیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہم کسی اکھاڑے میں مقابلہ کی نیت ہرگز نہیں رکھتے۔ ہماری نیت خالص یہ ہے کہ بندگانِ خدا ضلالت وگمرہی سے بچ جائیں۔ان کا اختلاف وانتشار دور ہو جائے اور اسی لیے ہم آپ سے مراسلت کے ذریعہ ان معاملات کو طے کرنے کی کوشش کریں گے۔

مجلسِ مذکور میں آپ کا قول تھا کہ:

”آپ حسام الحرمین کو تو مانتے ہیں مگر خود حکم لگانے میں اب احتیاط کرنے لگے ہیں“

اس سلسلہ میں مزید جو باتیں مجھے یاد ہیں وہ یہ ہیں۔آپ نے اپنے جوازِ احتیاط کی دلیل میں خصوصیت کے ساتھ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ کا تذکرہ فرعون کے اسلام کے بارے میں کیا تھا...... [اور] مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ:

”**بسط البنان** دیکھنے کے بعد آپ ان کو کافر کہنے میں احتیاط کرنے لگے ہیں“

کچھ اور باتیں بھی ہوئیں چوں کہ ہم چاہتے ہیں کہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل ہو جائے اور مراسلت سے یہ معاملات طے کر لیے جائیں اس لیے وقتِ ضرورت آپ سے یہ معلوم کرنے میں ہم حق بجانب ہوں گے کہ آپ کے شبہات کیا ہیں؟

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے متعلق بدایوں سے کاسگنج تک چرچے سننے میں آئے۔ یہ تو مجھے یاد ہے کہ آپ نے مسجد میں اس سلسلے میں کوئی کتاب دکھائی تھی مگر یہ خیال نہیں کہ وہ کون سی اور کس کی تھی۔ آپ نے حضرت امام غزالی اور حضرت جامی قدس سرہما کی نقل کا بھی ذکر کیا تھا اور مجھے یاد پڑتا ہے کسی صاحب نے کسی وقت یہ بھی کہا ہے کہ ''لطائفِ اشرفی'' میں حضرت مخدوم علیہ الرحمہ نے فرعون کے اسلام پر بحث کی ہے اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ سے حوالہ نقل کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بہر حال جس نے بھی نقل کیا ہو ہمیں ان کی نقل وتسلیم سے انکار نہیں اور آپ ان کو سند بنا کر اپنا مسلک بھی فرعون کا اسلام قرار دیں تو ہمیں کوئی سروکار نہیں...... رہا ہمارا مسلک تو ہم جمہور علما وفقہا وعارفین کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔ ہم اپنی بساط کے پیشِ نظر ان سے الگ رہ کر نہ خود گمراہ ہونا چاہتے ہیں اور نہ عوام کو الجھا کر انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

فرعون کے بارے میں ''شامی'' کی یہ عبارت ہمارے سامنے ہے:

''واما ایمان البأس فمذهب اهل الحق انه لاینفع عند الغرغرة، ولا عند معاینة عذاب الاستئصال لقوله تعالیٰ: ﴿**فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّارَاَوْابَأْسَنَا**﴾ [سورہ مومن: ۸۵] ولذا اجمعوا علیٰ کفر فرعون کما رواه الترمذی فی تفسیره فی سورة

یونس'' (رد المحتار علی الدرالمختار ج٦ص٢٨٠،مطلب :اجمعوا علی کفر فرعون)

یعنی: ایمان باس کے متعلق اہلِ حق کا مذہب یہ ہے کہ وہ غرغرہ کے وقت مفید نہیں اور نہ عذاب استیصال کے معاینہ کے وقت فائدہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ: ''ہمارے عذاب کے دیکھنے کے وقت ان کا ایمان لانا ان کو فائدہ نہ دے گا'' اس لیے فرعون کے کفر پر اجماع کیا ہے جیسا کہ اس کو ترمذی نے سورہ یونس کی تفسیر میں روایت کیا ہے۔

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے بارے میں اسی ''شامی'' میں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول منقول ہے:

''قال العلامة ابن حجر فی **الزواجر**:فاناوان کنا نتعقد جلالة قائله فهومردود فان العصمة ليست الا للانبياء ، مع انه نقل عن بعض کتبه انه صح فيها بان فرعون مع هامان و قارون فی النار . واذا اختلف کلام امام فيوخذ بما يوافق الادلة الظاهرة ويعرض عما خالفها'' (ایضاً)

یعنی ہم اگرچہ اس قول کے قائل (حضرت شیخ اکبر قدس سرہ) کی جلالت کے معتقد ہوں مگر یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عصمت صرف اَنبیا کے لیے ہے باوجود اس کے کہ خود ان (حضرت شیخ اکبر) کی بعض کتب سے منقول ہے جن میں حضرت شیخ نے تصریح فرمائی ہے کہ بیشک فرعون ہامان اور قارون کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور جب امام کا قول ہی مختلف ہو تو وہ قول لیا جائے گا جو ظاہری دلیلوں کے مطابق ہوگا اور جو ظاہری دلیلوں کے خلاف

ہوگا اس سے اعراض کیا جائے گا۔

درِمختار میں فرمایا:

”نعم فيه كلمات تباين الشريعة و تكلف بعض المتصلفين لارجاعها الى الشرع لكنا تيقنا ان بعض اليهود افتراها علىٰ الشيخ قدس سره فيجب الاحتياط بترك المطالعة تلك الكلمات“

(الدرالمختار ج٦ ص٢٨٨، مطلب :في حال الشيخ الاكبر سيدى محى الدين بن عربى)

یعنی اس میں ایسے کلمات ہیں جو شریعت کے متباین ومخالف ہیں۔ بعض متصلفین نے انہیں شرع کی طرف لوٹانے میں تکلف کیا ہے لیکن ہم یقین کر چکے ہیں کہ بعض یہود نے ان کلمات سے شیخ قدس سرہ پر بہتان باندھا ہے پس احتیاط واجب ہے اس طرح کہ ان کلمات کا مطالعہ ترک کر دیا جائے۔

اسی ’’شامی‘‘ میں حضرت حافظ سیوطی کے رسالہ ’’**تنبيه الغبى بتبرئة ابن عربى**‘‘ سے منقول ہے:

”والقول الفصل عندى فيه طريقة لايرضاها الفرقتان وهى اعتقاد ولايته وتحريم النظر فى كتبه . فقد نقل عنه انه قال: نحن قوم يحرم النظر فى كتبنا“ (ایضاً ص٢٨٩)

فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس بارے میں قول فصل ایسا طریقہ ہے جس سے دونوں فریق راضی نہ ہوں گے اور وہ یہ ہے کہ حضرت شیخ کی ولایت کا اعتقاد رکھنا اور ان کی کتابوں میں نظر کرنے کو حرام قرار دینا۔ یعنی ان کی ولایت مسلّم مگر ان کی کتابیں دیکھنا حرام۔ حضرت شیخ اکبر سے منقول ہے

آپ نے فرمایا ہے کہ:......''ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری کتابیں دیکھنا ، ان میں غور وفکر کرنا حرام ہے''......

پھر علامہ سیوطی ان کتابوں کے دیکھنے کی حرمت کی وجہ بھی تحریر فرماتے ہیں:

''و ذالك ان الصوفية تواطؤ واعلیٰ الفاظ اصطلحواعليها وارادوابها معانی غيرالمعانی المتعارفة منها بين الفقهاء، فمن حملها علیٰ معانيها المتعارفة كفر''(ایضاً)

یعنی ان کتابوں کو دیکھنا اس لیے حرام ہے کہ صوفیاے کرام نے الفاظ کو ''تصوف'' کی اصطلاحات کے لیے اختیار فرمایا اوران سے وہ معانی مراد لیے ہیں جو فقہا کے درمیان انہیں الفاظ کے ''متعارف معانی'' سے الگ ہیں تو جو صوفیا کے ان الفاظ کو فقہا کے متعارف معانی پر محمول کرے گا...... کافر ہو جائے گا۔

ان عبارتوں میں جو باتیں قابلِ لحاظ ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں

۱:۔ فرعون کے کفر پر اجماع ہے۔

۲:۔ شیخ اکبر قدس سرہ کی جلالت مسلّم مگران سے فرعون کے اسلام کا منقول قول، مردود۔

۳:۔ حضرت شیخ اکبر سے جہاں فرعون کا اسلام منقول ہے......ان ہی سے یہ بھی منقول ہے کہ: فرعون ہامان اور قارون کے ساتھ جہنم میں ہوگا۔

٤:۔ بعض یہودیوں نے غیر شرعی کلمات داخل کر کے حضرت شیخ اکبر قدس سرہ پر اِفترا کیا ہے۔

۵:۔ حضرت شیخ اکبر کی ولایت مسلّم مگران کی کتابیں دیکھنا حرام ہے......خودان کے قول سے بھی......اور دوسرے معتمد عُلما کے حکم پر بھی۔

٦:۔ صوفیاے کرام کی اصطلاحات کے معانی......فقہاے عظام کی اصطلاحات کے معانی سے الگ ہیں......اگرچہ الفاظ ایک ہیں۔

۷:۔ اگر اصطلاحاتِ صوفیاے کرام کو فقہا کی معروف المعانی اصطلاحات پر حمل کیا گیا تو حکم، کفر تک پہنچ سکتا ہے۔

اب آپ سے کلام ہے ہمیں یقین ہے کہ یہ عبارتیں آپ کی نظر سے گزر چکی ہیں۔ اس صورت میں یہ بات انتہائی افسوس ناک ہوگی کہ آپ کے مقامِ علم و تحقیق نے پھر استدلال واستناد کی اجازت کیسے دیدی؟......حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو خود عوام بلکہ نام نہاد خواص کو بھی اپنی کتابیں دیکھنے سے منع فرمارہے ہیں...... وہ استدلال واستناد کی اجازت کہاں سے دیں گے؟......جن کو عوام میں لا کر گمرہی پھیلائی جائے......یا آپ کے نزدیک شیخ اکبر کی ممانعت کے معنی ہی استدلال واستناد کے ہیں؟...... دنیاے اسلام کے مقتدا عُلماے کرام تو تنبیہ فرمارہے ہیں کہ: **ان کی کتابوں میں یہودیوں کے الحاقات، اتہام وبہتان بھی ہیں......پھر ان کی مختلف تحریروں سے اہم مسائل میں دلیل پکڑنا......آپ کے نزدیک کس دلیل سے جائز ہوگا؟**

خود شیخ اکبر سے جب فرعون کا اسلام بھی منقول ہو اور کفر بھی منقول ہو تو اَدِلّہَ ظاہرہ اور جمہور فقہا و عارفین کا مسلک چھوڑ کر آپ کے مسلک سے اور آگے بڑھ کر آپ کے مجروح استدلال کو کیسے قبول کیا جائے گا؟

اکابر تو ان کی کتابوں کو دیکھنا حرام قرار دے رہے ہیں۔ اصطلاحاتِ تصوف کی

ناسمجھی سے کفر کے خطرات پر تنبیہ فرما رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں الٹا آپ کا استدلال کیسے تسلیم کیا جائے گا؟

آپ کو یاد ہوگا کہ ''حسام الحرمین'' پر گفتگو کے دوران جب حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے مقتدا ہونے کے مقام کا تذکرہ فرمایا تھا تو آپ نے ''طبقۂ سابعہ'' کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مقامِ احتیاط کا اِدّعا کیا تھا اور جب یہ آپ کی اصل ٹھہری تو اکابر علما ...... جن سے دنیا کے مسلمان اور عُلما فیض یاب وہدایت یافتہ ہوتے رہے، ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے...... ان کی سخت سے سخت تنبیہات بلکہ خود آپ کے مستدَل حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی ممانعت کے بعد...... ان سب کے مقابلہ میں...... آپ کے قول واستناد کو کون تسلیم کرے گا؟

اور اگر آپ ان جلیل مقتدا علما کی ہدایات وتنبیہات کو اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں...... تو جمہور اہلِ اسلام آپ کے قول واستدلال کو ہرگز اہمیت نہیں دے سکتے۔ ہاں یہ ہو جائے گا کہ آپ کے ساتھ آپ کے چند معتقدین پر مشتمل ایک نیا فرقہ سرزمینِ بدایوں سے وجود میں آجائے گا جس کی عمر انتہائی حسرت ناکیوں کے ساتھ بہت کم ہوگی اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ آپ کا مقامِ عرفان حضرت شیخ اکبر سے قریب ہے اور علمِ دین میں آپ کا مرتبہ حضرت صاحبِ درمختار، علامہ شامی، علامہ ابن حجر، علامہ سیوطی کے برابر ہے تو آپ کے علم وعرفان نے اسے مستدَل قرار دینے کی اجازت کس دلیل سے دی؟...... یا آپ اس مقام پر فائز ہونے کے بعد دلیل ہی سے آزاد ہیں؟

ہاں آپ پھر وہی دوہرائیں گے جسے آپ نے لوگوں سے کہا ہے اور اسی پر عوام بلکہ خواص بھی پریشان ہیں کہ فلاں فلاں صاحب نے اپنی اپنی کتاب میں حضرت شیخ اکبر قدس سرہ

سے دلیل پکڑی ہے لہٰذا مجھے بھی دلیل پکڑنے کا حق ہے......اور یہی بہت بڑا دھوکہ ہے۔

ہماری عرض سماعت فرمایئے کہ فلاں فلاں صاحب نے اپنی اپنی کتاب میں حضرت شیخ کے حوالہ سے اسلام فرعون پر بحث ضرور کی ہے......مگر یہ آپ ہرگز نہیں دکھا سکتے کہ اُنہیں فلاں فلاں صاحب نے مستدل و مقیس علیہ قرار دے کر کافر عدیم العلۃ کے لیے استدال و قیاس کیا ہو......یا اس کی اجازت دی ہو۔

اس کو وضاحت کے ساتھ یوں عرض کروں کہ عوام بھی سمجھ لیں، حضرت شیخ نے فرعون کے بارے میں ضرور کلام کیا ہے......مگر جن علتوں کی بنیاد پر کلام کیا ہے......اُنہی علتوں پر قیاس کر کے ابولہب کا اسلام نہیں ثابت کیا ہے...... اس لیے کہ ابولہب کا کافر و جہنمی ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے...... جہاں فرعون کی علت معدوم ہے ابولہب میں نہ یہ تاویلیں چل سکتی ہیں نہ کوئی چلا سکتا ہے۔

اسی طرح حضرت مخدوم کچھوچھوی......یا حضرت علامہ جامی......یا حضرت امام غزالی رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہرگز یہ قیاس نہیں کیا ہے......نہ ایسے قیاس کی ان حضرات میں سے کسی نے اجازت دی ہے......بس اسی طرح جہاں جہاں جس جس کے کفریات عُلمائے معتمدین کے نزدیک قطعیت کے ساتھ ثابت ہوں گے...... آپ کے فرعون کی علت کارگر نہ ہوگی۔ یہاں تک تو ہمارے عُلمائے کرام کی تنبیہات پر تَنَبُّہُ تھا۔

آگے ہمارے مزید معروضات سنیئے! جن سے روز روشن کی طرح واضح ہوگا کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے متعلق ہمارے عُلمائے معتمدین کے ارشادات ہمارے لیے ہدایاتِ کاملہ ہیں اور ان حضرات نے اپنی تنبیہات سے امت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی تصنیف ''**الفتوحات المکیۃ**'' جلد ثالث، ص ۱۷۷ پر ہے:

”واعلم ان الا لهة المتخذه من دون الله الهة طائفتان منها من ادعت ما ادعا فيها مع علمهم فی انفسهم انهم لیسو ا کما ادعواوانما احبوالریاسة وقصد وا اضلال العبا دکفرعون وامثاله وهم فی الشقا ء الا ان تابوا“

یعنی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے لیے خدائی کا دعویٰ کرنے والوں کے دوگروہ ہیں۔ان میں سے ایک تو وہ ہے جس نے اپنی معبودیت کے بارے میں جو دعویٰ کرنا تھا، کیا حالاں کہ وہ اپنے دلوں میں جانتے تھے کہ وہ ایسے نہیں ہیں جیسا دعویٰ کرر ہے ہیں جز ایں نیست کہ انہوں نے سرداری وسلطنت کی ہوس کی اور بندوں کو گمرہی میں ڈال دینے کا ارادہ کیا جیسے فرعون اوراس کے جیسے۔اور یہ لوگ شقا میں ہیں مگر یہ کہ توبہ کرلیں۔(۱)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ غرقِ فرعون سے قبل کا زمانہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے نزدیک فرعون کے کفر وضلالت کا زمانہ تھا۔اس عبارت کے بعد شیخ نے متصل دو قسمیں اور بیان کی ہیں۔

۱:۔ ایک ان کی جنہوں نے بصیرت وصحو اور تحقیقِ معرفت پر دعویٰ کیا اوران کی مثال حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ سے دی۔

۲:۔ دوسری ان کی جنہوں نے حالتِ سکر میں دعویٰ کیا اوران کی مثال حضرت حلاج رحمہ اللہ سے دی۔

(۱) یہاں سے یہ واضح ہے کہ حضرت شیخ اکبر کے نزدیک فرعون کی توبہ ہی علتِ ایمان ہوسکتی ہے......اور یہ دیوبندیہ میں معدوم ہے۔

دو گروہ شقا وسعد کے اعتبار سے ہیں، اور تین قسمیں ...... ''شقا'' کی ایک......
اور ''سعد'' کی دو...... صحو وسکر کے اعتبار سے۔ ان تینوں قسموں کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں:

''فھٰؤلاء اصناف ثلثۃادعوا الا لوھۃ لانفسھم فشقیٰ واحد من الثلاثۃ وسعد اثنان''

یعنی یہ تین قسمیں ہیں، جنہوں نے خدائی کا دعویٰ اپنے لیے کیا ہے پس ان میں سے ایک (یعنی فرعون) شقی ہے اور دونوں صنف (حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج کی) سعید ہے۔

نوٹ:۔ یہاں سعید سے مراد شرعاً ''صاحبِ ایمان'' اور شقی سے مراد شرعاً ''صاحبِ کفر'' ہے۔

''والسعیدقدیشقیٰ بان یرتد بعد الایمان. نعوذباللہ من ذلك. والشقی قد یسعد بأن یؤمن بعد الکفر''

(شرح العقائد النسفی مبحث أنامؤمن ان شاء اللہ تعالیٰ، ص ۱۳۴)

یہاں یہ بات خاص طور پر ذہن میں رکھنی ہے جو آگے بحث ہوگی کہ:

☆ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج رحمہما اللہ کو ان کی زندگی کے حکم کے لیے ہی...... جب کہ وہ دعویٰ کر رہے تھے...... ان کے ایمان وعرفان کی وجہ سے ''سعید'' فرمایا ہے۔

☆ اور فرعون کو اس زندگی کے حکم کے لیے...... جب کہ وہ خدائی کا دعویٰ کر رہا تھا ...... اس کے کفر وضلال کی وجہ سے الگ ''شقی'' ٹھہرایا ہے۔

فرعون کے بارے میں اسی حکم کی تائید میں اسی فتوحاتِ مکیہ جلد سوم ص ۳۰۶ کی یہ عبارت اور دیکھیے، فرماتے ہیں:

”ومع هذافانظرموطن الدنیامااقتصناه فی حق الحق من دعوی العبید فیها الربوبیة و منازعة الحق فی کبریائه وعظمته فقال فرعون ﴿انا ربکم الاعلیٰ﴾[سوره نازعات : ۲۴] وتکبر وتجبر“

(الفتوحات المکیة ج۵ ص۵۳، الباب التاسع عشر وثلاثمائة)

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کا یہ پُر زور ارشاد ملاحظہ فرمایئے کہ: فرعون نے ربوبیت کے دعویٰ میں خدائے قدوس کے ساتھ اس کی کبریائی وعظمت میں منازعت کر کے لوگوں سے ﴿انا ربکم الاعلیٰ﴾ (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں) کہا اور تکبر وتجبر کیا۔

حضرت شیخ کا یہ قول صاف بتلا رہا ہے کہ یہ فرعون کی زندگی کے کفر وضلالت کی عمیق وادی ہے۔

اسی جلد سوم ص۷۴ کی یہ عبارت اور دیکھ لیجیے:

”فاذا نظر الی المحال . الی قوله . ادرکه الکبریاء فعصیٰ وقال ﴿انا ربکم الاعلیٰ﴾ وادعی الالوهة“

(الفتوحات المکیة ج۵ ص۱۰۸، الباب التاسع عشر وثلاثمائة)

مندرجہ بالا عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت شیخ ابن عربی قدس سرہ کے نزدیک عذابِ غرق سے قبل کا زمانہ فرعون کے کفر وضلالت، تکبر وتجبر وعصیاں کا زمانہ تھا بخلاف اس کے حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج رحمہما اللہ تعالیٰ کی زندگی کا زمانہ ایمان وولایت کا زمانہ تھا۔

یوں بھی عذابِ غرق کے وقت توبہ، ایمان لانے کی بحث کا تقاضا ہے کہ فرعون کی زندگی کو توبہ سے قبل ”کافرانہ زندگی“ تسلیم کیا جائے۔

اب آیئے ان عبارتوں کے مقابلہ میں اسی فتوحاتِ مکیہ جلد ثالث ص ۵۳۳ تا ص ۵۳۴ کی یہ عبارتیں دیکھیے:

وعلم فرعون ان الحق سمع خلقه وبصره ولسانه وجميع قواه لذالك قال بلسان الحق انا ربكم الاعلىٰ اذعلم ان الله هو الذى قال علىٰ لسان عبده انا ربكم الاعلىٰ فاخبر الله تعالىٰ انه اخذه نكال الآخرة والاولىٰ النكل القيد فقيده الله تعالىٰ بعبودية مع ربه فى الاولىٰ بعلمه انه عبد الله وفى الآخرة اذابعثه الله تعالىٰ ببعثه علىٰ مامات عليه من الايمان به علما و قولا

یعنی فرعون نے جب یہ جان لیا کہ حق تعالیٰ اپنی مخلوق کا کان آنکھ اور زبان اور ان کی قوتیں ہے۔

(**نوٹ**:۔ یہاں اس حدیثِ قدسی کو ذہن میں رکھیے جس میں خدائے قدوس نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کا وہ کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے (الیٰ آخرہ، بخاری)۔)

اس لیے اس فرعون نے زبانِ حق سے انا ربکم ا لاعلیٰ کہا۔ اس لیے کہ وہ جان چکا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے بندے کی زبان پر انا ربکم الاعلیٰ (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں) کہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ''اسی کے بارے میں'' خبر دی ہے (سورۂ نازعات پارہ ۳۰ دیکھیے) کہ (اس دعویٰ پر) اس (فرعون) کو دنیا و آخرت کی نکال نے

پکڑ لیا اور (نکل) قید کو کہتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس
(فرعون) کو عبودیتِ رب کے ساتھ جکڑ لیا۔ یعنی عبودیتِ رب کے اعلیٰ
مقام سے سرفراز فرمایا۔ اس (فرعون) کے یہ جاننے کی وجہ سے کہ وہ اللہ کا
بندہ ہے اور آخرت میں جب اسے اٹھائے گا۔ تو عملاً اور قولاً جس ایمانی
حالت پر مرا ہے اسی ایمان پر اٹھائے گا۔

دیکھا آپ نے کہاں حضرت شیخ اکبر ابن عربی کی وہ پہلی عبارتیں جن میں فرعون کی زندگی کے لیے کفر و ضلال، کبر و تجبر اور عصیاں کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج سے دور رکھ کر فرعون کو شقی ٹھہرایا گیا تھا۔ اور کہاں ان ہی شیخ اکبر قدس سرہ کی یہ عبارتیں جن میں فرعون کے اسی ربکم الاعلیٰ کے دعوے کو زبانِ حق سے بتلا کر اس کی اسی کافرانہ زندگی کو نہ صرف ایمان کی بلکہ عرفان و ولایت کے اعلیٰ مدارج کی زندگی قرار دے کر حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج قدس سرہما کی صف میں کھڑا کر دیا۔

جب ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ حضرت شیخ اکبر ابن عربی قدس سرہ کی کتاب ''فتوحاتِ مکیہ'' ہی میں تضاد و اختلاف موجود ہے تو کیا ہمارے معتمد عُلما کے بارے میں ہمیں ادنیٰ سا شک بھی رہ جائے گا کہ انہوں نے جو کچھ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے اقوال کے بارے میں تنبیہات و ہدایات فرمائی ہیں۔ غلط ہوں گی؟ حاشا ثم حاشا۔

ہم اور تمام سنّی اپنے اکابر عُلما کا دامن تھامے ہوئے ہیں اسی میں سلامتی اور اسی میں نجات سمجھتے ہیں۔ کوئی مخلص سنّی اس کے لیے تیار نہیں ہوسکتا کہ جہاں احتمالات ہی نہیں بلکہ تضاد و اختلاف ہوں ان سے استدلال اور استناد قبول کر لے ...... یا مولوی خلیل احمد صاحب استدلال کر رہے ہوں ..... تو اپنے اکابر کا ساتھ چھوڑ کر ان کے پیچھے چل پڑے۔

بایں ہمہ اگر آپ اپنے استدلال پر قائم ہیں تو ہماری مندرجہ ذیل گزارش ملاحظہ فرمائیں۔ چند ابتدائی امور عرض ہیں۔

آپ کے اقوال عالمانہ ومحققانہ حیثیت رکھتے ہیں اور آپ کو ہر مسئلہ پر تحقیق و استدلال کے ساتھ بحث کرنی ہے کہ آپ خود ایک عام آدمی کا عامیانہ طرزِ کلام برداشت نہ کریں گے۔ جس کے دعوے کی نوعیت اس طرح ہو کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے فرعون کا اسلام ثابت کیا ہے...... یا تو، تو یہ ثابت کی ہے...... تو میں بھی مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں احتیاط کرتا ہوں۔ بلکہ امید ہے آپ پوری تحقیق کے ساتھ مقیس علیہ و مقیس میں علت وحکم کی رعایت رکھیں گے...... تاکہ ہم حق تک پہنچ جائیں اور باطل باطل قرار پا جائے۔

آپ نے ۲۶ رصفر ۱۴۰۰ھ کی مجلس میں ''حسام الحرمین'' کے حکم سے احتیاط کے لیے کہا ہے، بات آگے بڑھی تو آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی پر کفر وارتداد سے احتیاط کی بات کہی۔ وجہ میں آپ نے بتایا کہ

''جب سے بسط البنان دیکھی ہے احتیاط کرنے لگا ہوں''

اس پر آپ نے حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی فرعون کے بارے میں مثال دی اور مثال کی تقویت کے لیے کتاب نکلوا کر سامنے رکھ دی۔

''حسام الحرمین'' میں ذکر کردہ باقی وہ افراد جن پر کفر وارتداد کا حکم ہے ان کے بارے میں آپ نے کوئی ذکر نہیں کیا کہ ان سے احتیاط کے وجوہ کیا ہیں؟...... نہ ہم نے آپ سے دریافت کیا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں آپ کے بیان کردہ وجوہ اس طرح ہیں۔

۱:۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے کفر سے احتیاط کو حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے حکم پر قیاس کرنا۔

۲:۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی بسط البنان کو آپ کا دیکھنا اور دیکھنے کے بعد احتیاط کرنا۔

وجہ نمبر ۱ ر میں حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی تاویلوں پر قیاس کرنے کے لیے دو علتیں بیان کی جاسکتی ہیں۔

(**الف**) فرعون کا عذابِ غرق کے وقت ایمان لانا۔

(**ب**) فرعون کے قول ''انا ربکم الاعلیٰ'' کی اس کی زندگی کے لیے وہ تاویل کرنا جو حضرت سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ کے لیے کی گئی ہے۔جس طرح کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی تاویل سے ظاہر ہے۔ان کے سوا اور کوئی تاویل ہو تو اس کا بیان کرنا آپ کے ذمہ ہے۔

اب ان دونوں علتوں میں سے ہر ایک پر ہماری گفتگو ملاحظہ فرمائیے۔

(**الف**) **اولاً** اگر آپ اس مسلک کے قائل ہیں کہ فرعون عذابِ غرق کے وقت ایمان لا چکا تھا تو وہی علّت آپ کو مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں نکالنی ہوگی......وہ یہ کہ مولوی اشرف علی تھانوی مرتے وقت ایمان لا چکا تھا۔

جس کو آپ یوں بیان کریں گے کہ: مولوی اشرف علی تھانوی مرتے وقت...... یا اس سے پہلے اپنے کفر وارتداد سے توبہ کر چکا تھا۔

(ہر صورت میں آپ کے لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کی توبہ کس طرح ثابت ہے)

یہ یاد رکھیے کہ پوری دیو بندی قوم کے صغیر و کبیر ہرگز ہرگز تیار نہ ہوں گے کہ وہ مولوی اشرف علی تھانوی کی توبہ کو کسی طرح قبول کر لیں......اور نہ وہ اس کو قطعاً گوارہ کریں گے

کہ ان کی توبہ کو ثابت کرنے ...... یا اس کا اظہار کرنے کے لیے...... آپ کو وکیل بنائیں......
اور اگر آپ نے اپنے طور پر خود ہی وکالت اختیار کی ...... تو دنیائے دیو بند میں زلزلہ آ جائے گا
اور کوئی دیو بندی آپ کے اس فعل کو برداشت نہیں کرے گا۔

یہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ کے نزدیک مولوی اشرف علی تھانوی کی توبہ ثابت ہے تو اس کا بیان کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ پر فرض ہے کہ اس کو ثابت کر کے شائع کر دیں۔ اہل سنت اور خود دیو بندی قوم دیکھ لے گی کہ آپ کے ثبوت کی حقیقت کیا ہے اور وہ قابلِ قبول بھی ہے یا نہیں؟

ثانیاً یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ اگر آپ اشرف علی تھانوی کی توبہ ثابت کرنے لگے تو آپ کی غلط بیانی، تضاد قولی یا غلط فہمی آشکارا ہو جائے گی ...... اس لیے کہ آپ نے مجلس میں سرِ عام بیان کیا ہے کہ آپ نے بسط البنان دیکھی ہے اور اسی وجہ سے مولوی اشرف علی تھانوی پر حکمِ کفر لگانے میں احتیاط کرنے لگے ہیں ...... اور ہر تھوڑا پڑھا لکھا آدمی جانتا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بسط البنان میں اپنی توبہ نہیں شائع کی ہے...... بلکہ انھوں نے اپنے قول کی تاویل بسط البنان میں کی ہے اور رجوع (توبہ) سے انکار کر دیا ہے۔

سخت مشکلات میں آپ پھنسے ہوئے ہیں کہ دلیل پکڑنے میں حضرت ابنِ عربی قدس سرہ کا سہارا لے کر توبہ ہی قابلِ استدلال علت نکل سکے گی اور وہ آپ اپنا مدعا ثابت کرنے کے لیے مولوی اشرف علی تھانوی پر چسپاں نہیں کر سکتے۔ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ سے منقول تاویلوں میں ''عذابِ غرق کے وقت ایمان'' ہی قابلِ لحاظ تاویل ہے۔

دوسری وہ تاویل کہ انا ربکم الاعلیٰ سے فرعون کی ایمانی وعرفانی زندگی ثابت کی جائے یا تو یہودیوں کا اِفترا یا کسی کا الحاق یا خود ان کا احتمال قرار پائے گا۔ نیز خود تضاد و

خلاف کی وجہ سے بھی مجروح ہے جو اہل علم کے نزدیک قابلِ استدلال نہیں ہے، مگر آپ چوں کہ استدلال کی بات کہہ چکے ہیں اور اپنی بات پر قائم رہے بغیر رہیں گے بھی نہیں (خدا کرے ہمارا یہ گمان غلط ہو) اور معاملہ اسلام و کفر کا ہے۔ اس لیے ہم اس شِق کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔

(ب) مولوی اشرف علی تھانوی کے قول کی تاویل جس طرح کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے فرعون کے قول کی تاویل کی ہے پہلے دونوں کے اقوال کو سامنے رکھا جائے۔

فرعون نے دعویٰ کیا تھا:

انا ربکم الاعلیٰ۔ (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں)۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا ہے:

''پھر آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیعِ حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے'' (حفظ الایمان، ص ۱۵)

آپ کا قول آپ کے دعوے پر یہ ہوگا۔ جس طرح حضرت شیخ اکبر ابن عربی قدس سرہ نے فرعون کے قول انا ربکم الاعلیٰ کی تاویل کی ہے اور فرعون کا اسلام بلکہ اس کا عرفان حتیٰ کہ اس کی ولایت ثابت کی ہے اسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی کے مذکور قول کو اسلام قرار دے کر اس کو مسلمان و عارف و ولی ثابت کیا جائے۔

سب سے پہلے ہم آپ سے یہ عرض کریں گے وہ کتاب جو آپ نے ۲۶ر صفر کی

مجلس میں سامنے رکھی تھی۔اس سے عبارت نقل کرکے بھیجئے جوآپ کے اس مدعا کومفید ہو۔

اب ہم آپ سے یہ دریافت کریں گے کہ فرعون کے قول انا ربکم الاعلیٰ میں جوعلت ہے......کیا مولوی اشرف علی تھانوی کا قول اسی علت کی پیداوار ہے؟......یعنی مقیس کی علت مقیس علیہ کی علت کی مثل ہے۔چوں کہ آپ عالم ومحقق ہیں اس لیے اس سے انکار تو نہ ہوگا۔

”وفی الشرع تقدیر الفرع بالاصل فی الحکم والعلة“

(نورالانوار للملااحمد جیون علیه الرحمة،مبحث القیاس :۲۲۸)

آگے فرمایا:

”ولذاقیل هوابانة مثل حکم احد المذکورین بمثل علته فی الآخر“(ایضاً)

[اس کے حاشیہ میں ہے]

”ولذا قیل القائل هوالمصنف فی شرحه ونسب هٰذاالقول الی الماتریدی“

(قمرالاقمارعلی نورالانوار للشیخ عبدالحلیم اللکنوی الفرنجی محلی ،مبحث القیاس :۲۲۸)

بلکہ دیوبندیوں کے معتمد مولوی فیض الحسن صاحب ''حسامی'' کے حاشیہ ''التعلیق الحامی '' میں لکھتے ہیں،جس کووہ مولوی اشرف علی تھانوی کودکھا کران کی رضاوخوشنودی اوراصلاح حاصل کرچکے ہیں:

''ففیه نوع تنبیه علیٰ حدة بانه ابانة مثل احد المذکورین بمثل علة فی الآخر وهذاالحد منقول عن الشیخ ابی المنصور [الماتریدی]رحمة الله ''(التعلیق الحامی حاشیة الحسامی ص ۱۹)

یعنی اس میں اس کی تعریف پرایک قسم کی تنبیہ ہے کہ وہ دوذکرکردہ باتوں میں

سے ایک کی مثل کا ظاہر کرنا ہے، مثل اس علت کے جو دوسری بات میں ہے
اور یہ تعریف حضرت شیخ ابومنصور ماتریدی سے منقول ہے۔ (جو عقائد میں
ہمارے امام ہیں)

اتنی بات تو ایک آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ فرعون کی طرح مولوی اشرف علی تھانوی پر حکم لگانے کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کا قول فرعون کے قول کے جیسا ہو۔ کہاں فرعون کا دعویٰ خدائی ......اور کہاں مولوی اشرف علی تھانوی کی شانِ نبوت میں گستاخی...... دونوں کے دعوے مختلف ......دونوں کے کفریات الگ الگ...... دونوں کے عنوان علاحدہ علاحدہ۔

کیا مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ کہا ہے کہ: میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں ......یا......**انا اللہ** (میں خدا ہوں)......یا......**سبحانی مااعظم شانی** کہا ہے؟ کہ جس طرح فرعون کو حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج رحمہما اللہ کے ساتھ بچانے کا خیال پیدا ہوا اُسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی کو بچایا جائے۔

ایک جاہل بھی چیخ کر کہہ سکتا ہے کہ فرعون کا قول اور مولوی اشرف علی تھانوی کا قول دونوں ایک جیسے نہیں ہیں۔ دونوں الگ الگ ہیں دونوں کی ایک تاویل قطعاً غلط ہے۔ جب دونوں قولوں میں لفظاً و معنیً کوئی مماثلت نہیں، دونوں کی علتیں ایک نہیں تو ایک عالم و محقق کی شان کے لائق ہرگز نہیں کہ فرعون کے قول پر مولوی اشرف علی تھانوی کے قول کو قیاس کرے یا یہ کہے کہ فرعون کے قول میں جس طرح حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے تاویل کی ہے مولوی اشرف علی تھانوی کے قول میں تاویل کی جائے یا حکمِ کفر میں احتیاط کیا جائے۔

کہیں یہ بات تو نہیں کہ آپ نے یہ باور کیا ہو اور عام لوگوں کو بھی یہ باور کرا دیا

ہو کہ ہر کفری قول قابلِ تاویل ہے(۱)۔

مماثلت ہو یا نہ ہو، علتیں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں، ہر کفری بکواس کرنے والے کو مسلمان اور اس کے کفری قول کو اسلامی قول کہہ دیا جائے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اگر آپ کی یہی اصل ہو گئی ہے تو بیان کر دی جائے۔

(ج) ہاں تاویل کی ایک صورت ضرور آپ کے لیے مفید ہو سکتی ہے وہ یہ کہ آپ کے علم میں فرعون کا دوسرا قول مولوی اشرف علی تھانوی کے قول کے مثل ہو۔ یعنی فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو یا کسی وصف کو زید وعمرو، بچوں، پاگلوں، جانوروں سے تشبیہ دی ہو۔ معاذ اللہ تعالیٰ اور سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے اس کی گستاخی کی تاویل کر کے اسے مسلمان بتایا ہو یا اس بنیاد پر کافر کہنے سے احتیاط کی ہو تو ہم آپ سے مطالبہ کریں گے کہ آپ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی کسی تصنیف میں یہ قول وتاویل دکھا دیں یا کسی نے روایتاً یہ قول وتاویل اپنی کتاب میں نقل کی ہو یا اسی کتاب میں منقول ہو جو آپ نے ۲۶؍صفر کی مجلس میں پیش کی تھی تو نقل کر کے بھیج دیں تا کہ اس کی حقیقت کو دیکھ لیا جائے۔

یہ ہمیں یقین ہے کہ قیامت تک تلاش کے بعد بھی آپ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ یا کسی معتمد عالم کی کتاب میں یہ قول وتاویل نہیں دکھا سکتے۔

بحث کے اخیر میں ہم ایک غلط فہمی کا اور ازالہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ:

''میں حسام الحرمین کو تو مانتا ہوں مگر جن پر حکم کفر وارتداد دِیا گیا ہے ان کو کافر کہنے سے احتیاط کرتا ہوں''

(۱) مولوی خلیل احمد صاحب اپنی کتاب انکشافِ حق ص ۹۲ پر صاف کھل گئے ہیں کہ قائل کی ہر تاویل قبول کی جائے گی

اپنے اس قول پر آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے تو احتیاط کا دعویٰ کیا تھا اور یہاں ساری گفتگو اثبات پر ہے لہٰذا یہ ساری بحث بیکار ہے اور مجھ سے تعلق نہیں رکھتی ہے۔

اگرچہ آپ کے علم و تحقیق کا تقاضا یہ ہے کہ یہ اعتراض ہی سرے سے پیدا نہ ہو مگر اس اعتراض اور اس کی تردید کا خیال آپ کے اضطراب اور آپ کے علاقے کے بعض لوگوں کے موجودہ حالات و اقوال اور ان کے غلط فہمی میں پڑ جانے کی بنیاد پر ہے۔

عرض ہے کہ اگر آپ کا تعلق آپ کے فہم پر صرف احتیاط سے تھا تو دلیل میں آپ کی جانب سے اثبات کا پہلو ہی غلط قرار پائے گا۔ آپ ہی نے احتیاط کے دعوے پر حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کا حوالہ دیا تھا۔ فرعون کی یاد کی تھی اور آپ کے اسی مستدل کو سامنے رکھ کر بحث کی گئی ہے۔ اب آپ کی برأت و بے تعلقی کا اظہار خواہ کسی طرح سے کیا جائے باطل ہوگا۔

چند امور اس مجلس کے اور باقی رہ گئے ہیں، ہمیں یاد پڑتا ہے کہ...... آپ نے اس تذکرے کے سلسلے میں کہ ہندوستان میں اور دوسرے عُلمائے اہل سنت نے ”حسام الحرمین“ کے حکم پر احتیاط کی ہے۔ مولوی عبدالحیٔ صاحب فرنگی محلی کا ذکر کیا ہے۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ مولوی عبدالحیٔ صاحب فرنگی محلی کی ان بحثوں کا ہمیں پتہ دیجیے جن میں انہوں نے مولوی اشرف علی تھانوی کی بسط البنان سامنے رکھ کر یا اپنے ہی طور پر دلائل کے ساتھ مولوی اشرف علی تھانوی پر حکمِ کفر و ارتداد سے احتیاط کی ہو۔

ہمارا یہ مطالبہ صرف آپ کے قول پر ہے ورنہ اس احتیاط کا سرے ہی سے نہ کوئی سر ہے نہ پاؤں۔ حقیقت حسبِ ذیل ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے ”حفظ الایمان“ ۸ محرم ۱۳۱۹ھ کو لکھی۔ دیکھیے ”حفظ الایمان“ ...... مولوی عبدالحیٔ صاحب کی وفات حفظ الایمان کی پیدائش سے

۱۵؍سال پہلے ۱۳۰۴ھ میں ہوئی۔ دیکھیے ''عمدۃ الرعایہ'' کے اخیر میں آسی صاحب کا مصرعۂ وفات

''فات عبدالحئ والقیوم حی لایموت'' ۱۳۰۴ھ

''حسام الحرمین'' ۱۳۲۴ھ اور ''مبین احکام وتصدیقاتِ اعلام'' ۱۳۲۵ھ کی ہے اور ''بسط البنان'' ۱۳۲۹ھ میں لکھی گئی ہے۔ دیکھیے بسط البنان اور ''وقعات السنان'' ۱۳۳۰ھ میں۔

اگر مولوی عبدالحئ صاحب فرنگی محلی کی احتیاطی بحث یا قول ہوسکتا ہے تو ۱۳۲۴ھ یا ۱۳۲۵ھ کے بعد ہی اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو یہ تسلیم کیا جائے کہ مولوی عبدالحئ صاحب فرنگی محلی نے ''حسام الحرمین'' کے وجود میں آنے سے ۲۰-۲۱؍سال پہلے ہی اپنی وفات سے قبل ''حسام الحرمین'' سے احتیاط کرلی تھی۔ یا یہ مانا جائے کہ مولوی اشرف علی تھانوی پر اُفتاد کے وقت مولوی عبدالحئ صاحب اپنی وفات سے ۲۲؍سال بعد (یا بسط البنان کی تحریر کے ۲۵؍سال بعد) دوبارہ زندہ ہوکر مولوی اشرف علی تھانوی کی صفائی کر گئے۔

آپ سے خاص طور پر مندرجہ ذیل سوال ہے۔

''حسام الحرمین'' میں جن جن پر کفر وارتداد کا حکم دیا گیا ہے کیا آپ سب سے احتیاط کرنے لگے ہیں...... یا بعض سے؟

ہر دو صورت میں احتیاط کے اسباب کیا ہیں؟

اسباب سے یہ مراد نہیں کہ فلاں فلاں صاحب نے احتیاط کی ہے تو میں بھی احتیاط کرنے لگا ہوں...... بلکہ وہ علتیں بیان کیجیے جن کی بنیاد پر ان کے اقوال کی تاویل آپ کے نزدیک شرعاً درست ہو۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے سلسلہ میں آپ اصل

مبحث پر آجائیں اور وہ یہ کہ آپ نے ان کی بسط البنان بھی دیکھی ہے اور ''وقعات السنان''
بھی ملاحظہ فرمالیا ہے پھر بھی آپ بسط البنان کی تاویل پر قائم ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ
''وقعات السنان'' میں جو بسط البنان کی تاویل کو غلط قرار دیا گیا ہے وہ آپ کے نزدیک صحیح
نہیں ہے۔

اب آپ کو یہ بتانا ہے کہ ''وقعات السنان'' کے اقوال کن وجوہ پر صحیح نہیں ہیں...... اوراس کے مقابلہ میں بسط البنان کی تاویلیں کس طرح صحیح ہیں؟۔

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

مورخہ ۲۱ ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ۔ ۹ فروری ۱۹۸۰ء

نوٹ:۔ اس کی نقلیں عُلمائے اہل سنت اور متعلقہ حضرات کو بھیجی جا رہی ہیں۔

دوسرا خط (یاد دہانی)

بنام: جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

منجانب: حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی

دارالعلوم امجدیہ، ناگپور

نحمده تعالیٰ و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم وعلی اٰله و اصحابه اجمعین

جناب مولوی خلیل احمد صاحب بعد ماہوالمسنون

سوا مہینے سے زائد ہوا ایک خط رجسٹری سے آپ کو بھیجا گیا تھا ہنوز آپ کی جانب سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ اس خط کی نقلیں چند عُلما اور بعض متعلقین کو بھی بھیجی گئی تھیں، دو تین دن ہوئے بدایوں سے ایک صاحب کا خط موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ خط کے اخیر میں جو مولوی عبدالحیٔ صاحب کے سلسلہ میں کچھ عبارتیں لکھی گئی ہیں سہو پر مبنی ہیں۔

اگر یہ امر واقع ہے اور آپ کے بھی علم میں ہے تو سہو پر مطلع ہو جانے کے بعد پھر اس پر ہمارا قائم رہنا نفس پرستی و معصیت ہے جس سے ہم خدائے عز و جل کی پناہ مانگتے ہیں۔ نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا اور خط کے اخیر میں مولوی عبدالحیٔ صاحب کے بارے میں جو مضمون یہاں سے شروع ہوتا ہے: ہمیں یاد پڑتا ہے کہ آپ نے اس تذکرہ کے سلسلے میں......اور......مولوی اشرف علی تھانوی کی صفائی کر گئے پر ختم ہوتا ہے۔ اس سے ہم رجوع کر کے آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس حصۂ مضمون کو خط سے حذف کر دیں۔ اب آپ سے یہ عرض ہے کہ آپ کی جانب سے جواب کب موصول ہوگا؟

بات تو صاف یہ ہے کہ ہمارے ۹؍فروری ۱۹۸۰ء کے خط میں جو کچھ بحث کی گئی ہے اس کا آپ کے پاس کوئی مفید جواب نہیں ہے اور آپ بھی خوب سمجھ رہے ہوں گے کہ جواب کے لیے قلم اٹھانا آپ پر کس قدر گراں ہے اور اگر آپ نے قلم اٹھانے کی کوشش بھی کی تو آپ کن مشکلات سے دوچار ہونے والے ہیں۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اگر ہمارے اس خط کے تمام مباحث کا جواب آپ کے لیے مشکل ہے تو کم از کم وہ جواب تو دے ہی دیجیے جو آپ ہی کے قول و اختیار مذہب پر آسان ہے جس کو ہم نے اپنے ۹؍فروری ۱۹۸۰ء کے خط میں مندرجہ ذیل عبارتوں کے ذریعہ آپ سے دریافت کیا ہے۔

”**۱**:۔ ”حسام الحرمین“ میں جن جن پر کفر وارتداد کا حکم دیا گیا ہے کیا آپ سب سے احتیاط کرنے لگے ہیں یا بعض سے؟...... ہر دو صورت میں احتیاط کے اسباب کیا ہیں؟......اسباب سے مراد یہ نہیں ہے کہ فلاں صاحب نے احتیاط کی ہے تو میں بھی احتیاط کرنے لگا ہوں...... بلکہ وہ علتیں بیان کیجیے جن کی بنیاد پر ان کے اقوال کی تاویل آپ کے نزدیک شرعاً درست ہو۔

۲:۔ دوسری درخواست یہ ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے سلسلہ میں آپ اصل مبحث پر آجائیں اور وہ یہ کہ آپ نے ان کی بسط البنان بھی دیکھی ہے ......اور وقعات السنان بھی ملاحظہ فرمایا لیا ہے۔ پھر بھی آپ بسط البنان کی تاویل پر قائم ہیں......جس کے معنی یہ ہیں کہ وقعات السنان میں جو بسط البنان کی تاویل کو غلط قرار دیا گیا ہے وہ آپ کے نزدیک صحیح نہیں ہے......اب آپ کو یہ بتانا ہے کہ وقعات السنان کے اقوال کن وجوہ پر صحیح نہیں ہیں......اور اس کے مقابلہ میں بسط البنان کی تاویلیں کس طرح صحیح ہیں؟“

آپ سے گذارش ہے کہ آپ نے ’’حسام الحرمین‘‘ کو چھوڑ کر جو بسط البنان، حفظ الایمان اور وہابیہ کی دوسری کتابوں کا مسلک اختیار کیا ہے وہ بغیر عمیق مطالعہ کے تو نہیں کیا ہوگا ...... بات کسی عام آدمی یا جاہل کی نہیں ہے جس کو کسی رسالہ یا کتاب کی کچھ عبارتیں پسند آ گئیں اور اس نے انہیں اختیار کرلیا...... بلکہ معاملہ آپ جیسے محقق عالم کا ہے جو برسوں ’’حسام الحرمین‘‘ کے مسلک پر رہا...... اس کی اشاعت کی اور مخالفین سے مقابلہ کرتا رہا...... اس نے یقیناً ’’حسام الحرمین‘‘ پر گہری نظر رکھی ہوگی...... پھر بسط البنان اور وہابیوں کی دوسری کتابوں کو دیکھنے کے بعد ...... جو امور ذہن میں آئے ہوں گے...... ان کے لیے بار بار...... بسط البنان اور وہابیہ کی ان کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا ہوگا...... بسط البنان کے مقابلہ میں وقعات السنان...... اور وہابیہ کی کتابوں کے مقابلہ میں اہل سنت کی کتابوں کا پورا پورا جائزہ لیا ہوگا...... متعلقہ رسائل کو دونوں جانب سے جمع کیے ہوں گے...... پوری ذمہ داری کے ساتھ ایک دوسرے سے مقابلہ کیا ہوگا ...... تب کہیں جا کر بسط البنان، حفظ الایمان اور دوسری کتبِ وہابیہ کا مذہب اختیار کیا ہوگا؟

وہ محقق عالم ...... جس کو تبدیلیٔ مذہب کے لیے جن مباحث پر بار بار گہری نظر ڈالنے کی ضرورت پڑی ہو، مضامین کا اس کے دل و دماغ میں پیوست ہو جانا ظاہر ہے...... آخر اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ وہ ان مباحث کو صفحۂ قرطاس پر نقل کر دے...... یا نقل کرا دے...... پھر آخر تاخیر کیوں؟

نوٹ:۔ ہم نے صرف وقعات السنان کا نام اس لیے لیا ہے کہ ۲۶؍صفر کی مجلس میں آپ سے اس کا ذکر آ چکا تھا بقیہ کتابوں کا دیکھنا نہ دیکھنا آپ جانیں۔

اور اگر آپ اس میں بھی دشواریاں محسوس کر رہے ہوں...... مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کا جواب بھی آپ پر شاق گذر رہا ہو...... یا بالفاظِ دیگر اپنے تبدیلیٔ مذہب کی وجوہ بیان کرنا آپ

کے لیے مشکل بن گیا ہو...... تو اس کے معنی یہ لیے جا سکتے ہیں کہ آپ نے بسط البنان، وقعات السنان اور دوسرے مخالف و موافق متعلقہ رسالوں کا مطالعہ سرسری کیا تھا۔

اگر یہ صحیح ہے تو ہم ہرگز آپ سے یہ نہ پوچھیں گے کہ آپ جیسے محقق عالم نے کیسے سرسری مطالعہ پر تبدیلیٔ مذہب کی جرأت کی؟...... بلکہ آپ کے حالات کو قابلِ رحم سمجھ کر آپ سے یہ عرض کریں گے کہ باطنی طور پر ایک غیر قوت آپ کے حال پر غالب ہوگئی ہے اور اس نے آپ کو صراطِ مستقیم سے ہٹا کر ایک طوفان برپا کر دیا ہے۔

اگر حقیقتاً یہی صورتِ حال ہے تو ہم آپ کے لیے ہدایت کی دعا کے ساتھ آپ سے درخواست کریں گے کہ آپ بہت جلد اپنے مشائخ کی طرف رجوع کر کے سابق حال کی واپسی کے لیے گڑگڑائیں۔

اور آپ سے قریب لوگوں سے بھی عرض کریں گے کہ وہ آپ کے حال کی بازیابی کے لیے بزرگوں کے توسل سے دعا کریں کہ حالوں کا گم ہو جانا بڑے بڑے عُلما اور بزرگوں سے پیش آ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے حال کو واپس کر دے اور آپ حقیقی دین وسنیت پر گامزن ہو کر دین وسنت اور اہل سنت کی سچی خدمات انجام دیں۔ آپ کے جواب کا بہر حال شدید انتظار رہے گا اس لیے کہ قوم کے انتشار و پریشانی کو دور کرنے کے لیے ہمیں جدو جہد کرنی ہے۔

فقط

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

غلام محمد خاں غفرلہ

دارالعلوم امجدیہ گانجہ، کھیت، ناگپور ۶/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ ۲۴/ مارچ ۱۹۸۰ء

تیسرا خط (یاد دھانی)

بنام: جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

منجانب: حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی

دار العلوم امجدیہ، ناگپور

جناب خلیل احمد صاحب (بدایوں)   بعد ما ہو المسنون

آپ کے تبدیلئ مذہب پر استفسارِ وجوہ کے سلسلہ میں ایک تفصیلی خط رجسٹری کے ذریعہ مورخہ ۲۱ / ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ کو آپ کے پاس بھیجا گیا۔

آپ کی خاموشی کی وجہ سے دوسرا خط پھر ۶ / جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ کو لکھا گیا...... مگر آج تک آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ حالاں کہ رسید اور دوسرے حضرات کے خطوط اور بعض لوگوں کی زبانی یہ معلوم ہوا ہے کہ دونوں خط آپ کو مل گئے ہیں۔

ہم حیران تھے کہ آخر آپ کی طرف سے جواب میں کیوں تاخیر ہو رہی ہے...... دو ہی باتیں تھیں۔

۱:۔ اپنے تبدیلئ مذہب کی آپ وہ وجوہ بیان کرتے جو اس سلسلہ میں مطلوب ہیں۔

۲:۔ یا بے جھجک اپنی توبہ کا اعلان کرتے۔

افسوس کہ آپ کی طرف سے دونوں میں سے کسی ایک بات کا بھی علم نہ ہوا۔ البتہ جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ بریلی شریف میں بدایوں کے ایک صاحب کے ذریعہ اور اندور میں تین چار دن قبل حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب کے ذریعہ یہ معلوم ہوا

کہ آپ نے اس لیے جواب نہیں دیا کہ: ''غلام محمد خاں ناگپوری آپ کی ٹکر کا نہیں ہے''

مجھے اعتراف ہے کہ:...... ''غلام محمد خاں آپ کی ٹکر کا نہیں ہے''...... مگر یہ خیال رکھیے کہ غلام محمد خاں آپ سے کسی ٹکر بازی کے لیے میدان میں نہیں آیا ہے اور نہ اس کا سر چھوڑے ہوئے سانڈ اور بکرے کی طرح ٹکر بازی کے لیے کھجلا رہا ہے...... بلکہ اس کا مقصد صرف احقاقِ حق اور ابطالِ باطل ہے۔

اگر آپ کے نزدیک آپ کا مسلک حق ہے تو دفعِ اعتراضات کے لیے برابری کا حیلہ کیسا؟...... کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق کو لوگوں تک پہنچانے...... ان کے شبہات واعتراضات دور کرنے کے لیے یہی لحاظ فرمایا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برابری کے ہوں تو ان پر اسلام پیش کیا جائے گا؟...... ان کے اعتراضات کا جواب دیا جائے گا...... ورنہ نہیں؟

آپ کی اس بنیاد پر تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے ہی جیسے خاتم الانبیا تلاش کرنے پڑتے جو محال ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو دیہاتیوں سے لے کر شہریوں تک...... بے پڑھوں سے لے کر پڑھے لکھوں تک...... اُمرا سے لے کر غلاموں، لونڈیوں تک...... حق کو حق بتانے...... ثابت کرنے...... ان کے اعتراضات کو اٹھانے میں پوری عمرِ اقدس صرف فرمادی۔ تمام انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے متبعین کا یہی طریقہ رہا ہے...... یہی قرآن حکیم کی تعلیمات ہیں...... خود خداے قدوس اپنی جلالت کے باوجود اپنے بندوں پر کرم فرما کر انہیں ہدایت فرماتا ہے۔

آخر آپ کس کی سنت پر عمل کر رہے ہیں؟...... اور آپ کا یہ طریقہ کس کے مطابق ہے؟...... آپ کس بلند مقام پر پہنچے ہوئے ہیں کہ...... ''ہم چوں من دیگرے نیست''...... کا

تخیل دوسروں کو حقیر سمجھ کر آپ کو اپنی تبدیلیٔ مذہب کے اسباب کو ہم جیسوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے آمادہ نہیں کرتا۔

خیر آپ کی یہی ضد ہے کہ آپ ہم سے کلام کے لیے تیار نہیں ہیں تو کم از کم آپ کے تلامذہ اور مریدین تو ہوں گے، آپ ان ہی کے ذریعہ بھجوا دیجیے۔ آپ یقین رکھیے کہ آپ کے شاگرد کے شاگرد بھی آپ کی طرف سے جواب دیں بایں شرط کہ آپ اس کی صحت کی تصدیق اور اپنے مسلک کے ہونے کا اقرار کر لیں تو ہم خود اپنے قلم سے ان شاء المولیٰ تعالیٰ آپ کے تلامذہ کا جواب دینے میں عار محسوس نہ کریں گے اور یہ بھی قطعاً گوارہ نہ کریں گے کہ اپنے شاگردوں کے نام سے جواب دلوائیں اور اپنی غلطیوں اور خطاؤں کو شاگردوں کے سر تھوپتے پھریں۔

اگر اب بھی آپ کی طرف سے جواب نہ دیا گیا......تو کچھ ضروری شرعی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد......آپ کے متعلق شرعی حکم......عام طور پر عُلمائے اہلِ سنت کی طرف سے بیان کرا دینا......ہماری شرعی ذمہ داری ہوگی۔

فقط

غلام محمد خاں غفرلہ

دار العلوم امجدیہ گانجہ کھیت، ناگپور

مورخہ ۱۶ر شعبان ۱۴۰۰ھ مطابق ۳۰ر جون ۱۹۸۰ء

نقلِ خط

جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

بنام: حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ

برادرم مولوی غلام محمد صاحب زید عنایۃ

بعد ما ہوالمسنون کے واضح ہو کہ فقیر باوجود کمزوریٔ نگاہ کے اور امراض کے بخیریت ہے اور آپ کی اور تمام مسلمانانِ اہل سنت کی خیریت کا خواہاں ہے۔

آپ کی دو تحریریں فقیر کو موصول ہوئیں۔ تیسرا لفافہ جو ابھی حال میں ملا آپ حضرات سخت غلط فہمی کا شکار بن گئے ہیں۔ فقیر بفضلہٖ تعالیٰ نہ وہابی ہے نہ دیوبندی۔ یہ بعض جہال کا پروپیگنڈہ ہے جس میں دنیاوی ونفسانی اغراض پنہاں ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ فقیر کو وہابیت سے کوئی تعلق نہ کبھی رہا نہ اب ہے۔ فقیر جملہ وہابیہ کو بدمذہب وگمراہ جانتا ہے(۱)۔ نہ ان کی اقتداء میں نماز جائز جانتا ہے۔ البتہ مسئلۂ تکفیر کے بارے میں فقیر احتیاطاً کفِ لسان کو پسند کرتا ہے اور اس احتیاط کا مطلب یہ نہیں کہ فتاویٰ ''حسام الحرمین'' کی مخالفت مقصود ہو یا اس کا انکار۔ (۲) صرف اپنے دین وایمان کی محافظت کی وجہ سے، نہ ان لوگوں کی موافقت میرا مقصود (۳) صرف محاسبۂ یوم الجزاء کے خوف سے اپنا بچاؤ مقصود۔

آپ کی دونوں تحریروں کا جواب قدرے تفصیل کے ساتھ ان شاء اللہ الکریم

(۱) مگر آپ نے اپنی کتاب انکشاف حق میں اس کے خلاف بیانات دیے ہیں۔

(۲) مگر آپ نے ''انکشافِ حق'' میں بدترین مخالفت بھی کی ہے اور صریح انکار بھی۔

(۳) مگر ''انکشافِ حق'' میں آپ نے گستاخ دیوبندیوں کی پوری پوری موافقت وحمایت کی ہے۔

عنقریب آپ کی نظر کے سامنے آ جائے گا۔ فقیر کا مقصود دینی حفاظت ہے کوئی دنیوی غرض نہیں۔ بتانے والے اور پروپیگنڈہ والے جو چاہیں کہیں۔ رب تعالیٰ حسیب ہے اور یوم الحساب قریب ہے۔

اس تحریر میں فقیر نے اس کو ثابت کیا ہے کہ مسئلہ تکفیر مسلم میں احتیاط اور کفِ لسان اہلِ حق کا طریقہ رہا ہے اور شریعتِ مطہرہ نے اس کو ہی پسند کیا ہے بلکہ حکم دیا ہے۔ ہاں اگر علُماے دین کے فتوؤں کی مخالفت اور ان کے معاملہ میں نفسانیت مقصود ہو تو اور بات ہے۔

لکل امرء ما نوی ارشادِ خیر الانام علیہ السلام ہے۔ ۲۷ر صفر کے موقع پر علُماے کرام بے سمجھے اور بغیر دریافت کیے چل دیئے۔ عوام نے کیا اثر لیا افسوس تو یہ ہے کہ مولوی صاحبان بعض جہاں کی بے سروپا باتوں کو سن کر بدایوں کے لیے روانہ ہو گئے۔ آخر جب ان سے ایسی افواہیں معلوم ہوئی تھیں تو فقیر سے بذریعہ تحریر کے معلوم تو کر لیتے کہ نہ مجھ سے معلوم کیا نہ کوئی اطلاع بے ضابطہ اور بے قاعدہ ازخود تشریف لے آئے اور دو چار جہاں کے سامنے میری عدم موجودگی میں نہ معلوم کیا کیا کہہ گئے۔ آخر اس کا کیا اثر ہوا اور اہلِ فہم نے کیا نتیجہ نکالا۔ ایسی کم فہمی کے نتائج ہیں کہ آج اغیار ترقی کر رہے ہیں اور ہر جگہ اپنا اثر قائم کر لیے ہیں۔ آپ حضرات کو اپنوں پر فتوے لگانے سے فرصت نہیں۔ (۴) اس شدتِ بیجا کا کیا ٹھکانہ ہے کہ اگر کوئی تکفیر میں احتیاط کرے اور سکوت کرے تو اس پر بھی آپ کا فتویٰ صادر ہو جائے۔ یہ بھی خیال نہ کیا جائے کہ یہ تو اپنا ہی آدمی ہے۔ (۵) اس سے کسی موقع پر

(۴) مگر ''انکشافِ حق'' میں آپ نے گستاخ دیوبندیوں کو اپنا ثابت کیا ہے۔

(۵) ''انکشافِ حق'' میں آپ نے واضح کر دیا ہے کہ آپ دیوبندیوں کے آدمی ہیں۔

مخصوص طریقہ سے تبادلۂ خیال کرلیا جائے، آج قرب و جوار کے دیوبندی کو یہ کہنے کا موقعہ مل رہا ہے کہ لو بریلوی خیال کے لوگ تو اب اپنوں پر بھی کفر کے فتوے لگانے لگے۔ صرف اتنی سی بات پر کہ مسئلہ تکفیر میں احتیاطاً سکوت کرلیا۔ اس کے متعلق قدرے تفصیل کے ساتھ دوسری تحریر آنے والی ہے۔

بقول شخصے ؎

ذرا سی بات تھی اندیشۂ عجم نے اسے بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کے لیے

آپ سے میرا کوئی معاہدہ تحریری گفتگو کا نہ ہوا تھا۔ آپ نے از خود بقلم قوی اس کی اِبتدا کی مفتی رضوان الرحمٰن صاحب سے یہ بات ضرور ہوئی تھی مگر ان کی کوئی تحریر میرے پاس اب تک نہ آئی۔ آپ کی دونوں تحریروں میں جو غلط فہمیاں بعض مقام پر تحریف بھی ہے۔ ان خبروں پر تفصیل سے کلام مجھ کو کرنا پڑا۔ اس تحریر میں ان شاء اللہ الکریم یہ سب چیزیں ظاہر کی جائیں گی۔ سنیوں کو وہابی بتانا اور وہابیوں کو گلے لگانا کیا یہی سنت ہے۔(۶) مولوی رضوان الرحمٰن صاحب کے حقیقی بھائی جو نام نہاد پاکستان سے آئے تھے، وہ دیوبندی ہیں یا سنّی۔ کیا وہ تقریباً ایک ماہ تک مفتی صاحب کے مکان پر قیام پذیر ہوئے یا نہیں، ابھی تھوڑے ہی عرصہ کا واقعہ ہے مفتی صاحب نے مجھ سے خود ہی فرمایا تھا کہ میرا بھائی مولوی اور پکا دیوبندی ہے اور کہا تھا مجھ کو اس نے چیلنج مناظرہ بھی دیا۔ آج وہ کیا سنّی بن گئے۔ جو مفتی صاحب کے مہمان بن کر ان کے مکان پر مقیم رہے۔

بدایوں والوں پر جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٔ کفر ہے ان کے عرس میں مفتی صاحب خود اور اہل سنت کے عُلما تشریف لاتے ہیں یا نہیں۔ ان کے کھانا بھی کھاتے ہیں،

(۶) مگر انکشافِ حق میں تو آپ صاف کھل گئے ہیں کہ آپ دیوبندی وہابی ہیں اور وہابیوں کو گلے لگائے ہوئے ہیں

ان کے اقتداء میں نمازیں بھی ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ کیا اس فتوے کے حکم سے بدایوں والوں نے توبہ کرلی ہے یا اب اس فتوے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے؟

نظر کی کمزوری کی وجہ سے تحریر صاف نہیں تحریر میں دشواری بھی ہے۔

فقط ماھو المسنون۔ تفصیلی کلمات ان شاء الکریم عنقریب ہدیہ ناظرین ہونے والے ہیں۔

فقیر خلیل احمد قادری غفرلہ

از بدایوں ۲۲/ ذوالقعدہ ۱۴۰۰ھ

نقلِ جواب

حضرت مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ

بنام: مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بعد ما ھوالمسنون

آپ کا خط مورخہ ۲۲/ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ کا تحریر کردہ معلوم نہیں کیوں تاخیر سے موصول ہوا۔ دارالعلوم کی جاری اور ہنگامی شدید مصروفیات کی وجہ سے موقع نہ تھا۔ مگر بہر حال وقت نکال کر جواب حاضر کر رہا ہوں۔

آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ ہم غلط فہمیوں کے شکار ہیں اور اس کی وجہ میں بعض لوگوں کے پروپیگنڈے کو دخل بتایا ہے جس میں ان کی دنیاوی ونفسانی اغراض پنہاں ہیں۔

اور واقعہ یہ ہے کہ آپ کا یہ الزام غلط ہے گزشتہ سال عرسِ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے موقعہ پر بدایوں کے لوگوں نے بریلی شریف حاضر ہو کر یہی بیان کیا تھا کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اب اکابر دیوبندیہ کی تکفیر میں احتیاط کرنے لگے ہیں اور فرعون وغیرہ کی مثالیں دیتے ہیں۔ ان کا یہ اطلاع دینا حق تھا اور پھر انھوں نے عُلما کو بدایوں بلوایا اور کثیر لوگوں کے سامنے آپ سے یہ کہلوا کر اپنے قول کی تصدیق کرادی تاکہ روایت میں شبہ نہ رہے۔

۱:۔ بدایوں میں آپ کا اقرار...... **۲**:۔ آپ کا ۲۲/ ذوقعدہ ۱۴۰۰ھ کا خط۔ بدایوں کے لوگوں کی تصدیق کر رہے ہیں۔ پھر غلط فہمی کا شکار ہونا کیا معنیٰ؟...... جنہیں آپ جہال اور نفس پرست سے یاد کر رہے ہیں ان کی تحریک وافعال، صحیح اور حکمِ شرعی کے مطابق

تھے۔آپ کا ان لوگوں کو جاہل وحقیر بتا کر ان کی نفسانیت پر......اس اضطراب کومحمول کرنا سراسر ظلم ہے...... ہاں آپ ان سے اس وقت خوش رہتے جب کہ [آپ کے خودساختہ] احتیاط وکفِ لسان میں وہ آپ کی ہاں میں ہاں ملاتے۔

جس......**احتیاط وکفِ لسان**......کوآپ نے اپنے نزدیک......**ذراسی بات**...... سمجھ لیا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ......**دین میں بہت بڑا فتنہ**...... ہے۔جس سے عوام وخواص دونوں کا مضطرب ہونا یقینی ہے اور آپ کے نزدیک آپ کی یہ ذراسی بات جو کچھ آپ سے کہلوالے اور کرالے کم ہے۔ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ آپ کا وہابیت اور وہابیہ سے تعلق ہے یا نہیں۔البتہ آپ ہی کے یہ اقوال کہ:

۱:۔ ’’فقیر جملہ وہابیہ کو بدمذہب وگمراہ جانتا ہے‘‘

۲:۔ ’’البتہ مسئلۂ تکفیر کے بارے میں احتیاطاً کفِ لسان کو پسند کرتا ہوں‘‘

صاف بتلارہے ہیں کہ آپ دینِ حق پر قائم نہیں ہیں۔صریح کفر قطعی میں......جس میں مذہبِ فقہاو متکلمین پر حکم یہ ہو کہ: ’’من شك فی کفرہ فھو کافر ‘‘......آپ کا احتیاطاً کفِ لسان کرنا اور ان کو صرف گمراہ جاننا بغیر احتمال وشک کے ناممکن ہے...... یہ آپ کی تضاد بیانی ہے کہ......آپ ایک طرف تو یہ کہیں کہ میں ’’حسام الحرمین‘‘ کو مانتا ہوں جس میں یہ حکم موجود ہے کہ من شك فی کفرہ فھو کافر......اور آپ دوسری طرف کفِ لسان سے احتمال وشک پیدا کر کے ’’حسام الحرمین‘‘ کا انکار بھی کریں۔

’’حسام الحرمین‘‘ اور ملحقہ رسائل کے مباحث، احکام، تصدیقات کا ماحصل تو یہی تھا کہ اکابرِ دیوبندیہ کے صریح کفریاتِ قطعیہ ایسے ہیں جن کو جاننے کے بعد شک کرنے والا کافر ہے۔پھر آپ کا سکوت واحتیاط کے ذریعہ احتمال وشک کا اظہار کرنا ’’حسام الحرمین‘‘

کے اصل حکم کا ماننا کب ہوگا؟۔

اکابرِ دیوبندیہ کے یہ کفریات کوئی غیر قطعیہ تو نہ تھے کہ آپ اپنے دلائل سے احتمال پیدا کر دیتے تو اہل سنت خاموش رہ جاتے اور آپ کو سکوت واحتیاط کے حال پر چھوڑ دیتے۔ کفریاتِ قطعیہ صریحہ میں آپ کا اب سکوت واحتیاط...... یقیناً اہل سنت میں ہیجان پیدا کر دے گا۔

اس خط میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ آپ نے میری تحریروں کا جواب لکھ لیا ہے جس میں آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ:

''مسئلہ تکفیر مسلم میں احتیاط اور کفِ لسان اہلِ حق کا طریقہ رہا ہے اور شریعتِ مطہرہ نے اسی کو ہی پسند کیا ہے بلکہ حکم دیا ہے''

آپ کے ان جملوں کا جواب ہمیں فوراً دے دینا چاہیے تھا مگر آپ کے اس اقرار کے بعد کہ آپ نے جواب لکھ لیا ہے اور عنقریب آپ بھیجنے والے ہیں۔ چند روز تک ہم اپنے جواب کو ملتوی رکھتے ہیں اور آپ کے وعدہ کے مطابق آپ کی تحریر کا انتظار کرتے ہیں۔ لیکن آپ سے اتنی عرض ضرور ہے کہ

۱:۔ایک مرتبہ آپ پھر اپنے جواب پر غور فرمالیں۔

۲:۔میری ۲۵/رمضان ۱۴۰۰ھ کی تحریر بھی دیکھ لیں جو میں نے غلام رضا صاحب کے سوالات کے جواب میں لکھی ہے اور اس کو میں نے بہت تاخیر سے بھیجا ہے نیز اپنے جواب کے ساتھ میرے دو سوالات کے جوابات بھی بڑھا دیجیے۔

۱:۔اہل حق اور شریعتِ مطہرہ نے تکفیر مرتد کا کیا حکم بیان فرمایا ہے؟

۲:۔زید مسلمان عالم فاضل امام تھا، اس نے اب علی الاعلان صریح طور پر حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کا انکار کر دیا ہے۔ شریعت مطہرہ اور اہل حق ابھی اسے مسلمان مان کر تکفیر سے کفِ لسان واحتیاط کا حکم دیتے ہیں یا مرتد مان کر تکفیر کرنے کرانے کو ضروری سمجھتے ہیں؟

رہا ۲۷؍صفر ۱۴۰۰ھ کو علما کے بدایوں پہنچے پر آپ کا یہ کہنا کہ اہل فہم نے کیا نتیجہ نکالا...... تو اہل فہم عنداللہ وہی ہیں جو حق کوش وحق گو ہوں۔ وہ نہیں جو نتیجہ نکالنے میں حقائق سے دور، رہ کر ناحق طرفداری کریں۔ نشیب وفراز ہی سے متاثر ہو کر حق چھوڑنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ آپ کے نزدیک جو اہل فہم آپ کے مسلک کے حامی ہیں ہم ان کی فہم و فراست سے پناہ مانگتے ہیں اور ان کے نتیجہ نکالنے سے ہم متاثر نہیں ہو سکتے۔ ایسے ہی ان دیوبندیوں، وہابیوں کے گمراہ کن احمقانہ اقوال بھی لائق اِعتنا نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ:

''لو بریلوی خیال کے لوگ تو اپنوں پر ہی فتوے لگانے لگے ہیں''

معتمد علمائے اہل سنت نے اپنوں اور غیروں کی صورتیں دیکھ کر فتوے نہیں لگائے ہیں بلکہ ان کے اقوال وافعال کا شرعی حکم بیان کیا ہے۔ یہ اپنوں کی صورتیں دیکھنے کا نتیجہ تھا کہ دیوبندی مولوی مفتی ملّا اپنے اکابر دیوبند کے صریح کفریات قطعیہ کو شیرِ مادر سمجھ کر پی گئے۔ ان کو اپنے اکابر کے کفریات ''اسلام'' نظر آئے۔ نعوذ باللہ من ذلک.

رہا علمائے اہل سنت اور حضرت مفتیٔ اندور کا بدایوں والوں کے یہاں آنا جانا اور حضرت مفتیٔ اندور کا اپنے وہابی دیوبندی بھائی کو اپنے یہاں ٹھہرانا تو بیشک جہاں جہاں محاسبہ ضروری ہوگا بالضرور کیا جائے گا مگر اس سلسلہ میں بطورِ حکایت وشکایت بیان کارآمد نہیں بلکہ یہ تحریر فرمائیے کہ آپ کی تحقیقات کیا ہیں۔ آپ کے نزدیک شرعاً ان پر کیا اور کس طرح حکم ہوتا ہے۔ تاکہ محاسبہ متعین ہو جائے اور ہمیں شرمندگی اٹھا کر جہالت کا مظاہرہ نہ

کرنا پڑے۔آپ کے جواب کے بعد ان شاء اللہ الکریم ہم ضرور قدم اٹھائیں گے۔

فقط

غلام محمد خاں غفرلہ

٦/ذوالحجہ ١٤٠٠ھ۔ ١٦/اکتوبر ١٩٨٠ء

نقلِ خط

حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ

بنام: مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

از ناگپور یکم صفر ۱۴۰۱ھ

جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بعد ماہوالمسنون

آپ کے خط کا جواب میں نے حاضر کردیا تھا آپ کے وعدے کے مطابق آپ کی تحریر کا انتظار تھا مگر ہنوز آپ کی تحریر نہیں ملی۔ آپ نے ۲۲/ ذوقعدہ کو یہ تحریر کیا تھا کہ تحریر تیار ہے۔ معلوم نہیں آپ تاخیر کیوں فرمارہے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ خط وکتابت میں ہم نے آپ کی رعایت نہیں کی ہے اور گستاخانِ نبوت ورسالت کی رعایت کرنے والے کے ساتھ رعایت کی توقع فضول ہے۔ ہم انتہائی اخلاص سے آپ سے پھر عرض کرتے ہیں کہ آپ جذبات وتاثرات سے قطعی دور رہ کر رعایت وعدم رعایت سے بے نیاز حق کو قبول کرلیں۔ اسی میں دنیا وآخرت کی خیر ہے۔ آپ کے ساتھ آپ کے متعلقین کی بھلائی ہے اوران کا بھی ثواب آپ کو حاصل ہے۔ حق کے مقابلہ میں ہزار آپ جواب کی کوشش کریں سب بے سود ہے۔ اس میں آپ کے سر آپ کے ساتھ آپ کے متعلقین کا بھی وبال ہے۔ حق قبول کرنے میں اکابرین دین نے عار نہیں فرمایا ہے، رجوع سے حیا نہیں کی ہے، اپنی غلط بات کو نباہنے کی باطل کوشش نہیں کی ہے اگرچہ حق قبول کرنا تلخ اور نفس پر سخت گراں گزرتا ہے۔ اور جن لوگوں نے ایسا کیا بھی تو ایمان جاتا رہا۔ یا امت میں شدید فتنہ پھیل گیا۔

دین وسنّیت اور اہل سنت کا اس میں کچھ نہیں بگڑے گا کہ آپ نے اپنے سکوت واحتیاط کے ذریعہ گستاخانِ نبوت و رسالت کی رعایت کر کے ان کی صف میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اور عزتِ رسالت اور تحفظِ ناموسِ رسالت کی سپہ سالاری کو آپ نے بڑے بڑے توہین کرنے والوں کی رعایت وحمایت پر قربان کر دیا ہے۔ البتہ بگاڑ آپ کے غصہ، ضد، جذبات، حیا، بات کو نباہے رکھنے کی وجہ سے ہے کہ آپ نے اپنی اور اپنے متعلقین کی دنیا وآخرت کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

یوں تو کسی کفر وارتداد کی طرف سے چشم پوشی مناسب نہیں لیکن صریح توہین نبوت کی طرف سے سکوت واحتیاط سب سے زیادہ تباہ کن وہلاکت انگیز ہے۔ دل کا اس سکوت واحتیاط کی طرف مائل ہونا نہ جانے کتنے وساوس، باطل تاویلات، فاسد مثالوں، مضحکہ خیز اقوال وافعال کو جنم دے کر ان پر جما کر رکھ دیتا ہے انسان اسی کو حق سمجھنے لگتا ہے جس سے وہ حق کا مقابلہ کرنے کے لیے کفر وارتداد کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ یہ آپ کے اسی حال کا نتیجہ ہے کہ آپ نے عُلمائے کرام کے کلمات...... "تکفیرِ مسلم میں احتیاط چاہئے"...... کے مفہوم کو بدل ڈالا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی کیفیت کی وجہ سے آپ کی فہم اور عُلما کی عبارتوں کے مفہوم کے درمیان اندھیرا سا چھا گیا ہے۔

اگر آپ اپنی تحریر وعدہ کے مطابق بھیج دیتے تو میں آپ کے نقل کردہ اقوال ہی کو آپ کے سامنے رکھ کر بعونہ تعالیٰ بتا دیتا کہ آپ کہا ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اسی لیے میں نے اپنے خط میں لکھ دیا تھا۔ کہ آپ اپنے جواب پر پھر غور فرمالیں۔ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا افسوس ناک حال آپ کو اپنی تحریر بھی اب میرے پاس نہیں بھیجنے دے گا۔

یہ بات انتہائی افسوس ناک ہے کہ آپ جیسا جیّد عالم جس نے خدمتِ سنّیت اور

اشاعتِ مسلکِ ''حسام الحرمین'' کے لیے پوری فکر ونظر کے ساتھ زندگی گزار دی۔کس طرح اس کی فہم ،فکر ونظر، تحقیق وتدقیق کی صلاحیت سلب کر لی گئی؟ وہ کیسے توہینِ رسالت کرنے والوں کی رعایت کے لیے تیار ہو گیا؟

میں نے پچھلے کسی خط میں لکھا تھا اور پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ غور کر لیجیے۔آپ نے کوئی ایسی خطا تو نہیں کی ہے کہ روحانی طور پر آپ پر عتاب ہو رہا ہو۔یہی خطا سب سے بڑی ہے کہ صریح توہینِ نبوت کے قطعی کفر وارتداد میں شبہ پیدا کر لیا۔

ہماری پُرخلوص درخواست ہے کہ آپ رجوع کے لیے مشائخ کرام کے وسائل سے بارگاہِ ارحم الراحمین میں گڑگڑائیے کہ وہ آپ کے حال کو واپس فرما دے۔آپ یقین کر لیجیے کہ آپ کی ندامت ورجوع پر آپ کی بے عزتی نہیں ہے بلکہ دنیائے سنیت میں آپ کا وقار بلند ہو جائے گا۔لوگ پھر آپ کو اسی طرح آنکھوں پر بٹھائیں گے جس طرح کہ بٹھاتے تھے۔ہمارے سینے بھی پھر اسی طرح آپ کی عظمت کے لیے کھلے رہیں گے۔

ہمارا خیال ہے کہ آپ کا دل اندر سے بولتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا مسلک ہی حق اور ناجی ہے......آپ اپنی واپسی کے لیے صرف اپنے وقار کا خیال کر رہے ہیں کہ جب بات کہہ دی ہے تو رجوع کس طرح کریں۔میرے متعلقین معتقدین مجھ کو کیا کہیں گے......لیکن یہ تصورات آپ کی اور آپ کے معتقدین کی دنیا وآخرت برباد کر رہے ہیں......اگر آپ نے اپنے نفس پر قابو پا لیا......تو وہی ساعت آپ اور آپ کے معتقدین کے لیے سعید ہو گی۔

واللّٰہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم

اور اگر آپ واقعی اپنے متزلزل دلائل کی بنیاد پر اپنے اختیار کردہ نئے مسلک ہی کو

صحیح سمجھتے ہیں......تو ان شاء اللہ الکریم ۲۶ رصفر ۱۴۰۱ھ کی صبح عُلماے کرام بدایوں میں جمع رہیں گے آپ سے گفتگو ہو کر معاملہ صاف ہو جائے گا۔

امید ہے آپ تیار ملیں گے۔ آپ سے جو کچھ میری خط و کتابت ہوئی ہے اس سے میں نے اپنے عُلما کو آگاہ کر دیا ہے۔

فقط

غلام محمد خاں غفرلہ

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

مولوی خلیل احمد بدایونی کے طویل خط کا جواب

منجانب: حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ تعالیٰ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ و اصحابہ اجمعین

جناب مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی! بعد ماھوالمسنون

آپ کا رجسٹری خط مورخہ ۱۵/صفر المظفر ۱۴۰۱ھ میری ناگپور سے غیر حاضری میں جب کہ میں بدایوں، بریلی کے سفر پر تھا۔ دفتر دارالعلوم امجدیہ ناگپور کو موصول ہوا۔

غنیمت ہے کہ آپ نے جواب دیدیا۔ ہمیں ان احباب کا ممنون ہونا چاہیے جنہوں نے آپ سے جواب تو لکھوالیا ورنہ ہماری بے ضابطہ اور بے ربط تحریریں کب آپ کی عنایت جواب کے قابل تھیں اور ہمارا بے پر کی اڑانا کب لائق توجہ تھا۔

آپ نے اپنے ”بے ضابطہ“ لفظ کی تشریح یوں کی ہے۔

”بے ضابطہ تو یوں کہ آپ سے میرا کوئی تحریری یا زبانی طور پر معاہدہ نہ ہوا تھا کہ خط وکتابت سے گفتگو ہو یہ معاہدہ مفتی رضوان الرحمٰن صاحب سے ہوا تھا۔ (الیٰ قولہ)...... یہ طریقہ ضرور بے ضابطہ ہے“

میری تحریروں کے بے ضابطہ ہونے کی وجہ میں آپ نے جو یہ لکھا ہے:...... ”میرا آپ سے کوئی تحریری یا زبانی معاہدہ نہ ہوا تھا“...... بالکل صحیح ہے مگر یہاں آپ کی معاہدہ جوئی

کے ''باضابطہ'' ہونے پر کیا دلیل ہے؟۔

چور چوری کرے...... چوری پر شرعی تنبیہ کے لیے پہلے چور سے معاہدہ کرنا ہوگا کہ اے چور! چوری پر میں تجھ کو شرعی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں۔ معاہدہ کر لے...... شرابی، شراب کی نحوست میں مبتلا ہو۔ شراب کی حرمت پر تنبیہ کے لیے پہلے شرابی سے معاہدہ کرنا ہوگا...... کسی گمراہ و گمراہ گر کو اس کی گمراہی و گمراہ گری پر شرعی تنبیہ کے لیے پہلے اس سے معاہدہ کیجیے...... اگر وہ انکار کر دے تو منہ بسور کر گھر بیٹھ جائیے۔ شرعی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں گے۔

کوئی اسلام کا دعویٰ کرنے والا، کفر وارتداد کی نجاست میں آلودہ ہو کر عوام میں نجاست پھیلا رہا ہو شرعی تنبیہ کے لیے پہلے اس سے معاہدہ کر لیجیے ورنہ اپنی زبان و قلم کاٹ کر پھینک دیجیے اور اپنی مسجد، مدرسہ، خانقاہ یا گھر میں شیطان اخرس (گونگا شیطان) بن کر چھپ جائیے۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ہاں یہ ہوتا ہے کہ منازعت قرار پا جائے تو احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لیے آدابِ مناظرہ پر معاہدہ ہو جائے۔

''بے ربط'' کے معنی آپ نے یہ لیا ہے کہ میں (غلام محمد خاں ناگپوری) نے آپ کے مقصد کو سمجھے بغیر اڑانی شروع کر دی اور مزے دار بات یہ ہے کہ میں اپنی تحریر اور نقول کو بھی نہ سمجھ سکا۔ پھر میں نے بددیانتی کر کے متعدد جگہ غلط بیانی اور تبدیلیٔ الفاظ سے کام لیا ہے؟۔ کسی نے سچ کہا ہے:

اذا یئس الانسان طال لسانہ

یعنی جب انسان مایوس ہو جاتا ہے تو اس کی زبان دراز ہو جاتی ہے۔

عرض ہے کہ میں نے جو کچھ پہلی تحریروں میں لکھا ہے وہ مربوط ہے یا نہیں اس پر گفتگو تو بہت پُر لطف اور دلچسپ ہوگی مگر اس پر ابھی وقت نہیں ضائع کیا جا سکتا لیکن اتنا اس وقت ضرور عرض کروں گا کہ میری ان تحریروں سے اتنا تو ہوا کہ آپ نے اپنی اس طویل تحریر میں حضرت شیخ اکبر، حضرت امام غزالی و حضرت جامی رحمهم الله تعالیٰ کی اسلامِ فرعون کی بحث پر اپنا استدلال غائب کر دیا اور اس کتاب کا حوالہ بھی روپوش ہے جس کو آپ نے اپنی احتیاط پر استناد کے لیے ۲۷ر صفر ۱۴۰۰ھ کو بدایوں کی مسجد میں پیش کیا تھا اور آپ نے آٹھ آٹھ علما کے فرعون کو مسلمان سمجھنے پر اپنی احتیاط کے جواز کا جو لوگوں میں چرچا کیا تھا وہ سب کا سب دریا برد ہو کر رہ گیا اور اب آپ توبہ ورجوع وغیرہ کی لائن پر لگ گئے ہیں۔

اور اب آپ نے جو یہ طویل تحریر بھیجی ہے (اس کی طوالت کا آپ نے خود اپنے خط میں ذکر کیا ہے) جس کا یہ جواب حاضر کر رہا ہوں۔ اس سے اچھی طرح پتہ چل جائے گا کہ ''بے ربط'' اور ''مربوط'' ہونا کسے کہتے ہیں۔ اور دیانت و بددیانتی آخر کہاں نظر آتی ہے۔

اس تمہید کے بعد آپ نے نمبر وار اپنا بیان تحریر فرمایا ہے جس کا جواب حاضر ہے۔

۱:۔ آپ نے لکھا ہے:

> ''فقیر بفضلہٖ تعالیٰ اعتقاداً و عملاً اہل سنت و جماعت کے ہر عقیدے و عمل کو حق جانتا ہے اور مذہب اہل سنت و جماعت کے کسی عقیدے و عمل سے اختلاف نہیں رکھتا''

عرض ہے کہ اب محض آپ کے دعوے سے آپ کو سنّی نہیں سمجھا جا سکتا، آپ کی یہی طویل تحریر خود بتا رہی ہے کہ آپ کیا ہیں؟...... دیوبندی وہابی اپنے اہل سنت ہونے کا

ہی دعویٰ کرتے ہیں۔

۲:۔آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

''فقیر بفضلہٖ تعالیٰ نہ دیوبندی ہے نہ وہابی نہ دیوبندیوں کا حامی نہ مؤید نہ ان کے مذہب کا محسن۔ یہ فقیر پر افتراء ہے جس کا حساب روزِ جزا ہوگا''

عرض ہے اب تو اِفترا پر بحث کی بھی ضرورت نہیں۔آپ اپنی اس طویل تحریر سے خود ہی کھل کر سامنے آگئے ہیں کہ آپ کون ہیں؟......دیوبندی بھی وہابیت سے چڑھتے ہیں اور وہ بھی روزِ جزا ہی کی دہائی دیتے ہیں۔

۳:۔فرعون کے سلسلہ میں آپ نے مجھ پر الزام رکھا ہے:

''فرعون کے بارے میں آپ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ فرعون کو فقیر مسلمان ثابت کرتا ہے، مومن مانتا ہے یہ آپ کی فہم کی سخت غلطی ہے(الیٰ قولہ) از خود کسی گفتگو میں دخل دینے کا انجام یہی ہوتا ہے''

ہم تو سمجھے تھے کہ آپ کا ربط وضبط کمال کو پہنچا ہوا ہوگا مگر یہاں تو آپ کی تحریر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جناب شاید غیض وغضب میں ربط وضبط سے اپنے حواس ہی کھو بیٹھے ہیں اور اصل مبحث ''استنادِ فرعون'' سے اب گریز کر کے جیسے بھی ہو مربوط ہو یا غیر مربوط...... اپنی صفائی پیش کر دو اور دوسروں پر الزام رکھو......اپنا چکے ہیں۔

میں نے اپنی تحریر میں جو جملے لکھے ہیں، وہ یہ ہیں۔

''بہر حال جس جس نے بھی نقل کیا ہو ہمیں ان کی نقل وتسلیم سے انکار نہیں اور آپ ان کو سند بنا کر اپنا مسلک بھی فرعون کا اسلام قرار دیں تو ہمیں سروکار نہیں''

دوسری جگہ لکھا ہے۔

''اگر آپ اس مسلک کے قائل ہیں کہ فرعون عذابِ غرق کے وقت ایمان لا چکا تھا تو یہی علت آپ کو مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں نکالنی ہوگی''

کوئی جاہل جملہ شرطیہ کو جملہ خبریہ پر محمول کر کے بے ربط وضبط بے پر کی ہانکے اور الزامی طلب دلیل کو نہ سمجھ سکے اور یہ کہے کہ اس میں صرف مجھ پر فرعون کو مسلمان سمجھنے کا الزام ہے تو کوئی تعجب نہیں۔

مگر آپ جیسے محقق عالم اور ربط وضبط کے حامل سے تو اس کی امید نہیں ہونی چاہیے تھی مگر آپ کیا کریں۔ بدمذہبی کا انجام ہی یہی ہوتا ہے جہاں اپنی بے ربطی پر دوسرے کے ربط کو قیاس کیا جاتا ہے اپنے مخلص کو بھی دشمن سمجھا جاتا ہے، ہدایت کو گمرہی اور گمرہی کو ہدایت باور کیا کرایا جاتا ہے۔

آپ سے یہ تو ہوا ہی نہیں اور ہو بھی کہاں سکتا ہے کہ......مقابل جب آپ کے دعوے پر آپ سے علت طلب کر رہا ہے......تو آپ علت بیان کرتے......آپ اپنی علت تو بیان نہ کر سکے اور بیان بھی کیا کر سکتے......فرار یوں اختیار کیا کہ: ہائے مجھ پر فرعون کو مسلمان سمجھنے کا الزام دھر دیا۔

۴:۔میں آپ لکھتے ہیں:

''آپ کی تحریر کا عنوان ''حسام الحرمین'' کے نام سے یہ بھی غلط ہے فقیر کا کلام ''حسام الحرمین'' کے بارے میں نہیں، اس کے متعلق فقیر بار بار بتا چکا ہے کہ ''حسام الحرمین'' کے نہ مخالف ہوں نہ اس کو غلط کہتا ہوں۔ میرا مقصد دوسرا ہے جس کو پہلے بھی بتا چکا ہوں اب پھر بتاتا ہوں''

عرض ہے کہ جناب! ''حسام الحرمین'' ہی تو اصل نزاع ہے، اسی پر تو سنی عوام وخواص

کو آپ نے پریشان کیا ہے۔ آپ کے کفِ لسان کا تعلق ''حسام الحرمین'' سے نہیں تو اور کس سے ہے؟......آپ کی مخالفت کی اور کون سی اونچی اڑان ہے؟......اتنی صریح مخالفت کے بعد بھی کیا لوگ اتنے بے وقوف ہیں جو آپ کے اس قول کو مان لیں گے کہ فقیر کا کلام ''حسام الحرمین'' کے بارے میں نہیں ہے......''حسام الحرمین'' کوئی جلد کسی بندش اوراق کی شیرازہ بندی، حسین وجمیل کتابت وطباعت اور صرف قاہر عنوان ہی کا نام نہیں ہے وہ انہی احکام کا تو نام ہے جن سے آپ نے احتیاطاً کفِ لسان کر کے اہل سنت میں فتنہ پیدا کر دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''میرا مطلب دوسرا ہے۔ جس کو میں پہلے بتا چکا ہوں، اب پھر بتاتا ہوں''

شاید وہ احتیاطاً کفِ لسان کے علاوہ ہوگا...... چلیے پھر بتایئے اس کے بعد بھی پھر آپ کو موقع رہے گا پھر اور بتایئے گا۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔ مطلب بتانے میں بھی آپ نے تھانوی صاحب کی پوری پوری پیروی کا خیال رکھا ہے بلکہ کچھ قدم آپ آگے ہی ہیں، ویسے بھی آپ کی یہ طویل تحریر ''بسط البنان'' سے اطول ہی ہے۔

''وقعات السنان'' کے بارے میں ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ وہ موضوعِ بحث بن گئی تھی حضرت مفتیٔ اندور نے جب آپ سے گفتگو شروع کر کے آپ کے خیالات معلوم کرنا چاہا تھا تو آپ نے فرمایا تھا جس کا مفہوم ہمیں یاد ہے کہ: ذرا سی بات ہے جب سے ''بسط البنان'' دیکھی ہے اکابرِ دیوبند پر حکمِ کفر لگانے سے احتیاطاً کفِ لسان کرنے لگا ہوں جس کو لوگوں نے بڑھا کر بتانا شروع کر دیا ہے۔

اس پر آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے وقعات السنان دیکھی ہے؟......تو آپ نے فرمایا تھا: ''ہاں دیکھی ہے''

آپ فرماتے ہیں کہ وقعات السنان کا ذکر ہی کیوں آتا؟......تو جناب! ''وقعات السنان'' آپ کی ''بسط البنان'' ہی کا تو رد ہے۔ بسط البنان کو دیکھ کر ہی تو آپ نے اپنے مذہب کو بدلنے کا اعلان کیا ہے اور وقعات السنان میں تو اسی کی روک تھام کی گئی ہے۔ آپ کا موضوع بسط البنان کو دیکھ کر کفِ لسان کرنا ہی تو ہے۔ لوگ اتنے بیوقوف نہیں ہیں کہ ''ذکر کیوں آتا'' اور موضوع ہی کو نہ سمجھ سکیں اور یہ بھی خوب سمجھتے ہیں کہ واقعی آپ تھانوی صاحب کے سچے متبع اور پیروکار ہیں۔ آپ ظنیات کے بادلوں میں گھر کر رہ گئے ہیں اور تنبیہ کی ہر رعد و برق پر آپ کو یہ گمان ہوتا ہے کہ معلوم نہیں اس میں کیا مصلحت ہوگی؟

مصلحت ہو یا نہ ہو جب آپ اپنے مسلک کو اپنے نزدیک ٹھیک گمان کرتے ہیں تو مصلحت اور عدمِ مصلحت کا خطرہ کیوں؟......ہمیں حیرت ہوگی کہ آپ ''وقعات السنان'' کے اس قدر ذکر سے انکار کیسے کریں گے، آپ اطمینان رکھیے اب ہم اس تحریر میں ''وقعات السنان'' کو مبحث بنا کر پیش نہیں کریں گے آپ نے اپنی تحریر میں جن باتوں کو لکھا ہے ان ہی کا جواب دیں گے آپ کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

۵:۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

> ''آپ نے فقیر پر بہتان قائم کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقتدا ہونے پر فقیر نے کچھ کلام کیا ہے افسوس کے ساتھ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوں، نہ جانے یہ کذب آپ نے کس لیے بولا (۱)''

اس کے بعد آپ نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ اپنے حسنِ ظن کا تذکرہ

(۱) واہ رے کذب بیانی اور بے حیائی۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے تو ''انکشافِ حق'' میں صاف ہی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ایک معمولی نا قابل اعتبار عالم ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور جم کر تحقیر کی ہے پھر مقتدا کہاں سے ہوگئے۔

کرتے ہوئے فرمایا:

''اصل بات یہ تھی کہ قاضی شمس الدین صاحب نے فرمایا تھا کہ اعلیٰ حضرت اصحاب ترجیح میں ہیں۔ فقیر نے اس پر کہا کہ اصحابِ ترجیح کا درجہ تو صاحبِ درمختار و صاحبِ کنزالدقائق و صاحبِ وقایہ وغیرہم اصحابِ متون سے بھی اونچا ہے......'' الخ

معلوم نہیں اصل قرار دینے کا آپ کے پاس کون سا پیمانہ ہے؟ آپ ہی کی مندرجہ بالاتحریر سے اتنی بات تو معمولی عقل والا انسان بھی سمجھ لے گا کہ حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے یوں ہی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مناقب کا خطبہ پڑھنا شروع نہیں کردیا ہوگا پہلے کچھ نہ کچھ بات ضرور ہوئی ہوگی جو اس گفتگو کی اصل ہوگی جس کو آپ کا ٹیپ ریکارڈ بھی بطور خیانت نہیں چھوڑ سکتا جب تک کہ آپ خود چھڑوا نہ دیں آپ کے اس اظہار کے بعد ہی کہ اکابرِ دیوبند کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحقیق کے سلسلہ میں آپ کے خیالات کیا ہیں۔ تحقیق میں آپ خود اپنا کیا مقام سمجھے ہوئے ہیں۔ دوسرے عُلمائے عصر کے بارے میں آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب کو اپنا خیال ظاہر کرنا پڑا تھا جس کو آپ نے دوسرا رخ دیا۔ آخر گفتگو میں تلخی پا کر ہی حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے یہ فرمایا تھا جس کا مفہوم مجھے یاد ہے کہ: ''اعلیٰ حضرت کے بارے میں ہم کوئی بات برداشت نہیں کریں گے'' ہم نے تو پھر بھی یہ عبارت احتیاط سے لکھی تھی کہ......آپ کو یاد ہوگا کہ ''حسام الحرمین'' پر گفتگو کے دوران جب حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مقتدا ہونے کے مقام کا تذکرہ فرمایا تھا تو آپ نے طبقہ سابعہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مقامِ احتیاط کا ادعا کیا تھا۔

جو واقعہ کے مطابق تھا، ہمارے مبحث کا مقتضا تھا جس پر آپ چراغ پا تو ہو گئے صاف انکار تو کر دیا، اس کو بہتان بتا کر انا للہ تو پڑھ دیا مگر ان شاء المولیٰ تعالیٰ آپ کی یہی طویل تحریر خود بتا دے گی کہ حقیقت کیا ہے اور کذب و بہتان کہاں پایا جاتا ہے۔

بایں ہمہ آپ نے جس قدر عبارت لکھی ہے اگر اتنی ہی تسلیم کر لیں جب بھی اس سے یہ ثابت ہے کہ ''حسام الحرمین'' کے احکام پر آپ کے تحقیقی سکوت کے سلسلے میں ہی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مقام پر گفتگو تھی اور جب آپ کے سکوت کا دعویٰ برقرار تو ''حسام الحرمین'' اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے بارے میں آپ کا کلام خود آپ کی اسی تحریر سے ثابت، آپ بھاگ کہاں سکتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ آپ کے حسنِ ظن کا دعویٰ صرف ان کی ذات کی وجہ سے ہے تو ہمیں تو کوئی سروکار نہیں ہے اور اگر دین کی وجہ سے ہے تو آپ کا دعویٰ باطل و کذب ہے اس لیے کہ آپ نے دین ہی پر کاری ضرب لگائی ہے جس کی حفاظت فرما کر اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ملت پر احسان فرمایا ہے۔

٦:۔ آپ نے نمبر ٦ میں لکھا ہے

> ''اکابرِ دیوبند پر حسام الحرمین میں جو حکم جس بنیاد پر دیا گیا ہے وہ صحیح ہے اور درست ہے باوجود اس کے بغیر اس خیال کے کہ حسام الحرمین کی مخالفت منظور ہو یا فریقِ ثانی کی موافقت یا جانبداری مقصود ہو۔ محض یوم الحساب کے خوف سے اپنے دین وایمان کی محافظت کی نیت سے اکابرِ دیوبند کو کافر و مرتد کہنے سے احتیاطاً کفِ لسان اور سکوت کرتا ہوں۔ یہ وہ چیز ہے جس کو آپ نے اپنی تحریر میں تبدیلیٔ مذہب سے بھی تعبیر کیا ہے،

کہیے اس میں کون سے مذہب کی تبدیلی ہوئی۔ کیا مذہب اہل سنت تبدیل ہوا یا مذہبِ حنفی تبدیل ہوا، احتیاطاً کفِ لسان کرنا کون سے مذہب کی تبدیلی ہے کیا احتیاط کرنے سے مذہب بدل جاتا ہے۔ ''بریں عقل و دانش بباید گریست''

جی ہاں! آپ مذہبِ اہل سنت، مذہبِ حنفی فرمارہے ہیں یہاں مذہب بمعنی دین تبدیل ہوکر رہ گیا...... **صریح کفرِ قطعی التزامی کلامی پر اطلاعِ یقینی کے بعد احتیاطاً کفِ لسان دین سے خارج ہوجانا ہے**...... اس کے باوجود آپ اپنی عقل پر رونے کے بجائے قہقہے لگائیں تو آپ کی تقدیر ہے۔ مخالفت، موافقت، جانبداری زبانی جمع خرچ کا نام نہیں ہے منافقین بھی اسلام کا دعویٰ کرتے تھے۔ وحدانیت، رسالت، آخرت کا اقرار کرتے تھے مسلمانوں کے ساتھ اسلامی ارکان بجالاتے تھے جہاد میں شریک ہوتے تھے...... قرآن حکیم میں یہ سب کچھ ہونے کے بعد بلاوجہ یہ نہیں فرمایا:

﴿وماھم بمؤمنین﴾ [سورۂ بقرہ:۸]

کہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

بلاوجہ رب تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے

﴿واللہ یشھد ان المنافقین لکذبون﴾ [سورۂ منافقون:۱]

یعنی منافقین قسم کھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول ماننے کا دعویٰ کرنے کے باوجود شہادتِ رسالت میں جھوٹے ہیں۔

اس حکم میں ان کے زبانی جمع خرچ پہ دعوائے اسلام کی کوئی رعایت نہیں کی گئی۔ قادیانی کہ جو اسلام ہی کا دعویٰ کرتے ہیں فقہ حنفیہ پر ہی چلنے کے مدعی ہیں۔ ان کے

کفریات پر مطلع ہونے کے بعد پھر ان کے کفر سے کفِ لسان کرنا اسلام ہی سے خارج کر دے گا۔ کسی مسلمانی کا دعویٰ کرنے والے نے قرآن حکیم کے کلام اللہ ہونے کا انکار کر دیا باقی تمام ضروریاتِ دین کا اقرار کرتا ہے اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ پھر جو مسلمان اس کفر پر یقینی اطلاع رکھنے کے بعد ذرا سی بات کہہ کر اس کے کافر کہنے سے کفِ لسان کرتا ہے کافر ہو جائے گا۔ اس کا یہ دعویٰ کہ آخرت کے خوف سے کفِ لسان کرتا ہے جھوٹ قرار پائے گا...... اور اس کفِ لسان کو آخرت سے بے خوفی اور اسلام و کفر کو ایک کر دینا کہا جائے گا۔

رہا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفر سے احتیاط و کفِ لسان جس کے لیے آپ نے **سبحان السبوح، کوکبۂ شہابیہ، ماہنامہ المیزان** کا نام لیا ہے...... تو وہ تکفیر غیر مجمع علیہ کا حکم ہے جہاں احتیاطاً کفِ لسان سے دین تو کیا...... اصطلاحی مذہب بھی نہیں بدلتا...... یہاں نہ کوئی سنی بدل کر غیر سنّی ہوتا ہے...... نہ کوئی حنفی پھر کر غیر حنفی بن جاتا ہے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی پر جن ذمہ دار عُلمائے حرمین اور عُلمائے ہند نے فتویٰ دیا ہے وہ بر بنائے مذہبِ فقہا ہے...... خواہ اسے مولوی نذیر احمد صاحب گجرات نے نقل کیا ہو یا کسی اور صاحب نے...... مذہب فقہا پر اگر چہ صریح نا قابلِ تاویل کے الفاظ استعمال فرمائیں۔ ان کے نزدیک صرف تبیُّن دیکھا جاتا ہے...... اور مذہب متکلمین پر عُلما جب تک اجماع اور متعین و مفسر نہ دیکھ لیں...... تکفیر نہیں کرتے...... متکلمین کے مذہب پر فتویٰ مجمع علیہ ہوتا ہے...... جہاں انکار کی گنجائش ہی نہیں ہوتی۔ آپ غالباً یہ سمجھ رہے ہیں کہ شیخ جمال، سید احمد دحلان، مفتی ابوالسعود مدنی اور دوسرے عُلمائے کرام کی فہرست گنوا کر دھونس جم جائے گی

اور آپ کی تبدیلیٔ مذہب پر پردہ پڑ جائے گا......جی نہیں!

ان حضرات نے مولوی اسمٰعیل دہلوی پر مذہب فقہا کی بنیاد پر فتویٰ دیا ہے جو صحیح ہے چوں کہ مذہب متکلمین پر تاویل بعید کی گنجائش ہوتی ہے جیسا کہ آپ نے علامہ علی قاری مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرح فقہ اکبر کی عبارت نقل کی ہے کہ اگر قول میں ننانوے پہلو کفر کے ہوں اور ایک پہلو بھی اسلام کا نکلتا ہو تو اس کو قبول کرلیا جائے گا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفریات گنوانے کے بعد اس کی تکفیر سے اسی مذہب متکلمین پر احتیاط فرمائی ہے جو درست ہے۔

یہاں نہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر کوئی حکم لگتا ہے نہ آپ کے گنوائے ہوئے عُلمائے کرام پر...... بلکہ فتویٰ آپ پر عائد ہوگا کہ آپ ابھی تک حکمِ کلامی پر چاروں اکابر کی تکفیر کرتے کرتے اب ان اکابر دیوبند کے کفر کلامی مجمع علیہ کو مولوی اسمٰعیل دہلوی کے فقہی غیر مجمع علیہ حکم تکفیر پر قیاس کر کے آپ نے ان چاروں اکابرِ دیوبند کی تکفیر سے احتیاطاً سکوت کرلیا ہے...... جب کہ ان چاروں اکابر دیوبند کے کفریہ اقوال میں تاویل بعید کی کوئی گنجائش نہیں، سَو کیا ہزار تاویلات سے یہاں ایک بھی چسپاں نہیں ہوتی...... پھر آپ مجمع علیہ اور غیر مجمع علیہ سے واقف ہیں......آپ نے عبارتیں نقل کی ہیں جن پر بحث آگے آ رہی ہے۔

''کوکبۂ شہابیہ'' کو آپ نے دلیل میں پیش کیا ہے جس سے ''وقعات السنان'' کی طرح انکار نہیں کرسکتے جس میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے صاف مذہب فقہا کی وضاحت کردی ہے۔ افسوس کہ آپ دانستہ ''فرق مراتب'' ترک کر کے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور فرق مراتب کرنے والوں پر ''اندھا دھند رائے'' کا الزام بھی رکھ رہے ہیں یعنی ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' خود کفریات کے دلدل میں پھنستے چلے جائیں۔ کفر و اسلام کو

ایک کر کے اسلام ہی کو مسخ کر کے رکھ دیں اور دوسروں پر مشکلات میں پھنسنے کا گمان باطل تا کہ لوگوں کو دیوبندیت میں پھانسنے کا راستہ صاف رہے۔

آپ نے اسی نمبر ۶ رمیں احتیاط کا معنی بتانے کی بھی زحمت فرمائی ہے آپ لکھتے ہیں کہ:

''اب ہم آپ کو احتیاط کا معنی بھی بتادیں جس کے نہ معلوم ہونے سے آپ چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ سنیے علامہ شامی نے ردالمحتار میں اور علامہ طحطاوی نے بھی حاشیہ درمختار میں اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں تحریر فرمایا ہے، احتیاط کے معنی عمل باقوی الدلیلین کے ہیں، دلیل کفر اگر قوی ہے تو دلیل کفِ لسان وسکوت اقوی ہے''

بے شک علامہ شامی، علامہ طحطاوی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہم کا احتیاط کے معنی...... ''عمل باقوی الدلیلین ''......(یعنی بیان کردہ دو دلیلوں میں سے جو زیادہ قوی ہو اس پر عمل کرنے کو احتیاط بتانا) حق ہے۔ لیکن یہ آپ کا انتہائی فریب ہے کہ آپ نے اسی کے ساتھ یہ بھی جوڑ دیا کہ: ''دلیلِ کفر اگر قوی ہے تو دلیل کفِ لسان وسکوت اقوی ہے''۔

علامہ شامی، علامہ طحطاوی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ہرگز ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ...... ''دلیلِ تکفیر اگر قوی ہے تو دلیل کفِ لسان وسکوت اقوی ہے'' ...... یہ آپ کا دیوبندیت کی حمایت کے چکر میں اپنی طبیعت سے معنی گڑھ لینا بھی ہے اور اسے فقہا کی عبارت سے جوڑ کر لوگوں کو دھوکا دینا بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو آپ کے اس چکر سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

اس ''عمل باقوی الدلیلین '' کے کھلے ہوئے معنی یہ ہیں جو ایک کم پڑھے لکھے آدمی کو سمجھ میں بھی فوراً آتے ہیں کہ...... **جہاں دلیلِ تکفیر اقوی ہوگی وہاں تکفیر کرنے میں احتیاط ہے۔اور جہاں دلیل سکوت اقوی ہوگی وہاں سکوت کرنے میں احتیاط ہے**......نہ کہ مطلقاً آپ کا یہ گڑھ لینا کہ سکوت و احتیاط دلیل اقوی ہے۔لاحول و قوۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم

یہی قول کتنا صریح و پاکیزہ معنی دے رہا ہے کہ مذہب متکلمین پر اگر تاویل بعید کی بھی گنجائش نہیں وہاں تکفیر کرنے میں احتیاط بلکہ تکفیر ضروری، جیسے اکابر دیوبند پر......اور جہاں دلیل سکوت اقویٰ ہوگی یعنی مذہب متکلمین پر تاویل بعید بھی ہوسکے وہاں سکوت کرنے میں احتیاط ہے اگر چہ فقہا کفر کا فتویٰ دیں جیسے یزید اور اسمٰعیل دہلوی پر۔

آپ نے خود اپنی تحریر کے نمبر ۷ میں ردالمحتار کے حوالہ سے علامہ خیرالدین رملی استاذ صاحب درمختار سے نقل کیا ہے:

''ویدل علیٰ ذلك اشتراط کون ما یوجب الکفر مجمعاعلیه''

(ردالمحتار ،مطلب :فی حکم من شتم دین مسلم ۲۷۹/۶)

یعنی تکفیر کے لیے اجماع شرط ہے جب تکفیر پر اجماع ہوگیا تو یہاں احتیاطاً سکوت دلیل اقوی کہاں رہا؟

علامہ علاءالدین حصکفی کا قول آپ نے نقل کیا ہے:

''لا یفتی بتکفیر شئی منها الابما اتفق المشائخ علیه''

(رد المحتار علی الدرالمختار کتاب الجهاد باب المرتد ۲۷۱/۶)

اور آپ ہی نے خود اس کا ترجمہ کیا ہے:

''یعنی جو کلماتِ کفر فتوؤں میں بتائے گئے ہیں ہم ان میں سے کسی پر حکم

کفر نہ دیں گے مگر جس پر مشائخ کرام متفق ہو گئے ہوں اس پر حکم ضرور دیں گے“

کیوں جناب! کسی کفرِ قطعی پر آپ کے نزدیک حکمِ کفر دینا ضروری ٹھہرا وہاں سکوت دلیل اقوی کیسے رہے گا؟ تمام امت اس پر متفق ہے کہ کوئی مدعیِ اسلام اگر صریح طور پر یہ کہتا ہے کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت ونبوت کو اب نہیں مانتا تو وہ کافر ومرتد ہے۔ یہاں آپ کا احتیاطاً سکوت دلیل اقوی کہاں رہا؟

اکابر دیوبند کی حمایت میں یہ آپ کے باطل ومردود عادات واطوار ہیں کہ آپ وہ دلیلیں بھی لائیں جن میں مجمع علیہ ہونے کی بنیاد پر تکفیر کا حکم ضروریاتِ دین سے قرار پائے اور آپ احتیاطاً سکوت کو دلیلِ اقوی مان کر اس حکم ضروری کو باطل بھی قرار دیں اور لوگوں کو گمراہی میں ڈال دیں۔

توضیح ص ۵۲۵ پر اسی مبحث اجماع میں فرمایا:

” لاخفاء فی ان القول الثالث ان استلزم ابطال ما اجمعوا علیه کان مردوداً “(التلویح علی التوضیح مبحث الاجماع ۲/۴۳)

یعنی اس میں کوئی خفا وپوشیدگی نہیں ہے کہ تیسرا قول اگر مجمع علیہ کو باطل کرنے کا استلزام کر رہا ہے تو وہ مردود ہے۔

اس ساتویں نمبر میں آپ نے جو کچھ بیان دیا ہے اس کا انداز ایسا ہے جیسے جاہلوں، احمقوں، دل کے اندھوں کا میلہ لگا ہو اور آپ اپنا زورِ علم صرف کر کے ان کے سامنے اپنی صفائی پیش کر رہے ہوں اور بے چارے وہ تماشائی آپ کے بیان پر سر دھن رہے ہوں۔

پھر اس پر آپ کا یہ خیال اور توقع ہے کہ اہل سنت بھی آپ کو دادِ تحسین دیں گے اور آپ کی ہانک پر واہ واہ کرتے رہیں گے۔ آپ کی خامہ فرسائی یہ ہے۔

''مسئلہ تکفیر مسلم تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے، دیکھیے یزید پر امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکمِ کفر دیا اور سیدنا امام اعظم صاحب سے توقف منقول اور امام فخر الدین رازی اس کو مسلمان کہتے ہیں اور تین گروہ کافر جاننے والے اور مسلمان جاننے والے اور توقف وسکوت کرنے والے اہلِ حق اور اہل سنت ہیں۔''

(بات سیدھی کہیے نا کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں، میں نے اب جو سکوت اختیار کیا ہے اسی طرح مجھے بھی اہلِ حق اہل سنت سمجھیے)

اس کے بعد آپ نے احکامِ شریعت حصّہ دوم سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا وہ فتویٰ نقل کیا ہے جو آپ کے اسی مضمون کی تائید کرتا ہے اس کو نقل کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں۔

''دیکھئے ایک شخص یعنی یزید کے بارے میں اہلِ حق اہل سنت کے تین گروہ ہوگئے۔ ایک گروہ اس کو کافر مانتا ہے وہ بھی اہلِ حق اہل سنت ہیں، دوسرا گروہ اس کو مسلمان مانتا ہے وہ بھی اہلِ حق اہل سنت ہیں اور تیسرا گروہ اس کے بارے میں سکوت فرمارہا ہے وہ بھی اہلِ حق اہل سنت ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ تکفیر مسلم کا مسئلہ جو غیر اجماعی ہے نہ اعتقادی ہے نہ تقلیدی یہ مسئلہ تحقیقی ہے جس کے لیے متحقق وثابت ہو جائے وہ کافر کہے جس کے لیے پورے طور پر ثابت نہ ہو وہ اپنی تحقیق پر عمل کرے، جیسا کہ یزید کے معاملہ میں عُلما مختلف ہوگئے اور سب اہلِ حق اور جنتی

گروہ مانے گئے۔ ایک نے دوسرے پر نہ کوئی اعتراض کیا نہ کسی نے دوسرے کو برا کہا اگر مسئلہ اعتقادی ہوتا تو عُلماے کرام کا اختلاف کیسے ہوتا۔اب آپ اپنے قول پر غور کیجیے کہ احتیاطی کفِ لسان پر تبدیل مذہب کے لیے کیسے لب کشائی کی، ہمارے اسلاف کرام کا تو یہ طریقہ نہیں ہے۔ آپ نے یہ نئی راہ نکال دی۔ ہاں اگر کسی کی تکفیر پر اجماع ہو جائے تو اس وقت تکفیر ضروری ہے چنانچہ ہمارے عُلماے کرام کی تصریحات موجود ہیں کہ تکفیر کے لیے اجماع شرط ہے......**الخ**‘‘

جواباً عرض ہے۔ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ دلیلیں تو آپ وہ لا رہے ہیں جو بحمدہٖ تعالیٰ اہل سنت کے مذہب کی پوری پوری تائید کر رہی ہیں۔ وہی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا مسلک ہے اس پر بفضلہٖ تعالیٰ ہندوستان کے اہل سنت قائم ہیں اور دیو بندیہ، وہابیہ کی حمایت میں دیدہ دلیری اس قدر کہ الٹے ان دلیلوں کو آپ احتیاطی سکوت کی تائید میں پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالاں کہ یہ دلیلیں آپ کے سکوت واحتیاط کے پرخچے اڑا رہی ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مسلک یہی ہے کہ جو تکفیر مجمع علیہ نہیں ہے اس پر سکوت فرماتے ہیں۔ یزید کا کفر مجمع علیہ نہیں اس پر سکوت فرمایا اور جو کفر مجمع علیہ ہے اور جس پر حکم کرنے سے سکوت واحتیاط خود کفر ہے اس پر کسی کی رعایت نہیں فرماتے۔ اسی لیے مولوی اشرف علی تھانوی پر کفر قطعی کلامی کا حکم فرمایا۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سکوت صاف بتلا رہا ہے کہ صحابہ اور اکابر تابعین میں ہی اختلاف تھا اور اسی وقت تین گروہ موجود تھے اور اسی بنیاد پر بعد کے ائمہ وعُلما میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگر آپ بھی یزید کے بارے میں سکوت اختیار کریں یا مسلمان بتائیں یا کافر

کہیں تو ہم آپ کو نہ بے دین سمجھیں گے اور نہ ہی یہ کہیں گے کہ آپ حنفی نہیں رہے۔

مگر جناب یہاں بحث یزید کی طرح غیر مجمع علیہ کفر کے بارے میں نہیں ہے جس میں آپ کی باطل تحقیق کی گنجائش ہو اور جس میں اختلاف ہو نیز جس میں متکلمین احتیاط فرمائیں۔ یہاں بحث اس کفر کے بارے میں ہے جس میں اختلاف نہیں جو مجمع علیہ ہے جس پر متکلمین کفرِ قطعی کا حکم فرماتے ہیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی جس کو بسط البنان میں نصوصِ قطعیہ سے مانا ہے جہاں آپ کی تحقیق کے دروازے بند ہیں، جہاں مکتبی ملاّؤں کو کیا بڑے بڑے عُلما کو تسلیم کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

صریح توہینِ رسالت پر قرآن کریم کا حکم کفر منصوص ہے جس پر صحابہ کرام، تابعین کرام، ائمۂ فقہ، ائمۂ کلام، ائمۂ حدیث کا اجماع ہے اور اسی کی اتباع کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور علماے حرمین شریفین اور ہندوستان اور دیگر ممالک کے عُلما نے مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے کفری قول میں صریح التزامِ توہینِ رسالت پا کر ہی ان پر کفر کلامی کا حکم فرمایا ہے کہ جسے جان لینے کے بعد اعلیٰ حضرت اور وہ عُلما تکفیر نہ فرماتے تو خود ان پر کفر کا حکم ہوتا۔

بحمدہ تعالیٰ ہم اپنے قول پر پہلے بھی غور کر چکے تھے اور آپ کی اس طویل تحریر پر غور کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ آپ نے اچھی طرح اطلاع کے بعد مولوی اشرف علی تھانوی کے اس کفر وارتداد سے اب احتیاطاً سکوت کیا ہے جو صریح التزامی توہینِ رسالت پر منصوصِ قرآنی ہے، مجمع علیہ ہے، کلامی ہے۔ یزید کی طرح غیر مجمع علیہ نہیں ہے۔ آپ کے بارے میں ہمارا خیال تبدیلِ مذہب بمعنی تبدیلِ دین ہے۔ ہمارے اسلاف کرام کا یہی طریقہ ہے جو آپ کے ہی ذکر کردہ دلائل سے ثابت ہے۔ یہ ہماری نکالی ہوئی نئی راہ نہیں ہے بلکہ

ہمارے اسلاف کا بتایا ہوا راستہ ہے۔ صریح توہینِ رسالت پر اطلاع یقینی کے بعد سکوت منافقین ومرتدین کا دین ہے۔ آپ اپنی چالا کی سے مطلقاً کفِ لسان بولتے ہیں۔ دلیل جس پر سکوت کیا جاتا ہے غیر مجمع علیہ فقہی پیش کرتے ہیں اور حکمِ کلامی پر سکوت کرتے ہیں۔ یہ تبدیل دین پر بد دینی کی انتہا ہے۔

آپ نے لکھا ہے:

''ہاں اگر کسی کی تکفیر پر اجماع ہو جائے تو اس وقت تکفیر ضروری ہے''

ہم کہتے ہیں کہ آپ کا وہ قول کہ ''دلیل سکوت'' اقویٰ ہے کہاں باقی رہا۔ یہ آپ ایک جگہ کچھ اور، دوسری جگہ کچھ اور کہہ کر لوگوں کو دھوکا کیوں دے رہے ہیں۔ سارا زور آپ نے جو مطلقاً سکوت پر دیا تھا، وہ ''تکفیر ضروری ہے'' کہہ کر کیسے ٹوٹ گیا؟ سکوت کے بارے میں آپ کے ذکر کردہ اسلاف کی نصیحتوں کا کیا ہوگا جن کی وجہ سے آپ نے سکوت کیا۔

پھر آپ نے جو یہ کہا ہے کہ کسی کی تکفیر پر اجماع ہو جائے تو تکفیر ضروری ہے۔ اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا آپ جیسے محقق مولوی کا اجماع؟ کیا مجمع علیہ قول پر بعد کے زمانہ کے مولویوں کا اجماع؟ اسی طرح اگر غیر مجمع علیہ قول پر آپ کے زمانہ کے مولویوں نے الجواب صحیح کہہ کر اجماع کر لیا تو وہ غیر مجمع علیہ کفری قول کیا اب مجمع علیہ ہو جائے گا؟

آپ نے اسی کے بعد متصلاً علامہ شامی کی علامہ خیر الدین رملی سے نقل کردہ عبارت تحریر فرمائی ہے

''ویدل علیٰ ذلك اشتراط کون مایوجب الکفر مجمعا علیه''

(ردالمحتار مطلب فی حکم من شتم دین مسلم ٦/٢٧٩)

اور آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے:

''یعنی تکفیر کے لیے اجماع شرط ہے''

اس سے آپ کیا سمجھے؟ وہ قول جو مجمع علیہ کفر ہے۔ اگر آپ کے زمانہ میں کوئی وہی بکواس کرے تو کیا آپ کے زمانہ میں آپ جیسے سب مولوی تکفیر کریں تو کفر ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔

اسی طرح آپ نے علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے۔

''لا یفتی بالکفر بشیٔ منها الا بما اتفق المشائخ علیه''

(رد المحتار علی الدرالمختار کتاب الجهاد باب المرتد ٦/٢٧١)

اور آپ نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''یعنی جو کلماتِ کفر فتاوٰی میں بتائے گئے ہیں ہم ان میں سے کسی پر حکمِ کفر نہ دیں گے مگر جس پر مشائخ کرام متفق ہوں اس پر حکمِ کفر ضرور دیں گے۔ یہاں انہوں نے صاف فرمادیا کہ تکفیر کے لیے اتفاقِ مشائخ ضروری ہے۔''

پہلے تو آپ مولوی اشرف علی تھانوی جیسا قول ان فتوؤں کی کتابوں سے نکال کر بتائیے کہ مشائخ کرام نے اس قسم کے قول پر اختلاف کیا ہے جس کی وجہ سے اجماع نہ ہوسکا اور آپ نے اسی وجہ سے سکوت کیا ہے، آپ کی ساری پول کھلی جاتی ہے۔ پھر اس قول پر مشائخ کرام کے اتفاق سے کون سے مشائخ مراد ہیں؟ کیا مشائخ کے مجمع علیہ کفر پر آپ کے زمانہ کے آپ جیسے مشائخ کا دوبارہ اجماع؟ اس کے بعد آپ نے حموی کی صراحت ''بانها لو کانت تلك الروایة'' الخ نقل کر کے یہ تحریر فرمایا ہے:

''دیکھیے ان عبارات میں کیسی صاف تصریح ہے کہ تکفیر کے لیے اجماع شرط ہے، غیر اجماعی کفر میں اختلاف کرنا، کفِ لسان کرنا ہرگز طریقۂ اہل

حق اہل سنت و جماعت کے خلاف نہیں ہے بلکہ اہلِ حق کا طریقہ پہلے
سے یہی رہا ہے۔اہلِ ایمان وانصاف کے نزدیک قابلِ اعتراض یا قابلِ
ملامت نہیں ہوسکتا''

جی ہاں! تکفیر کے لیے اجماع شرط ہے مگر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے مولویوں اور مشائخ کا؟ یہ کوئی یزید اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی غیر مجمع علیہ تکفیر نہیں ہے کہ اختلاف کرنے والوں کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا اور انہیں اہل حق اہل سنت سمجھا جائے گا۔ ان پر کوئی ملامت نہیں کی جائے گی بلکہ یہ قادیانی کی طرح مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے مجمع علیہ کفریات قطعیہ کا مسئلہ ہے جس پر اطلاع کے بعد احتیاط وسکوت کرنے والوں کو چھوڑا نہیں جاتا نہ انہیں اہلِ حق اہل سنت سمجھا جائے گا ان پر یقیناً ملامت کی جائے گی یہی اہلِ ایمان وانصاف کا طریقہ رہا ہے۔آپ کی نقل کردہ مندرجہ بالا عبارات اسی کی ہدایت کررہی ہیں اور اسی پر آپ نے ابھی تک فتوے دیتے دیتے اب سکوت واحتیاط کیا ہے۔ آپ کہاں اہلِ حق اہل سنت سے باقی رہے۔آپ فرماتے ہیں:

''مسئلہ تکفیر یزید وتکفیر مولوی اسمٰعیل دہلوی پر غور کیجیے جس کو ہم اوپر بیان
کرچکے ہیں، لہٰذا بخوبی ثابت ہوگیا کہ غیر اجماعی تکفیر میں اختلاف یا
احتیاطاً کفِ لسان ہرگز طریقۂ اہلِ حق کے خلاف نہیں اور اس مقامِ تحقیق
میں بڑوں کی تکفیر چھوٹوں پر لازم نہیں۔امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ، امام اور
مجتہد مطلق ہیں جو مکفر یزید ہیں اور امام غزالی وفخر الدین رازی رحمۃ اللہ
علیہما ہرگز ان کے برابر نہیں ہیں مگر ان کے فتوے کے خلاف یزید کے
مسلمان ہونے کے قائل ہیں۔ان کی تحقیق کو اپنے لیے حجت نہیں مانا''

آپ چاہیں دو چار نہیں سینکڑوں، ہزاروں بار غور کریں۔ یزید واسمٰعیل کی تکفیر غیر مجمع علیہ ہی رہے گی جس پر اختلاف سے کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔آپ خود امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مسلک کے خلاف مسلمان ثابت کریں تو ہم آپ کے دین آپ کی سنیت پر اعتراض نہیں کریں گے اور قادیانی اور تھانوی کا کفر مجمع علیہ ہی رہے گا جہاں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی مخالفت اجماع کی مخالفت اور اس کو یزید اور مولوی اسمٰعیل دہلوی پر قیاس کرنا باطل اور بد دینی ہوگا۔

دلیل تو آپ غیر مجمع علیہ کفر کی دیتے ہیں۔ بات غیر مجمع علیہ کفر کی کرتے ہیں اور اس کو مجمع علیہ کفر پر چسپاں کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔آپ نے اپنی باطل تائید اور دیوبندیوں کی کافرانہ حمایت کے لیے حضرت سیدنا امام غزالی وحضرت سیدنا امام رازی رحمہما اللہ تعالیٰ کو بھی نہ چھوڑا۔ان پر العیاذ باللہ تعالیٰ بدترین الزام دھر کر رکھ دیا۔

امام رازی و امام غزالی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس تکفیر میں تقلید نہیں کی ہے جو غیر اجماعی ہے اور انہوں نے اس کفر کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک غیر اجماعی ہی سمجھا اور آپ کا یہ مغالطہ وفریب ہے کہ آپ اپنی طرح اپنے آپ پر قیاس کر کے یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ امام غزالی اور امام رازی رحمہما اللہ تعالیٰ وقت کے امام ہونے کے باوجود ساری عمر تک اس کو مجمع علیہ سمجھتے رہے۔اخیر عمر میں انہوں نے اس کو غیر مجمع علیہ سمجھ کر یزید کو مسلمان بتایا۔ اخیر عمر میں ان کی سمجھ میں آیا کہ وہ کفر نہ تھا۔ اسلام تھا۔ جیسے آپ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتوے کو مجمع علیہ سمجھتے رہے اسی پر فتویٰ دیتے رہے۔ دیوبندیوں کا رد کرتے رہے۔ان کے خلاف مناظروں میں ڈٹے رہے اب اخیر عمر میں آپ کی سمجھ میں آیا کہ ''خود غلط بود آنکہ ما پنداشتیم'' اعلیٰ حضرت کا فتویٰ جس کو ہم ساری عمر مجمع علیہ

سمجھتے رہے وہ غیر مجمع علیہ نکلا۔'' مازیاں راچشم یاری داشتیم''

کہیے جناب! آپ نے اپنے آپ کو کیا سمجھ کر امام رازی اور امام غزالی پر قیاس فرمایا ہے۔ رب تبارک وتعالیٰ ان دونوں اماموں کو جنت الفردوس عطا فرما کر ان کے مدارج بلند فرمائے۔ الحمدللہ کہ ان دونوں اماموں نے آپ کی طرح بد دینوں کی حمایت میں امت کو فریب اور دھوکا نہیں دیا ہے۔ دین میں بد احتیاطی اور خیانت نہیں کی ہے۔ جہالت کا مظاہرہ نہیں کیا ہے، ان حضرات نے سچی رہنمائی فرمائی ہے۔ جہاں اکابرِ امت اور چاروں امام جس کفر پر متفق ہو گئے اس کو مجمع علیہ ہی سمجھا، مجمع علیہ ہی بتایا اور اس پر شرعی احکام کھل کر بتا دیئے۔

آپ نے اب دیوبندیوں کا دین اختیار کرنے کے لیے دانستہ اس تمیز کو ترک کر دیا ہے کہ کفر فقہی الگ ہے، کفر کلامی الگ ہے مجمع علیہ الگ ہے، غیر مجمع علیہ الگ ہے۔ دونوں کا ایک دوسرے پر قیاس کرنا باطل اور بد دینی ہے۔ الحمدللہ کہ اہل سنت اتنا ضرور سمجھتے ہیں۔ آپ یہ امید ہی نہ رکھیے کہ اہل سنت آپ کے اختیار کردہ دیوبندی دین کو قبول کرلیں گے اور آپ کو سنّی مانتے رہیں گے۔ آپ نے اس طویل تحریر میں اپنے طرز پر فضول بار بار مجمع علیہ غیر مجمع علیہ کو دوہرایا ہے۔ ہم آپ ہی کے جواب کے لیے مزید بحث دلائل کے ساتھ اخیر میں کریں گے۔

اس کے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''مسئلہ تکفیر مسلم بہت نازک مسئلہ ہے جس کی ممانعت میں احادیثِ صحیحہ وارد ہوئی ہیں''

جی ہاں! آپ نے یہاں ناصحانہ اور واعظانہ انداز میں پھر اسی پُر فریب اطلاق

سے کام لیا ہے جو آپ نے یزید اور تھانوی صاحب کے درمیان قائم کیا ہے۔ آپ کا مطلقاً ممانعت کا دعویٰ سفید جھوٹ اور احادیثِ کریمہ پر بہتان ہے۔ آپ نے بخاری و مسلم کی جن حدیثوں کو نقل کیا ہے وہی حدیثیں صاف دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر رہی ہیں۔ آپ نے بخاری و مسلم کی پہلی حدیث یہ نقل کی ہے

''ایمارجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما''

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الآداب باب حفظ اللسان والغیبة والشتم ص ۴۱۱ ط: مجلس برکات مبارکپور یوپی)

اور آپ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے:

''یعنی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے پس بیشک لوٹتا ہے اس کلمہ کفر کے ساتھ ایک دن دونوں میں کا۔ یعنی کہنے والا یا جس کے لیے کہا گیا''

یہ لفظ ''ایک دن'' حدیث شریف میں نہیں ہے، یہ آپ کا ترجمہ میں اختراع ہے اور دیوبندیوں کے دین کی طرف لوگوں کو گھسیٹنے کے لیے فن وعظ و نصیحت کے ساتھ حدیث شریف کے مفہوم کو ہی بدل ڈالنا ہے کہ ان کو کافر کہنے سے ڈرو، ورنہ وہ کافر ہوں یا نہ ہوں تم نے کافر کہا تو کسی نہ کسی دن وہ کفر تم پر ضرور لوٹ جائے گا...... حدیث شریف کے اس خوف دلانے کی وجہ سے ہی میں نے اشرف علی تھانوی وغیرہ کو کافر کہنا چھوڑ دیا ہے اب اپنی زبان بند کر لی ہے۔

آگے اب قادیانی کی باری بھی شاید آ جائے۔ یہ حدیث بھی بسط البنان کی طرح اخیر عمر میں آپ کی نظر سے گذری ہے۔

حدیث شریف اپنا مفہوم صاف بتا رہی ہے اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو

کافر کہتا ہے تو دو میں سے ایک بات ہوگی...... پہلی یہ کہ جس کو کافر کہا ہے اس میں واقعی کفر ہوگا، تو یہ کہنا صحیح رہے گا اور جس کے لیے کہا ہے وہ کافر ہوگا...... دوسرے یہ ہے کہ جس کو کافر کہا ہے اگر اس میں کوئی کفر نہیں ہے تو ایک مسلمان کو کافر کہنے سے کہنے والا خود کافر ہوجائے گا۔ گویا یہ کافر کہنا دونوں میں سے کسی ایک پر ضرور لوٹ جائے گا۔ لہٰذا کافر کہنے سے پہلے سوچ سمجھ لو کہ اس میں کفر ہے یا نہیں۔ اندھا دھند کسی کو کافر مت کہو۔

بخاری شریف کی آپ نے دوسری حدیث نقل کی ہے۔

''لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالك'' (ایضاً)

آپ نے ترجمہ کیا ہے:

''یعنی نہیں تہمت کرتا کوئی کسی شخص پر فسق کی اور نہیں تہمت کرتا کوئی شخص کو کافر کی مگر پھرتا ہے کلمہ فسق و کفر کہنے والے پر۔ اگر دوسرا ایسا نہیں ہے جس کے لیے کہا''

یہ حدیث بھی آپ نے بسط البنان کی طرح بڑھاپے میں پڑھی ہے۔

کیوں صاحب! کیا آپ ہی کی نقل کردہ حدیث میں یہ جملہ...... ''ان لم یکن صاحبه کذالك''...... موجود نہیں ہے؟ اور کیا آپ ہی کے ترجمہ میں یہ جملہ...... ''اگر دوسرا ایسا نہیں ہے''...... آپ نے نہیں لکھا ہے؟۔ پھر آپ نے مطلقاً ممانعت کہہ کر حدیث شریف پر بہتان کیوں باندھا؟...... حدیث شریف صاف فرمارہی ہے کہ...... کہنے والے پر یہ کفر جب لوٹے گا کہ جس کو کہا گیا ہے اس میں کفر نہ ہو۔ اگر اس میں کفر موجود ہے تو کہنے والے پر ہرگز نہیں لوٹے گا۔ اور آپ یہ دھوکا دے رہے ہیں کہ چاہے کسی میں کفر وارتداد ہی

کیوں نہ بھرا ہو حدیث شریف منع کر رہی ہے کہ اس کو بھی کافر نہ کہو۔ کیوں جناب! اطلاع یقینی شرعی کی قید تو بہت دور سے نظر آ گئی اور حدیث شریف نقل کرنے کے بعد بھی سامنے کے سامنے......"ان لم یکن صاحبه کذالك"......"اگر دوسرا ایسا نہیں ہے"......کی قید دکھائی نہیں دی؟

ایسے ہی آپ نے بخاری و مسلم سے تیسری حدیث نقل کی ہے:

"من دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله وليس كذلك الا حار عليه" (ایضاً)

آپ نے ترجمہ کیا ہے:

"یعنی جو شخص پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے اس کو دشمن خدا کا اور نہیں ہے وہ شخص ایسا مگر رجوع کرتا ہے کفر یا عداوت اس کہنے والے پر یعنی کہنے والا خود کافر یا دشمنِ خدا بن جاتا ہے"

معلوم ہوتا ہے ممانعت کی ساری حدیثیں پڑھنے کا موقع آپ کو اب ضعیفی میں ہی ملا ہے۔ اس حدیث شریف میں بھی یہ جملہ صاف موجود ہے......"وليس كذلك"...... اور آپ نے ترجمہ بھی لکھا ہے......"اور نہیں ہے وہ شخص ایسا"......یعنی ممانعت اس وقت ہے کہ کوئی شخص کافر یا دشمنِ خدا نہیں ہے پھر اس کو کافر یا دشمنِ خدا کہا تو خود کافر یا دشمنِ خدا ہو جائے گا۔ مگر برا ہو دیوبندی حمایت کا کہ آپ اطلاق کے ساتھ دھوکا دے کر باور یہ کرانا چاہتے ہیں کہ کافر اور دشمن کو بھی کافر اور دشمنِ خدا کہنے کی ممانعت ہے۔

ان احادیثِ کریمہ سے دھوکا دینے کے بعد آپ نے جو فریب پر فریب دیا ہے وہ بہت زیادہ افسوسناک ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"غور کیجئے ان احادیثِ کریمہ صحیحہ میں کیا ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔ علماء کی

تقریرات اور بیانات ان احادیث کے متعلق ہمارے پیشِ نظر ہیں۔ان حضرات کا کلام جو ان احادیث کے بارے میں ہے وہ ہم کو بفضلہٖ تعالیٰ معلوم ہے لیکن......الخ،،

کیوں صاحب! یہ لیکن کہہ کر پلٹا کھانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ آپ خوب جانتے تھے کہ ان احادیث شریفہ صحیحہ سے آپ کا باطل مدعا ثابت نہ ہوگا۔احادیث کریمہ اپنا مطلب خود صاف صاف بتلارہی ہیں۔اجلہ عُلماے کرام نے جو معنی بتائے ہیں ان پر جو تقریریں فرمائی ہیں وہ سب آپ کے خلاف ہیں کافر و مرتد کو کافر و مرتد کہنے سے منع نہیں کرتی ہیں لہٰذا یہ اعتراف کرلو کہ عُلما کے بیانات وتقریرات کلام سب میرے یعنی مولوی خلیل احمد صاحب کے پیش نظر ہیں۔مگر چوں کہ میں خود محقق و مدقق ہوں۔ان عُلما کی بات کیسے مان سکتا ہوں۔دیکھو احادیث کے اس مفہوم کو اصحابِ فقہ کی عبارتوں سے کیسے لڑاتا ہوں کہ دنیا کے بڑے بڑے بددین فریب کار بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔لہٰذا آپ اپنے ہی ہاتھوں اپنا دین وایمان چھلنی کرنے کے بعد لفظ ''لیکن'' سے ان زخموں کا علاج کررہے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

''لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان احادیث کے ظاہر مضمون کے مطابق حکم علماء امتِ مرحومہ کی کثیر تعداد نے نہیں دیا گیا۔ان کا وہ حکم غلط کہا جاسکتا ہے''

مگر اس ''لیکن'' کے فریب سے علاج کیا ہوتا یہ ''لیکن'' اور بھی چھلنی کرگیا۔باطل کی حمایت کا انجام،صریح کفر وارتداد کی حمایت کا نتیجہ،آپ کی بلند و بالا تحقیقات حسبِ ذیل ہیں۔

۱:۔آپ نے احادیثِ کریمہ کے ظاہری مضمون کے خلاف اپنا یہ ظاہری مفہوم گڑھا کہ احادیث مطلقاً ممانعت کررہی ہیں۔

۲:۔آپ نے دانستہ علماے حدیث کے مفہوم، بیانات تقریرات سے روگردانی کی۔

۳:۔آپ نے اپنے گڑھے ہوئے ممانعت کے مفہوم کو کثیر عُلماے فقہ کے سر تھوپ دیا کہ انہوں نے یہی میرا ظاہری مفہوم مراد لیا ہے اور اسی طرح کثیر عُلماے فقہ پر بہتان باندھا۔

۴:۔آپ نے عُلماے حدیث اور عُلماے فقہ کو آپس میں لڑا دیا کہ وہ کچھ اور معنی لے رہے ہیں ......اور وہ کچھ اور معنی لے رہے ہیں ......اور یہ سرے سے اتہام اور جھوٹ ہے۔چنانچہ آپ نے آگے تنبیہاً لکھا ہے۔

''سنئے امام فقیہ ابوبکر اعمش اور تمام ائمہ بلخ اور کثیر ائمہ بخاریٰ مسلمان کے کافر کہنے والے کو مطلقاً کافر کہتے ہیں۔بلکہ صحیح اور معتمد مختار للفتویٰ میں تصریح ہے کہ مسلمان کو نہ بروجہ شتم بلکہ بطور اعتقاد و جزم کے کافر کہے گا تو خود کافر ہوجائیگا۔درمختار باب التعزیر میں فرمایا بـــــہ یفتیٰ اور فتاوی عالمگیری و ردالمحتار میں فرمایا انه المختار للفتویٰ الغرض مسلمان کو کافر کہنے والا ابو بکر اعمش اور تمام مشائخ بلخ اور اکثر مشائخ بخاری کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور مفتی به پر مسلمان کو نہ بروجہ شتم بلکہ اعتقاداً اور جزم کے طور پر کافر کہنے والا کافر ہے۔یہی وجہ ہے کہ ائمہ کرام اس مقام پر احتیاط ہی کرتے ہیں اور احتیاط کا حکم دیتے ہیں اس لیے کہ مسئلہ تکفیر امر دینی ہے اور امورِ دینیہ میں خاص طور پر احتیاط کا حکم ہے۔''

ہم نے آپ کی عبارت پوری نقل کردی ہے تاکہ آپ کا دھوکا دینا کس قدر بلندی پر پہنچا ہوا ہے خوب آشکارا ہوجائے۔درمختار کی وہ اصل پوری عبارت جس کی طرف آپ نے ......''به یفتی''...... کہہ کر اشارہ کیا اور عبارت کھا گئے، یہ ہے:

” (وعزر) الشاتم (بیا کافر)وھل یکفران اعتقد المسلم کافراً؟

نعم ، والا لا ، به یفتی“

(رد المحتار علی الدر المختار باب التعزیر مطلب فی الجرح المجرد ٦/٨٥)

یعنی کسی مسلمان کو”اے کافر“ کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی جائے گی۔

پھر سوال یہ ہے کہ اگر وہ گالی دینے والا اس مسلمان کے مسلمان ہونے

کے باوجود کافر ہونے کا اعتقاد بھی رکھتا ہے تو کیا اس گالی دینے والے کی

اس اعتقاد کی وجہ سے تکفیر بھی کی جائے گی؟......جواب یہ ہے کہ ہاں

اگر اس مسلمان کے کافر ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو تو تکفیر کی جائے گی اور

اگر کافر ہونے کا اعتقاد نہ رکھ کر اے کافر کہا تو تکفیر نہیں کی جائے گی۔

کیوں جناب! کھلی کچھ آنکھیں، آپ کے حامی فقہائے کرام کس تفصیل سے کیا احکام بیان کر رہے ہیں اور آپ اس کو مطلقاً ممانعت پر محمول کر رہے ہیں یا مولوی اشرف علی تھانوی کی حمایت میں آنکھ ہی بند کر لی ہے۔

اسی طرح آپ نے ردالمحتار کا حوالہ دیا اور عبارت گول کر گئے جو حسبِ ذیل ہے:

” قال فی **النهر** وفی **الذخيرة** :المختارللفتویٰ انه ارادالشتم ولایعتقده کفراً لایکفر، وان اعتقده کفراً فخاطبه بھٰذا بناء علیٰ اعتقاده انه کافر یکفر، لانه لمااعتقد المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفراً “(ایضاً)

یعنی نہر اور ذخیرہ میں ہے کہ مختار فتوے کے لیے یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان

کسی مسلمان کو”اے کافر“ کہتا ہے اور اس نے صرف گالی کی نیت کی اور

مسلمان کو کافر نہیں اعتقاد کرتا ہے تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور اگر اس مسلمان کو کافر اعتقاد کیا پھر اس کو ''اے کافر'' کہہ کر مخاطب کیا، اپنے اس اعتقاد پر کہ وہ کافر ہے تو اس کی تکفیر کر دی جائے گی اس لیے کہ جب اس نے ایک مسلمان کو کافر اعتقاد کیا تو بیشک دین اسلام کے بارے میں کفر کا اعتقاد رکھا۔

اسی طرح آپ نے عالمگیری کا حوالہ دیا اور عبارت ہضم کر دی جو مندرجہ ذیل ہے:

''کان الفقیہ ابو بکر الاعمش البلخی یقول: یکفر ھٰذا القائل وقال غیرہ من مشایخ بلخ رحمھم اللہ تعالیٰ: لایکفر . والمختار للفتویٰ فی جنس ھٰذہ المسائل ان القائل بمثل ھٰذہ المقالات ان کا ن ارادالشتم ولا یعتقد ہ کا فراً لایکفر . وان کان یعتقد ہ کا فراً فخاطبہ بھٰذابناءً علیٰ اعتقادہ انہ کافر ، یکفر . کذافی الذخیرۃ''

(فتاویٰ عالمگیری الباب التاسع فی احکام المرتدین ۲/۳۷۸ ط: زکریابکڈپو دیوبند)

یعنی فقیہ ابو بکر اعمش بلخی فرماتے ہیں کہ: ''اے کافر'' کہہ کر گالی دینے والے کی تکفیر کر دی جائے گی (وہ صرف گالی کی نیت کرتا ہو جب بھی مسلمان کو کافر سمجھ کر گالی دی ہو جب بھی) اور آپ کے علاوہ بلخ کے تمام مشائخ فرماتے ہیں کہ تکفیر نہیں کی جائے گی اور فتویٰ کے لیے مختار ان مسائل کی جنس میں یہ ہے کہ ان اقوال کی طرح کہنے والا اگر صرف گالی کا ارادہ کر رہا ہے اور اس مسلمان کو کافر نہیں اعتقاد کرتا تو تکفیر نہیں کی جائے

گی اور اگر اس مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے پھر ''یا کافر'' کہہ کر مخاطب کیا اپنے کافر سمجھنے کی بنیاد پر تو اس کی تکفیر کر دی جائے گی۔

پھر عالمگیری کی اس عبارت میں فقیہ ابو بکر اعمش کے اسی اطلاق کا ہی تو ذکر ہے جو صرف گالی کی نیت اور کافر ماننے کی نیت کے درمیان ہے......فقیہ ابو بکر اعمش کے قول میں بھی آپ کے اس اطلاق کی ہوا کہاں ہے جو مسلمان اور مرتد کے درمیان ہے کہ مطلقاً کافر کہنے کی ممانعت ہے......فقیہ ابو بکر اعمش تو یہ کہہ رہے ہیں کہ مسلمان آپس میں جو ایک دوسرے کو ''اے کافر'' کہہ کر گالی دیں یا تکیہ کلام بنالیں ان کا یہ حکم ہے کہ چاہے وہ اس مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے یا مسلمان اعتقاد کر کے کہے ہر حال میں وہ کافر ہو جائے گا۔

شرح فقہ اکبر میں فرمایا:

" رجع الکل الیٰ فتاوی ابی بکر البلخی رحمہ اللہ .

وقالوا: کفرالشاتم"

(منح الروض الازھر فی شرح الفقہ الاکبر مبحث الفاظ فیھا کفر والفاظ لایکون ص ٤٨٩ ط: دارالبشائرالاسلامیة بیروت)

یعنی: سب فقہا اسی فتوے کی طرف لوٹ آئے جو امام ابو بکر بلخی کا تھا کہ مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے۔

مگر افسوس ہے کہ آپ اپنی عقل وخرد، فکر ونظر، دین ودیانت سب مولوی اشرف علی تھانوی کی توہین وتنقیص رسالت پر قربان کر کے یہ معنی لے رہے ہیں کہ فقیہ ابو بکر اعمش نے یہ فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان مرتد ہو گیا پھر اس کو کافر کہا تو جب بھی کافر ہو جائے گا۔ اور مسلمان ہے کافر ومرتد نہ ہوا اور اس کو کافر کہا جب بھی کافر ہو جائے گا۔ لاحول ولا قوۃ

الا باللہ العلی العظیم۔

کچھ اور ملاحظہ فرمائیے تاکہ فرار کا کوئی راستہ کھلا نہ رہے۔ درِمختار سے آپ کے اسی نقل کردہ حوالہ کی عبارت کا یہ حصّہ......''ان اعتقدہ المسلم کا فرانعم ''......کے تحت ردالمحتار میں فرمایا:

''ای یکفر ان اعتقدہ کافرا لا بسبب مکفر''

(رد المحتار باب التعزیر مطلب فی الجرح المجرد ۶/۸۵)

یعنی تکفیر اس وقت کی جائے گی جب کہ اس کا فر کہنے والے نے اس مسلمان کو بغیر کسی کافر بنانے والی بات کے کافر کہا ہو۔

کیوں جناب! اب تو آپ اجاگر ہو گئے، اور بالکل خالی ہاتھ بھی رہ گئے اور اگر آپ کی ابھی تسلّی نہ ہوئی ہو تو شرح مواقف مرصد ثالث مقصد خامس کی یہ اخیر عبارت بھی ملاحظہ فرمالیجیے آپ کی بخاری و مسلم کی اسی نقل کردہ حدیث

'' من قال لاخیہ المسلم یا کافر فقدباء بہ احدھما''

کے تحت فرمایا:

'' (و)مع ذلک نقول **(المراد مع اعتقاد انہ مسلم فان من ظن بمسلم انہ یھودی او نصرانی فقال لہ : یاکافرلم یکن ذلک کفراًبالاجماع)** ''

(شرح مواقف، موقف سادس، مرصد ثالث، مقصد خامس ۸/۳۷۵، طبع: دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یعنی یہ حدیث آحاد سے نہ ہو جب بھی اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جس کو کافر کہہ رہاہے اس کے مسلمان ہونے کا اعتقاد کر کے کافر کہا تو خود کافر ہو جائے گا

اور اگر کسی مسلمان کے بارے میں اس کا گمان یہ ہے کہ وہ یہودی ہے یا یہ کہ وہ نصرانی ہے اس گمان پر اگر اس نے اس کو اے کافر کہا تو اس سے وہ کہنے والا بالا جماع کافر نہ ہوگا۔

کیا فقیہ ابو بکر اعمش آپ کے نزدیک اس اجماع سے الگ ہیں؟

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب! کچھ اور باقی رہ گیا۔ آپ نے ''سنیئے'' کہہ کر امام فقیہ ابو بکر اعمش، ائمۂ بلخ، ائمۂ بخاری پر جو بہتان باندھا تھا کہ یہ حضرات کافر کہنے کی مطلقاً ممانعت کرتے ہیں جس کو آپ نے اس مقصد کے لیے استعمال کیا تھا کہ اگر میں بھی مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کو کافر کہنے سے سکوت واحتیاط کروں تو ان فقہا کی مطلقاً ممانعت میں داخل ہو جاؤں گا......ان سب کا بھانڈا پھوٹ کر رہ گیا......اور آپ کا کذب وفریب بامِ عروج پر پہنچ کر آپ پر رو رہا ہے یا قہقہے لگا رہا ہے......اس کا کچھ اندازہ آپ کو ہوا؟

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ کہاں ہیں؟ اعلیٰ حضرت قدس سرہ علمائے حرمین شریفین اور دوسرے علما نے کوئی گالی نامہ لکھ کر ''حسام الحرمین'' کے نام سے شائع نہیں کیا ہے کہ آپ فقہا کی گالی والی عبارتوں کا سہارا لینے لگے۔ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ اکابر دیوبند اور قادیانی نے شان اَحدیت وشانِ رسالت ونبوت میں جو گالیاں بکی ہیں ان پر شرعی یقینی اطلاع کے بعد ان گستاخوں پر کفر وارتدادِ کلامی کا فتویٰ دیا ہے۔ اب آپ کو تھانوی اور قادیانی سے عقیدت ہو جائے۔ اور آپ کی ''بناوٹی مطلقاً ممانعت'' آپ کو ''سکوت واحتیاط'' کا ''حکم'' دے اور آپ اس کو ''بسر وچشم'' قبول کر کے احتیاط وسکوت کر لیں تو یہ آپ کا ''کفری حصّہ'' ہے جس کو کوئی دلیل آپ سے چھین نہیں سکتی۔

آپ نے محدث عبد الرزاق، ابن عدی، امام بیہقی سے بھی حدیث نقل کی ہے:

”خذالامر بالتدبیر فان فی عاقبتہٖ خیراً فامض وان خفت غیا فامسك“

(شعب الایمان للبیهقی باب فی تعدید نعم الله عزوجل وشکرها فصل فی فضل العقل رقم الحدیث ٣٦٣٩ ، ٤/١٥٨ ط:دارالکتب العلمیة)

آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے:

”یعنی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کام کو تدبیر کے ساتھ کرو اگر اس کا انجام خیر یعنی بہتر ہو تو اس کو اختیار کرو اور اگر اس کے انجام سے تو خوف کرے تو رک جا“

یہ اچھا ہوا کہ آپ نے اس حدیث سے اتنی بات تو صاف کر دی کہ اجماعی کفر پر حکم کفر دینے سے عاقبت برباد ہونے کا خطرہ نہیں ہے بلکہ سکوت کرنے پر عاقبت برباد ہونے کا یقین ہے اسی لیے آپ نے اسی حدیث کو نقل کر کے فرمایا ہے کہ:

”غیر اجماعی تکفیر مانع احتیاط وسکوت نہیں ہوسکتی ۔ غیر اجماعی تکفیر کی صورت میں احتیاط کرنے والا صاحب شریعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر عامل ہے اس پر اعتراض کی شرعاً کوئی گنجائش نہیں“

جی ہاں! لیکن کیا آپ سے اس کی امید ہے کہ آپ دیوبندیوں کی حمایت میں کوئی قاعدے کی بات کریں گے؟......اپنی اس غیر اجماعی اور اجماعی دونوں اصلوں میں امتیاز قائم رکھ کر پھر ”مطلقاً ممانعت“ کی طرف پلٹا نہیں کھائیں گے؟......اکابر دیوبند کو بچانے کے لیے باطل تدبیریں نہ نکالیں گے؟

پھر ابھی ابھی آپ نے اوپر متصل فقیہ ابوبکر اعمش ، ائمۂ بلخ وکثیر ائمۂ بخاریٰ پر

''مطلقاً ممانعت'' کا جو بہتان رکھا ہے اس کا کیا ہوگا؟ اور اس کو رد کرنے کے لیے آپ کون سی تدبیر نکالیں گے؟......دیکھیے! آگے آپ کی یہ طویل تحریر کیا بتاتی ہے۔

آپ کی اس عبارت سے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ، عُلمائے حرمین شریفین وغیرھم نے ''حسام الحرمین'' میں مولوی اشرف علی تھانوی کی جو تکفیر کی ہے وہ غیر اجماعی ہے۔

آپ نے ''کوکبۂ شہابیہ'' دیکھا ہے جس میں صاف تحریر ہے کہ حکمِ فقہی پر مولوی اسمٰعیل دہلوی پر یہ کفریات لازم آتے ہیں، لیکن حکمِ کلامی (یعنی حکم اِجماعی) پر کفِ لسان کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بحوالہ ''احکام شریعت'' آپ نے یزید کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ''مسلک سکوت'' نقل کیا ہے جس کی وجہ ''غیر اجماعی کفر'' ہے۔

کیا آپ کے نزدیک اعلیٰ حضرت قدس سرہ اس قدر بد احتیاط تھے کے مولوی اسمٰعیل دہلوی، یزید کے غیر اجماعی کفر پر تو احتیاط فرمائی، کفِ لسان کیا، اور مولوی اشرف علی تھانوی کے اس غیر اجماعی کفر پر الٹی تکفیر کلامی کردی جس کو اب آپ اخیر عمر میں سمجھے ہیں۔

کیوں جناب! کیا اسی طرح آپ کا کلام ''حسام الحرمین'' پر نہیں ہے؟ کیا یہی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ آپ کا حسنِ ظن ہے۔ اسی مقصد کو بتانے کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔

جناب! آپ کی طویل تحریر سے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ اکابر دیوبند کے بچانے کے لیے اگر بات مطلقاً ممانعت کی چل جائے تو اطلاق چلاؤ، توڑ مروڑ کر احادیث وفقہ کی عبارتوں کے معانی بیان کرو۔ اگر اطلاق نہ چلے تو ''اجماعی'' اور ''غیر اجماعی'' کے شوشے چھوڑتے رہو اور آپ جانتے تھے کہ چلے گی تو کچھ نہیں لہٰذا اَخیر میں تھانوی صاحب

وغیرہ کی توبہ ورجوع کا تیر تیار رکھو۔ پوری ''حسام الحرمین'' کے احکام بسمل ہو جائیں گے۔ کسی صورت چاروں اکابر دیوبندیہ جیسے بدترین گستاخوں کے ساتھ آپ کے وابستہ رہنے کی سبیل نکل آئے گی مگر آپ کو کیا خبر تھی کہ ان کرتوتوں کا کیا انجام ہونے والا ہے۔

آپ کی اس غیر اجماعی تحریر کی روشنائی ابھی خشک بھی نہ ہونے پائی تھی کہ فوراً آپ نے متصل ''مطلقاً ممانعت'' کا ''فریب کارانہ انداز'' شروع کر دیا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے حوالہ سے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل کرنے کے بعد آپ نے جو اطلاق پر زور دیا ہے وہ یہ ہے:

''دیکھئے امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کیسی عظیم الشان وصیت فرمائی ہے کہ کافر کہنے میں بڑا خطرہ ہے اور کافر کہنے سے خاموش رہنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے ہر ذی عقل جانتا ہے کہ خطرہ کی راہ سے بچنا چاہیے اور بے خطرہ راہ کو اختیار کرنا چاہیے۔''

یعنی مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک امام حجۃ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عظیم الشان وصیت فرمائی ہے کہ کفر مجمع علیہ ہو یا غیر مجمع علیہ یعنی فقہی ہو یا غیر فقہی ہر صورت میں کافر کہنے میں خطرہ ہے اور کافر کہنے سے خاموش رہنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور اس طرح آپ کے اطلاق اور آپ کے اس فاسد قول کی تائید ہو جائے کہ ''دلیلِ سکوت اقوی ہے'' اب کیا ہے کوئی مسلمان وحدانیت کا انکار کر دے، کوئی مسلمان رسالت کا انکار کر دے کوئی خدائے قدوس کی شان میں گستاخیاں کرے، انبیاے کرام علیہم السلام کی جناب میں توہین کرے۔ قادیانی انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں منہ بھر بھر کر گالیاں دے نبوت کا دعویٰ کرے، مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری جیسے ذی عقل نے بے خطر راستہ

بتایا ہے کہ امام غزالی کی عظیم الشان وصیت ہے کہ خیریت اسی میں ہے کہ اس کو کافر نہ کہو۔ کوئی اگر کہتا بھی کہ اس طرح تو اسلام بھی باقی نہ رہا تو یہی جواب دو کہ امام غزالی کی عظیم الشان وصیت پر مولوی خلیل احمد صاحب جیسے عقلمند بھی عمل کر رہے ہیں اور تم بھی عمل کرو، چپ چاپ رہو، سکوت اختیار کرو، منہ سے ہرگز اسلام باقی نہ رہنے کی بات ہی نہ نکالو۔ نعوذ باللہ من ذلک

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! ایک صرف دیوبندیہ وہابیہ کو ہی کیوں آپ اپنی اس عظیم الشان وصیت سے مستفیض فرما رہے ہیں کچھ قادیان کی بھی خبر لیجیے، دنیا کی تکفیر سے قادیانیوں مرزائیوں پر زمین تنگ ہے آپ وہاں بھی اس عظیم الشان وصیت کو لے کر پہنچ جائیے۔ آپ کے اس مژدۂ نو بہار سے ان کی جان میں جان آئے گی۔ دیوبندی بھی آپ کی وصیت سے فائدہ اٹھا کر انہیں اپنی حدود عمل میں پناہ دیں گے۔

براہو گستاخان دیوبند کی حمایت کا آپ نے امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی بہتان عظیم رکھ ہی دیا کہ انہوں نے ایسی مطلقاً ممانعت کی وصیت فرمائی ہے اور بدترین گستاخوں کی توہین پر سکوت اختیار کرنے میں وہ آپ کے ساتھ ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ حالاں کہ آپ کی اسی نقل کردہ تحریر میں امام غزالی یہ فرما کر ......"غیر المنافقین لھا و المنافقة تجویزھم الکذب علیہ"...... بری الذمہ ہو گئے ہیں کہ جو شخص منافقت سے کلمہ پڑھتا ہے اور اہل قبلہ بنتا ہے اور منافقت یہ ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کذب جائز رکھتا ہے (جس میں استہزا و توہین و تنقیص رسالت بھی داخل ہے) اس کے بارے میں ہم وصیت نہیں کر رہے ہیں کہ انہیں کافر نہ کہو۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی اوّل تو یہی دینی دیانت تھی کہ موصوف نے اسی

وصیت میں جسے آپ نے نقل کیا ہے، استثنا فرما کر اپنی دینی ذمہ داری پوری کر دی۔اور آپ دیوبندی حمایت باطلہ میں اسی استثنا کو ہضم کر گئے۔

دوسرے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الاقتصاد فی الاعتقاد'' کا چوتھا باب ملاحظہ فرمائیے اس باب کا عنوان ہی آپ پر قاہر بجلی ہے۔

......''الباب الرابع فی بیان من یجب تکفیرہ من الفرق''......

یعنی یہ چوتھا باب ہے فرقوں میں سے اس کے بیان میں جس کی تکفیر واجب ہے۔

اس باب کے عنوان نے تو آپ کی احتیاط کی دھجیاں ہی بکھیر کر رکھ دی کہ خبردار ان لوگوں کی تکفیر واجب ہے اور وجوبِ تکفیر پر سکوت واحتیاط خود کفر ہے...... اب آپ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے ہی مناظرہ کی کوئی صورت نکالیے۔ہم تو آپ سے یہی کہیں گے کہ جناب! دیوبندیوں کی حمایت میں آپ نے امام غزالی کی آدھی وصیت پر کیوں عمل کیا اور آدھی وصیت کیوں کھا گئے؟

امام غزالی علیہ رحمۃ الباری اسی بابِ رابع میں فرماتے ہیں:

''والاصل المقطوع بہ ان کل من کذب محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فھو کافر،ای مخلد فی النار بعد الموت و مستباح الدم والمال فی الحیاۃ الی جملۃ الاحکام''

(الاقتصاد فی الاعتقاد ،الباب الرابع فی بیان من یجب تکفیرہ من الفرق ،ص ۵۱۵ ،طبع :دارالبصائر قاھرۃ ،مصر)

یعنی اصلِ قطعی کسی کو کافر کہنے کی یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائے (اور جنھوں نے فقہ وکلام کی باتوں کا معمولی بھی مطالعہ

کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ نبی کی توہین واستہزا جھٹلانا ہے) وہ کافر ہے۔یعنی مرنے کے بعد وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور دنیا میں اس کا خون و مال مباح ہے اور دیگر تمام احکام تک۔

اسی باب رابع کے رتبۂ ثالثہ میں فرمایا:

"الذین یصدقون بالصانع والنبوة ویصدقون النبی ولکن یعتقدون امورا تخالف نصوص الشرع"(ایضاً، ص ۵۱۶)

امام غزالی فرماتے ہیں: ان لوگوں کی تکفیر بھی واجب ہے جو صانع حقیقی کی اور نبوت کی تصدیق کرتے ہیں اور نبی کی بھی تصدیق کرتے ہیں لیکن ایسے امور کا اعتقاد رکھتے ہیں جو نصوصِ شرع کے خلاف ہیں۔

اسی میں فرمایا:

"ویجب القطع بتکفیرهم فی ثلث مسائل وهی: انکارهم لحشر الاجساد والتعذیب بالنار والتنعیم فی الجنة بالحورالعین والماکول والمشروب والملبوس والا خریٰ"(ایضاً)

یعنی اس فلسفی فرقہ کی تین مسائل کی وجہ سے تکفیر قطعی واجب ہے اور وہ انکار کرنا ہے جسموں کے حشر سے اور جہنم کے ذریعہ عذاب دیئے جانے سے اور جنت میں نعمتیں دیئے جانے سے حوروں کی، کھانے پینے پہننے اور دوسری چیزوں کی۔

وہی امام غزالی رتبہ سادسہ میں فرماتے ہیں:

"وهوان قائلا لو قال :یجوز ان یبعث رسول بعد نبینا محمد

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم فیبعد التوقف فی تکفیرہ"(ایضاً ص ۵۲۰)

یعنی اجماع کے خلاف امورِ شرعیہ میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی قائل یہ کہتا ہے کہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول کا مبعوث ہونا درست ہے تو اس کی تکفیر میں توقف بعید ہوگا یعنی اس کی تکفیر میں سکوت نہیں کیا جائے گا۔

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی! کیا آپ یہ سمجھ رہے تھے کہ اپنی آدھی وصیت سے اہل سنت کو آسانی کے ساتھ گمراہ و اِغوا کرلیں گے۔

الحمدللہ حضرت امام غزالی اور ہمارے ائمہ وعُلما نے انتہائی دیانت کے ساتھ امت کی پوری پوری رہنمائی فرمائی ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے انہیں کی اتباع کرکے یزید و اسماعیل اور مولوی تھانوی وغیرہ کے درمیان فرق کرکے احکامِ شرع بیان فرمائے ہیں اور مسلمانوں کو گمرہی اور کفروارتداد سے بچالیا ہے......اور ایک آپ ہیں کہ اپنی باطل تحقیق اور آدھی وصیت کے بل بوتے مسلمانوں کو گمرہی بلکہ کفروارتداد میں ڈھکیل دینا چاہتے ہیں۔

رہ گیا علامہ ملا قاری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کہ: ''ننانوے احتمالات کفر کے ہوں اور ایک احتمال ایمان کا ہو تو قاضی و مفتی کو چاہیے کہ اس ایک احتمال پر عمل کرے''

تو عرض ہے کہ بحمدہ تبارک وتعالیٰ یہی ہم اہل سنت کا مسلک ہے اور اسی پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یزید اور مولوی اسماعیل دہلوی کی تکفیر سے احتیاط فرمائی ہے......مگر جناب یہ کیوں کھا گئے کہ جہاں سو (۱۰۰) نہیں ہزار تاویلیں بھی نہ چل سکیں، کوئی چسپاں نہ ہو......وہاں کیا حکم ہوگا؟

جب کسی قول میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو قول خود متعین و مفسر ہو......تو اس

صورت کے لیے ان ہی حضرت علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اسی ''شرح فقہ اکبر'' میں آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی ......جس نے آپ کے سکوت واحتیاط کو مٹی میں ملا دیا ہے۔

"لان التوقف موجب للشك وهو فيمايفترض اعتقاده كالانكار"

(منح الروض الازهر فی شرح الفقه الاكبر، باب مایجب اعتقاده اذا اشكل عليه شئ من علم التوحيد، ص ۳۲۰)

کہ اب توقف (سکوت واحتیاط) شک کا موجِب ہے اور اس مسئلہ میں جس کا اعتقاد رکھنا فرض ہے پھر توقف کیا تو وہ مثل انکار کے ہے۔

بحمدہٖ تعالیٰ یہی اہل سنت کا مذہب ہے اور اسی پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے تھانوی وغیرہ پر کفر کا فتویٰ دیا۔ جہاں سکوت واحتیاط خود کفر تھا۔

کہیے اب تو کھلی آنکھیں، جی نہیں بلکہ اب حمایت دیوبند میں بند کرلیں۔ ورنہ آدھا آدھا مذہب ......آدھی آدھی وصیت ......جو دیوبندیوں کے کام آسکے آپ پیش نہ کرتے۔ پھر جناب نے علامہ قاری کی سو(۱۰۰) میں سے ایک تاویل کی دُہائی تو دیدی اور طویل تحریر بھی لکھ ماری مگر کہیں تو ایک آدھ تاویل بیان کرتے کہ اس تاویل پر تھانوی صاحب کفر سے بچتے ہیں۔ آپ نے بہت زور مارا بھی تو اتنا ہی نکلا کہ آپ نے تھانوی صاحب کے انکارِ تبرّی و تحاشی کو توبہ ورجوع قرار دیدیا......جس نے تھانوی صاحب کی کھوپڑی اور گنجی کرکے رکھ دی اور آپ بھی ان کے ساتھ ایک رسی میں بندھ کر رہ گئے۔
یہی حال آپ کی اس عبارت کا ہے جو آپ نے ''الیواقیت والجواھر'' کے حوالہ سے امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ امام سبکی تو اپنی اسی (آپ کی نقل کردہ) عبارت میں یہ کہہ کر بری الذمہ ہوگئے کہ:

’’اللّٰھم الاان یخالفوا النصوص الصریحة التی لاتحتمل التاویل عنادا او جحودا‘‘

(الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر للامام عبدالوھاب الشعرانی المبحث الثامن والخمسون ۲/ ۵۳۱ ط:داراحیاء التراث العربی)

یعنی: خدا گواہ ہے کہ اگر یہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے نصوصِ صریحہ کی عناد سے یا انکار سے مخالفت کریں جو تاویل کا احتمال نہیں رکھتی ہیں تو ان کا حکم یہ ہے کہ ضرور ان کی تکفیر کی جائے گی۔

اور ایک آپ ہیں کہ عبارتوں کے آدھے آدھے حکم سے دلیل پکڑ کر لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں کہ کچھ ہو......سرے سے تکفیر ہی نہیں کی جائے گی۔

حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سچی رہنمائی فرمائی ہے......بحمدہ تبارک و تعالیٰ انہوں نے امت کو فریب نہیں دیا ہے...... جہاں انہوں نے کفریات پر حکم تکفیر لگانے میں غوروخوض کی تاکید فرمائی ہے ، اس کی دشواریوں پر آگاہ کیا ہے...... وہیں کج فہم بددینوں اور ان کی حمایت کرنے والوں کو تنبیہ فرمادی ہے کہ میری اس وصیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے اپنے زمانہ کے بددینوں کو جو نصوص صریحہ کی **عناداً** یا **جحوداً** مخالفت کریں......انہیں مومن مسلمان نہ سمجھ لینا......ان کی تکفیر قطعی ہی کی جائے گی۔

شاید آپ کہیں مولوی اشرف علی تھانوی نے نصوصِ صریحہ کی مخالفت کب کی ہے؟......تو عرض ہے کہ کیا ان کی گستاخی نصوص صریحہ کے مطابق ہے؟ العیاذ باللہ تعالیٰ جس گستاخی کے بارے میں دربھنگی صاحب نے سوال کیا ہے اسی اپنی گستاخی کے بارے میں تھانوی صاحب نے کہا ہے کہ:

’’میں اس کو خارجِ اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوصِ قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرورِ عالم فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی‘‘

(بسط البنان مع حفظ الایمان، ص۲۲، طبع: دارالکتاب دیوبند)

خدائے قدوس رحم فرمائے امام سبکی علیہ الرحمۃ والرضوان پر اور ان کے مدارج بلند کرے ان کی فراستِ ایمانی قیامت تک کے بددینوں اور ان کے حامیوں کے کرتوت دیکھ رہی تھی کہ ایسے سپوت ضرور پیدا ہوں گے جو ابن سبا جیسے غالی رافضی، بدترین گستاخ دیوبندیوں، قادیانیوں کو مسلمان سمجھیں گے انہوں نے اپنی نصیحت میں اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا آپ نے اپنی اسی طویل تحریر میں اس کے بعد لکھا ہے:

’’غور کیجئے کہ امتِ مرحومہ کے علماء اَعلام دربارۂ تکفیر مسلم کیسی احتیاط کا عمل فرما رہے ہیں اور اسی احتیاط کا حکم دے رہے ہیں‘‘

یہ آپ کا وہی فریب دینا ہے کہ اسی اطلاق کو دُوہراؤ......اور اپنے باطل مقصد کو پورا کرو......اور جس مجمع علیہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث کا واسطہ دے کر عامل رہنے کا اقرار کیا تھا......اب اس کو ہضم کر جاؤ۔ آپ نے جن جن عُلما کا ذکر اپنی طویل تحریر میں کیا ہے۔ سب نے دیانت کے ساتھ صاف صاف بیان فرما دیا ہے [کہ] **کفر قطعی صریح کلامی پر ہرگز تکفیر میں احتیاط نہیں کی جائے گی۔ اس پر احتیاط خود کفر ہے۔ صرف اس کفر پر احتیاط کی جائے گی جو مختلف فیہ ہے۔**

آپ نے آگے لکھا ہے کہ:

’’ان احادیثِ شریفہ اور ارشاداتِ علماء اعلام کی بنا پر فقیر نے اگر ان اکابرِ دیوبند کے بارے میں احتیاطاً کفِ لسان کر لیا تو کون سے حکم شرع کے

خلاف ہوا“

عرض ہے کہ کیا حافظہ باقی نہ رہا؟......آپ کے اس قول کا کیا ہوگا کہ:

”تکفیر پر اجماع ہو جائے تو اس وقت تکفیر ضروری ہے“

جی ہاں! حکم شرع کے خلاف آپ کہہ رہے ہیں۔ آپ نے تو جان بوجھ کر دین ہی کو ڈھا کر رکھ دیا ہے۔

احادیثِ کریمہ کی صراحت کے باوجود آپ نے احادیث پر بہتان باندھا ہے۔ احادیثِ شریفہ نے دونوں جانب برابر بیان کر دیئے تھے۔ آپ نے استثنا و استدراک کو ہضم کرنے کے جو اصول اکابر دیوبند کی حمایت میں اپنائے ہیں وہ قرآن حکیم، احادیث کریمہ اور فقہ کے ہزاروں مسائل میں جاری ہو کر دین ہی کو مسخ کر رہے ہیں۔ یہ آپ کی انتہائی دیدہ دلیری ہے کہ آپ نے اپنے باطل مقصد کو پورا کرنے کے لیے پوری شریعت مطہرہ پر اس اصل سے ضرب بھی لگائی ہے اور ڈھٹائی سے یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ

”کون سا حکمِ شرع کے خلاف ہوا؟“

آپ کے ذکر کردہ عُلماے اَعلام نے پوری دیانت داری کے ساتھ آپ کی نقل کردہ عبارتوں میں ہی احتیاط و عدم احتیاط کے دونوں پہلوؤں کو بیان فرما دیا مگر آپ نے اکابرِ دیوبند کی حمایت کے لیے بازاری لوگوں کی طرح دونوں جانب کو ایک کر کے عُلماے اعلام پر جھوٹ باندھا کہ وہ مطلقاً ہر کفر پر احتیاط کی تعلیم دے رہے ہیں اور اسی لیے آپ نے اپنا یہ فاسد اصول گڑھا کہ...... ”سکوت کی دلیل اقوی ہے“...... اور اسی طرح اپنے ان بازاری اصولوں پر ایک نہیں، شرع شریف کے ہزاروں مسائل اعتقادیہ و عملیہ کو فاسد کر کے رکھ دیا جس سے آپ کے ساتھ عوام بھی اپنا دین کھو بیٹھیں گے۔ آپ نے جان بوجھ

کر ان سرغنہ بددینوں کا طریقہ اپنایا ہے جو احکامِ شرع کو توڑ مروڑ کر عوام کو بددین بناتے ہیں اور یہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ سادگی کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ ''کون سے حکم شرع کے خلاف ہوا؟''

یہاں تک تو ہم نے آپ ہی کی نقل کردہ عبارتوں سے آپ کی غلط روی کو ثابت کیا ہے اور تقویت کے لیے چند حوالے نقل کئے ہیں۔ اب آگے ان نصوص کو ملاحظہ فرمایئے جو توہین اور گستاخیاں کرنے والے کے سروں پر تیز دھار دار تلواروں کی مانند کھنچی ہوئی ہیں۔ جنہیں آپ اپنی بددینی سے ہضم کر گئے۔

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے:

﴿ان الذین یوذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا﴾[سورۂ احزاب:۵۷]

بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

(اشرف علی تھانوی نے ایذا ہی دی ہے)

قرآن حکیم فرماتا ہے:

﴿والذین یوذون رسول اللّٰہ لھم عذاب الیم﴾[سورۂ توبہ:۶۱]

جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

قرآن حکیم کا ارشاد ہے:

﴿یحلفون باللّٰہ ماقالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم﴾

اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انھوں نے (نبی کی شان گستاخی کا بول) نہ بولا

اور البتہ بیشک انہوں نے یہ کفری بول بولا اور اپنے مسلمان ہونے کے بعد وہ اب کافر ہوگئے۔[سورۂ توبہ:۷۴]

(یہی حال مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے)

بخاری شریف میں حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

”ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دخل مکۃ یوم الفتح وعلیٰ راسہ المغفرفلما نزعہ جاء رجل فقال: ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال: اقتلہ“

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب این رکز النبی ﷺ الرأیۃ یوم الفتح ۲/ ٦١٤)

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح مکہ کے سال اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سرِ مبارک پر **خُود** تھا جب آپ نے **خُود** اتارا تو ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: ابنِ خطل کعبہ کے پردوں سے چپکا ہوا ہے۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ: اسے وہیں قتل کردو۔

یہ وہی ابنِ خطل ہے جو مسلمان تھا پھر مرتد ہوگیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی وہجو کیا کرتا تھا۔ وہ یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ کعبہ حرم ہے یہاں میرے ارتداد وتوہین کی سزا نہیں ملے گی مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مرتد گستاخ کو اسی حرمِ کعبہ میں غلافِ کعبہ سے چپکا ہوا قتل کرادیا۔

آپ کے وہی امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی آدھی وصیت کو ناجائز طریقہ پر استعمال کر کے آپ نے لوگوں کو فریب دینا چاہا ہے...... امام موصوف نے ایک رسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کرنے والوں کے بارے میں تحریر

فرمایا......جس کا نام رکھا

......"السیف المسلول علیٰ من سب الرسول"......

یعنی...... "کھینچی ہوئی تلوار اُس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی"......

اس نام کا رکھنا ہی بتلا رہا ہے کہ حضرت امام سبکی علیہ الرحمۃ والرضوان گستاخِ رسول مرتد کے لیے شمشیرِ برہنہ ہیں اور انھوں نے پُرفریب سکوت واحتیاط کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ہیں اور حق یہی ہے کہ "توہینِ رسول" دوسرے کفر وارتداد کے مقابلے میں اتنا بڑا اخبث کفر وارتداد ہے کہ خود قرآن حکیم اور اس کی اطاعت میں ائمۂ فقہ، ائمۂ حدیث، ائمۂ کلام ،عام عُلما سب کے سب اپنی تلواریں کھینچے ہوئے ہیں بغیر توبہ کے تو کوئی بھی گردن سلامت رکھنے کے لیے تیار نہیں......اور کئی ائمہ تو توبہ کے بعد بھی رعایت نہیں فرماتے ہیں۔حضرت امام سبکی توہینِ رسالت کے مرتکبوں کے لیے ائمۂ اربعہ کے مذاہب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جس کو علامہ شامی نے ملخصاً **ردالمحتار** میں اس طرح تحریر فرمایا ہے:

"حاصل المنقول عند الشافعية انه متى لم يسلم قتل قطعا ، ومتیٰ اسلم :فان كان السب قذفا فالاوجه الثلاثة هل يقتل اويجلد اولا شئی ؟ وان كان غيرقذف فلااعرف فيه نقلا للشافعية غير قبول توبته . وللحنفية فی قبول توبته قريب من الشافعية ، ولايوجد للحنفية غيرقبول التوبة . واماالحنابلة فكلامهم قريب من كلام المالكية . والمشهورعن احمد عدم قبول توبته ، وعنه رواية بقبولها، فمذهبه كمذهب مالك"

(رد المحتار ج٦ ص٢٨٢، ٢٨٣،مطلب مهم فی حكم ساب الانبياء)

یعنی شافعی ائمہ کے نزدیک گستاخِ رسول مرتد پھر سے اسلام نہ لایا، توبہ نہ کی تو قطعاً قتل کردیا جائے گا۔ (اور یہ تمام ائمہ کا مذہب ہے) اور اگر اسلام لے آیا اور وہ توہین قذف کی تھی تو تین صورتیں منقول ہیں۔ یا تو قتل کردیا جائے گا، یا کوڑے لگائے جائیں گے، یا کچھ بھی نہیں، اور وہ توہین قذف نہیں ہے تو اس گستاخ مرتد کے لیے پھر سے اسلام لانے کے بعد سوائے قبول توبہ کے ائمۂ شافعیہ سے کوئی دوسری روایت میں نہیں جانتا اور ائمۂ حنفیہ کے نزدیک اگر گستاخِ رسول مرتد پھر سے اسلام لے آتا ہے تو قبول توبہ میں ائمۂ شافعیہ کے قریب ہی کا مذہب ہے اور ائمۂ حنفیہ سے توبہ قبول کرنے کے سوا دوسری روایت نہیں پائی جاتی اور ائمۂ حنبلیہ کا کلام ائمۂ مالکیہ کی طرح ہے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشہور روایت توبہ قبول نہ کر کے قتل کردینے کی ہے اور انہیں سے ایک روایت توبہ قبول کر کے قتل نہ کرنے کی ہے پس ان کا مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔

اب آپ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ان کی وصیت پیش کر کے عرض کیجیے کہ حضور! میں نے تو آپ کی وصیت پر مطلقاً سکوت واحتیاط کا فیصلہ کیا تھا بلکہ...... ''السکوت اقوی الدلیلین''...... کی اصل قائم کیا تھا۔ یہ آپ نے کیا کیا کہ آپ اس گستاخِ رسول مرتد کو کوئی امان دینے کے لیے تیار نہیں۔ اگر اس گستاخ نے توبہ نہیں کی اسلام نہ لایا تو آپ بالاجماع قتل کرادینے کا حکم بیان فرمارہے ہیں۔ میں تو اب کہیں کا نہ رہوں گا اور اب میرے ان اکابرِ دیوبند کا ہائے کیا ہوگا۔ دیکھتا ہوں شاید توبہ ورجوع ہی نکل آئے۔

فتح القدیر جلد ۵ ص ۳۳۲ میں فرمایا:

”کل من ابغض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بقلبہ کان مرتدافالساب بطریق اولیٰ ثم یقتل حدا“

(شرح الفتح القدیر ج٦ ص ٩١ کتاب السیر باب احکام المرتدین)

یعنی جو کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دل کے ساتھ بغض رکھتا ہے تو وہ مرتد ہے تو جو توہین کرے وہ بدرجۂ اولیٰ مرتد ہو جائے گا۔ پھر اس گستاخ مرتد کو حداً قتل کر دیا جائے گا۔

درمختار میں نتف، معین الاحکام، شرح طحاوی، حاوی اور زاہدی وغیرہا کا حوالہ دیتے ہوئے نتف کے الفاظ نقل کیے ہیں:

”من سب الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم فانہ مرتد وحکمہ حکم المرتد ویفعل بہ مایفعل بالمرتد“

(رد المحتارعلی الدرالمختار ج٦ ص ٢٨٤، مطلب مہم فی حکم ساب الانبیاء

یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کرے وہ مرتد ہے اور اس کا حکم مرتد کا حکم ہے اور اس کے ساتھ وہی کیا جائے گا جو مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

یعنی اس گستاخ توہین کرنے والے سے توبہ طلب کی جائے گی۔ اگر اس نے توبہ کر لی اسلام قبول کر لیا تو چھوڑ دیا جائے گا ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔

شامی میں فرمایا:

”وقولھما ای ابی حنیفۃ والشافعی :ان کان مسلما یستتاب فان تاب والا قتل“(رد المحتار ج٦ ص،٢٨٣)

یعنی امام اعظم ابوحنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ اگر وہ توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والا مسلمان تھا تو اس سے توبہ طلب کی جائے گی اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ قتل کردیا جائے گا۔

ردالمحتار میں فرمایا:

"وحاصله انه نقل الاجماع علیٰ کفر الساب" (ایضاً ص ۲۸۲)

یعنی ان تمام نقول کا ماحصل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے۔

اسی ردالمحتار میں ابن سحنون مالکی کا قول نقل فرمایا ہے کہ:

"اجمع المسلمون ان شاتمه کافر وحکمه القتل و من شك فی عذابه و کفره کفر" (ایضاً ص ۲۸۱)

یعنی تمام مسلمانوں نے (جن میں ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث، ائمہ تفسیر عام علما سب شریک ہیں) اس بات پر اجماع کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو اس گستاخ توہین کرنے والے کے عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

شفاء شریف میں بھی قاضی عیاض نے اسی عبارت کا ذکر فرمایا ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والا مجمع علیہ کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو اس کے کفر و عذاب میں شبہ کرے وہ بھی کافر ہے۔

ردالمحتار میں فرمایا:

"قلت وهذه العبارة مذکورة فی الشفاء للقاضی عیاض المالکی"

(ایضاً ص ۲۸۱)

شامی میں ارشاد ہے:

''اقول ورأیت فی کتاب الخراج لابی یوسف مانصه :ایمارجل مسلم سب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم او کذبه اوعابه او تنقصه فقد کفرباللّٰه تعالیٰ وبانت منه امرأته فان تاب والا قتل''(ایضاً ص ۲۸٤)

یعنی سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''کتاب الخراج'' میں نص فرمایا ہے کہ: جو کوئی مرد مسلم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یا آپ کو جھٹلائے یا آپ کو عیب لگائے یا نقص لگائے تو وہ بیشک کافر باللہ ہو گیا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی......اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے......ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔

کیوں جناب! یہ قرآن حکیم، حدیث شریف اور آپ کے وہی فقہائے حنفیہ ہیں جن کی آپ نے دُہائی دی ہے اور دوسرے ائمہ ہیں......جو سب کے سب توہینِ رسالت پر کفر وارتداد اور قتل کا حکم فرما رہے ہیں؟......یا احتیاطاً سکوت......اور سکوت کو ''اقوی الدلیلین'' گڑھنے کی وصیت فرما رہے ہیں کہ......احادیثِ کریمہ اور ائمہ وعُلما پر جھوٹ اور بہتان باندھو......اور بدترین دیوبندی گستاخوں، توہین کرنے والوں کی حمایت میں سکوت اختیار کرو......خود کافر ومرتد بن جاؤ......اور اپنے ساتھ اپنے ماننے والوں کو بھی کفر وارتداد میں گھسیٹو...... اللہ تعالیٰ کی زمین پر کفر وارتداد، فتنہ وفساد پھیلاؤ......اور پھیلانے کی کھلی چھوٹ دیدو......اور گھر میں آرام سے خاموش عالمِ جلیل بنے بیٹھے رہو۔ نعوذ باللّٰه تعالیٰ من هذهِ الشرور.

اس کے بعد آپ نے تحریر فرمایا ہے:

''اور جب کہ وہ اس مضمون سے انکار صریح و تبری و تحاشی کر رہے ہیں تو ایسی صورت میں حسبِ تصریحات فقہاء مذہب حنفیہ کے کافر کہنے سے احتراز ضروری ہے۔ فقیر نے مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تحریر مع تبری و تحاشی کے دیکھ کر اور سمجھ کر یہ فیصلہ موافق ارشادات عُلماء مذہب حنفی کے کیا ہے جیسا کہ ان حضرات رحمھم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب معتبرہ و مستندہ میں فرمایا ہے جس کے بعد حنفی المذہب کو چون و چرا کی گنجائش نہیں رہتی ......الی قولہ......

اب میں مولوی تھانوی صاحب وغیرہ کی انکاری تحریرات پیش کرتا ہوں جن کی بنا پر میں نے ان کی تکفیر سے احتیاط و کفِ لسان کو اختیار کیا ہے''

آپ کی تحریر کا مطلب صاف ہے کہ اوّل تو میں احادیثِ کریمہ اور عُلما کی آدھی وصیت کی وجہ سے سکوت و احتیاط کرتا ہوں اور اب جب کہ میں نے مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تحریریں دیکھ لی ہیں، جن میں انکار تبری و تحاشی ہے تو اب مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے کفر و ارتداد سے سکوت ضروری ہو گیا ہے۔

عرض ہے **اولاً** تو احادیثِ کریمہ اور عُلماے کرام پر آپ کا جھوٹ اور بہتان اجاگر ہو کر رہ گیا اور آپ کے سکوت و احتیاط کی دھجیاں بکھر گئیں۔

ثانیاً کون تسلیم کرے گا کہ آپ نے بسط البنان جوانی اور ادھیڑ عمر کے پچاس ساٹھ برس گزرنے کے بعد اب بڑھاپے میں دیکھی ہے۔

ثالثاً اکابرِ دیوبند کی حمایت اور اہل سنت کو فریب دینے کے لیے آپ نے توبہ اور رجوع کے مسائل کو توڑ مروڑ کر مسخ کر دیا ہے۔

رابعاً آپ اپنے توڑے مروڑے مسائل سے اہل سنت کو تو کیا دھوکا دیتے البتہ مولوی اشرف علی تھانوی پر بھی زوردار بہتان ہی رکھ دیا کہ ان کا انکار، تبری وتحاشی ان کی ''توبہ ورجوع'' ہے۔

گویا مولوی اشرف علی تھانوی بھی دین دیوبندی میں حکیم الامت کے مرتبہ پر فائز ہونے کے بعد نرے بدھو اور احمق تھے جو اپنے انکار، تبری وتحاشی کو آپ کی طرح توبہ ورجوع کا معنی دیتے اور توہینِ رسالت کے صریح الزام میں گرفتار ہو کر مزید کفر وارتداد کے بقیہ احکام کو اپنے سر لا دلیتے۔ تھانوی صاحب توبہ ورجوع کی حقیقت اور اس کے انجام سے خوب واقف تھے۔ آپ کی اس صفائی اور رتوبہ ورجوع کے معنی لینے سے آپ کا یہ اعتراف تو معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب توہینِ رسالت کی وجہ سے بدترین کفر وارتداد کے مرتکب تھے اور اب آپ کے قول پر تھانوی صاحب کا انکار تبری وتحاشی کو حسبِ حکم شرع توبہ ورجوع پر محمول کر کے چھوڑ دینا چاہیے۔ جو آپ کے قول پر مستند ومعتبر کتبِ حنفیہ کے مطابق ہے اور یہ آپ کا فریب ہے۔ ہماری بحث آپ کے اقوال کے ساتھ ان شاء المولیٰ الکریم آگے آرہی ہے۔

آپ کی یہ صفائی کہ...... ''فقیر نہ دیوبندی ہے نہ وہابی نہ دیوبندیت سے کچھ تعلق'' ...... قطعاً غلط اور نا قابلِ قبول ہے یہ آپ کا اپنی دینی تبدیلی پر پردہ ڈال کر لوگوں کو فریب دینا اور اِغوا کرنا ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ اکابرِ دیوبندیہ کے بہت زیادہ وفادار ہیں کہ آپ نے عالم اور مفتی ہونے کے منصب اور اپنی صلاحیت علم واِفتا کو بھی دیوبندیوں کے بچاؤ کے لیے ان کے چرنوں پر قربان کر دیا ہے۔

دیوبندی، وہابی ہونے کے لیے ...... یا کسی گروہی کافر بن جانے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ تمام معمولاتِ اہل سنت پر عمل پیرا باقی نہ رہ گیا ہو...... یا تمام عقائدِ اہل سنت

پر گامزن نہ رہا ہو...... یا تمام عقائدِ ضروریہ کا انکار ہی ضروری ہو[بلکہ] اگر ایک عقیدۂ ضروریہ بھی ویوبندی وہابی یا کسی کافر کی حمایت میں بگڑا...... یا دیوبندی وہابی یا کسی کافر کے کفرِ قطعی کی حمایت کی...... یا اس کی باطل صفائی کی...... وہ یقیناً اس دیوبندی وہابی یا کافر کے ساتھ بندھ گیا جو خارجِ اسلام ہے۔ اس کے سارے اعمال وعقائد حبط ہو کر رہ گئے۔

کیوں مولوی صاحب! کیا آپ نے بچپن سے بڑھاپے تک یہی پڑھا تھا، اسی کا فتویٰ دیتے رہے کہ ایک آدھ عقیدۂ ضروریہ بگڑنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ذرا سی بات ہے وہ جیسا کا ویسا ہی مسلمان رہتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے بسط البنان کی ان مشہور عبارتوں کو نقل کیا ہے جس میں تھانوی صاحب نے انکار، تبری وتحاشی کی ہے۔ بسط البنان کی عبارتیں نقل کرنے کے بعد آپ نے خاص طور پر ہمیں ان الفاظ سے متوجہ کیا ہے۔

> ''کیوں صاحب! اس عبارت میں تھانوی صاحب اس مضمون کو خبیث کہہ رہے ہیں یا نہیں؟ اور صاف صاف انکار کر رہے ہیں یا نہیں؟ اس خبیث مضمون سے تبری وتحاشی کر رہے ہیں یا نہیں؟ اور جو یہ خبیث بات اعتقاداً یا بغیر اعتقاد کے کہے اس کو خارجِ اسلام بتا رہے ہیں یا نہیں؟''

اس کے بعد آپ نے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی عبارت نقل کر کے ہمیں یوں توجہ دلائی ہے۔

> ''الغرض اب آپ اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے ایسے عقیدے سے صاف صاف انکار اور اس سے تبری وتحاشی کر دی۔ اب سوال یہ ہے کہ اس انکار وتبری وتحاشی کی آپ کے نزدیک

کچھ حیثیت ہے نہیں۔ اگر ہے تو بتائیے کیا حیثیت ہے اگر نہیں ہے تو کیوں؟ جب کہ مذہب حنفی کے فقہائے کرام تصریح فرمارہے ہیں کہ کفر سے انکار توبہ و رجوع ہے۔ سنئے تنویر الابصار اور اس کی شرح درمختار میں ہے:۔ شھد واعلی مسلم بالردة وھو منکر لا یتعرض له لا لتکذیب الشھود العدول بل لان انکارہ توبة و رجوع یعنی جماعت مسلمین نے کسی مسلمان کے لیے اس کے مرتد ہونے کی گواہی دی اور وہ خود اس کا انکار کرتا ہے۔ اس کے لیے کوئی تعرض نہ کیا جائے اور یہ تعرض نہ کرنا اس لیے نہیں کہ گواہانِ عادل کو جھٹلایا گیا ہے بلکہ اس لیے کہ اس کا انکار کرنا توبہ ورجوع ہے"

آپ کی تحریر پر گفتگو آگے آرہی ہے لیکن اتنی بات تو ہم ضرور آپ سے کہہ دیں کہ کسی اصلی پرانے دیوبندی سے آگے بڑھ کر ہی آپ نے اپنی صفائی کو مرتب کیا ہے اور دلیلیں دینے میں آپ آسمان کے تارے ہی توڑ لائے ہیں کہ جس کی ہمت پرانے خرانٹ دیوبندیوں نے بھی نہ کی ہوگی۔

کسی نے سچ کہا ہے ع

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

اصحاب تنویر الابصار، ردالمحتار، فتاوی سراجیہ، مجمع الانہر، الاشباہ والنظائر کو کیا معلوم تھا کہ ایسے محقق عقلمند مولوی بھی ہماری عبارتیں پڑھیں گے جو "انکار" سے "توبہ و رجوع اور گناہوں سے پاک ہو جانا" تو سمجھ لیں گے...... لیکن قائل نے انکار کے بعد پھر اقرار کیا تو اب بھی وہ توبہ ورجوع اور گناہوں سے پاک رہنا ہی سمجھتے رہیں گے...... ہزار وہ کفر وارتداد کی نجاست میں آلودہ رہے...... ورنہ یہ حضرات اپنی اپنی کتابوں میں آپ کی نقل کردہ عبارت

سے متصل یہ جملہ ضرور بڑھا دیتے کہ......اگر انکار کے بعد پھر اقرار کرے تو وہ بدستور مرتد باقی رہے گا۔ پھر اگر آپ کے ان ذکر کردہ اصحابِ فقہ نے آپ کی نقل کی ہوئی عبارتوں کے ساتھ متصل یہ نہیں لکھا تھا کہ......انکار کے بعد اقرار کرے تو وہ ویسا ہی مرتد رہے گا......اس پر ویسے ہی احکام جاری ہوں گے......مگر اسی باب میں دوسری جگہ صاف صاف تحریر فرما دیا کہ......اگر انکار کے بعد پھر اقرار کرے گا......توبہ ورجوع کے بعد پھر وہی بکواس کرے گا ......پھر وہی توہین رسول کا بول بولے گا......تو پھر توبہ کرنی پڑے گی......اگر توبہ نہ کیا......تو مرتد ہے اور اس کو قتل کر دیا جائے گا......اور توبہ کرلیا ہے......تو اب دوسری بار اس کو توبہ پر ویسا ہی نہیں چھوڑا جائے گا...... بلکہ سزا بھی دی جائے گی......اور تیسری بار تو قید بھی کر دیا جائے گا ......اسی درِمختار میں یہ عبارت موجود ہے جو یہی مسئلہ بیان کر رہی ہے:

”و کذالو ارتدثانیاًلکنه یضرب و فی الثالثة یحبس ایضا“

(ردالمحتارعلی الدرالمختار ج٦ ص ٢٧٣ کتاب الجهاد مطلب مایشك انه ردة لایحکم بها)

اسی ردالمحتار میں علامہ شامی نے فرمایا:

”ای اذاارتدثانیاثم تاب ضربه الامام و خلی سبیله“(ایضاً)

خود مولوی اشرف علی تھانوی نے اسی بسط البنان میں اپنے اسی انکار تبری و تحاشی کے بعد اپنے اسی کفری قول کو برقرار رکھا ہے۔ اسی کفری عبارت کے معنی بتائے ہیں، تاویل بتائی ہے۔ اسی بسط البنان میں انہوں نے کہا ہے۔

”اب آخر میں اسی جواب کی تتمیم کے لیے ضروری سمجھتا ہوں کہ حفظ الایمان کی اس عبارت کی مزید توضیح کر دوں جس کی بنا پر مجھ پر تہمت لگائی گئی ہے“

(بسط البنان مع حفظ الایمان، ص٢٢)

آگے لکھا ہے:

''وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے جو اس لفظ سے شروع ہوتی ہے'' پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر...... الخ (ایضاً)

آگے لکھا ہے:

''اور اگر بعض علوم مراد ہوں گو وہ ایک ہی چیز کا علم ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ ہی درجہ کی ہو تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو و غیرہ کے لئے بھی حاصل ہے۔ (ایضاً ص ۲۲،۲۳)

آگے لکھتے ہیں:

''خود اس عبارت میں سرسری نظر کرنے سے مطلب واضح ہو رہا ہے'' (ایضاً ص ۲۳)

ویسے بھی معمولی پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ بسط البنان [حفظ الایمان کی کفری] عبارت سے انکار پر نہیں لکھی گئی ہے بلکہ [اس کفری] عبارت کو برقرار رکھ کر اس عبارت کی تاویل پر زور صرف کیا گیا ہے۔ ہزار مولوی اشرف علی تھانوی مضمون کا انکار کریں...... اپنے معنی بتائیں...... تاویل گڑھیں...... مگر ان کی وہ کفری عبارت توہینِ رسالت پر متعین و مفسر ہے...... جہاں ''تاویل بعید'' کی بھی گنجائش نہیں ہے...... اور وہ عبارت تھانوی صاحب نے جوں کی توں برقرار رکھی ہے۔

اس کفر و ارتداد سے بچنے کی صورت بھی یہی تھی کہ وہ صاف علی الاعلان اس عبارت سے رجوع کرتے...... اس کے متعین معنی سے توبہ کرتے...... یا اپنے اس قول سے ہی صاف انکار تبری و تحاشی کر دیتے...... مگر اس کا کیا علاج کہ انہوں نے [اپنے اس] قول کو برقرار رکھا ہے...... اور جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے بیان کردہ اصول پر اس

کے بعد پھر توبہ و رجوع درکار...... ورنہ وہی کفر و ارتداد اور وہی سزائے قتل بحال۔ گویا آپ اندھی حمایت میں تھانوی صاحب کو جوں کو توں پورا کا پورا بلکہ کچھ زیادہ ہی پھر کفر و ارتداد میں ملوث رکھ کر ہی اس کے دامن سے وابستہ رہنا چاہتے ہیں یہ آپ ہی کا حق ہے آپ مایوس نہ ہوں پھر اس کی توبہ تلاش کیجیے اور تھانوی صاحب کی اور اپنی نجات کا ایک ساتھ راستہ نکالیے۔ ربِ کریم مسلمانوں کو آپ کے فتنہ سے دور رکھے۔

یہاں تک بحث مولوی اشرف علی تھانوی کی اس عبارت پر تھی جو خبیث معنی توہین رسالت اور ارتکاب کفر و ارتداد کی ملتزم تھی۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ آپ کون سے پانی میں ہیں اور آپ کہاں سے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھوکنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آگے آپ اپنے مضمون سے انکار پر ہماری بحث ملاحظہ فرمایئے۔

آپ نے اسی تحریر میں فرمایا ہے:......"اور جب کہ وہ (یعنی مولوی تھانوی صاحب) اس مضمون سے انکار صریح و تبری و تحاشی کر رہیں"......دیوبندیوں کی طرح آپ بھی خوب جانتے تھے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے انکار تبری و تحاشی کے یہ معنی تو چلیں گے ہی نہیں کہ انہوں نے [اس] عبارت سے توبہ و رجوع کی ہے جو کفر و ارتداد کی ملتزم ہے لہٰذا آپ نے بھی تھانوی صاحب اور دیوبندیوں کا ہی سہارا لیا ان کے راستہ پر ہی چلے اور بول آپ نے وہی بولا جو دیوبندی وہابی بولا کرتے ہیں بلکہ آپ نے دیوبندیوں سے زیادہ ہی تھانوی صاحب کی حمایت میں اس کو بچانے کی لجاجت کی ہے اور اس طرح آپ کھل کر دیوبندیوں وہابیوں کی صف میں کھڑے ہو گئے ہیں اور خم ٹھوک کر اہل سنت کے مقابل میں آ گئے ہیں۔

فرق اتنا ہے کہ آپ گھر کے بھیدی ہیں اور جانتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور دوسرے دیوبندیوں نے جو تاویلیں کی ہیں وہ تو چل نہیں سکتیں اور نہ قیامت تک چلائی جاسکتی

ہیں اس میں سوتو کیا ہزار تاویلوں میں سے ایک کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ تھانوی صاحب پھر جیسے کے ویسے کافر و مرتد رہیں گے۔ لہٰذا تھانوی صاحب اور دوسرے دیوبندیوں کی راہ سے ہٹ کر اور اپنی دانست میں ان سے کچھ زیادہ اڑان مار کر آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی کو بچانے کے لیے اس کے انکار تبری وتحاشی کو توبہ ورجوع قرار دیا ہے۔

دوسری طرف مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی دانست میں بہت ہوشیاری کی کہ ایک بیچارے مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی تو کیا اپنے آس پاس کے بڑے بڑے پُرکھوں اور چھوٹے چھوٹے ملاّؤں، مریدوں، معتقدوں کے لیے بھی توبہ ورجوع سمجھنے کی گنجائش نہ رکھی اور ان کی امّت نے بھی توبہ ورجوع کا نام نہ لیا اگرچہ وہ اپنی ہوشیاری کے باوجود کفر وارتداد میں جوں کے توں ملوث رہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی اسی بسط البنان میں صاف لکھ گئے۔

''اس سے یہ شبہ بھی نہیں ہوسکتا کہ اب تک کیوں نہیں لکھا شاید اب رجوع کرلیا ہو''

(بسط البنان، ص ۳۲)

مولوی اشرف علی تھانوی تو توبہ ورجوع کے شبہ کا بھی انکار کررہے ہیں۔ اور آپ ہیں کہ تفسیر القول بما لا یرضی به القائل کو سینے سے لگا کر بے ربط وضبط ہانک رہے ہیں کہ تھانوی صاحب نے توبہ ورجوع کرلیا۔ مولوی منظور نعمانی وغیرہ نے بلاوجہ تھانوی صاحب سے یہ نہیں کہا تھا کہ...... ''عنوان بدل دیجئے اور معنون باقی رکھئے'' ......اور مولوی اشرف علی تھانوی نے دل وجان سے بھلے مانسوں کی بات مان کر معنون باقی رکھتے ہوئے بلا سبب اپنا عنوان نہیں بدلا ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی اور ان کی دیوبندی امت تو مضمون ہی کو معدوم قرار دینا چاہتے ہیں اور ایک آپ ہیں کہ توبہ ورجوع سے اس کو موجود

بنا رہے ہیں تا کہ کفر وارتداد کے احکام تھانوی صاحب پر سوار رہیں۔

اب آپ اپنے انکار، تبری وتحاشی کے توبہ ورجوع کے معنی لینے کا نتیجہ دیکھیے جس کی حماقت دیوبندیوں نے اپنی دانست میں نہیں کی اگر چہ پھر کفر وارتداد میں بھرے رہے مولوی اشرف علی تھانوی اور عُلمائے دیوبندیہ اچھی طرح جانتے تھے کہ توہینِ رسالت کی شدت خباثت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ توبہ کے باوجود امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک قتل کر دیا جائے گا۔ احناف کے نزدیک توبہ سے صرف قتل نہیں کیا جائے گا۔ باقی کفر وارتداد کے احکام بدستور جاری ہوں گے ان کے تمام اعمال حبط ہو کر رہ گئے۔ بلوغ سے اس ارتداد کی توبہ تک پورا زمانہ کفر کا زمانہ ہو گیا۔ حج فرض دوبارہ ادا کرنا ہوگا، بیوی نکاح سے نکل گئی پھر سے نکاح کرنا ہوگا ویسے ہی رکھا رہا تو زنا ہوگا اولاد، اولادِ زنا ہوگی۔ بیعت کا سلسلہ اوپر نیچے سے باطل ہو کر رہ گیا پھر سے اپنے یا کسی پیر سے بیعت کیجیے اور پھر سے اپنے مریدوں کو مرید کیجیے۔ پھر حکیم الامت ہونے کی وجہ سے اپنے کفر وارتداد اور توبہ کی حیا وشرم الگ ہے، آپ یہ سمجھتے ہی نہیں کہ آپ کی توبہ ورجوع سے مولوی اشرف علی تھانوی کا کیا انجام ہو رہا ہے جس سے بچنے کے لیے وہ توبہ ورجوع کا شبہ بھی نہیں پیدا کرنا چاہتے، اب آپ اپنی دلیل کا انجام دیکھیے۔ آپ نے بڑے زور وشور سے اپنے عالمانہ محققانہ، مدققانہ مقام کا مظاہرہ کرنے کے لیے ''توبہ ورجوع'' کی دلیل میں تنویر الابصار درمختار سے عبارت تو نقل کر دی مگر آگے کی عبارت کو آپ اپنے تبدیلیٔ دین پر پردہ ڈالنے کے لیے ہضم کر گئے، یہ آپ کی بہت بڑی دینی خیانت بلکہ بددینی ہے کہ آپ آدھی عبارت سے دھوکا دے کر اپنے ساتھ لوگوں کو دیوبندی وہابی بنانا چاہتے ہیں تنویر الابصار درمختار کی پوری عبارت حسب ذیل ہے۔

''(شهدوا على مسلم بالردّة وهو منكر لايتعرض له) لا

لتـکـذیب الشهود العدول بل (**لان انـکاره توبة ورجوع**) یعنی فیمتنع القتل فقط و تثبت بقیة احکام المرتد کحبط عمل و بطلان وقف و بیـنونة زوجة لوفیما تقبل توبته ، والّا قتل کالردة بسبِّه علیه الـصـلاة والسلام کمامر ."**اشباه**" زادفی "**البحر**":وقـدرأیت من یـغـلـط فـی هٰـذا المحل واقره المصنف، وحینئذٍ فالمستثنیٰ اربعة عشر. وفی "**شـرح الـوهبانیة للشر نبلالی**": مـایـکون کفراتفاقاً : یـبـطـل الـعـمـل والـنـکاح وادلاده اولادزنا ، ومافیه خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبة وتجدید النکاح"

(ردالمحتار علی الدرالمختار شرح تنویر الابصار، ج ٦ ص ٢٩٧،٢٩٨، مطلب جملة من لایقتل اذا ارتد)

یعنی ......﴿**گواہ اگرکسی مسلمان کے مرتد ہوجانے کی گواہی دے رہے ہیں اوروہ منکر ہے تو اس سے تعرض نہیں کیا جائے گا**﴾......اس لیے نہیں کہ عادل گواہوں کوجھوٹا قرار دینا ہے بلکہ......﴿**اس لیے کہ اس کا انکار توبہ ورجوع ہے**﴾......یعنی صرف اس کا قتل کرنا ہی ممنوع رہے گا اور باقی مرتد کے احکام اس پر ثابت رہیں گے جیسے عمل کا حبط ہونا، وقف کا باطل ہونا،عورت کا نکاح سے نکل جانا۔اور یہ قتل اس صورت میں ممنوع رہے گا جس میں توبہ قبول کی جاتی ہے......ورنہ **انکار کے باوجود قتل کردیا جائے گا** جیسے کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین کرکے مرتد ہوجائے جیسا کہ گذر چکا ہے''**اشباہ**'' ۔ ''**بحرالرائق**''میں اس قدر زیادہ کیا ہے

کہ: میں نے ان کو دیکھا ہے جو اس مقام پر غلطی کرتے ہیں اور اس کا اقرار مصنف نے کیا ہے اس صورت میں مستثنیٰ کی تعداد چودہ ہو جائے گی۔

......اور علامہ شرنبلانی کی ''شرح وہبانیہ'' میں فرمایا کہ: جو کفر اتفاقی ہے اس میں عمل اور نکاح باطل ہو جائے گا اور اس کی اولاد، اولاد زنا ہو گی......اور جس کفر میں اختلاف ہے اس میں استغفار کا اور توبہ (یعنی تجدید اسلام) کا اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

البحر الرائق میں فرمایا:

''ولیس المراد ان ردته لاتثبت بالشهادة مع النكار بل تثبت ويحكم بها حتى تبين زوجته منه ويجب تجديدالنكاح وانما يمتنع القتل فقط للتوبة بالانكار''

(البحر الرائق باب احكام المرتدين ٥/٢١٣ ط: دارالكتب العلمية)

یعنی اس کے انکار کو توبہ ورجوع ماننے سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کا ارتداد شہادت سے ثابت نہ ہو گا اس کے انکار کی وجہ سے بلکہ اس کے انکار کے باوجود اس کا ارتداد ثابت رہے گا اور ارتداد کا حکم دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی وہ تو صرف اس کو قتل کر دینا ہی فقط ممنوع رہے گا اس کے انکار کو توبہ قرار دینے کی وجہ سے۔

خلاصہ سے اسی بحر رائق میں منقول ہے:

''من ارتدثم اسلم وهو قد حج مرة فعليه ان يحج ثانياوليس عليه اعادة الصلوات والزكوات والصيامات لان بالردة كانه لم

یزل کافراً فاذا اسلم وھو غنی فعلیه الحج ولیس علیه قضاء سائر العبادات" (ایضاً)

یعنی جس نے ارتداد کیا پھر مسلمان ہوا اور وہ اپنا حج فرض ایک بار ادا کر چکا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہے اور اس پر نمازوں، زکوٰتوں، روزوں کا اعادہ فرض نہیں ہے اس لیے کہ مرتد ہو جانے کی وجہ سے اب یہ حکم ہے کہ وہ پہلے سے ہی اب تک ہمیشہ کافر رہا اور جب مسلمان ہو گیا ہے اور غنی ہے تو اس پر حج فرض ہے اور تمام عبادتوں کی قضا (اسلام لانے کے قبل کی کافر اصلی کی طرح) اس پر فرض نہیں ہے۔

کیوں جناب! یہ مذہب حنفی کے فقہائے کرام کیا فرما رہے ہیں......اور آپ نے ان فقہا کی آدھی آدھی عبارتیں نقل کر کے کیا فرمایا ہے؟......کیا آپ کا پر فریب بے ربط ہانکنا تھانوی صاحب کو کفر وارتداد سے بچا سکا ہے؟ اور کیا آپ بھی خود بچ سکے ہیں؟

وہ تمام شاخیں کٹ چکی ہیں جن پر آپ اچھل کود کیا کرتے تھے اور آپ اسی تنے پر آبیٹھے ہیں جس کو دیوبندی اپنا ماویٰ اپنی پناگاہ سمجھتے ہیں اب آپ کے لیے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ دیوبندیوں کی صف میں کھڑے ہو جایئے اور دیوبندیوں کی اسی اصل پر کہ تھانوی صاحب کی کفری عبارت میں کفری مضمون ہی معدوم ہے اہل سنت سے تقریری یا تحریری مناظرہ کرتے رہیے۔ ہمارے خیالات آپ عنقریب ان شاء المولی تعالیٰ ملاحظہ فرمائیں گے جو آپ کی ''دعوتِ غور'' کے جواب میں ہوں گے۔

ضروری بات:

آپ نے اسی تحریر میں ایک ضروری بات پیش کی ہے جس کی عبارت یہ ہے:

''اب میں ایک ضروری بات اور عرض کرتا ہوں جس سے اکثر دھوکا کھائے ہوئے ہیں اور عوام کو بھی دھوکے میں ڈال رکھا ہے وہ یہ کہ ''حسام الحرمین'' میں یہ فرمایا گیا ہے کہ: ''من شك فی کفرہٖ و عذابه فقد کفر'' جس کا مطلب یہ بتاتے ہیں کہ دیوبند کے علماء یعنی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی کے کافر ومعذب ہونے میں جو شک کرے وہ کافر ہے۔ سنیے! یہ عبارت ائمۂ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے تو منقول نہیں۔ البتہ ابن سحنون مالکی کا قول ہے اس قول کو جس موقعہ اور جس مقام کے لیے فرمایا ہے وہ بیشک صحیح ہے اور درست ہے اس کا ہر مسلمان قائل ہے اس عبارت کو اس شخص کے لیے کہا گیا ہے جو شخص نعوذ باللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سب وشتم کرتا ہے ایسا شخص بیشک قطعی کافر و مرتد ہے اس کے کفر میں جو شک کرے گا اس کے لیے بیشک یہی حکم ہے''

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ نے اپنی اس عبارت سے جی کھول کر خوب فریب بھی دیا ہے اور آپ کھل کر سامنے آ گئے ہیں کہ آپ کون ہیں اور کیا ہیں؟

۱:۔ آپ نے اس عبارت سے ''حسام الحرمین'' اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر کید وفریب کا ناپاک الزام رکھا ہے۔

۲:۔ اکثر عُلمائے اہل سنت پر آپ نے دھوکا کھا جانے اور لوگوں کو دھوکا دینے کا الزام رکھا ہے۔

''حسام الحرمین'' اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر فریب کاری کا الزام یوں کہ اکابر دیوبند پر کفر وارتداد کا حکم دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ:...... ''من شك فی کفرہ و عذابه فقد

کفر“...... یعنی جس نے ان اکابر دیوبند کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ بیشک کافر ہو گیا۔

یہ قول ائمۂ اربعہ (چاروں اماموں) سے منقول نہیں ہے بلکہ صرف ابن سحنون مالکی کے قول پر تکیہ کر کے ہی اتنا بڑا کفر وارتداد کا حکم دیا گیا ہے اور بڑے چھوٹے عُلمائے اہل سنت ”حسام الحرمین“ کی اس فریب کاری کو نہ سمجھ سکے۔ دھوکے میں آ گئے اور عوام کو بھی دھوکہ میں ڈال رکھا ہے (اکابر دیوبند کے کفر و عذاب پر غلط ڈٹے ہوئے بھی ہیں اور لوگوں کو دھوکا دے کر ڈٹے رہنے پر ابھارتے پھرتے ہیں) اور شک کرنے والے کو بھی غلط کافر و مرتد کہہ کر جہنمی بتا رہے ہیں۔

اس کید وفریب کو مولوی خلیل احمد صاحب تو جوانی سے اپنی پچاس ساٹھ سال کی زندگی اہل سنت میں گزار کر اب کہیں سمجھے ہیں ...... یا سمجھے ہوئے تو بہت پہلے تھے مگر اظہار کرنے کے لیے اپنے معتقدین و مریدین کا حلقہ وسیع کر لینے اور تعداد بڑھا لینے کا انتظار تھا۔

پھر آپ نے اپنے اس عظیم بہتان کو مضبوط کرنے کے لیے یہاں تک لکھنے کی جرأت کی ہے کہ...... ”اس قول کو جس موقع اور جس مقام کے لیے فرمایا ہے وہ بیشک صحیح ہے اور درست ہے اس کا ہر مسلمان قائل ہے“......

یعنی ”حسام الحرمین“ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ (معاذاللہ تعالیٰ) اس قدر فریب کار اور ستم ظریف ہیں کہ اس قول...... ”من شك فی كفره و عذابه فقد كفر“ ...... کو جس مقام اور جس موقعہ کے لیے فرمایا گیا ہے اس کے خلاف استعمال کیا ہے حکم کفر وارتداد تو ان توہین اور گستاخی کرنے والوں پر ہوتا ہے جو مولوی اشرف علی تھانوی اور دیگر اکابر دیوبند کے علاوہ ہیں اور شک کرنے پر کفر کا حکم تو ان لوگوں پر عائد ہوتا ہے جو مولوی خلیل احمد بدایونی کے علاوہ ہیں۔

یعنی ”حسام الحرمین“ کا اکابر دیوبند پر کفر وارتداد کا حکم ہی سرے سے غلط اس لیے

کہ انہوں نے کوئی توہین اور گستاخی نہیں کی ہے جس پر کفر وارتداد کا حکم لگتا ہو۔ چوں کہ اکابر دیوبند پر کفر وارتداد کا حکم ہی سرے سے غلط ہے اس لیے اکابر دیوبند کے کفر وارتداد کے بارے میں شک کرنے والوں پر حکمِ کفر ہی غلط ہے اور بے موقعہ اور بے محل ہے اور ''حسام الحرمین'' میں یہ بے موقعہ اور بے محل حکم لگا کر عُلمائے اہل سنت اور عام اہل سنت کو دھوکا اور فریب دیا ہے اور عُلمائے اہل سنت بھی فریب میں آکر لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ نے تو اپنی اس طویل تحریر کے نمبر ۴ میں یہ لکھ کر کہ:

> ''آپ کی تحریر کا عنوان ''حسام الحرمین'' کے نام سے یہ بھی غلط ہے فقیر کا کلام ''حسام الحرمین'' کے بارے میں نہیں ہے اس کے متعلق فقیر بارہا بتا چکا ہے کہ میں ''حسام الحرمین'' کا نہ مخالف ہوں نہ اس کو غلط کہتا ہوں میرا مقصد دوسرا ہے جس کو پہلے بھی بتا چکا ہوں اور پھر بتاتا ہوں''

ہم کو جھٹلایا تھا اور اپنا مقصد بتانے کا وعدہ کیا تھا اب تو آپ کا وہ دوسرا مقصد آپ کی زوردار تحریر سے سامنے آگیا، اسی طرح آپ نے اپنی اس طویل تحریر کے نمبر ۵ میں یہ تحریر فرما کر کہ:

> ''آپ نے فقیر پر یہ بہتان قائم کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقتدا ہونے پر فقیر نے کچھ کلام کیا ہے افسوس کے ساتھ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوں نہ جانے یہ کذب کس لیے بولا''

ہم پر کذب و بہتان کا الزام رکھا تھا، حالاں کہ ہم نے یہ جملہ بہت احتیاط سے لکھا تھا اب تو آپ اپنی طویل تحریر سے کھل کر سامنے آگئے اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر اپنے گھنونے ناپاک الزام کا اظہار کر دیا اور صاف بتا دیا کہ آپ اعلیٰ حضرت قدس سرہ

کے بارے میں حقیقتاً کیا خیال رکھتے ہیں اور عُلماے اہل سنت کو آپ کیا سمجھتے ہیں اور اپنی دیوبندیت پر پردہ ڈالنے کے لیے عقیدت کے الفاظ کس طرح چپکاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی اہانت پر آپ سے شکایت ہی فضول ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور اکابر دیوبند کی خدائے قدوس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بدترین گستاخیاں اور توہین جب دیوبندیوں کی حمایت میں آپ کے دل ودماغ میں توہین اور گستاخی نہیں ہے تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور عُلماے اہل سنت کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں۔

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! معلوم ہوتا ہے آپ نے ایک خاص پلان کے تحت اہل سنت کو سلو پائزن (رفتہ رفتہ اثر کرنے والا زہر) دیا ہے پہلے دور میں آپ نے اپنے آپ کو اہل سنت میں کھرا پُر تشدد سنی اور سنیت کا وفادار ثابت کیا۔ دوسرے دور میں اکابر دیوبند کی تعریف شروع کی اور حکم کفر باقی رکھا اور تیسرے دور میں سکوت کے ذریعہ دیوبندیت کے زہر سے نہ جانے کتنے بھولے بھالے سنیوں کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔

اب ابن سحنون مالکی کے قول کی حقیقت ملاحظہ فرمایئے جس سے آپ نے فریب پر فریب دیا ہے اور الٹا ''حسام الحرمین'' اور علماے اہل سنت پر فریب کا الزام رکھا ہے۔ درِمختار میں اسی قول کو نقل کرتے ہوئے فرمایا:

''وتمامه فی **"الدرر"** فی **"فصل الجزية"** معزیا **"للبزازية"**، ''

(ردالمحتار علی الدرالمختار ج٦ ص ٢٨١ مطلب مهم فی حکم ساب الانبیاء)

اسی عبارت سے تین نقل کرنے والے فقہاے حنفیہ کا پتہ چلا۔ ایک درمختار، دوسرے صاحب درد، تیسرے صاحب بزازیہ، پھر شامی میں درمختار کے قول ''وتمامه فی الدرر'' کے تحت اسی قول کو نقل کیا یہ چار فقہاے حنفیہ ہوئے۔

معلوم نہیں ان چاروں عظیم فقہائے حنفیہ کو کیا ہو گیا کہ اتنا اہم تکفیر کا قول کہ

’’جو توہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ کافر ہے‘‘

یوں ہی نقل کر رہے ہیں ان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ یہ قول جب چاروں اماموں سے مروی نہیں ہے تو پھر کیسے اتنا بڑا حکم اس قائل پر لگا دیں۔ مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے بڑے محقق، جید عالم جب تک چاروں اماموں کا مجمع علیہ قول نہ ہو ہرگز نہ مانیں گے۔ پھر اس پر ستم یہ کہ یہی قول شفاء شریف میں حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کر دیا وہ بھی اتنا نہ سمجھ سکے کہ یہ قول میرے امام حضرت سیدنا مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نہیں ہے میں کیسے اس کو نقل کر کے اتنا بڑا حکم کفر وارتداد قائل پر لگا دوں۔

لیکن ستم بالائے ستم یہ ہے کہ علامہ شامی نے اپنی اس کتاب ردالمحتار میں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا بھانڈا پھوڑ کر ہی رکھ دیا کہ جناب نے صرف اپنے دیوبندی اکابر کی خاطر نقل عبارت میں بہت بڑی خیانت کی ہے۔ چنانچہ وہ پوری عبارت اس طرح نقل فرماتے ہیں۔

”حیث قال نقلا عن ”البزازیة“. وقال ابن سحنون المالکی: اجمع المسلمون ان شاتمه کافر، وحکمه القتل، ومن شك فی عذابه و کفره کفر“(ایضاً)

یعنی صاحب درر نے بزازیہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن سحنون مالکی نے فرمایا کہ تمام مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

یہ تو علامہ شامی، صاحب درر، وصاحب بزازیہ کا کرم ہے کہ ان حضرت نے پوری

عبارت نقل کر کے صاف صاف بتادیا کہ اس مسئلہ پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور جب یہ حضرات ''اجماع'' کے ساتھ ''المسلمون'' کا لفظ استعمال فرماتے ہیں تو اس سے ان کی مراد ...... **صحابہ کرام، تابعین عظام، ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث، ائمہ تصوف، عام علمائے مسلمین سب کا اجماع ہوتا ہے**...... اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ سب کے سب توہینِ رسول کرنے والوں کو کافر و مرتد، واجب القتل اور اس کے حامی کو بھی ویسا ہی سمجھتے ہیں۔

افسوس ہے آپ پر کہ آپ نے دیوبندیوں کی حمایت میں ابن سحنون مالکی کے قول کو گھٹانے کے لیے آگے پیچھے سب غائب کر دیا اتنا بڑا اعتراض اور دلیل آپ کے پاس خاک نہیں کہ توہینِ رسول کرنے والے کے کفر میں شک کرنے والے کو فلاں فلاں امام کافر نہیں کہتے، مسلمان مانتے ہیں کہیں تو آپ یہ لکھا ہوا دکھاتے کہیں سے اس کا حوالہ دیتے۔

آپ نے جب دیکھا کہ میری بات چلے گی نہیں، جاننے والے بھانڈا پھوڑ کر رکھ دیں گے تو فوراً پینترا بدل کر آپ فرماتے ہیں۔:

> ''اس قول کو جس موقع اور جس مقام کے لیے فرمایا ہے وہ بیشک صحیح ہے اور درست ہے۔ اس کا ہر مسلمان قائل ہے۔ اس عبارت کو اس شخص کے لیے کہا گیا ہے جو شخص نعوذ باللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سب و شتم کرے بیشک ایسا شخص قطعی کافر و مرتد ہے۔ اس کے کفر میں جو شک کرے گا اس کے لیے بیشک یہی حکم ہے۔''

کیوں صاحب! جب آپ کے نزدیک ائمہ اربعہ سے منقول ہی نہیں ہے تو...... ''بیشک صحیح ہے اور درست ہے'' ...... آپ کا کہنا کیسے درست ہو جائے گا اور اتنا بڑا حکم دینے کی آپ نے جرأت کیسے کی، جس پر ائمہ اربعہ کا اجماع آپ کے نزدیک منقول نہیں ہے۔ اب

آپ خود کیسے دھوکہ کھانے اور دھوکہ دینے کے لیے تیار ہو گئے اپنی ہی چھری سے اپنی زبان کیوں کاٹ کر پھینک دیا۔ یہ دورخی کھیل آپ کس لیے کھیل رہے ہیں۔ دیوبند کے باطل دین کی حمایت اور بچاؤ میں آپ کا کوئی ٹھکانہ بھی رہا ہے کوئی ربط وضبط بھی آپ نے باقی رکھا ہے ''حسام الحرمین'' کے حکم کو منہ زوری سے گرانے کے لیے آپ اناپ شناپ ہانک رہے ہیں۔

پھر مولوی اشرف علی تھانوی کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اطہر میں سب وشتم پر ہی تو کفر وارتداد کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ یہ بیشک صحیح اور درست کیوں نہ ہوگا اور شک کرنے والا کافر کیوں نہ ہوگا۔

آپ خوب سمجھ رہے تھے کہ میرا یہ فریب چلے گا نہیں اس پر اعتراضات وارد ہوں گے ''حسام الحرمین'' کا حکم اپنی جگہ اٹل ہے لہٰذا آپ نے خود ہی راہِ فرار اختیار کی اور آگے لکھا ہے کہ:

> ''یعنی جس شخص کو یقینی اور شرعی طور پر اس کی اطلاع حاصل ہو جائے جس میں شک وشبہ باقی نہ رہے اس کے بعد پھر وہ شخص اس کے کفر میں شک کرے جب یہ حکم ہے تو حکم مطلق نہیں ہے بلکہ مقید ہے۔ اطلاع یقینی شرعی کے ساتھ''

ہماری عرض ہے کہ بیشک کفر وارتداد جیسے اہم ذمہ دارانہ حکم میں شریک ہونے کے لیے یقینی شرعی اطلاع کی ضرورت ہے۔ مگر یہ بتلایئے کہ جب آپ اور آپ کا علم دونوں ضعیف نہ ہوئے تھے آپ بھی جوان تھے اور آپ کا علم بھی جوان تھا اور ادھیڑ عمر تک آپ کے اور آپ کے علم کی پختگی باقی رہی۔ آپ نے جو اکابرِ دیوبند پر کفر وارتداد کا حکم لگایا تھا اور اس پر آپ نے انتہائی شدت برتی تھی جو تواتر سے ثابت ہے۔

اس وقت اس حکم کفر وارتدا کے لیے آپ کو یقینی شرعی اطلاع ملی تھی یا نہیں۔ اگر

اطلاعِ شرعی یقینی مل گئی تھی تو اب بڑھاپے میں کون سی بوڑھی یقینی اطلاع آپ تلاش کررہے ہیں؟ اور اگر آپ نے اس وقت بغیر شرعی یقینی اطلاع کے کفر وارتداد کا حکم لگایا تھا تو آپ خود اپنی ہی تصریحات اور اپنی ہی نقل کردہ نصوص اور قولِ مذکور پر اسی وقت کافر و مرتد ہوچکے تھے گویا آپ نے اپنے ہی قول وحکم پر جوانی سے اس بڑھاپے تک کفر وارتداد میں اپنا زمانہ گزارا، کفر وارتداد، فسق وحرام کے احکام سے آپ خود اپنے قول پر نہ بچ سکے۔

کیوں جناب! مندرجہ ذیل عبارت تو آپ ہی کی ہے یا یہ بھی آپ پر بہتان ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ جنھوں نے حق تعالیٰ کے لیے امکانِ کذب مانا یعنی حق تعالیٰ کے لیے یہ کہا کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ ان کے قطبِ عالم رشید احمد گنگوہی نے مہری دستخطی فتوے میں صاف صاف لکھ دیا کہ...... ''وقوعِ کذب کے معنی درست ہوگئے''......یعنی کہ حق تعالیٰ جھوٹ بول بھی چکا ہے......اور ان کے ایک بڑے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہینِ قاطعہ میں صاف صاف لکھ دیا کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وسیع ہے اور شیطان کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور معاذ اللہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں......اور ایک دوسرے مشہور اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھ دیا کہ جیسا علم معاذ اللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل اور بچوں اور جانوروں کو ہے (الی قولہ) یہ مسلم نما کفار سے نہ صلح رکھتے۔ ہرگز ہرگز نہ رکھتے جو ایمان ہوتا۔

ماہنامہ ''نقیب حق'' بدایوں مئی ۱۹۵۶ء از مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی۔

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب! مندرجہ ذیل فتویٰ تو آپ ہی کا ہے جو آپ نے ۱۲۔۱۳/سال قبل محمد صدیق صاحب جسپوری ضلع نینی تال کے جواب میں دیا ہے۔

''فرقہ دیوبندیہ کے سرگروہوں نے اپنے رسائل اور کتابوں میں حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں صریحاً توہین و تنقیص کی ہے جیسا کہ براہینِ قاطعہ گنگوہی، حفظ الایمان، تھانوی تقویت الایمان دہلوی وغیرہ سے ظاہر وباہر ہے۔ ان کے اقوال ملعونہ و عباراتِ کفریہ پر ہندوستان کے علماء اہل سنت وحرمین شریفین کے عُلماء کرام نے حکمِ کفر وارتداد دیا۔ چنانچہ حسام الحرمین وصوارمِ ہندیہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے اور بے شک ائمہ دین قویم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے صریحاً ارشاد فرمایا۔ من شك فی کفرهم وعذابهم فقد کفر یعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص وتوہین کرنے والوں کے کفر وعذاب میں بعد علم کے شک کرے گا وہ بھی کافر ہے۔ یقیناً جو کلمہ طیبہ پر ایمان لایا وہ ہرگز ان توہین و تنقیص کرنے والوں کے کافر ومرتد ہونے میں شک نہ کرے گا ہاں جس کا ایمان سرکار محمد رسول اللہ پر نہیں وہ کچھ کرے۔ پس زید اگر ان دیوبندیوں کو شانِ رسالت کی تنقیص وتوہین کرنے والوں کے بعد جان لینے کے کافر خارج از اسلام نہیں مانتا تو زید کے لیے بھی یہی حکم ہے یعنی یہ خود اسلام سے خارج ہے ایسی صورت میں نماز کے احکام جواز وعدمِ جواز سے زید کو تعلق ہی کیا رہا تاوقتیکہ توبہ شرعیہ نہ بجالائے۔

کتبہ فقیر خلیل احمد قادری برکاتی بجنوری

خادم الطلباء مدرسہ ظہیر الاسلام واقع مسجد جعفری بدایوں

۲۹ / ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ "

کیوں جناب! آپ جیسے محقق جید عالم کی یہ عبارت اور فتویٰ تو صاف بتلا رہے ہیں کہ آپ دیوبندیوں کے قطبِ عالم کے مہری ودستخطی فتوے کے ذریعہ وقوعِ کذب کے سلسلہ

میں شرعی ویقینی اطلاع رکھتے تھے۔ براہینِ قاطعہ پر بھی یقینی شرعی اطلاع تھی۔ حفظ الایمان جو بسط البنان کے ساتھ تقریباً پون صدی سے چھپ رہی ہے۔ اس کی توہین پر بھی آپ شرعی یقینی اطلاع رکھتے تھے۔ ورنہ دیوبندیوں سے صلح رکھنے والوں پر آپ مسلم نما کفار کا تو حکم نہیں لگاتے۔ ان دیوبندیوں پر صریح تنقیص وتوہین کرنے کا حکم عائد نہ فرماتے۔ ان کے اقوال اور عبارتوں کو ملعون اور کفریہ نہ کہتے۔ بعد علم کے شک کرنے والوں کو کافر نہ بتاتے۔

ائمہ دین قویم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے صریح ارشاد۔ من شك في كفرهم و عذابهم فقد كفر سے آپ نے زبردست دلیل پکڑی ہے، شاید......آپ کے ان ائمہ دین قویم میں ائمہ اربعہ ضرور شامل ہوں گے اور ابن سحنون مالکی پر کامل اعتماد ہوگا۔

آپ نے اپنی تحقیق اور یقینی شرعی اطلاع کے بل بوتے پر شک کرنے والوں کے بارے میں یہاں تک کہا ہے کہ (جو کلمہ طیبہ پر ایمان لایا وہ ہرگز ان توہین وتنقیص کرنے والوں کے کافر و مرتد ہونے میں شک نہ کرے گا۔)

آپ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ (زید اگر ان دیوبندیوں کو جان لینے کے بعد شک کرے گا تو زید بھی خارجِ اسلام ہے۔)

کیوں جناب! یہ آپ کی عبارتیں، احکام کن باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور پھر آپ تو زید سے بہت زیادہ تحقیق وتدقیق واطلاع یقینی وشرعی کے ساتھ اکابرِ دیوبند کو جانتے تھے۔

اب تو آپ کے لیے سوائے اس کے کوئی صورت نہیں رہی کہ:۔

۱:۔ آپ اپنے جدید قول پر اسی وقت اپنی جوانی کے زمانہ میں ہی کافر و مرتد ہو چکے تھے جب کہ آپ نے یہ احکام لگائے تھے۔

۲:۔ ورنہ آپ اپنے قدیم قول پر جب سے کفِ لسان واحتیاط کیا ہے۔ اپنے ہی

فتوے سے کافر و مرتد ہو چکے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے ہمیں دعوتِ غور دیتے ہوئے لکھا ہے۔

''اب غور کیجئے ہم کو، اس کو یقینی اور قطعی اطلاع کیسے حاصل ہوئی''

یہ تو آپ اپنے دل سے پوچھیے کہ ان عبارتوں کے لکھتے وقت اور شرعی فتوے دیتے وقت آپ کو یقینی اور شرعی اطلاع کیسے حاصل ہوئی تھی۔ آپ کا محقق، جید عالم، مفتیٔ دوراں، خادم الطلبا (مدرس دینیات) ہونا اور اکابرِ دیوبند اور شک کرنے والوں پر کفر و ارتداد کا حکم دینا آپ کی جہالت کی دلیل تو نہیں ہے، کوئی آپ کو جاہل اور مفت کا مفتی تو نہیں سمجھ سکتا کہ آپ نے جہالت سے یا مفت کی فتوی گری سے سینکڑوں مسلمانوں کو کافر بنا دیا ہوگا۔ ہم سے ہمارے غور کو پوچھتے ہیں تو بفضلہٖ تعالیٰ ہم غور کر چکے ہیں جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱:۔ حفظ الایمان ایک نہیں پچیسوں بار، ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر ملک میں عام ہو گئی ہے اور اب تک چھپ رہی ہے۔

۲:۔ بسط البنان، حفظ الایمان کے ساتھ ساتھ ۶۰۔۷۰ سال سے چھپ رہی ہے۔

۳:۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی ابتدائی تحریر کے زمانے سے اب تک حفظ الایمان میں وہ کفریہ عبارت موجود ہے۔

۴:۔ آج تک مولوی اشرف علی تھانوی کے دیوبندی معتقدین بعینہٖ اس عبارت پر مناظرہ کر رہے ہیں۔

۵:۔ بسط البنان میں بعینہ اس عبارت کا اقرار شروع سے اخیر تک موجود ہے۔

۶:۔ بسط البنان میں مضمون کے انکار کے بعد جو اپنا مفہوم بیان کیا گیا ہے اور تاویلات کی کوشش کی گئی ہے سرے سے باطل ہے۔

۷:۔حفظ الایمان کی کفریہ عبارت اپنے سیاق کے اعتبار سے ایسے سب وشتم کے مضمون کی ملتزم ہے جو مجمع علیہ کفر ہے اور یہ اجماع نصوصِ قرآنیہ واحادیث کی تعلیم کے ساتھ پوری امت کا ہے جس پر صحابہ کرام، تابعین، ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث، ائمہ تصوف، فقہا علما سب متفق ہیں اور اس مفہوم کا التزام بغیر ارادہ وخیال کے محال ہے۔ اگرچہ تھانوی صاحب نے بغیر ارادہ وخیال کے بھی کفر بتایا ہے۔

۸:۔آپ کے توڑ مروڑ قول پر بھی فی زمانناعبارت سے قطعی توہین کا مفہوم اجماعی ہے، معاصرین میں سے نااہل مولویوں سے اجماع نہیں ٹوٹتا۔ ایسے ہی غیر معلوم الحال غیر مطلع مولویوں کے شریک نہ ہونے سے اجماع نہیں ٹوٹتا ایسے ہی متعصب اور بدعتی مولویوں کی عدم شرکت سے اجماع پر کوئی ضرر نہیں آتا۔ ایسے ہی اجماع میں شریک کسی مولوی کے اخیر عمر میں اجماع سے ہٹ جانے کی وجہ سے اجماع نہیں ٹوٹتا۔

۹:۔اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق وتدقیق وکمالِ احتیاط شرعی تک عام مولویوں کی دسترس نہیں ہے، ڈینگ مارنے کا ہم نے بھی مطالعہ کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا وفور علم، فقہ وفراست، فنونِ ضروریہ کی مہارت، امورِ دینیہ پر ہر سوئی گہری نظر، اتباع واحترام ائمہ وفقہا وعلما کا پاکیزہ جذبہ، تقوی وطہارت میں علما وزاہدینِ زمانہ سے ممتازی، احکامِ دینیہ میں اعتدال اور تعصب سے پاکی تمام کے تمام اپنے کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ہم نے اپنی بساط پر حفظ الایمان، بسط البنان اور دیوبندیوں کی دوسری تاویلات واقوال کو سمجھنے کے ساتھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق وحکم پر اعتماد کیا ہے۔

۱۰:۔اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے زمانہ کے اجلہ علمائے حرمین شریفین اور ہندوستان اور دیگر ممالک کے علمائے اہل سنت اس حکم میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ ہیں۔

۱۱:۔ یزید کا کفر غیر مجمع علیہ ہے، اسمٰعیل دہلوی کے کفریات میں کہیں لزومِ کفر اور کہیں صریح التزام کفر تو ہے مگر اس کفر پر تکفیر غیر مجمع علیہ ہے اور تھانوی صاحب کا کفر صریح التزامی کلامی مجمع علیہ ہے جس پر تکفیر اجمع المسلمون صادق آتا ہے۔ تھانوی صاحب کو یزید و اسمٰعیل پر قیاس کرنا باطل ہے۔

یہ ہیں ہمارے غور و فکر جن میں اطلاعِ شرعی یقینی بھی ہے اور حکم کفر و ارتداد کا ضروریاتِ دین سے ہونا بھی۔ جن کی بنیاد پر اپنے اور مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے لیے مولوی اشرف علی تھانوی کو ہم کافر و مرتد سمجھتے ہیں اور جو ان کی توہین و گستاخی پر یقینی مطلع ہونے کے بعد انہیں کافر و مرتد نہیں مانتا اسے بھی کافر و مرتد مانتے ہیں کہ یہ دونوں گستاخ و حامی بدترین توہین رسالت میں ملوث ہیں۔ دین کو ڈھا رہے ہیں کفر و اسلام کو ایک کر رہے ہیں۔ خود بھی جہنم میں چھلانگ لگا رہے ہیں اور لوگوں کو بھی جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

> ''ان کے علاوہ اور اہلِ علم ہندوستان کے بھی ہیں جو ان عبارات کے مضامین پر جو ''حسام الحرمین'' میں بتائے گئے ہیں کلام کر رہے ہیں۔ ان عبارات کا مطلب یہ نہیں مانتے ہیں چنانچہ علما لکھنؤ، علما رامپور و علما بدایوں بھی ''حسام الحرمین'' کے احکام سے جو ان چاروں علما دیوبند پر لگائے گئے ہیں متفق نہیں ہیں۔ یہ حضرات تو دیوبندی نہیں ہیں۔''

بات کفر و ارتداد کی اور اس قدر ابہام سے کام لے رہے ہیں آپ! کیا اسی اجماع پر آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ چلیے اس کا بھی براحشر دیکھ لیجیے۔

آپ نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کون سے عُلما ہیں، علم میں ان کا مقام کیا ہے۔ علومِ

متداولہ میں ان کی کون سی تصنیفات یا کارنامے ہیں جن سے ان کی اہلیت اجماع کا پتہ چلتا ہے، ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ وہ اہل الرائے والا جتہاد ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کیا کلام کیا۔ کس طرح انہوں نے ''حسام الحرمین'' کے بتائے ہوئے احکام کا انکار کیا ہے؟ وہ متہم بالفسق تو نہیں ہیں؟ ان میں سفاہت تو نہیں ہے۔ تعصب تو نہیں ہے۔ مبتدع تو نہیں ہیں، مبتدع بے دین کے بارے میں عدمِ مبالات تو ان میں نہیں ہے؟

اب تک تو آپ نے ان پر اعتماد نہیں کیا تھا۔ اب ان پر اعتماد کی کیسی سوجھی، یا ان کے کلام سے بھی آپ ضعیفی میں اب آگاہ ہوئے ہیں گویا بسط البنان سے بڑھاپے میں واقفیت اب ہر اس بات سے آپ کو مطلع کر رہی ہے جو ''حسام الحرمین'' کی مخالف اور تھانوی صاحب وغیرہ کی حمایتی ہو۔ اگر وہ سرے سے اہل الرائے والا جتہاد آپ کے نزدیک نہ تھے تو اجماع میں ...... ان کے شریک نہ ہونے پر آپ کا اب رونا ہی لغو و جہالت ہے، یا بددینوں کی حمایت میں آپ کی حیلہ سازی ہے اور اگر وہ اہل الرائے والا جتہاد تو ہیں مگر ان میں مذکورہ بالا عیوب میں سے کوئی عیب تھا جس کو آپ جانتے تھے تو اجماع میں ان کی عدمِ شرکت سے اجماع کو کیا ضرر اور آپ کی تبدیلی دین پر جواز کی دلیل وہ کب بن سکیں گے۔

اگر وہ اہل الرائے والا جتہاد تھے اور ان میں یہ عیوب بھی نہیں اور نزاع ان کے سامنے پہنچ چکا تھا تو اگر ان کے دلائل پر ''حسام الحرمین'' کے احکام حق تھے تو ان پر ''حسام الحرمین'' کی حمایت فرض تھی اور اگر تامل تھا تو دونوں گروہ ان کے سامنے موجود تھے۔ ان سے دلائل کی دریافت، ان کے سامنے اپنے دلائل پیش کرنا اور ضروری شرعی مباحث کے بعد کسی فیصلہ پر پہنچنا ان کے لیے ضروری تھا اگر انہوں نے محض ٹالنے کے لیے یا کسی کی برائی مول نہ لینے کے خیال سے پرواہ نہیں کی، بے توجہی برتی تو عدمِ مبالات ثابت وہ

کب قابلِ اجماع رہے اور اجماع میں ان کے شریک نہ رہنے سے اجماع کب ٹوٹے گا۔

اور اگر ان مولویوں کے نزدیک ''حسام الحرمین'' کے خلاف شرعی دلائل تھے جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ ''وہ کلام کررہے ہیں'' اور وہ کلام آپ کے نزدیک آپ کی تبدیلی دین پر قابلِ اعتماد شرعی دلائل ہیں تو آپ کو چاہیے تھا کہ ان کو تحریر فرماتے۔ آخر آپ نے ان کو نقل کرنے سے فرار کیوں اختیار کیا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کی اس طویل تحریر کے سارے دلائل ان ہی مولویوں سے منقول ہیں اگر ایسا تھا تو آپ کو چاہیے تھا کہ اپنے دلائل کے ساتھ ساتھ ان مولویوں کی کتابوں کے حوالے آپ دیتے چلے جاتے۔

جناب مولوی صاحب! آپ اپنی ان بے سروپا بے ربط وضبط باتوں سے ممکن ہے اپنے معتقدین کے منہ پر ہاتھ پھیر دیں اور وہ بے چارے آپ کی عقیدت میں آجائیں مگر بفضلہٖ تعالیٰ سنی مسلمان آپ کی تحریر کے ہر لفظ سے ٹپکتے ہوئے فریب کو خوب سمجھتا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے توضیح تلویح ص ۵۲۷

" **(واما الثانی ففی اهلیة من ینعقد به الاجماع وهی لکل مجتهد لیس فیه فسق ولابدعة فان الفسق یورث التهمة ویسقط العدالة وصاحب البدعة یدعو الناس الیها ولیس هو من الامة علی الاطلاق وسقطت العدالة بالتعصب اوالسفه وکذاالمجون)** اعلم ان البدعة لا تخلو عن احدالأمرین اما تعصب واما سفه لانه ان کان وافر العقل کان عالما بقبح مایعتقده ومع ذلك یعاند الحق ویکابره فهو **المتعصب** وان لم یکن وافر العقل کان **سفیها** اذالسفه خفة واضطراب یحمله

علی فعل مخالف للعقل لقلة التامل و اماالمجون فهو عدم المبالات فالمفتی الماجن هو الذی یعلم الناس الحیل“

(التلویح علی التوضیح ۲/۴۵،۴۶ ط: دارالکتب العلمیة بیروت)

”یعنی دوسری شرط اہلیت کے بارے میں ہے اس شخص کی کہ جس سے اجماع منعقد ہوتا ہے اور یہ اہلیت ہر اس مجتہد کے لیے ہے جس میں نہ فسق ہو نہ بدعت اس لیے کہ فسق تہمت کا مورث ہے اور عدالت کو ساقط کر دیتا ہے اور بدعتی شخص لوگوں کو بدعت کی طرف گھسیٹتا ہے اور وہ علی الاطلاق امت سے نہیں ہے۔ اور عدالت تعصب سے یا سفاہت سے یا مجون (عدم مبالات) سے ساقط ہو جاتی ہے۔ جان لے کہ بدعت دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہ ہوگی یا تو تعصب سے یا سفاہت سے اس لیے کہ اگر وہ وافر العقل (زیادہ عقلمند) ہے اور اپنے عقیدہ کی قباحت کو جانتا ہے اور اس کے باوجود حق سے عناد رکھنے والا ہے اور مکابرہ کرتا ہے تو وہ متعصب ہے اور اگر وہ وافر العقل نہیں ہے تو بے وقوف سفیہ ہوگا۔ اس لیے کہ سفاہت بے وقوفی، خفت واضطراب ہے جو بے وقوف کو خلافِ عقل فعل پر ابھارتی ہے قلتِ غور وفکر کی وجہ سے۔ اور مجون عدم مبالات ہے اسی سے مفتی ماجن اس کو کہتے ہیں جو لوگوں کو حیلہ سازیاں سکھاتا ہے۔

آپ نے اپنے واسطہ سے اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کے واسطہ سے مولانا ظفر الدین صاحب بہاری پر بھی الزام رکھا ہے کہ وہ اخیر عمر میں تکفیر کے قائل نہ رہے تھے۔ حقیقت حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ بلا تحقیق تو ہم بھی یہی کہیں گے

کہ﴿هذا بهتان عظيم﴾

ہاں آپ سے اتنا ضرور عرض کریں گے کہ آپ کی اس قسم کی باتیں صرف ان جاہلوں کو خوش کرسکتی ہیں جو آپ کے ہمنوا ہیں۔آپ کا اپنے لیے جواز پیدا کرنے کی غرض سے مولانا ظفر الدین صاحب کو پیش کرنا بہت بڑا فریب اور لوگوں کو اغوا کرنا ہے اس لیے کہ اس سے اجماع کو کوئی نقصان نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ مولانا ظفر الدین صاحب آپ کے نزدیک اہل الرائے والا جتہاد تھے یا نہیں؟

۱:۔اگر مولانا ظفر الدین صاحب آپ کے نزدیک اہل الرائے والا جتہاد نہیں تھے تو اجماع کو کیا ضرر؟ پھر آپ نے انہیں پیش کیوں کیا؟

۲:۔اور اگر وہ اہل الرائے والا جتہاد تھے اور وہ اجماع میں شریک بھی تھے تو وفات تک کسی کا اجماع سے الگ ہو جانا اجماع کو توڑتا نہیں ہے۔

''حسامی'' ص ۵۶ پر فرمایا:

"والصحيح عندنا ان اجماع علماء كل عصر من اهل العدالة والاجتهاد حجة . ولا عبرة لقلة العُلماء و كثرتهم و لا بالثبات علىٰ ذالك حتى يموتوا ولا لمخالفة اهل الهوى فيما نسبوا به اِلى الهوى ولالمخالفة من لا رأى له فى الباب الا فيما يستغنى عن الرأى" (الحسامى مبحث الاجماع ۸۸،۸۹)

یعنی ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ ہر زمانہ میں عادل اجتہاد والوں کا اجماع حجت ہے اور اس میں عُلما کی کمی و زیادتی کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور نہ ان

کے مرنے تک اس اجماع پر ثابت رہنے کا اعتبار ہے اور نہ اہلِ ہویٰ کی مخالفت کا اعتبار ہے جس میں وہ ہویٰ کی طرف منسوب ہیں اور نہ ان کی مخالفت کا اعتبار ہے جن کو اس بحث میں رائے کی اہلیت نہیں ہے سوائے ان مسائل کے جن میں رائے کا استغناء ہو۔

''توضیح تلویح'' ص ۵۲۸ پر فرمایا:

''واما الثالث ففی شروطه انقراض العصر لیس بشرط عندنا وعندالشافعی رحمه الله تعالیٰ یشترط ان یموتوا علیٰ ذلك الاجماع لاحتمال رجوع بعضهم ولنا انه تحقق الاجماع فلایعتبر توهم رجوع البعض حتی لو رجع لایعتبر عندنا''

(التلویح علی التوضیح ٤٦/٢ ط: دارالکتب العلمیة بیروت)

یعنی یہ تیسری شرط اس بارے میں ہے کہ اس اجماع پر زمانہ کا گزر جانا ہم حنفیوں کے نزدیک شرط نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک شرط ہے کہ اسی پر سب کی وفات ہو اس لیے کہ ان میں سے بعض کے رجوع کا احتمال ہے اور ہم حنفیوں کے لیے تحقیق شان یہ ہے کہ اجماع منعقد ہو گیا پس اب بعض کے رجوع کے توہم کا اعتبار نہیں ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے رجوع کر لیا تو ہم حنفیوں کے نزدیک اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

افسوس ہے آپ کے علم پر جو بگڑ کر دیوبندیت کی بددینی پر نچھاور ہو گیا، برا ہو بددینی کی حمایت کا آپ نے اپنی ساری مولویت کو تھانوی صاحب وغیرہ کے کفر وارتداد پر قربان کر دیا۔

اخیر میں آپ نے لکھا ہے:

''کہئے جب یہ چیز ہم نے خود بھی ان سے سنی اور مولانا حبیب الرحمٰن کے بیان سے جو بواسطہ قاضی صاحب معلوم ہوگئی کہئے ایسی صورت میں جب کہ اپنے علماء بھی اس پر متفق نہیں ہیں احتیاطاً کفِ لسان کرنا مناسب ہوا یا نہیں پھر ان کی طرف سے بھی انکار اور تبری وتحاشی ثابت ہوگئی۔ یا مواخذات یومِ جزاء سے بے خوف ہوکر اپنے دین وایمان کی کچھ پرواہ نہ کی جائے۔ امام غزالی کا ارشاد کہ تکفیر مسلم میں خطرہ ہے اور خاموش رہنے میں کچھ خطرہ نہیں۔ کیا اس قول پر عمل نہ کیا جائے۔''

عرض ہے کہ بلاتحقیقِ شرعی ہم مولانا ظفرالدین صاحب پر ہرگز کوئی الزام نہیں رکھ سکتے آپ کی روایت کے باوجود حضرت مجاہدِ ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب نے اپنا دین نہیں بدلا ہے۔ الزام آپ پر ہے کہ مولانا ظفرالدین صاحب کے بارے میں سننے کو تقریباً پچیس برس کا عرصہ آپ کو ہوگیا۔ مولوی تھانوی کے انکار تبری وتحاشی کو تقریباً پون صدی گذر گئی۔ آپ کی نوجوانی، جوانی، ادھیڑ عمر، بڑھاپا سب گزر گئے۔ آپ نے اسی وقت ''حسام الحرمین'' سے متفق نہ ہونا نہ سمجھا اور توبہ ورجوع نہ جانا۔ شدت سے حوالوں کے ساتھ کفروارتداد کا حکم دیتے رہے۔ مولانا ظفرالدین صاحب کے متعلق آپ کی روایت سے ''حسام الحرمین'' کے حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ اپنی جگہ قطعی کلامی مجمع علیہ حکم ہے جس کو ہم تفصیل سے اوپر ثابت کر آئے ہیں۔ تھانوی کے انکار تبری وتحاشی کو توبہ ورجوع سمجھنا باطل ہے۔ امام غزالی پر آپ کا بہتان ہے کہ انہوں نے مطلقاً تکفیر مسلم میں خطرہ بتایا ہے۔ آپ کی نقل کردہ عبارت میں ہی امام غزالی

نے صاف استثنا فرما دیا اور اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئے۔ اس کے علاوہ ہم نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد سے دلائل پیش کر دیئے (کہ ان گستاخوں کی ضرور تکفیر کی جائے گی) بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ ہمارے مباحث سے مولانا ظفر الدین صاحب سے آپ کے استناد، تھانوی صاحب کے انکار، تبری و تحاشی سے آپ کے توبہ ورجوع کے استدلال اور ائمۂ فقہ وعُلما سے آپ کے غلط حوالوں کے پرخچے اڑ کر رہ گئے اور آپ کا دیوبندیانہ، وہابیانہ فریب اجاگر ہو کر رہ گیا۔ مواخذات یومِ جزا اور دین و ایمان کے خوف کا ڈھونگ قادیانی، دیوبندی، وہابی سب رچاتے ہیں۔ اہل سنت ان الفاظ کے دھوکے میں آ کر کفر وارتداد کو اختیار نہیں کر سکتے۔

ان صورتوں میں آپ جیسا شخص جو یقینی شرعی اطلاع رکھتا ہے اور اب تک تحقیق کے دعوے پر کفر وارتداد کے فتوے دیتا رہا اس کا باطل دلائل کے ساتھ کفِ لسان واحتیاط ہرگز ایمان نہیں۔ صریح کفر اور بد دینی کو اختیار کرنا ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ آپ سے تعلقات توڑ لیں آپ کو اپنا امام پیرومرشد نہ سمجھیں نہ بنائیں۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم واحکم

مورخہ ۶ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

۱۲ فروری ۱۹۸۱ء

مناظرۂ بدایوں

یہ وہی مناظرہ ہے جس کے بارے میں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی نے اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' ص ۴۶ پر پہلے تو یہ لکھا کہ:

''کچھ عرصہ کے بعد تیسری مرتبہ پھر شور وشغب مچایا گیا جس کا مختصر نقشہ یہ ہے کہ چند نوعمر کم علم اطفال کو اکٹھا کر کے بدایوں لایا گیا'' (انکشافِ حق ص ۶۳)

پھر ص ۴۶ کے اخیر سے ص ۴۷ تک واقعات بیان کرتے کرتے اقرار کرنا پڑا کہ

''جب یہ لوگ بدایوں پہنچ گئے تو فقیر کے پاس ایک تحریر پہنچی اس سے قبل بھی غلام محمد ناگپوری کی تحریریں تیاری مناظرہ کی آچکی تھیں'' (ایضاً ص ۶۴)

مناظرہ کے سلسلے میں غلام محمد ناگپوری کے ساتھ خط وکتابت کے اقرار سے ملا انکشاف کا مختصر نقشہ اور نوعمر کم علم کی چھاپہ ماری دھری رہ گئی۔

اب ایک نظر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے ان الزامات کو دیکھ لیجیے جو ص ۴۸ سے ص ۴۹ تک آپ نے ''انکشاف حق'' میں پھیلائے ہیں خاص طور پر ملّا بجنوری کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

''یہاں بدایوں پہنچ کر حیلہ بنانا بوجہ مصلحت اور دوراندیشی کے یہ کہا کہ ہم مناظرہ نہیں کرتے صرف آپس کی افہام وتفہیم کے لیے کچھ گفتگو ہوگی وہ بھی تنہائی میں'' (انکشافِ حق ص ۶۶)

حالانکہ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے جو ایک علم کے مدعی کو کسی صورت زیبا نہیں دیتا مگر اس کا کیا علاج کہ وہابی مذہب والے جب اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ کو عیب نہ سمجھتے ہوں تو

وہ اپنے لیے جھوٹ، کذب، بہتان، فریب کو عیب کہاں سمجھیں گے۔

مناظرہ کی تاریخ خط وکتابت سے طے ہونے کے بعد علمائے اہل سنت وقت پر بدایوں پہنچے اور پہلی تحریر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے پاس روانہ کی جس کا ملا انکشاف نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے جسے ہم نے اوپر نقل کیا ہے کہ: ''جب یہ لوگ بدایوں پہنچ گئے تو فقیر کے پاس ایک تحریر پہنچی''

اب آپ ہماری اس تحریر کو دیکھیے اور اسی پر مولوی خلیل احمد صاحب کی تحریری وصولیابی کو بھی ملاحظہ فرمایئے اور اسی کے بعد مزید دونوں جانب سے مناظرہ سے متعلق خط وکتابت کو بھی دیکھ لیجیے اور خود ہی اندازہ لگایئے کہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کذب بیانی میں کتنے جری ہیں، اہل سنت تو ان کے کف لسان پر کھلے عام مناظرہ کا مطالبہ کر رہے ہیں جس پر مولوی خلیل احمد صاحب کے دستخط موجود ہیں اور ملا انکشاف ص ۴۸ سے ص ۴۹ تک انکشاف حق میں یہ جھوٹی بکواس کر گئے کہ اہل سنت عام مجلس تو کیا خاص محفل مناظرہ کے لیے بھی تیار نہ ہوئے اور یہ بہتان جڑ دیا کہ مناظرہ کے بجائے افہام وتفہیم ہمارا مقصود ہے۔

بدایوں پہنچ کر اہل سنت کی جانب سے پہلی تحریر بنام مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بجنوری۔

ضوابط بابت مناظرۂ بدایوں

٦/اور ٧/مارچ ۱۹۸۱ء بروز جمعہ اور ہفتہ

(۱) مناظرہ ایسی جگہ ہو جہاں اس قدر وسعت ہو کہ بالمقابل اسٹیج لگ جائیں اور لوگ درمیان میں بیٹھ کر اطمینان سے کاروائی سن لیں (۱)

(۱) یہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

(۲) دونوں فریق اجلاس کے لیے قانونی اجازت حاصل کرلیں۔(۲)

(۳) اگر عام اجلاس کی قانونی اجازت نہ ملی تو خصوصی مجلس کہ جس میں جس قدر لوگوں کا جمع ہونا ممکن ہو وہیں مناظرہ ہوگا۔

(٤) دونوں فریق کا اپنا اپنا صدر ہوگا جو اپنے اپنے اسٹیج اور اپنی طرف کے لوگوں میں نظم باقی رکھنے اور امن قائم رکھنے کا ذمہ دار ہوگا اور مخالف کی بے ضابطگی پر تنبیہ کرے گا۔(۳)

(۵) صدر کا اعلان اجلاس کے شروع ہونے کے وقت کیا جائے گا۔

(٦) مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو خود مناظرہ کرنا ہوگا۔ دوسرا فریق اپنے مناظر کا اعلان صدارت کے اعلان کے بعد کرے گا۔(۴)

مناظرہ کا موضوع(۵)

(۱) اہل سنت کی جانب سے وسیع میدان، بالمقابل اسٹیج اور بکثرت لوگوں کے اطمینان سے مناظرہ کی کاروائی کو سن لینے کی تجویز کو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی تنہائی میں افہام وتفہیم سمجھ بیٹھے اور اسی سمجھ پر آپ کو کفِ لسان کی ہوس ہوئی اور واقعہ یہ ہے کہ یہ بھی ملا انکشاف کی کذب بیانی عادتاً جھوٹ بولنے کا ایک نمونہ ہے۔

(۲) قانونی اجازت بھی ملا انکشاف کے نزدیک تنہائی میں افہام وتفہیم کے لیے حاصل کی جاتی ہے۔

(۳) دونوں فریق کا اپنا اپنا صدر اس طرح ہونا کہ اپنے اپنے اسٹیج کے عُلما وخواص اور میدان میں بیٹھے ہوئے اپنے اپنے عام لوگوں میں نظم باقی رکھیں یہ اہل سنت کی جانب سے ایسی تجویز تھی جس کو ملا انکشاف مصلحتاً تنہائی میں افہام وتفہیم کی تحریک بیان کر گئے شاید اتنا دیدہ و دلیر کذب بیان دیکھنے میں نہ آیا ہو۔

(۴) اہل سنت کا مولوی خلیل احمد صاحب سے خود مناظرہ کرنے کا مطالبہ آپ کے نزدیک آپسی افہام وتفہیم کی کچھ گفتگو کا معنیٰ رکھتا تھا۔ یہ ہے بے حیاء باش وہرچہ خواہی کن۔

(۵) مناظرہ کے موضوع کے عنوان سے جو باتیں کہی گئی ہیں وہ دیکھ لیجیے کہ میدانی مناظرہ کے لیے تھیں یا تنہائی میں کچھ گفتگو کرنے کے لیے۔

الف:۔ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کا انکار اور تبری وتحاشی جو مولوی خلیل احمد صاحب کے نزدیک توبہ ورجوع ہے جس کو مولوی خلیل احمد صاحب نے خصوصی طور پر اپنے خط ۲۵/صفر ۱۴۰۱ھ کے اخیر میں اپنے سکوت کی وجہ میں لکھا ہے۔

ب:۔ تکفیر کے سلسلہ میں احتیاط کے لیے حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ کی وصیت جس کو خصوصی طور پر مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے اس خط کے اخیر میں اپنے سکوت کی وجہ میں لکھا ہے۔

ج:۔ مولانا ظفر الدین بہاری کا سکوت دوسرے اور علما کا متفق نہ ہونا جس کو مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنے اسی خط کے اخیر میں خصوصیت سے اپنے سکوت کی وجہ میں لکھا ہے۔

(۷) اجلاس ۶/مارچ ۱۹۸۱ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ۳ بجے سے اذان مغرب سے پہلے تک ہوگا۔ بیچ میں نماز عصر کے لیے وقفہ ہوگا، دوسرے دن شنبہ ۷/مارچ ۱۹۸۱ء کو ۹ بجے دن سے ۲/۱-۱۲ بجے تک اور پھر ۲/۱-۲ بجے دن سے شام اذان مغرب سے پہلے تک ہوگا۔

(۸) ہر مناظر کو ۱۵/۱۵/منٹ کا وقت بحث کے لیے ملے گا۔

(۹) جو فریق دلائل پیش کرے گا اگر فریق مخالف اس کو دیکھنے کے لیے کتابیں طلب کرے تو ذمہ دار شخصیت کے ہاتھ دوسرے مخالف اسٹیج پر کتاب بھیجنی ہوگی۔

(۱۰) اگر فریقین کے معتمد علما کی کتابوں میں سے کوئی حوالہ کوئی فریق پیش کرے تو اس کو قبول کرلیا جائے گا۔

(۱۱) اثنائے بحث میں کوئی مناظر دوسرے پر ذاتی حملے نہیں کرے گا۔

(۱۲) ایک موضوع پر بحث کے دوران دوسرے موضوع کا چھیڑنا شکست تسلیم ہوگا۔

(۱۳) شہر کے چند ایسے معزز حضرات درمیان میں ہوں گے جو امن قائم رکھنے اور ہڑبونگ نہ ہونے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

فقط

غلام محمد خاں غفرلہٗ

نزیل بدایوں ۴/مارچ ۱۹۸۱ء

’’آپ کی تحریر موصول اس میں جو کچھ کلام ہوگا وہ بذریعہ تحریر کے بھیج دیا جائے گا‘‘

فقیر خلیل احمد از بدایوں

۲۶/ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

(نوٹ) ہماری تحریر اور اس پر مولوی خلیل احمد کی تحریر کہ یہ تحریر انہیں مل چکی ہے، آپ نے اسے ملاحظہ فرمالیا۔ اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب کی طرف سے شرائط مباحثہ دیکھ لیجیے اگر اہل سنت کی طرف سے کوتاہی ہوتی تو ضرور ان کے خط میں موجود رہتی۔

شرائطِ مُباحثہ

منجانب مولوی خلیل احمد بدایوں۔

(۱) دونوں فریق اجلاس کے لیے قانونی اجازت حاصل کریں۔

(۲) فریقین کا اپنا اپنا صدر ہوگا جو اپنے اپنے اسٹیج اور اپنی طرف کے لوگوں میں نظم باقی رکھنے اور امن قائم کرنے کا ذمہ دار ہوگا اور فریق ثانی کی بے ضابطگی پر تنبیہ کرے گا۔

(۳) فریقین اپنے اپنے صدر کا اعلان اجلاس شروع ہونے سے قبل کریں گے۔

(٤) فریقین کے مناظر وہی رہیں گے جن کے مابین تحریری گفتگو جاری ہے۔

(۵) چوں کہ اس گفتگو کو مولوی غلام محمد صاحب نے اپنے ذمّہ لیا ہے، لٰہذا بذاتِ خود ان ہی کو گفتگو کرنی ہوگی فریقین اپنی جگہ پر کسی دوسرے کو مقرر نہ کریں گے۔

(٦) فریقین کے مباحثہ کا فیصلہ دینے والا ایک ثالث ہوگا جس کے فیصلہ کو دونوں فریق مانیں گے۔

(۷) درمیان گفتگو وہ ثالث فریقین کو بے ضابطگی سے روکے گا۔

(۸) فریقین کے دونوں متکلم کے علاوہ کسی تیسرے شخص کو درمیان میں دخل دینے کا حق نہ ہوگا۔

(۹) فریقین میں سے کسی کو بھی اپنی طرف سے گفتگو کرنے کا حق نہ ہوگا۔

(۱۰) یہ گفتگو فیصلہ کن گفتگو ہوگی تا کہ پھر کسی کو قیل وقال کی گنجائش نہ ہو۔

موضوع مباحثہ

(۱۱) (**الف**) فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن لوگوں پر فتاوے کفر لگائے ہیں وہ سب مسلّم ہیں یا غیر مسلّم؟

(**ب**) فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض فتاوٰوں پر شرعی دلیل کی بنیاد پر احتیاطاً کف لسان درست ہے یا نہیں؟

فقیر خلیل احمد قادری

محلّہ سوتھہ۔ بدایوں ۴/ مارچ ۱۹۸۱ء

عجائب انکشاف

یعنی

مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی کی اصل کتاب ''انکشافِ حق'' کا

جواب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کا ''بیان مقصد''

علامۂ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی ''بیان مقصد'' کے تحت ص ۷ پر لکھتے ہیں:

'' ۱:۔ فقیر (یعنی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی) کا مقصد بفضلہٖ تعالیٰ ہر وقت حق گوئی، حق طلبی رہا ہے۔

۲:۔ فقیر حتی الامکان درپیش ہونے والے حالات کو میزان شریعت مطہرہ میں تول کر اس کے حق و ناحق، صحیح وغلط ہونے کا فیصلہ کرتا رہا ہے وضوحِ حق کے بعد اسی کو اختیار کر لیا۔

۳:۔ (آپ وجہ بیان کرتے ہیں) چوں کہ فقیر کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا جوئی وخوشنودی ہے'' (انکشاف ص ۲۸)

ان عبارتوں میں مولوی خلیل احمد صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ آشنائے شریعت ہونے کے بعد ہی بہت بڑے عالم و فاضل محقق و مدقق بن گئے اور عہد جوانی سے بڑھاپے تک اور بجنور سے بدایوں تک ہر وقت حق گوئی وحق طلبی میں سرگرم رہے...... اور درپیش مسائل کو میزان شریعت پر تول کر حق و ناحق، صحیح وغلط ہونے کا فیصلہ کرتے رہے ہیں ...... پھر یہ خالص دینی مسائل ہوں ...... یا آپ کے سیاسی دور کے حالات...... ان سب کے بارے میں آپ شریعت مطہرہ کے مطابق ہی فیصلے کرتے رہے ہیں...... اور ان سب

میں آپ کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی رہا ہے اور آپ عذاب قبر و عذاب حشر کے خوف سے پگھلے جا رہے ہیں۔

شاید کسی کو یہ غلط فہمی ہو کہ مولوی خلیل احمد صاحب کے مندرجہ بالا سارے دعوے کف لسان کے وقت سے ہوں جو آپ کے اخیر بڑھاپے کی پیداوار ہیں...... جی نہیں مولوی خلیل احمد صاحب نے لفظ ''ہر وقت'' سے نوجوانی سے بڑھاپے تک کا سارا زمانہ ان اوصاف کے لیے گھیر لیا ہے...... اور آپ نے اسی ص ۷ پر تو بالکل ہی صاف کر دیا کہ

''سیاسی دور آیا تو اس میں بھی شریعت مطہرہ کے احکام کے مطابق جو امر حق ثابت ہوا اسی کو اختیار کیا'' (انکشاف ص ۲۸)

اور مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ سیاسی دور جس میں آپ نے شریعت مطہرہ کے مطابق تحقیق و اختیار کا شرف حاصل کیا...... آپ کے کف لسان سے تقریباً ایک تہائی (۱/۳) صدی یعنی تیس پینتیس سال پہلے سے چل رہا تھا جو آپ کے کف لسان سے بہت پہلے ہی ختم ہو چکا ہے۔

آپ کے ان الفاظ کو پھر سے دیکھیے ...... ''سیاسی دور آیا تو اس میں بھی'' ...... یعنی دینی مسائل میں تو ابتدا ہی سے آپ حق و ناحق، صحیح و غلط کی تحقیق و تدقیق شریعت مطہرہ کے مطابق کرتے رہے...... اس کے بعد سیاسی دور آیا تو اس میں بھی آپ میزان شریعت پر سیاسی مسائل کو تولتے رہنے سے غافل نہ رہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب کو یہ دعویٰ زیب بھی دینا چاہیے اس لیے کہ آپ علم و فضل میں بہ تحریر خود اکبر علما ہیں...... اور زہد و تقویٰ، خوف و خشیت میں قطب زمانہ...... بلکہ کچھ اور آگے ہیں...... مگر اس فاضل بے بدل نے (اگرچہ آپ نے انکشاف میں اپنے آپ کو

دَل بدلو ظاہر کیا ہے) اپنی ہی اگلی تحریر سے اپنے اس دعوے کو جو خاک میں ملایا ہے......
اسے بھی ملاحظہ فرمالیں۔ آپ انکشاف کے ص ۸؍ پر لکھتے ہیں:

''اکثر لوگ خوب جانتے ہیں کہ فقیر کا مسلک اس سے قبل دربارۂ تکفیر وہ تھا جو فاضل بریلوی مرحوم اور ان کے متبعین کے فتاووں میں بیان کیا گیا ہے چونکہ ان کی تحریرات پر اعتماد تھا اور دربارۂ تکفیر ان حضرات کے فتاووں کو صحیح اور درست سمجھتا تھا اور اپنی ذاتی تحقیق کے لیے موقع نہ مل سکا تھا۔ اب کچھ عرصہ سے فقیر کو رب تعالیٰ نے کچھ ایسے مواقع اور حالات عطا فرمائے کہ ان فتاووں اور تحریرات کو بنظر غائر مطالعہ کیا'' (انکشاف ص ۲۹)

ابھی ابتدا ہے اور چند سطروں کے بعد ہی علامہ انکشاف کے ہوش وحواس سلب ہو کر رہ گئے انہیں یاد ہی نہیں کہ ایک صفحہ پہلے میں نے گل افشانی کی ہے یا گل اندازی۔

انکشاف کے ص ۷؍ پر کہاں آپ کا یہ عظیم دعویٰ کہ آپ اپنی جلالت علم وفضل اور کمال تحقیق وتدقیق پر نوجوانی سے بڑھاپے تک ہر وقت حق گوئی وحق طلبی پر گامزن رہے ......زندگی کا یہ انتہائی قیمتی زمانہ پوری تحقیق کے ساتھ مسائل کو میزان شریعت پر تول تول کر کھرے کھوٹے کو پرکھ کر فیصلے کرتے کرتے گزرتا رہا......اور آپ ہمیشہ ان کاوشوں کے بعد حق کو اختیار کرتے رہے۔

اور کہاں ایک ہی صفحہ بعد آپ نے اپنے اسی قول کو جھٹلاتے ہوئے اعتراف کرلیا کہ ...... جی نہیں نوجوانی سے بڑھاپے تک کا پچھلا زمانہ ......کمال علم وعقل کے باوجود ...... جہالت وحماقت میں گزر گیا ......سخت کفر وحرام میں مبتلا رہے......ایمان وکفر میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور ان کے متبعین کی تقلید کرتے کرتے بڑے بڑے عُلما اور دنیا کے

مسلمانوں کو کافر و مرتد بناتے بناتے یہ قیمتی زمانہ بیت گیا......اور اب بڑھاپے میں **مُختَلُّ الحَوَاس** ہو جانے کے بعد علم و تحقیق کے ساتوں طبق آپ پر روشن ہو گئے ہیں......اسی لیے آپ کو توبہ و رجوع اور خوف و خشیت الٰہی کا اب دمِ واپسیں پر خیال آ گیا......اور دَل بدل کر آپ دیو بندی وہابی بن گئے۔

آپ کی انکشاف کے ص ۷ رکی تحریروں کا خلاصہ حسب ذیل ہے

۱ :۔ آپ نو جوانی سے بڑھاپے تک حق گوئی و حق طلبی و رضا جوئی میں مصروف رہے اور حالات کو میزانِ شریعت پر تول تول کر فیصلے کرتے رہے اور اس طرح جو حق واضح ہو گیا اسی کو اختیار کرتے رہے۔

۲ :۔ جی نہیں [مَیں] یہ جھوٹ بول رہا ہوں معاف کرنا بلکہ جوانی سے بڑھاپے تک کا سارا زمانہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور ان کے متبعین کی پیروی میں گزرا میں نے اس زمانہ میں کوئی تحقیق نہیں کی نہ میزان شریعت پر مسائل کو تول کر میں فیصلے کر سکا اس لیے کہ ذاتی تحقیق کا موقع ہی میسر نہیں ہوا تھا اس کا موقع اب اخیر عمر میں ملا ہے اس سے قبل پوری زندگی نری جہالت اور تقویٰ و طہارت سے بے نیازی میں بسر ہو گئی۔

کہیے جناب علامہ کف لسان! دیکھا آپ نے اپنے انکشاف کے عجائب......کیا آپ نے اپنے کف لسان کے لیے اسی کذب و تضاد کو بہانہ بنایا ہے؟......ابھی کیا ہے...... ان شاءاللہ تعالیٰ اخیر کتاب تک آپ اپنے انکشافات کے تماشے دیکھیں گے۔

پھر آپ کے بھولے پن کی نمائش دیکھیے کہ آپ عظیم و جلیل، عالم و فاضل بلکہ بقلم خود اکبر عُلما ہونے کے باوجود ساری عمر یہ بھی نہیں سمجھ سکے تھے کہ......تکفیر کے مسائل تقلیدی نہیں ہوتے ہیں......تحقیقی ہوتے ہیں......اب اخیر عمر میں آپ تکفیر کا خاص علم حاصل کر سکے

ہیں......آپ کا یہ باتیں بنانا کہ بسط البنان اور دوسری تحریریں ابھی بڑھاپے میں دیکھ کر کف لسان کیا ہے......سراسر مکر وفریب ہے۔

کیا آپ کو یہ بھی عقل نہ رہی کہ دنیا یہ تو پوچھے گی کہ: اے اکبر عُلما! کیا آپ کو یہ بھی بسط البنان دیکھنے کے بعد ہی معلوم ہوا کہ تکفیر کے لیے تحقیق ضروری ہے...... یہاں تقلید کام نہیں دیتی......جب آپ نے جوانی میں علم وفضل کی ڈگری حاصل کی بلکہ اکبر عُلما بن گئے تھے ......تو کیا عقائد خصوصاً تکفیر جیسے اوّل واہم مسائل ضروریہ کو پڑھے بغیر ہی فضیلت کی پگڑی بندھوالی تھی؟ ...... نیز خوف وخشیت الٰہی سے بھی آپ بالکل عاری ہی رہے......پھر بدنصیبی دیکھیے کہ بڑھاپے تک آپ کو یہ شرافتیں میسر ہی نہ ہوئیں......علم وفضل، عقل وفراست کے اس پرشباب زمانہ میں انتہائی جہالت وحماقت سے شدت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر دیوبندیوں کو کافر بناتے رہے......عُلماے بدایوں، عُلماے فرنگی محل، عُلماے رامپور کی بے گناہی پر آپ کو ذرا بھی رحم نہ آیا؟......آپ اکبر عُلما ہونے کے باوجود علم عقائد سے خاص طور پر تکفیر کے مسائل سے ایسے جاہل وبے خبر رہے کہ آپ کو یہ احساس تک نہ ہوا کہ آپ کی تقلیدی تکفیر کے تیر مارہرہ مطہرہ کے مشائخ طریقت اور حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی اور ان کے خلفا ومرید پر برس رہے ہیں...... نہ یہ خیال کہ محض میں تقلید واعتماد پر کیسے دنیا کے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو کافر ومرتد بنا رہا ہوں۔

بہرحال! آپ جوانی میں ہی وہابی دیوبندی رہے ہوں یا بڑھاپے میں بن گئے ہوں یہ آپ کا عمل ہے آپ نے جو چاہا کیا اور جو چاہیں کریں......مگر آپ نے اپنے کفِ لسان اور واقعتاً دَل بدلنے کی جو یہ وجہ بیان کی ہے اس میں آپ کذب وتضاد کے اعلیٰ مقام پر ضرور فائز ہو گئے ہیں...... جو دلیل نہیں......سراسر فریب ہے۔

اس کے بعد علامہ کفِ لسان اپنے ''انکشاف'' میں فرماتے ہیں:

''ناظرین باانصاف! اس پر غور کریں اور انصاف کریں جو خدا کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے جس کی لائی ہوئی شریعت تمام عالم کے لیے رحمت جس کی رحمت سے ہر دوست و دشمن حسب حال فیضیاب ہوں۔ الیٰ قولہ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی رحمت کا یہ عالم کہ دشمنوں کے ساتھ بھی طرق رعایت و رحمت کو ترک نہ کیا''

(انکشاف ص ۳۰، ۳۱)

آپ کی ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت سے دوست و دشمن حسب حال فیض یاب ہوتے رہے ہیں بلکہ رحمت کا یہ عالم کہ دشمنوں کے ساتھ بھی رعایت اور رحمت کے طریقوں کو نہ چھوڑا...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابۂ کرام، ائمہ دین، عارفین، مشائخ طریقت بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اور طفیل میں رحمت عالم بنے اور انہوں نے بھی دشمنوں کے ساتھ رحمت و رعایت کا برتاؤ کیا۔

علامہ کف لسان کی اس ساری اُٹھان کا مقصد یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور عُلمائے اہل سنت کو بھی چاہیے تھا کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخ، گالیاں دینے والے مرتدین دیوبندیوں وہابیوں کے ساتھ رحمت و رعایت کا برتاؤ کرتے ان بد دینوں کے کفر و ارتداد کو عین اسلام و ایمان قرار دے کر انہیں مومن و مسلمان مانتے۔ آپ کو اب بڑھاپے میں ہوش آتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت و رعایت کے صحیح معنی سمجھ میں آ گئے اور اہل سنت کے طریقوں پر افسوس کرتے ہوئے خود سراپا رعایت و رحمت بن کر ان دشمنانِ دین و ایمان دیوبندیہ وہابیہ پر خصوصی بارانِ رحمت برسانا شروع

کر دیا ہے پھر یہ رحمت ورعایت صرف کفِ لسان تک محدود نہیں بلکہ مولوی خلیل احمد صاحب نے خود کو خالص دیوبندی وہابی کافر ومرتد بن کر دکھا دیا کہ رحمت ورعایت اسے کہتے ہیں۔

معلوم نہیں مولوی خلیل احمد صاحب نے ساری عمر کیا پڑھا پڑھایا ہے۔علم وفضل کی بڑی بڑی ڈینگیں مارنے بلکہ اکبر عُلما ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد جس شخص کو یہ تمیز ہی نہ ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابۂ کرام، ائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہاں کہاں رعایت ورحمت فرماتے ہیں اور کہاں قطعی کوئی رعایت نہیں فرماتے......وہ چلا ہے کفِ لسان پر کتاب لکھ مارنے کے لیے۔

افسوس کہ مولوی خلیل احمد دیوبندی مرتدین کی حمایت میں کفر وارتداد پر جرأت کر کے عوام میں کفر وارتداد پھیلانے اور اس پر انہیں جری بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔

اے مولوی خلیل احمد صاحب! کیا آپ بالکل ہی جہالت میں غرق رہ کر علامہ اور اکبر عُلما بنے ہوئے ہیں؟......رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کے معنی سے آپ قطعی ناواقف ہیں......رحمت کے معنی تو یہ تھے کہ......لوگوں کو کفر وارتداد سے بچا کر یا نکال کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جلنے سے بچا لیا جائے......یہ نہیں کہ الٹے کفر وارتداد پر جما کر یا اس میں پھانس کر سیدھے ہمیشہ کے لیے جہنم میں پہنچا دیا جائے......رحمت تو یہ تھی کہ اگر وہ کفر وارتداد سے نکلنے کو تیار نہیں تو انہیں کفر وارتداد کا حکم شرعی سنا کر......اور حکومت اسلامیہ ہو تو شرعی سزا دے کر...... باقی لوگوں کو جہنم سے محفوظ رکھا جائے۔آپ تو دیوبندیوں کے لیے عجیب زحمت بنے کہ ان کے کفریات خبیثہ کو ایمان بتا کر ان کے ساتھ خود کو بھی جہنم میں جھونک دیا اور لوگوں کو بھی وہی راستہ دکھا رہے ہیں اور رحمت کا جھوٹا دعویٰ بھی کر رہے ہیں۔

اے ملا انکشاف علامہ کفِ لسان! کیا آپ نے یہ پڑھا ہی نہیں یا مرتدین کی

حمایت میں اس حدیث سے آنکھیں ہی بند کرلیں کہ خود رحمۃ للعالمین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابن خطل کو اس کے کفر وارتداد پر حرم مقدس میں خاص کعبۂ معظّمہ جیسے مقامِ امن سے چمٹے رہنے کے باوجود اسے وہیں قتل کر دینے کا حکم دیدیا اور وہ قتل بھی کر دیا گیا۔ (دیکھیے بخاری شریف کتاب المغازی ج ۲) یہ وہی آپ کا ہم مذہب ابن خطل ہے جو اسلام لاکر کافر ومرتد ہوگیا تھا اپنی لونڈیوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجو (گستاخیاں) کراتا تھا۔

اے ملا انکشاف! بخاری ومسلم کی یہ حدیث آپ کے انکشاف سے کیسے غائب ہوگئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہلِ عُرَنیہ کو ان کے کفر وارتداد پر ہلاک کر دینے کا حکم فرمایا اور وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ (دیکھیے مشکوۃ باب قتل اہل الردۃ ص ۳۰۷)

اے صاحب انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب! آپ کے دل ودماغ سے بخاری شریف کی یہ حدیث کیسے محو ہوگئی جس میں رحمۃ للعالمین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:

”من بدل دینه فاقتلوه“

(صحیح البخاری کتاب الجهاد باب لایعذب بعذاب الله رقم الحدیث ۳۰۱۷ ۴۲۳/۱)

جو اپنا دین بدل دے اسلام سے پھر کر کافر ہوجائے اسے قتل کردو۔

دیکھا آپ نے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمتیں کہ دنیا کے کفر وارتداد اور جہنم کے عذاب سے بچانے کے لیے آپ نے مرتدین کے ارتداد سے دنیا کو پاک کر دیا اور پاک رکھنے کا حکم فرمایا۔

رہے ائمہ دین کے ارشادات تو وہ آپ کی گردن پر برہنہ تلوار ہیں آپ نے اسی سلسلہ میں آگے جہاں اپنی خاص اُٹھان دکھائی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ وہیں اس کی ضرب کو

بھی دیکھ لیں گے اتنا تو یاد رکھیے کہ ان ائمہ دین کی تمام کتابیں ان مرتدوں کو قتل کر دینے [کے حکم] سے بھری ہیں۔

اے علامہ کف لسان! آپ کو کچھ خوف بھی آیا کہ آپ نے اپنے جھوٹے کف لسان پر جھوٹی دلیل کے لیے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ائمہ کرام و بزرگانِ دین پر یہ بہتان باندھ دیا کہ انھوں نے آپ ہی کی طرح مرتدین کے ساتھ رعایتیں بَرت کر کفر وایمان، مرتد و مسلمان کو ایک کر دیا...... کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح اہل سنت آپ کے دامِ فریب میں پھنس جائیں گے؟

اسی تحریر میں آگے آپ کا انوکھا انکشاف دیکھیے۔ آپ فرماتے ہیں:

"کیا ایسے نبی رحمت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ایسی رحمت والی شریعت نے کہیں یہ اجازت دی ہے کہ قائلین لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو پابندی سے ادا کرنے والوں۔ الیٰ قولہ۔ سب کو کافر و مرتد قرار دیدیا جائے"

بہت خوب اے علامہ کف لسان! آپ نے بھی خوب رحمت اور کلمہ گو و پابند صوم وصلوٰۃ و حج و زکوٰۃ کے معنی سمجھے ہیں جب آپ کو یہ سبق اچھی طرح یاد تھا کہ نبیٔ رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رحمت والی شریعت نے کہیں کسی کافر و مرتد کو کافر و مرتد بتانے کی اجازت ہی نہیں دی تو آپ نے اسی کتاب انکشاف میں قادیانی کو کیسے کافر و مرتد بنا دیا؟......آپ کو اپنے ہی ضابطہ پر قادیانیوں پر ذرا رحم نہیں آیا؟......آپ کے اصول پر ائمہ دین اور بزرگوں نے کافر نہیں بنایا، مسلمان بنایا ہے......آپ نے آنسو بہاتے بہاتے کیسے لاکھوں قادیانیوں

کو کافر و مرتد بنا دیا......لَااِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمدرسول اللّٰہ وہ بھی کہتے ہیں، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کی پابندی تو وہ بھی کرتے ہیں......اور اگر آپ یہ بھی کہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر اس کے دعوائے نبوت کی وجہ سے کفر و ارتداد کا حکم دیتے ہیں تو آپ چاروں طرف سے بری طرح پھنس کے رہ گئے۔ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور رحمت والی شریعت پر آپ کا یہ جھوٹا الزام و بہتان ہوا کہ انہوں نے کہیں کافر و مرتد کہنے کی اجازت ہی نہیں دی۔

دوسرے آپ جن اصولوں پر اپنے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کو بچانے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں انہیں اصول کو توڑ کر آپ نے مولوی قاسم نانوتوی کو کافر و مرتد بنا دیا۔ اس لیے کہ ختم نبوت میں غلام احمد قادیانی اور مولوی قاسم نانوتوی دونوں ہم عقیدہ ہیں بلکہ قادیانی نے مولوی قاسم نانوتوی کی عبارتوں سے دعوائے نبوت پر ہی استحکام حاصل کیا ہے مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ تو آج تک چھپ چھپ کر شائع ہو رہا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بلکہ آپ کے بعد بھی کوئی نبی آئے تو ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور قادیانیوں کی یہ تحریر بھی آپ سے ڈھکی چھپی نہیں ہے جو وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت سے انکار کا ہم پر الزام جو رکھتا ہے جھوٹا ہے ہم قیامت میں اس کا دامن پکڑیں گے۔

اگر قادیانیوں کی یہ تحریر آپ سے چھپی رہ گئی ہے تو ہم اسے آپ کی تبدیلیٔ دین کی غیرت کے لیے یہاں نقل کر رہے ہیں شاید آپ یہ تحریر دیکھ کر وہابیت سے توبہ کر کے قادیانی بن جائیں۔

غلام احمد قادیانی نے ''ایام الصلح''ص ۷۶ پر جو اپنا مذہب بتایا ہے جس کو قاضی محمد نذیر نے اپنے رسالہ ''امام مہدی کا ظہور'' پر درج کیا ہے اسے دیکھیے، غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''ہمارا مذہب''

''یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف لوگوں کو ہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اس کی تمام جماعت کے عقائد اسلام اور اصول دین سے برگشتہ ہے وہ ان حاسد مولویوں کے وہ افترا ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کرسکتا جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے''

چند سطروں کے بعد لکھا ہے:

''ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں''

آگے پھر غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے''

آگے چند سطروں کے بعد لکھا ہے:

''غرض وہ تمام امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم

پر لگا تا ہے وہ تقوے اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے'' (از قادیانی)

جب آپ کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کے مذہب پر کسی نئے نبی کے پیدا ہونے سے ختم نبوت کا عقیدہ ہی نہیں بگڑتا وہاں کفر وارتداد کا حکم ہی خود آپ کے نزدیک نہیں دیا جا سکتا تو قادیانی نے آپ کا کیا بگاڑا تھا جو اسی مولوی قاسم نانوتوی کے عقیدہ کا پالن کرنے کے باوجود آپ نے اسے کافر و مرتد کہہ دیا۔ قادیانی تو مولوی قاسم نانوتوی کی طرح خاتم الانبیاء کا بھی اقرار کرتا ہے اور قاسم نانوتوی ہی کی طرح عقیدہ رکھتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بلکہ آپ کے بعد بھی نبی آجائے تو ختم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ جب یہ عقیدہ دیوبندی کے نزدیک بن ہی گیا تو کسی کے دعوائے نبوت سے عقیدہ میں کیا فرق آئے گا پھر اس حکم پر مولوی خلیل احمد کے نزدیک قادیانی اور نانوتوی میں امتیاز کیسا؟ پھر مولوی خلیل احمد نے اپنی رحمت کو کیوں اٹھائے رکھا ہے؟ قادیانی پر بھی برسا دیں۔

بہر حال! آپ یہ یاد رکھیے کہ اگر آپ مولوی قاسم کو کفر وارتداد سے بچاتے ہیں اور مسلمان بتاتے ہیں تو قادیانی بھی اسی مذہب پر مسلمان ٹھہرے گا اور آپ کا قادیانی کو کافر و مرتد کہنا خود آپ کے قول پر آپ ہی پر لوٹ کر آپ کو کافر و مرتد بنا دے گا اور اگر آپ قادیانی کو کافر و مرتد کہتے ہیں تو مولوی قاسم نانوتوی بھی کافر و مرتد ٹھہرے گا اور آپ اس کے ساتھ کافر و مرتد قرار پائیں گے۔ یہ ہے آپ کے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور رحمت والی شریعت پر کذب و بہتان کا نتیجہ کہ آپ کے لیے فرار و قرار کا کوئی مقام ہی نہیں۔ رہی گستاخیِ نبوت تو اس میں بھی دیوبندی اور قادیانی برابر کے شریک ہیں۔

علامہ انکشاف اپنے انکشاف کے عجائب نامہ میں آگے تحریر فرماتے ہیں:

''کیا مذہب سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا امام شافعی و امام مالک و

امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ تعالیٰ) کا یہ ہے ان اِمامانِ حق و ہدایت نے خارجیوں اور معتزلیوں پر بھی حکم کفر نہ لگایا حالانکہ ان فرقوں کے گمراہ اور مخالف اہلِ سنت ہونے میں کچھ کلام نہیں'' (انکشاف ص۳۲)

بحمدہ تعالیٰ اہل سنت کو تو اب ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب سے دور کا بھی واسطہ نہ رہا البتہ دیوبندی کفروارتداد کی تماشا گاہ میں مولوی خلیل احمد صاحب کی نمائش سے ضرور حیرت واستعجاب کی ارزانی ہونی چاہیے کہ یہ کون سی عجوبۂ زمانہ ذات عُلماے دیوبند کی صفوں میں داخل ہوگئی ہے کہ اس کے ساتھ اس کی کتاب ''انکشاف'' بھی ایک یادگار عجائب خانہ معلوم ہوتی ہے۔ آیئے ملا انکشاف کی اس عبارت کی طرف توجہ فرمایئے۔ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی جانتا ہے کہ لفظ ''حالانکہ'' کا تقاضا کیا ہے؟...... پہلے جملے کے حکم اور دوسرے جملے کے حال میں مطابقت پائی جائے۔ اس کو آسان مثالوں میں یوں سمجھیے۔ اگر کوئی یوں کہے۔

''زید نے عمرو کو گمراہ بھی نہ کہا حالانکہ عمرو پر کفر لازم ہوتا ہے''

تو دونوں جملوں میں مطابقت موجود ہے کہ زید نے لزوم کفر پر گمراہی کا بھی حکم نہیں دیا کہ اسے ابھی اس کفر کو سمجھنا ہے اور اگر کوئی یوں کہے۔

''زید نے عمرو کو کافر بھی نہ کہا حالانکہ عمرو نے گمراہی اختیار کی''

تو دنیا اسے گدھا بنائے گی کہ اُو احمق! حال تو گمراہی کا ہے اس پر کفر کا حکم کیسے طلب کر رہا ہے......اور وہ بھی ائمہ دین سے؟......مولوی خلیل احمد صاحب کے اس جملہ کو پھر دیکھیے

''ان امامانِ حق و ہدایت نے خارجیوں اور معتزلیوں پر حکم کفر نہ لگایا حالانکہ ان فرقوں کے گمراہ اور مخالف اہل سنت ہونے میں کچھ کلام نہیں''

یعنی خارجیوں اور معتزلیوں کے گمراہ اور مخالف اہل سنت ہونے میں کسی کو کچھ کلام

نہیں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے نزدیک چاہیے تو یہی تھا کہ ان کے صرف گمراہ اور مخالف اہل سنت ہونے کی وجہ سے ان پر کفر وارتداد کا حکم لگ جاتا مگر ان امامانِ حق وہدایت نے صرف اتنی سی بات پر کفر وارتداد کا بھی حکم نہ دیا......تو......اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ خاص کفر وارتداد ثابت ہو جانے پر کفر وارتداد کا حکم کیسے دے سکتے ہیں، شاباش اے محقق! علاّمہ کف لسان شاباش! کیا عجیب آپ کے کف لسان کی دلیل ہے اور کیسے انوکھے آپ مدلل؟

اے جہالت مآب! جب حال خود آپ کے اعتراف پر ہی صرف گمراہی وخلافِ اہل سنت تک ہے تو کیا آپ نے ائمہ دین کو بھی اپنے جیسا بدھو سمجھ رکھا ہے کہ وہ اس حال پر کفر وارتداد کا حکم دے دیتے پھر یہ ساری جہالت انگیز طوالتیں دکھا کر آپ کو کیا فائدہ؟

پھر کہاں خارجیوں، معتزلیوں کی وجہ ضلالت وگمراہی...... اور کہاں آپ کے دیوبندی پیشواؤں کی علتِ کفر وارتداد...... دونوں کا حکم ایک کیسا ہو جائے گا؟......احکامِ شرع میں کچھ تمیز بھی ہے یا نہیں؟...... یہ آپ اپنے کفر وارتداد کو خارجیوں، معتزلیوں کی گمراہی پر قیاس کر کے عوام کو فریب کیوں دے رہے ہیں؟

اب آپ مولوی خلیل احمد صاحب کی عبارت مذکورہ سے ان کے اصل مقصود اور اس کے جواب کو ملاحظہ فرمائیے۔

آپ کا مطلب یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ مذہب ہی نہیں ہے کہ کفر وارتداد ثابت ہو جانے کے بعد بھی کسی پر کفر وارتداد کا حکم دیا جائے۔ انکشاف ص۱۰ کی یہ تحریر ضرور سامنے رکھنی ہوگی کہ یہ ائمہ دین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اور طفیل رحمت عالم بنے اور دشمنوں کے ساتھ طُرُقِ

رحمت کوترک نہ کیا۔

علامہ کف لسان کی عقل ہی کچھ ایسی ماری گئی ہے کہ ان کی سمجھ میں یہ بھی نہ آیا کہ میں اپنے کف لسان کے لیے ائمہ دین اوران کے مذاہب پر کتنا بڑا بہتان باندھ رہا ہوں نہ اس ذلت ورسوائی کا خیال کہ اس طرح میرا عوام کوفریب دیناڈھکاچھپا تونہیں رہے گا۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ مولوی خلیل احمد بدایونی کو ان کے کذب و بہتان کے حال پر چھوڑیں اوراپنے چاروں اماموں کے مذاہب کوملاحظہ فرمائیں اوردین مستقیم پرقائم رہیں۔

کفروارتداد ثابت ہوجانے کے بعد چاروں اماموں کے نزدیک حکم یہ ہے کہ اسے قتل کردیا جائے گا ہاں اگر وہ توبہ کرلے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا۔لیکن وہ مسلمان جو حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کر کے گالیاں دے کرکافرومرتد بن گیا ہے وہ ایسا مرتد ہے کہ امام مالک وامام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک وہ توبہ بھی کرلےتو اسے قتل ہی کردیا جائے گا۔اگر واقعی اس نے سچی توبہ کرلی ہےتو وہ عنداللہ مومن ہے مگرقتل سے نہیں بچ سکے گا اورسیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اورسیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس گستاخ کافرومرتد نے توبہ کرلی ہےتو اسے چھوڑ دیاجائے گا اوراگرتوبہ نہ کی یا غلط تاویلات کرتارہاتو چاروں اماموں کے نزدیک بہرحال وہ قتل کردیاجائے گا۔

شامی جلد۳ص۲۹۰پرفرمایا:

”قال ابن سحنون المالکی: اجمع المسلمون ان شاتمه کافر وحکمه القتل ومن شك فی عذابه و کفره کفر“

(ردالمحتار مطلب فی حکم ساب الانبیاء ٦/٢٨١)

یعنی ابن سحنون مالکی فرماتے ہیں کہ: تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والا یعنی گالی دینے والا کافر ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اور جو اس گستاخ کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اسی شامی میں اسی صفحہ ۲۹۰ جلد سوم پر آگے فرمایا:

"حاصله انه نقل الاجماع علىٰ كفرالساب"(ایضاً ص ۲۸۲)

یعنی اور اس کا حاصل یہ ہے کہ گستاخ نبی کے کافر ہو جانے پر اجماع منقول ہے۔

اسی شامی میں ص ۲۹۱ جلد سوم پر ہے:

"وقولهما اى ابى حنيفه و الشافعى :وان كان مسلما يستتاب فان تاب والا قتل كالمرتد" (ایضاً ص ۲۸۳)

یعنی اور دونوں امام یعنی امام اعظم ابوحنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول یہ ہے کہ اگر وہ گستاخی کرنے والا مسلمان ہے تو اس سے توبہ طلب کی جائے گی اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے مرتد کی طرح قتل کر دیا جائے گا۔

اسی شامی میں ص ۲۹۱ جلد سوم پر سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ''الخراج'' کے حوالہ سے بیان فرمایا:

"ايما رجل مسلم سبّ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او كذبه اوعابه او تنقصه فقد كفر بالله تعالىٰ وبانت منه امرأته فان تاب والا قتل"(ایضاً ص ۲۸٤)

یعنی جو بھی مسلمان شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کو جھٹلائے یا آپ کو عیب لگائے یا آپ میں نقص بیان کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر چکا۔ اس کے نکاح سے اس کی عورت نکل گئی اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

اسی میں ص ۲۹۱ جلد سوم پر منقول ہے۔

"ثم قال فی محل آخر: قدذکرنا ان المشھور عن مالك واحمد انه لایستتاب و لایسقط القتل عنه" (ایضاً ص ۲۸۳)

پھر اسی کتاب کے دوسرے مقام پر فرمایا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ امام مالک وامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما سے مشہور حکم یہ منقول ہے کہ اس (گستاخ مرتد) سے توبہ نہیں طلب کی جائے گی اور نہ اس سے قتل ساقط ہوگا۔ (یعنی توبہ کرے نہ کرے بہر حال یہ گستاخ مرتد قتل کر دیا جائے گا)

اے ملا انکشاف! دیکھا آپ نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کے کفر وارتداد پر چاروں اماموں کا حکم۔

آگے علامہ کف لسان ص ۱۱ر پر فرماتے ہیں:

"نظر غائر اور تحقیق سے ثابت ہوا کہ ان تکفیری فتاووں کی بھرمار صرف عبارات کے تمام کلمات کے مطالب ومقاصد کو نہ سمجھنے پر ہے فاضل بریلوی مرحوم نے ان کا مطلب وہ سمجھا جو حسام الحرمین کے صفحات پر بیان کیا گیا ہے اور علماء ہمعصر نے بلکہ خود صاحب تحریر نے ان مطالب ومعانی کا صاف صاف انکار کیا اور ان عبارات کا مطلب جو کہ شریعت

کے موافق ہے بیان کر دیا‘‘ (انکشاف ص۳۲)

یہ نظر غائر اور تحقیق علامہ انکشاف کی ہے جنہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ نظر غائر و تحقیق کسے کہتے ہیں؟...... کلماتِ عبارات کے مقاصد و مطالب کو سمجھنے سے جو خود قاصر ہیں...... جنہیں یہ شعور ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے کیا ارشاد فرمایا ہے...... جن کو یہ بھی تمیز نہیں کہ صریح غیر محتمل المعانی عبارتوں کے بعد مجرم دیوبندیوں کا ان معانی و مطالب سے صاف انکار...... جرم ارتداد پر کھلی ہوئی ڈھٹائی ہے...... نہ کہ توبہ یا ایمان واسلام۔

پھر اسی عبارت میں آپ کا جھوٹ اور فریب ملاحظہ فرمائیں کہ ان مرتد دیوبندیوں کے ساتھ آپ نے غیر دیوبندی عُلماے معاصرین کو بھی شامل کرلیا خود مابدولت بزعم خود عالم بلکہ اکبر عُلما مگر حقیقتاً جاہل مزید برآں انتہائی کذّاب و پرفریب...... تو ایسے ملاوں کے انکار سے کیا حاصل...... آپ ان قابل اعتماد عُلماے معاصرین غیر دیوبندیہ وہابیہ کو بتلایئے جنہوں نے حسام الحرمین کے معانی و مطالب پر بحث کر کے اس کا انکار کیا ہو اور خود ان عبارتوں کے معانی شریعت کے مطابق بیان کیے ہوں اور ہمیں یقین ہے کہ آپ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

اے ملّا انکشاف! اپنے ساتھ بھولے بھالے عوام کو کفر وارتداد میں گھسیٹنے کے لیے آپ نے کذب وفریب کا یہ کون سا ڈھنگ نکالا ہے۔

علّامہ انکشاف اسی ص ۱۱ر پر آگے متصلاً فرماتے ہیں:

’’مسلمانوں! انصاف کرو کہ اب اختلاف کس چیز میں رہا ان عبارات کی مطلب شناسی میں کسی اعتقادی ضرورت دینی میں تو اختلاف نہیں رہا‘‘

(انکشاف ص۳۲)

شاید لفظ ''مسلمانوں'' سے ''نونِ جمع'' کا ''ندا'' میں گر جانا عربی اُردو ادب کے ماہر اکبر عُلما مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی اجتہادی اُردو ادب کے خلاف ہے آپ نے کئی جگہ مقامِ ندا میں اسی طرح استعمال کیا ہے یا پھر کاتب نے بے دردی سے اُردو ادب کی ٹانگ توڑ کر علامہ انکشاف پر ظلم و ستم کیا ہے۔ ہمیں اس قسم کے اعمال کے کشف سے کوئی دلچسپی نہیں ہم اس طرح کے اشارات صرف اس لیے کرتے رہیں گے کہ علاّمہ انکشاف نے اس کتاب میں اپنے خصموں پر عربی اور اُردو اور دیگر امور کے متعلق جو حملے کیے ہیں انہیں ان پر لوٹا دیا جائے۔ اب اصل مفہوم کی طرف آیئے اور علاّمہ کف لسان کے عجائب خانے کی سیر کیجیے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہم وہ دور کی کوڑی لائے ہیں کہ دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کی مطلب شناسی میں تمام اعتقادی ضرورتِ دینی کے اختلاف کو ہم نے ختم کر کے دکھا دیا۔ اے مسلمانو! تم بھی ضروریات مقدمہ کا لحاظ کیے بغیر اندھوں کی طرح فیصلہ کردو کہ اب بریلی اور دیوبند کا کسی بات میں اختلاف ہی نہیں رہا۔ ملائے انکشاف نے یہاں عوام کو کتنا بڑا فریب دیا ہے اسے دیکھنے کے لیے تھوڑی سی تکلیف فرمایئے اور پچھلی عبارت کو پھر دیکھ لیجیے جس کا مفہوم یہ ہے۔

۱ : اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا جو مطلب سمجھا وہ حسام الحرمین میں ہے۔

۲ : دیوبندیوں کے علاوہ عُلمائے ہم عصر نے حسام الحرمین کے معانی و مطالب کا صاف صاف انکار کردیا اور دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مطلب شریعت کے مطابق بیان کردیا۔

۳ : خود کفریہ عبارات لکھنے والے دیوبندیوں نے حسام الحرمین کے معانی

ومطالب کا انکار کردیا اوران عبارتوں کا مطلب شریعت کے موافق بیان کردیا۔

یہ وہ تین امور ہیں جن کی بنیاد پر مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنے لیے کف لسان کا فیصلہ کردیا کہ اب دیوبند اور بریلی کے درمیان کسی اعتقادی ضرورت دینی میں اختلاف نہیں رہا۔

ہماری رائے ہے کہ اہل دیوبند علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی قدر کریں ان کے اعلیٰ علمی مقام اور جدید دیوبندی خدمات کا انہیں صلہ دیں صرف بدایوں کا قاضی نہیں یوپی کا ہائی کورٹ یہ بھی کم ہوگا پورے انڈیا کا سپریم کورٹ مقرر کردیں بلکہ انہیں پوری دنیائے وہابیت کا قاضی القضاۃ بنادیا جائے تو ان کی صحیح قدرومنزلت ہوگی اور اس اُعجُوبَۂ عدل وانصاف سے وہابی مخلوق کو بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔

اب ہماری گذارش سنیے۔

۱ : آپ فرماتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے حسام الحرمین میں دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مفہوم بتایا ہے"

چلیے ہم اس کو تسلیم کرلیں یہ تو دعویٰ کی طرف اشارہ ہوا۔ مگر اصل دعویٰ ملاّئے انکشاف نے بیان کیوں نہیں کیا جو فیصلہ کرنے کرانے کے لیے ضروری تھا۔

۲ : جواب دعویٰ میں بھی صرف اشارہ ہے ضرورت تھی کہ دیوبندی مجرموں کی ان عبارتوں کو نقل کیا جاتا جو انہوں نے حسام الحرمین کے معانی ومطالب کے غلط ہونے کے سلسلہ میں بیان کیا ہے۔

۳ : میں ہم عصر عُلما کو بطور گواہ پیش کیا جاسکتا تھا چلیے بے ترتیبی سہی مگر عُلمائے

معاصرین کی وہ عبارتیں کہاں ہیں جن کی طرف آپ نے صرف یہ اشارہ کر کے چھوڑ دیا کہ عُلمائے ہم عصر نے حسام الحرمین کے معانی و مطالب کا انکار کیا ہے اور خود شریعت کے مطابق ان کفریہ عبارتوں کے معانی بیان کر دیئے ہیں۔

۴ : جناب قاضی القضاۃ ملا انکشاف کے ان تینوں دعووں پر قضائیتی مباحث کہاں ہیں...... جب دعویٰ غائب...... جواب دعویٰ غائب...... گواہوں کا بیان غائب...... فیصلہ کے لیے قاضی کے ضروری مباحث غائب...... تو اس طرح فیصلہ کرنا اور فیصلہ کرانا...... شان علم و قضا نہیں بلکہ انتہائی جہالت وحماقت ...... اور مسلمانوں کے ساتھ بدترین کذب و فریب کا کھیل ہے۔

شاید آپ یہ کہیں کہ اس کتاب میں آگے چل کر تینوں چیزیں بیان کر دی ہیں تو یہ مزید احمقانہ حرکت ہوگی کہ فیصلہ پہلے کرو اور بیانات بعد میں سامنے رکھو۔ اس لیے کہ آپ کے سارے بیانات مکر و فریب کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ملا انکشاف کے قول پر ہمارا یہ جواب ہے کہ ملا انکشاف علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب دنیا کے کسی پردے میں...... کوئی قابلِ اعتماد ایسا معاصر نہیں دکھا سکتے جس نے واقعی مباحث کے ذریعہ حسام الحرمین کے معانی و مطالب کا انکار کر کے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مطلب شریعت کے مطابق بیان کیا ہو۔ یہ مولوی خلیل احمد صاحب کا سراسر فریب اور جھوٹ ہے۔

اسی طرح عبارتوں کے قائلین کا معانی و مطالب بیان کرنا الٹا کفر و ارتداد میں مزید دھنس جانا ہی ثابت ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلات اسی کتاب کے رد میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے ہم نے یہاں علامہ کف لسان کی احمقانہ انصاف طلبی کا جواب دیا ہے۔

آگے آپ صفحہ ۱۲ ؍ پر فرماتے ہیں:

’’الغرض ان متبعین فاضل بریلوی کا مقصد یہ ہے کہ علماء دیوبند اور علماء بدایوں کی عبارات و الفاظ کا جو مطلب فاضل بریلوی مرحوم نے اپنی انفرادی رائے سے مقرر کر دیا اس پر سب آنکھیں بند کر کے ایمان لاؤ اور تمام اہل علم ہندوستان اپنے پڑھے لکھے کو بالائے طاق رکھ دیں سوائے فاضل بریلوی کی انفرادی رائے کے اور کسی طرف توجہ نہ کرو کیونکہ قرآن و حدیث و فقہ کو صرف انہوں نے سمجھا ہے ان کے علاوہ سب جاہل ہیں۔ ناواقف لوگوں میں ان کی تعریف وتوصیف حد سے بڑھ کر کرو‘‘ (ایضاً ۳۲،۳۳)

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اس قسم کی عبارتوں سے پوری کتاب کو بھر دیا ہے جن سے سوائے کوسنے اور بھڑاس نکالنے کے آپ کے کفِ لسان اور دین بدلنے پر کوئی استدلالی صورت نہیں مگر اس کا کیا علاج کہ علامہ کف لسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ دین بدلنے پر یہ بھی میرے اعلیٰ علمی و عقلی کمال کی نمائش ہوگی جس سے لوگوں پر دھاک بیٹھے گی۔ اس لیے ہمیں بھی آپ کی اس گہری فکر و تدبیر پر اپنا قلم اٹھانا ہی پڑا ہے۔

بات چل رہی تھی حسام الحرمین اور دیوبندیوں کی، رونا ان کی تکفیر پر تھا، دفاع دیوبندیوں کے ارتداد کا کیا جا رہا تھا، دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارتوں کی صفائی کی جا رہی تھی، باور یہ کرایا جا رہا تھا کہ ہماری تحریر سے سارا اعتقادی ضرورتِ دینی کا اختلاف بریلی اور دیوبند سے اٹھ چکا ہے، ساری دنیا سے مسلمانوں کا سنّی وہابی فتنہ وفساد دور کرنے کے لیے آپ کا کف لسان اور دین بدلنا چوکھا رنگ لا رہا ہے مگر اچانک یہاں عُلماے بدایوں کو بھی آپ نے اپنے مخصوص انداز سے شریک کر لیا آخر یہ کیوں؟

آپ کی فتنہ انگیز طبیعت، فتنے جگانے، فساد اٹھانے اور آپس میں لڑا دینے پر مجبور

ہے اگر چہ چند سطروں بعد ہی ہندوستان بھر میں جا بجا جھگڑے، فساد، نااتفاقیوں، بغض، کینہ، غیبت، بہتان، ایذائے مسلمین کا نام نہاد و نمائشی ماتم کر کے آپ سر پر خاک اڑا رہے ہیں مگر آپ کی طبیعت وطینت رنگ لائے بغیر کہاں رہ سکتی تھی خود آپ کی یہ کتاب ''انکشافِ حق'' فتنہ انگیزی، بدگوئی، بغض، حسد، کینہ، غیبت، بہتان اور ایذائے مسلمین سے بھر کر رہ گئی، علامہ کفِ لسان نے جب اپنے دَل بدل کر سنی سے وہابی بن جانے کا انکشاف کیا اور اہلِ سنت نے آپ کو دھتکار دیا، جوتیاں چٹخارتے پھر رہے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں تو آپ کی رگ پھڑ پھڑائی آپ کی بدایوں کی ساری زندگی آپ ہی کے قول پر جن عُلماے بدایوں کی ایذا رسانیوں پر گزری اب مرتد ہو جانے کے بعد ان کا سہارا ڈھونڈ نے اور اپنے ارتداد پر ان کی حمایت حاصل کرنے کے لیے آپ نے بریلی اور بدایوں کے جھگڑوں کو اٹھانا شروع کیا ہے اور وہ چنگاریاں جو دب گئی تھیں انہیں جگا کر آپ فتنہ وفساد کی آگ بھڑ کانا چاہتے ہیں۔ تا کہ دیو بندیوں اور آپ کے سر سے کچھ تو بلا ٹل جائے۔

اے علامہ کفِ لسان! اگر آپ ان ذلیل طریقوں سے بدایوں تو کیا ہندوستان کے جس حصّے سے، جس جس سے اپنی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیں ضرور کر لیں ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں، آپ یقین رکھیے کہ اہل سنت آپ کی طرح ریت کی سطح پر محل کی تعمیر کے لیے کبھی تیار نہ ہوں گے۔ الحمدللہ اہل سنت کے دین و ایمان کی عمارت انتہائی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے جس میں بکرمہٖ تعالیٰ کسی کجی اور شقاق کا کسی وقت کوئی امکان نہیں چہ جائیکہ آپ جیسے باطل پرست بددینوں کی طرح ایک جھٹکے میں زمین پر آ جائے۔

عُلماے بدایوں کو یہاں لپیٹ کر آگے بدایوں، بریلی کے سلسلہ میں آپ نے جو فتنے اٹھائے ہیں اور تیل چھڑک کر آگ بھڑکانے کی جو کوشش کی ہے ان شاء اللہ تبارک و

تعالیٰ اسی مقام پر آپ کی پوری خدمت گزاری کر دی جائے گی۔ انتظار کیجیے۔

علامہ کفِ لسان نے ان عبارتوں میں عُلماے اہل سنت پر یہ الزام رکھا ہے کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آنکھ بند کر کے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی انفرادی رائے پر ایمان لے آؤ اور ناواقف لوگوں میں ان کی تعریف وتوصیف حد سے بڑھ کر کرو، کیوں کہ قرآن وحدیث وفقہ کو صرف اعلیٰ حضرت نے سمجھا ہے ان کے علاوہ سب جاہل ہیں۔

علامہ انکشاف علامہ کف لسان کی یہ عبارتیں غمازی کر رہی ہیں کہ وہ پرانے خرانٹ وہابی ہیں اور انہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ دیوبندیت ووہابیت سے بھری ہوئی پرانی جلن ہے بمشکل اتنے طویل زمانے تک وہ اپنی عداوت کو دبا سکے تھے تاکہ ان کی خصوصی تدبیر اور محنت شاقہ سے اہلِ سنت خود بخود وہابی، دیوبندی بن جائیں جب انہوں نے یہ دیکھا کہ میرا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا تو وہ اپنی وہابی عداوت اور حسد جلن کو چھپا نہ سکے اور آخر اصلی دیوبندیوں سے کچھ زیادہ ہی جلی کٹی سنا رہے ہیں۔

اَلْحمدُ للّٰہ کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے غیر معمولی علم وفضل اور عقل وفراست کا اعلیٰ مقام کسی صاحب علم وفضل کی تعریف وتوصیف کا محتاج نہیں کہ ''مشک آں باشد کہ خود بوید نہ کہ عطّار بگوید'' چہ جائیکہ ملا انکشاف بجنوری جیسے نام نہاد عالم، مخزن جہل وسفاہت کی تعریف وتسلیم کا طلب گار ہو۔

ہزاروں ہندی اور غیر ہندی جید عُلماے کرام اور کروڑوں مسلمان محض کمال علم و فضل اور صحت عقل وفراست اور حفاظتِ دین وایمان کی بنیاد پر اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ سے عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اور آپ کی پیروی میں اپنی نجات سمجھتے ہیں اور الحمدللہ یہ بھی حق ہے کہ گذشتہ صدی اور اس وقت بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے زیادہ صحیح

قرآن وحدیث وفقہ وغیرہ علوم دینیہ کا جاننے والا اور سمجھنے والا ماہر کوئی نہیں ﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ﴾ جس کا اعتراف ہزاروں عربی عجمی با کمال اہل علم نے کیا ہے تا آنکہ مخالفین بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے علم وفضل کا لوہا مانے بغیر نہ رہ سکے۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے کتنے ہی بددین وحاسدین سورج پر خاک اڑائیں یہ خاک ان کے منہ پر تو پڑ سکتی ہے۔ بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ سورج کی تابانی میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔

پھر آپ کی جوانی سے بڑھاپے تک عُلمائے اہل سنت کب آپ کے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر ایمان لے آئیں ان کی اتباع کریں۔ وہ تو خود ہی آپ نے عُلمائے اہل سنت سے بھی آگے بڑھ کر اپنے آپ کو ان سے کہیں زیادہ کھرا سُنّی اور بہت بڑا عالم جتایا تھا، عُلمائے اہل سنت کو آپ خاطر میں نہیں لاتے تھے کس نے آپ سے اعلیٰ حضرت پر ایمان لانے اور ان کی اتباع کرنے کے لیے کہا تھا اور کس نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تعریف وتوصیف حد سے بڑھ کر کیجیے آپ کی باتیں اور تقریریں تو مٹ گئیں مگر ماہنامہ ''نقیب حق'' تو باقی ہے جس میں آپ خود نظم ونثر میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تعریف وتوصیف میں بھی اپنے آپ کو اہل سنت کا مقتدا وپیشوا باور کرانے کا انداز نہ چھوڑ سکے یا یوں کہیے کہ آپ کے بیان کردہ موجودہ کف لسان کے مسلک کی بنیاد پر نو جوانی میں آپ کی آنکھیں پھوٹ چکی تھیں اور دماغ ماؤف ہو چکا تھا جو آپ یہ دیکھ سکے نہ سمجھ سکے کہ یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی انفرادی رائے ہے اور عُلمائے عصر بھی متفق نہیں ہیں اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تعریف وتوصیف کے متوالے آنکھ بند کر کے اعلیٰ حضرت کی انفرادی رائے پر ایمان لائے

ہوئے ہیں یا یہ کہا جائے کہ جب انکھیارے تھے تو صراطِ مستقیم نظر نہ آئی اور اب بڑھاپے میں ایمان کی دونوں آنکھیں پھوٹ جانے اور مختل الحواس ہو جانے کے بعد راہِ حق دکھائی دی گویا ''اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی''

اے فنکار علامہ کف لسان! آپ کی یہی کتاب ''انکشافِ حق'' تو صاف بتا رہی ہے کہ آپ نصف صدی پہلے سے حالات و واقعات، تحریرات، پرائیویٹ گفتگو کے نتیجہ میں امام بریلوی قدس سرہ کی انفرادی رائے سے اچھی طرح واقف تھے پھر یہ سارا بہروپیاپن اور فریب و کذب کس لیے؟...... آپ کی یہ کتنی بڑی افترا پردازی ہے کہ دیوبندیوں کی تکفیر کے سلسلہ میں آپ نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی رائے کو انفرادی بتا دیا جب کہ ہزاروں عُلمائے عرب و عجم کی رائیں اعلیٰ حضرت کے ساتھ ہیں یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی رائے آپ کے نزدیک انفرادی ہے اور قابل تسلیم نہیں تو آپ جیسے نتھو بدھو، کاذب و فریبی کی رائے بھی کب لائق توجہ ہو سکتی ہے۔

علاّمہ کف لسان آگے اسی ص ۱۲ر پر لکھتے ہیں:

''امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و امام فخر الدّین رازی، امام غزالی و شیخ محی الدین ابن عربی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ کی تنقیص شان کی گئی یہاں تک کہ علاّمہ شامی صاحب ردالمحتار و امام ابو جعفر طحاوی رحمہم اللہ تعالیٰ کو فاضل بریلوی کی شاگردی کے لائق بتایا۔ استغفرو اللہ'' (بلفظہ انکشاف حق ص ۳۲)

معلوم نہیں علاّمہ انکشاف بجنوری مسلمانوں کو استغفار کا حکم دے رہے ہیں...... یا ائمہ دین کا ذکر کر کے ان کے استغفار کی خبر دے رہے ہیں...... یہ وہ خود جانیں...... ہاں خود علاّمہ کف لسان استغفار سے بھی ضرور کف لسان کر گئے ہیں...... یا ابھی تک مولوی خلیل احمد

صاحب کو یہ بھی نہیں معلوم کہ عربی میں متکلم کے استغفار کرنے میں ''جمع کا واو'' نہیں لایا جاتا...... رہی کاتب و ناقل کے سر غلطی تھوپنے کی بات تو وہ اس کے قائل ہی نہیں۔

اس کے بعد ص ۱۳۰ تک علاّمہ شامی امام طحاوی رحمہما اللہ تعالیٰ کی توصیف و تعریف کے بعد پھر اسی شاگردی کو آپ نے دوہرایا ہے۔ عرض ہے کہ کسی سنّی کی یہ جرات نہیں کہ وہ سیّدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر ائمہ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تنقیص شان کرے یا تنقیص پر خاموش رہے...... یہ حصّہ آپ نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں کے حق میں ہی آیا ہے پھر آپ جو ائمہ دین کی تنقیص شان پر مگر مچھ کے آنسو بہار ہے ہیں اس پر کون باخبر سچا مسلمان اعتبار کرے گا...... جب آپ انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خدائے قدوس کی بارگاہ میں تنقیص اور گستاخیاں کرنے والے دیوبندیوں کی گودوں میں کھیل کر ان کی بدترین کفریہ تنقیص کو اسلام قرار دے رہے ہیں تو آپ کی ائمہ دین کی تنقیص کی شکایت سوائے کذب و فریب کے اور کیا قرار دی جاسکتی ہے۔

اور اگر آپ واقعی دیکھ رہے تھے کہ کوئی شخص تنقیص شان کر رہا ہے تو اس کی کلائی تھامنے سے آپ کو کس نے روکا تھا؟...... اس وقت تو آپ عُلماے اہل سنّت سے زیادہ بات بات پر شدّت کی نمائش کرتے تھے...... آخر کیا بات تھی کہ آپ نے اتنی بڑی بات پر نہ ٹوکا...... نہ روکا...... نہ شدّت برتی...... بلکہ زبان تک نہ ہلائی؟...... اور وہ کون سا منصوبہ تھا جس کی تکمیل کے لیے آپ نے اتنے عظیم جُرم پر معنیٰ خیز خاموشی اختیار کر رکھی تھی؟...... جہاں آپ کو یہ خوف بھی نہ آیا کہ میں فساق کے زمرے میں داخل ہو کر ساقط الاعتبار ہو جاؤں گا اور میری دنیائے علم و فضل میں تباہی مچ جائے گی پھر آپ کے علم و عقل اور خوف و خشیت نے آپ کی اتنی بھی رہنمائی نہیں کی کہ خدانخواستہ اگر کوئی مسلمان تنقیص شان کرے تو آپ اسلام ہی کو چھوڑ بیٹھیں

گے......اور اگر آپ کے دین بدلنے یعنی سُنّی سے وہابی دیوبندی بن جانے کی وجوہ میں یہ داخل ہے تو دیوبندیوں کے کچھ اقوال اور بھی ملاحظہ فرمالیجیے جو آپ کو تنقیص شان نبوت کا سبق پڑھائیں گے اور دنیا یہ بھی دیکھ لے گی کہ علّامہ کف لسان دیوبندیوں کی تنقیص دیکھ کر دیوبندی دین چھوڑتے ہیں یا نہیں اور پھر اس کے بعد کون سا دین اختیار کرتے ہیں۔

دیکھیے "مرثیہ" مولوی محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا جو بڑے بڑے دیوبندی مولویوں کے استاد بھی ہیں آپ دیوبندی دین کے پیشوائے اعظم اپنے استاد مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں کہتے ہیں کہ:

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی

(مرثیۂ گنگوہی، ص ۸، طبع کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارن پور)

یعنی دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی اور وہ ایسے عظیم مقبول ہوئے کہ مولوی گنگوہی صاحب تو بڑی بات ہے ان کے کالے کلوٹے بندے غلام جن کی حیثیت نوکر چاکر سے بھی بدتر ہوتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر وجیہ نبی حضرت یوسف علیہ السلام کے ثانی ہونے کا لقب رکھتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

دیکھا آپ نے یہ چھوٹے موٹے دیوبندی نہیں بلکہ بڑے بڑے دیوبندی رہنما عقیدت میں کتنے اندھے ہیں کہ اندھی عقیدت کی انتہا اور دیکھیے یہی مولوی محمود الحسن دوسرے شعر میں کہتے ہیں:

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ھبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

(ایضاً ص ۴)

یعنی اہل ہوا کیوں اعل ہبل پکار رہے ہیں یعنی ہبل جیسے بت کی سر بلندی یا اس کے دین کے اظہار اور غلبہ کی طمع کر رہے ہیں۔ شاید بانی اسلام رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ثانی یعنی دیوبندیوں کا پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی دنیا سے اٹھ گیا۔

مولوی محمود الحسن کی اندھی عقیدت کی ایک اور اڑان دیکھیے جہاں تنقیص نبوت سے دونوں آنکھیں پھوٹ گئیں:

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(ایضاً ص ۲۳)

یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی ایسے مسیحا تھے کہ مُردوں کو زندہ تو کیا ہی کیا مگر جو زندہ تھے ان کو مرنے بھی نہ دیا اگرچہ خود مر کر مٹی میں مل گئے ...... حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسیحائی کا قرآن اور دنیا میں بہت چرچا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے ہیں وہ خالی مُردوں کو زندہ کرتے ہوں گے وہ آکر مقابلہ تو کریں دیکھیں تو ذرا میرے استاد مولوی رشید احمد گنگوہی کی مسیحائی کو جنھوں نے مردوں کو زندہ کرنے کے ساتھ زندوں کو مرنے بھی نہ دیا۔

لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَاِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیم

کیوں جناب علاّمہ کف لسان اکبر عُلماے دیوبند بجنوری! دیوبندی رہنما کے ان شعروں میں آپ کو سیّدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے عظیم المرتبت نبی بلکہ سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان نظر آتی ہے یا نہیں؟ ...... یا دیوبندی گستاخ دین کی حمایت میں آپ کی ظاہری و باطنی دونوں آنکھیں پھوٹ چکی ہیں؟ ......

دیو بندیوں کی یہ ناپاک حرکتیں تو بہت طویل ہیں اخیر میں بڑے بڑے دیو بندی پیشواؤں کی تصدیق کردہ مشہور کتاب ''براہین قاطعہ'' کی یہ عبارت بھی دیکھیے :

''ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیو بند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی'' (معاذ اللہ)

(براھین قاطعہ از خلیل احمد انبیٹھی ص ۳۰، طبع کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

اے ائمہ دین کو اعلیٰ حضرت کا شاگرد بنانے کا جھوٹا رونا رونے والو! دیو بندی ملاّؤں کو سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استاد بننے بنانے اور ان کی حمایت کرنے پر تمہیں غیرت وحیا بھی نہ آئی؟......دیو بندی ملاّؤں کی جرأت وہمّت دیکھیے کہ خواب گڑھ کر یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ دیو بند کے ملاؤں سے اردو زبان سیکھی اور یہ دیو بندی ملا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استاد ٹھہرے۔

اے علامہ کف لسان! ہمیں تو آپ کو آپ کے گھر تک پہچانا ہے اب آپ کے لیے دو ہی راستے ہیں۔

۱ : پھر دَل بدلنے کی فکر کیجیے دیو بندیت پر لعنت بھیج کر اور کوئی دین اختیار کیجیے اور یہ کہہ دیجیے کہ بسط البنان کی طرح محمود الحسن کے مرثیہ کو اور براہین قاطعہ کی مذکورہ عبارت کو میں نے آج ہی دیکھا۔

۲ : یا اقرار کیجیے کہ میرے دین وایمان کی آنکھیں پھوٹ چکی ہیں میں پکا پرانا دیو بندی ہوں مجھے دیو بندیوں کی کسی بھی تحریر میں تنقیص شان اور گستاخی نظر نہیں آتی ......

اہل سنّت کی آنکھوں کا چھوٹا سا تنکا بھی دیکھ لیتا ہوں اگر چہ اپنے دیوبندیوں کی آنکھوں کا لٹھا مجھ کو نظر نہ آئے۔

آگے علاّمہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب دیوبندی دین کی وفاداری میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ سے نفرت پیدا کرنے کے لیے اہل سنّت کو نصیحت فرماتے ہیں:

''مسلک اعلیٰ حضرت کیا مسلک امام اعظم سے الگ اور جُدا ہے۔ اگر جُدا ہے تو ظاہر کیا جائے اور وہ ہی ہے تو اس کا نام مسلک اعلیٰ حضرت کیوں رکھا جائے مذہب امام اعظم زندہ آباد کیوں نہ کہا جائے''

جی ہاں مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد کے نعرے سے آپ ایسے چڑھے ہوئے ہیں کہ اسے بھی آپ نے دین بدل کر بد دین ہو جانے کے سبب میں داخل فرما لیا جناب یہ کسی نئے دَل بدلو کا انداز تحریر نہیں ہے یہ تو کسی پُرانے دیوبندی وہابی کا ہی طرز کلام ہو سکتا ہے جو مدّت سے بغض، کینہ، حسد کی آگ میں جھلس رہا تھا اگر چہ ہمیں ان کے سلگنے سے کوئی سروکار نہیں لیکن علاّمہ کف لسان کی اس قبیح جہالت وسفاہت کو عریاں کر دینا ضروری ہے جو آپ کی اس عبارت میں موجود ہے اور جس کے ذریعہ آپ عوام کو گمراہ کر دینا چاہتے ہیں۔

اے اکبر عُلماے دیوبند! جب مسلک اعلیٰ حضرت نام نہ رکھا جائے تو مسلک امام اعظم کیوں کہا جائے؟ کیوں مذہب امام اعظم زندہ باد کا نعرہ لگایا جائے سیدھے دین اسلام زندہ باد، دین محمدی زندہ باد کیوں نہ کہا جائے؟ کیا مذہب امام اعظم دین اسلام سے جدا ہے؟ دین اسلام، دین محمدی زندہ باد کے نعرے سے آپ کی دلی مراد بھی پوری ہو جائے گی، اور معتزلی، خارجی، رافضی، قادیانی، وہابی، غیر مقلّد، دیوبندی دَل بدلو مولوی خلیل احمد

زندہ باد کا نعرہ لگا کر خوشی سے آپ کو گلے لگائیں گے، پیٹھ ٹھوکیں گے، سر پر بٹھائیں گے کہ واہ بیٹا واہ آنکہ پدر (من اٰباء وھابیہ) نہ کرد پسر آں تمام کرد۔ لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیم

اے علّامہ کف لسان! اس نظریہ کے لیے آپ نے دیو بندی مولویوں سے بھی رائے لے لی تھی یا نہیں؟......اس لیے کہ وہ بھی نظریات میں امتیاز و تشخص کی دنیا سے الگ نہیں بستے ہیں مگر آپ کو رائے لینے کی کیا ضرورت آپ تو خود اکبر عُلماے دیو بند ہیں، دیو بندیوں کو آپ کی اتباع کی ضرورت ہے نہ کہ آپ کو دیو بندیوں کی تقلید کی بہر حال یہ آپ کے گھر کے معاملات ہیں آپ نپٹیں مگر آپ اطمینان رکھیے ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح کوئی مخلص سنّی آپ کے ہاتھ نہ آئے گا آپ اور آپ جیسے بد دینوں کا یہی وہ طرز قول و فعل ہے جس سے بحمدہ تعالیٰ عوام و خواص اہلِ سنت کی عقیدت اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ساتھ اور بڑھ جاتی ہے اور اہل سنّت کا یہ وثوق مضبوط ہو جاتا ہے کہ جس طرح ہمارے مقدس اسلاف نے مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے لیے اسلام کے دعوے کرنے والے خارجیوں، معتزلیوں، رافضیوں کے مقابلہ میں اہل حق کے لیے اہل سنّت و جماعت کا لفظ اختیار فرمایا اسی طرح ہمارے موجودہ متاخرین عُلماے اہل سنّت نے نجدیوں، وہابیوں، دیو بندیوں، غیر مقلّدوں، قادیانیوں جیسے بد دین بد مذہب فرقوں سے بچنے اور ان سے ممتاز رہنے کے لیے لفظ ''مسلک اعلیٰ حضرت'' و ''مسلک بریلی'' تجویز فرمایا خاص کر دیو بندیوں قادیانیوں جیسے بد دین جو اپنے آپ کو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد بھی کہتے ہیں کھرے حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ دیو بندی تو قادری، چشتی، نقشبندی وغیرہ کی کھال اوڑھ کر شیخ طریقت بھی بنے پھرتے ہیں ایسے ہی مولوی خلیل احمد صاحب جیسے دین و ایمان کے لٹیرے

جو جہالت کے باوجود اکبر عُلما اور کذب وافترا اور بد دینی کو اختیار کر کے حنفی، ماتریدی، قادری ، برکاتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں (دیکھیے انکشاف ص۱۴) اور اسی تاک اور تدبیر میں رہتے ہیں کہ کس طرح اعلیٰ حضرت اور بریلی سے نفرت پیدا کر کے لوگوں کو دیوبندیت و وہابیت کے ذریعہ گمراہ سے لے کر کافر و مرتد تک بنا دیں، چنانچہ عُلمائے اہل سنّت نے یہ بہترین انتظام فرما دیا کہ مسلمانوں کا دین وایمان ''مسلک اعلیٰ حضرت'' ، ''مسلک بریلوی'' کے نام پر محفوظ ہو جائے اور ان کی دنیا و آخرت تباہی سے بچ جائے۔

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد......مسلک بریلوی پائندہ باد

نہایت افسوس ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی پرانی عادت کے مطابق صرف یہیں ہی نہیں بلکہ پوری کتاب میں اپنی تَعَلِّی وخودستائی اور عُلمائے اہل سنت کی تحقیر خصوصاً اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ذات پر حملے اور دوسری پھکڑ بازیاں کی ہیں جن کا اصل مبحث سے کوئی واسطہ نہیں بہرحال ہم ملاّ انکشاف کے پیچھے چلنے پر مجبور ہیں۔

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنی اسی کتاب انکشافِ حق میں بیان کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے امت مرحومہ کے سامنے دو مسئلے ایسے پیش کیے ہیں جن سے ہندوستان کے مسلمانوں میں جابجا جھگڑے، فساد، نااتفاقیاں، بغض، کینہ، بدگوئی، ایذائے مسلمین پھیل گئے اور وہ دو مسئلے کیا ہیں انہیں آگے ص۱۴ر پر اس طرح ذکر کرتے ہیں:

''خیر وہ دو مسئلے فاضل بریلوی مرحوم نے پیش کئے وہ یہ ہیں (۱) تمام علماء دیوبند اور تمام علماءِ مدرسۂ قادریہ بدایوں کی تکفیر (۲) دوسرا مسئلہ اذان ثانی یعنی جمعہ کی اذان خطبہ کا باہر یعنی مسجد سے خارج ہونا'' (انکشاف ص۳۴)

چند سطروں بعد ملّا انکشاف لکھتے ہیں:

''یہی دو چیزیں ہیں جن کو فاضل بریلوی کی خصوصیات سے شمار کیا جائے یا ان کا مسلک قرار دیا جائے شاید ''مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد'' کے نعرے کا مقصد یہی دو چیزیں ہوں'' (ایضاً)

نوٹ:۔ ملا انکشاف کا تضاد اور فریب جاننے کے لیے آپ کے خط کی وہ عبارت ضرور دیکھ لیجیے جو آپ نے اسی کف لسان کے زمانہ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے عقیدت کے بارے میں لکھی ہے۔ یہ خط مقدمہ کے بعد خط و کتابت کے ضمن میں ہے۔

اس تحریر کے بعد کون کہے گا کہ مولوی خلیل احمد جدید دَل بدلُو وہابی دیوبندی ہیں۔ آپ کا یہ بیان اعلان کر رہا ہے کہ آپ پرانے وہابی دیوبندی ہیں۔ اہل سنت کو فریب دینے کے لیے آپ کھرے سنی بنے ہوئے تھے۔ بہرحال ہم اسے نظر انداز کر کے آپ کی اس تحریر کی ذات وصفات کو دیکھنا چاہتے ہیں شاید لوگوں نے اتنا پُر فریب، مکار، شر انگیز، بد دین مولوی کم دیکھا ہوگا جس نے جوانی سے بڑھاپے تک اپنی مولویت کے کمال کا زمانہ اس طرح گزارا کہ وہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی پیروی میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی وفات کے بعد سارے ہندوستان کے مسلمانوں میں جھگڑے، فساد، نااتفاقیاں، بغض، کینے، دشمنیاں پھیلاتا رہا، ہندوستان بھر کے شہروں، قصبوں کے مسلمانوں کو تکفیر دیوبند و بدایوں و اذانِ ثانی کے جھگڑے پر ورغلاتا رہا اور اب آخری عمر میں دین بدلنے کے بعد اس طرح واویلا مچا رہا ہے کہ پھر مسلمان آپس میں ٹکرا جائیں اور ان میں فساد پھوٹ پڑے۔

یہاں یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سارے ہندوستان میں مولوی خلیل احمد صاحب کیسے جھگڑے فساد پھیلا سکتے ہیں۔ آپ کی طرف فساد کی نسبت اس سے زیادہ قوی ثابت ہوگی جو

آپ نے اسی طرح اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی طرف کی ہے۔مولوی خلیل احمد نے تو بکثرت دورے بھی کیے ہیں، آپ کا ماہنامہ ''نقیب حق'' یہی جھگڑے اور فساد کی خدمات انجام دیتا رہا۔چوں کہ آپ اکبر علما کے منصب پر براجمان تھے اس لیے آپ کی تبعیت میں آپ کے عقیدت مند یہی مشن چلاتے رہے اور آپ اس فتنہ انگیزی پر انتہائی مسرت کے ساتھ ان کی پیٹھ تھپتھپاتے رہے ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

اے علامہ کفِ لسان! پورا ہندوستان یہ تو جانتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت اور حضور رسالت میں دیوبندیوں کی بدترین گالیوں اور گستاخیوں کی وجہ سے کفر وارتداد کا شرعی حکم بتلانے پر دیوبندیوں نے پورے ہندوستان میں فتنہ وفساد پھیلا دیا۔مگر بدایونی فساد کو آپ نے سارے ہندوستان میں کہاں سے پیدا کر دیا، ہندوستان تو بدایوں، بریلی کے فساد کو جانتا تک نہیں، آپ نے بدایوں کو کس مصلحت سے شریک کرلیا۔اگر اختلاف تھا بھی تو صرف بدایوں تک، کہیں آپ کو کوئیں کے مینڈک کی طرح بدایوں ہی پورا ہندوستان تو نظر نہیں آتا ہے۔اسی طرح بدایوں کے نام پر اذانِ ثانی کے فساد سے ہندوستان ناآشنا ہے اگر کسی مقام پر اختلاف ہوا بھی ہے تو اس کو بریلی، بدایوں کا ہندوستان گیر فساد آپ نے کس نیت سے بنالیا ہے۔

یہ کہیے کہ آپ کی شرانگیز طبیعت دَل بدلنے سے پہلے اور دین بدلنے کے بعد بھی کسی صورت فتنے، فساد، بغض، کینے، عداوت، نااتفاقیاں پھیلانے سے باز نہیں آتی اور اب اہلِ بدایوں کے دھتکار دینے کے بعد کہ جوتیاں چٹخارتے پھرتے ہیں۔کوئی پوچھنے والا نہیں آپ کی فساد پرور طبیعت بریلی و بدایوں کو آپس میں ٹکرا دینا چاہتی ہے تاکہ آپ جیسے پھکڑ باز دیوبندی سکون سے مزے لیتے رہیں اور دیوبندیت ووہابیت، کفر وارتداد پھیلاتے رہیں۔

پھر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی پُر فریب سادگی سے بریلی کو فساد میں

بدنام کرنے کی یہ پرکاری ایسی نہیں کہ دنیائے سنیت اس پر ایمان لے آئے گی۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا زمانہ تو بہت بعد کا ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بہت پہلے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اور تمام وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ قوم کے ہندوستانی پیشوائے اکبر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے دین میں فتنے پیدا کیے۔ ہندوستان کے پُرسکون اسلامی ماحول میں لڑائی جھگڑوں کی جو آگ لگائی وہ اتنی شدید تھی کہ نہ صرف دوسرے عُلمائے اہل سنت بلکہ خاندانِ عزیزی کے عُلما بھی چیخ پڑے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی شاید اپنے اس پڑھے ہوئے سے بھی مکر جائیں کہ جب مولوی اسمٰعیل دہلوی کو یہ جھگڑے سمجھائے گئے تھے تو انہوں نے یہی تو جواب دیا تھا کہ:

"لڑنے دو خود ہی لڑ جھگڑ کر ٹھیک ہو جائیں گے"

دور کیوں جایئے آپ نے خود اپنی کتاب انکشافِ حق کے صفحہ ۱۰۶/ پر مولوی اسمٰعیل دہلوی کی دینی غارت گری پر علامہ خیر آبادی کا ایک فتویٰ نقل کرکے اس کا ترجمہ جو کیا ہے وہ یہ ہے:

"یعنی مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کی تقویت الایمان کی عبارت کے بارے میں جو سوال کا تیسرا نمبر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس کلام لاطائل کا قائل ازروئے شریعت بلاشبہ کافر بے دین ہے ہرگز مومن مسلمان نہیں ہے اس کا حکم شرعاً قتل و تکفیر ہے جو شخص اس کے کافر ہونے کے بارے میں شک کرے یا تَـردُّد رکھے یا اس استخفاف کو ہلکا جانے وہ بھی کافر بے دین نا مسلمان ملعون ہے" (انکشاف ص ۱۱۷، ۱۱۸)

کیوں جناب علامہ انکشاف! آپ ہی کی تحریر کے مطابق مولوی اسمٰعیل دہلوی کی

ہندوستان بھر پھیلائی ہوئی یہ کتنی ہولناک آگ تھی کہ عُلما کو اس کے کفر وارتداد اور قتل کا حکم دینا پڑا۔اس وقت اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ تو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی کے یہ وہی فتنہ انگیز مسائل وہی گستاخیوں سے بھری ہوئی آتش بار کتابیں تھیں جن کو مولوی اسمٰعیل دہلوی کے متبعین خصوصاً دیوبند نے اپنے سینے سے لگایا اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی آگ کو پورے ہندوستان میں بھڑکا دیا اور توہین وتنقیص میں اپنے دینی پیشوا مولوی اسمٰعیل سے بہت زیادہ آگے بڑھ کر فتنے پھیلائے یہی وہ زمانہ تھا کہ خدائے قدوس نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو پیدا فرما کر وہ ہمہ گیر اعلیٰ دینی بصیرت وتوانائی عطا کی کہ آپ نے تمام نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں اور دیگر فرق باطلہ وضالّہ کی بددینی وبدمذہبی کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ان کے دینی اغلاط واخلاط اور گستاخیوں کو عریاں کر کے رکھ دیا، صحیح اسلامی عقائد واعمال کو نکھار کر دنیا کے سامنے پیش کیا ،خدائے قدوس کی ذات وصفات، انبیائے کرام اور سیدالانبیا کے عام وخاص اوصاف ان کی اسلامی تعظیم وتکریم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی محبت بزرگانِ دین کے صحیح احترام واِتباع کا حقیقی درس دیا جن سے ہندوستان کے کروڑوں مسلمان بفضلہٖ تعالیٰ گمراہوں، بدمذہبوں، بددینوں خصوصاً دیوبندیوں کی دینی تباہی سے ہوشیار اور محفوظ ہو گئے جس پر سارا دیوبندی، نجدی کنبہ اور اکبر عُلما مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی چراغ پا ہیں اور غیظ وغضب میں وہ حرکتیں کرتے ہیں جو انہیں دنیا وآخرت میں لے ڈوبے۔

پھر یہ دیوبندی صفت خاصہ بھی دیکھ لیجیے کہ تعصب، جلن، حسد نے علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد کو ایسا اندھا کر دیا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی بکثرت تصانیف کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی آپ کو صرف دو ہی مسئلے ٹپائی دیئے ایک فقہی اذان ثانی

کا۔ دوسرے تکفیر کا۔ وہ بھی آپ کی گستاخ دیوبندی طینت پر معمولی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کے بعد مولوی خلیل بدایونی نے ص ۱۴ر سے ص ۱۵ر تک اپنے سنّی حنفی ماتریدی اشعری قادری برکاتی ہونے کی ڈینگیں ماری ہیں اور بہت کچھ اپنی صفائیاں پیش کی ہیں۔

الحمد للہ! اہل سنت اب آپ کے فریب میں نہیں آسکتے آپ کون ہیں؟ یہ آپ نے اپنے مناظرہ کے وقت ہی ظاہر کر دیا تھا اور اب ''انکشافِ حق'' لکھنے کے بعد تو آپ نے اپنے خالص دیوبندی وہابی کافر و مرتد ہونے پر خود ہی مہر لگا دی۔

رہا آپ کا حنفی بننا تو یہ دیوبندیوں، قادیانیوں کی طرح فریب ہے، رہے آپ کے دوسرے ٹائٹل تو وہ بھی دیوبندیوں کی طرح ایک چال ہے جو حنفی قادری چشتی سہروردی مجددی کا لیبل لگا کر اپنی توہین و تنقیص کفر و ارتداد کو چھپانا چاہتے ہیں۔ آپ کا اولیاے کرام کی محبت کا دعویٰ، انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص شان اور گستاخیاں کرنے والے دیوبندیوں کی حمایت کے بعد باطل اور مکاری ہے۔

یہاں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی یہ دلچسپ بات ضرور قابلِ ذکر ہے کہ آپ مسئلہ تکفیر میں خود محقق و آزاد رہتے رہتے یہاں تقلیدی بن گئے ہیں چنانچہ آپ نے یہاں یہ اقرار و اعلان کیا ہے کہ آپ مسئلہ تکفیر میں امام ابو منصور ماتریدی، امام ابوالحسن اشعری اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیروکار ہیں۔ خیر آپ بنتے بگڑتے رہیے...... کہیے اور بدلتے رہیے آپ کی ناموری تو ہوگی جس طرح بھی ہو۔ ہمارا یہاں یہ کہنا ہے آپ سے کہ:

اے علامہ کفِ لسان! آپ اپنے دیوبندی حمایتیوں سمیت اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' کو پوری طرح چھان ماریئے اور یہ دکھایئے کہ چاروں دیوبندیوں کی کفریہ عبارات کو نقل کر کے کہاں آپ نے یہ بتایا ہے کہ امام اعظم، امام ماتریدی، امام اشعری نے

یہ فرما کر ان کفریہ اقوال کو کفر وارتداد نہیں کہا ہے یا ان جیسے اقوال کو نقل کر کے آپ نے یہ بتایا ہو کہ یہ ائمہ دین ان کو کفر وارتداد نہیں کہتے ہیں۔ آپ اس کتاب میں تو یہ قطعاً بیان نہیں کر سکے اور نہ قیامت تک آپ کسی کتاب میں لکھ سکتے ہیں۔ آپ نے یہ کیا دعویٰ کر دیا کہ تکفیر میں ہم ان ائمہ دین کے پیرو ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے آگے مسئلہ تکفیر دیوبندیہ میں ائمہ اہل سنت کے اصول واحکام کی اپنی پابندی کا ذکر کیا ہے جو سراسر جھوٹ ہے اور اس پر ہم تبصرہ کر چکے ہیں مزید جہاں آپ نے اپنی دانست میں اس سلسلہ میں اپنا کمال دکھایا ہے وہیں آپ کا زوال بھی ان شاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جائے گا۔

ایسے ہی آپ نے مسئلہ تکفیر میں تحقیق وتقلید کی متضاد باتیں کہی ہیں وہ بھی بیان کر دی گئی ہیں۔ تکرار کی حاجت نہیں۔ البتہ آپ نے اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' کے صفحہ ۱۲/ پر اپنے موقف کفِ لسان کی جو خاص بات کہی ہے اور وہی اصل مبحث ہے اسی لیے اس پر تبصرہ ضروری ہے۔ علامہ کفِ لسان فرماتے ہیں:

> ''لہٰذا فقیر کا موقف کفِ لسان دلائلِ شرعیہ وقواعد اصول علمیہ کی وجہ سے ہے فقیر نے اپنے علم وتحقیق کی بنا پر خداوند عالم سبوح قدوس کے خوف سے اور روزِ جزا کے ڈر سے اپنے دین وایمان کے تحفظ کے قصد سے اپنا یہ موقف ٹھہرایا ہے'' (ایضاً ص ۳۶)

ہماری عرض ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ پورا بیان کذب وفریب ہے آپ کی پوری کتاب ''انکشافِ حق'' ان دلائلِ شرعیہ اور قواعد واصول علمیہ سے یکسر خالی ہیں جو تکفیر دیوبند میں آپ کے موقف کفِ لسان کی تائید کرتی ہوں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ نے

بزعمِ خود عالم ومحقق بن کر بے اصولی کا نام اصول...... جہالت کا علم......اور حماقت کا تحقیق رکھ لیا ہے۔ کچھ تو ناظرین نے یہاں تک دیکھ ہی لیا ہے باقی ان شاء اللہ تعالیٰ ان مقامات پر ملاحظہ فرمائیں گے جہاں ملاّ ے انکشاف نے اپنے علم وتحقیق وغیرہ کی جولانی دکھائی ہے۔

تکفیر دیوبندیہ سے کفِ لسان کے لیے آپ کا دلائل شرعیہ، قواعد واصول علمیہ، علم وتحقیق کا اعتراف کرنا صاف بتارہا ہے کہ آپ دیوبندی کفریات پر یقینی اطلاع رکھتے ہیں اس لیے آپ کے کفِ لسان پر آپ کے کفر وارتداد میں کوئی شبہ نہیں مگر آپ نے اپنا موقف جو کفِ لسان ٹھہرایا ہے اس میں بھی آپ کی جہالت نمایاں ہے آپ کے اصول وقواعد علمیہ کی پابندی اور علم وتحقیق نے آپ کو یہ تمیز ہی نہیں کرائی کہ آپ کفِ لسان کررہے ہیں یا دیوبندی مرتدین کے موقف کفر وارتداد کو صاف صاف اختیار کررہے ہیں۔

اے ملاّ انکشاف! آپ نے اپنی اسی کتاب میں خارجیوں اور معتزلیوں کی تکفیر سے کفِ لسان کا ذکر کیا ہے۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان ائمہ دین نے صرف کفِ لسان ہی کیا ہے یا خود بھی خارجی، معتزلی مذہب کو اختیار کرکے خارجی معتزلی بن گئے تھے۔ موقف تو آپ دیوبندی دین کے اختیار کرنے کا کررہے ہیں اور نام رکھ رہے ہیں ''کفِ لسان'' **یہاں یہ دھوکہ نہ کھایئے کہ آپ کا کفِ لسان یہاں ''خود کفر وارتداد''** ہے......اور **وہاں ائمہ دین کا کفِ لسان ''حفظ اسلام وایمان''** ہے۔

ابھی آپ نہیں سمجھے ہیں تو آگے اپنے مباحث کے خاص مقام پر سمجھ لیجیے گا ہاں اے علامہ کفِ لسان! یہ ضرور دھیان میں رکھیے آپ ہزار اپنے علم وتحقیق میں مگن رہیں مگر دنیا اصلاح کی خوبصورت اصطلاح میں آپ کی تحلیق وتقصیر کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی

ذاتِ اقدس کو مجروح کرنے کا ارادہ کرکے اپنا مطلب حاصل کرنے کے لیے جو چال چلی ہے اسے انکشاف کے صفحہ ۱۶/ پر دیکھیے۔ آپ لکھتے ہیں:

''فاضل بریلوی فرشتے نہ تھے، نبی و رسول نہ تھے یقیناً بشر غیر معصوم تھے'' (ص ۳۷)

جی ہاں! تو کیا علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی اور آپ کے دیوبندی، وہابی، نجدی پیشوا نبی، رسول، فرشتے معصوم تھے جن سے گستاخیاں گالیاں، کفر و ارتداد اور ان کی جھوٹی اور غلط تاویلات کرنا، ان پر باتیں بنانا، الزام دھرنا، منہ زوری کرنا سرزد نہیں ہوسکتا؟۔ دیوبندیوں سے جرم اٹھانے کی آپ نے یہ کون سی دلیل پیش کی؟۔

الحمدللہ کوئی سنّی صحیح العقیدہ مسلمان اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو نہ نبی سمجھتا ہے، نہ رسول، نہ فرشتہ اور نہ معصوم مانتا ہے لیکن اس پر یقین رکھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ علومِ دینیہ و متعلقہ فنون کے عظیم و ممتاز ماہر تھے انبیاے کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صحیح تعظیم و توقیر کرنے والے، سید الانبیا رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادنیٰ غلام سمجھنے والے تھے اعلیٰ حضرت نے ہرگز ہرگز انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھائی بننے اور ہمسری کا دعویٰ کرنے، اپنے جیسا بشر سمجھنے کی کبھی جرأت نہیں کی، نہ ان تصورات کو برداشت فرمایا۔ بحمدہ تعالی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے پورے آداب دینیہ کے ساتھ خداداد علوم و فنون کے جو دریا بہائے ہیں جو تحقیق و تدقیق کی ہے، دودھ کا دودھ، پانی کا پانی کرکے دکھایا ہے اور مکھن سے بال کو نکال پھینکا، امت کی عظیم و ممتاز دینی رہنمائی فرمائی مسلمانوں کو جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں گرنے سے بچالیا دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے حفاظت کے سامان مہیا کردیئے وہ معاصرین کو نصیب نہ ہوسکے۔ جس کا نتیجہ ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب

بدایونی اوران کے ہم پیشہ معاندین جل بھن کر اپنی بدنصیبی کا ماتم کر رہے ہیں۔

آگے ص ۱۷، پر علامہ کفِ لسان بقلم خود محقق و مدقق اور اکبر علما مولوی خلیل احمد بدایونی رقم طراز ہیں:

''اس پُر فتن دور میں کافر کہنے کا شوق اس قدر بڑھ چکا ہے کہ نااہل اور ناواقف لوگ بھی اس کو اپنا مشغلہ بنائے ہوئے ہیں۔ ابھی ابھی چند روز کا واقعہ ہے مولوی حشمت علی خان کے لڑکے مولوی مشاہد رضا پیلی بھیتی نے فقیر کے پاس ایک تحریر بھیجی تھی جس میں انہوں نے فقیر کی بابت یہ کہا تھا کہ آپ محالِ شرعی کو زیرِ قدرتِ باری تعالیٰ جل وعلا مانتے ہیں لہٰذا آپ کی تکفیر کے لیے یہی کافی ہے۔ گو دنیا میں علم کی کمی اور جہالت کی کثرت ہو گئی ہے مگر بفضلہٖ تعالیٰ اہلِ علم وفضل دنیا میں ابھی زندہ ہیں اور موجود ہیں۔ ان بقلم خود علامہ نے اپنے جہل و بے علمی کا ثبوت دیا ہے اور علم اور اہلِ علم پر ظلم کیا ہے ابھی تو بیچارہ عبارات اہلِ علم کے صحیح ترجمہ کرنے پر بھی قادر نہیں ہے۔

بقول شخصے کے آمدی و کے پیر شدی اس پر ہمت یہ کہ اکابر علما پر فتوئے کفر لگانے کا شوق۔ فقیر نے ایسی لغویات کی طرف توجہ کرنا بے کار سمجھ کر ترک کیا کہ ﴿واذا خاطبھم الجٰھلون قالوا سلٰماً﴾ فرمانِ رب کریم ہے اور ﴿اعرض عن الجٰھلین﴾ بھی فرمایا گیا ہے۔ ان دونوں آیاتِ شریفہ سے بفضلہٖ ہم کو سبق ملا ہے کہ جاہلوں سے اعراض کرنا چاہئے۔ فقیر نے اس پر عمل کیا'' (انکشافِ حق ص ۳۷)

ان عبارتوں میں ملاّ انکشاف نے خود اپنی جو تعریف کی ہے اور حضرت مولانا مشاہد

رضا خان صاحب پر جو کیچڑ اچھالا ہے پہلے اسی پر پھر سے نظر ڈال لیجیے۔

علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب خود اپنی ذات کے متعلق فرماتے ہیں۔

۱ :۔ (علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے) اہلِ علم و فضل دنیا میں ابھی زندہ ہیں۔

۲ :۔ مولانا مشاہد رضا خاں صاحب پیلی بھیتی نے علم اور اہلِ علم (علامہ کفِ لسان) پر ظلم کیا ہے۔

۳ :۔ ملّا کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اکبر عُلما ہیں۔

٤ :۔ چوں کہ آپ جلالتِ علم و فضل اور دینی اکبریت کے منصبِ عالی پر فائز ہیں اس لیے آپ نے مولانا مشاہد رضا خان صاحب کی لغویات کی طرف توجہ کرنا ہی بیکار سمجھا اور جواب ترک فرما دیا۔

۵ :۔ چوں کہ علامہ انکشاف قرآن حکیم کے پکے عامل ہیں اس لیے آپ نے دو آیات کریمہ ﴿**واذا خاطبهم الجٰهلون قالوا سلٰماً**﴾ [سورۂ فرقان:٦٣] اور ﴿**اعرض عن الجٰهلين**﴾ [سورۂ اعراف:١٩٩] پر پورا پورا عمل کر کے اپنے قول کے مطابق مولانا مشاہد رضا خاں صاحب جیسے جاہل کا جواب دینے سے اعراض ہی کیا۔

بدایوں میں علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے جھوٹ بولنے کے قصے تو سننے میں آئے تھے ہم نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی مگر آپ کی یہ کتاب ''انکشافِ حق'' تو جگہ جگہ یہ بتا رہی ہے کہ آپ عادی جھوٹے اور فریبی ہیں یہیں دیکھیے کہ آپ نے مولانا مشاہد رضا خاں صاحب کو کیا کیا کہہ کر بیان کیا کہ ان کی لغویات کا جواب دینا تو در کنار اس طرف توجہ کرنا بھی بیکار سمجھ کر ترک کر دیا پھر اس کو ملا انکشاف نے

اس طرح مضبوط و مؤکد کر دیا کہ قرآن شریف کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے آپ نے جواب سے اعراض کرنے پر ہی عمل کیا۔

مگر آپ جیسے عادی کذب بیان و فریبی کہاں خاموش رہنے والے تھے رگ پھڑ پھڑائی۔ آپ نے آخر اپنے ہی بیان کردہ قرآنی احکام سے منہ موڑ لیا اور سارے اعراض اور ترک کو دھتا بتا کر ان لغویات کا جواب دے ہی دیا اور اپنے ماتھے پر جھوٹ کا یہ کلنک برقرار رکھا کہ آپ نے قرآن حکیم کے حکم کے مطابق ترک و اعراض پر عمل کر لیا ہے۔

یہ تو آپ ہی کے بیان کردہ آپ کے ذاتی اوصاف تھے۔ حضرت مولانا مشاہد رضا خان صاحب پیلی بھیتی مدظلہ العالی پر آپ نے جو کیچڑ اچھالا ہے اسے بھی دیکھ لیجیے۔

ملا انکشاف فرماتے ہیں:

(۱) نااہل و ناواقف ہے۔ (۲) بقلم خود علامہ۔ (۳) جاہل و بے علم۔ (۴) علم اور اہل علم پر ظلم کرنے والا۔ (۵) اہل علم کی عبارتوں کا ترجمہ کرنے پر قادر نہیں۔ (۶) بقول شخصے ہر طرح بے حیثیت۔ (۷) اس پر یہ ہمت کہ علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے اکبر عُلما پر فتوائے کفر لگانے کا شوق۔ (۸) لغویات والا۔

اب آپ یہ دیکھیے کہ علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنے جملوں اور الزامات میں کتنے جھوٹے اور فریبی ہیں اور یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ یہی الزامات الٹے علامہ کفِ لسان پر کیسے وارد ہو رہے ہیں اور یہ بھی مشاہدہ کر لیجیے گا کہ علامہ انکشاف کو ان کا علمی گھمنڈ اور تکبر کس طرح لے ڈوبا ہے۔

سب سے پہلے علامہ کفِ لسان کی ان عبارات کو دیکھیے جو مولانا مشاہد رضا خان صاحب کے جواب میں اصل مبحث ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

''اب ہم بتاتے ہیں کہ محال شرعی جو کہ محال بالغیر کی ایک صنف ہے ممکن بالذات ہوتا ہے......علماء محققین کا ارشاد ہے کہ ہر ممکن بالذات زیرِ قدرت داخل ہے۔ علامہ فضلِ حق خیر آبادی مرحوم اپنے رسالے امتناع نظیر میں فرماتے ہیں ''افادالاستاذ پس حق آنست کہ اوسبحانہ بر ہر ممکن ذاتی قادرست''

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ مولانا خیر آبادی نے کس قدر صاف طریقہ سے فرمادیا ہے کہ حق یہی ہے کہ حق تعالیٰ جل وعلا ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے'' (انکشاف ص ۳۸)

علامہ انکشاف کا دعویٰ اس طرح ہے۔

محال شرعی محال بالغیر کی ایک صنف ہے جو ممکن بالذات ہوتا ہے......اللہ تعالیٰ ہر ممکن بالذات پر قادر ہے......لہٰذا اللہ تعالیٰ محال شرعی پر بھی قادر ہے۔ (معاذ اللہ)

اور دلیل میں آپ کہتے ہیں کہ:

حضرت علامہ خیر آبادی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے اور دلیل کی تائید میں حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے اقوال پیش کیے ہیں۔

اب ہماری بحث کو تمہید کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں!

مولوی حیدر علی رامپوری اپنی منطق، فلسفہ، علم کلام کی مہارت کے گھمنڈ میں ''امکانِ نظیر'' ثابت کرنے چلے تھے......اپنی دانست میں بہت بڑے اعتراضات اٹھائے تھے...... نجدیہ وہابیہ کی پوری وکالت کی تھی...... حضرت علامہ خیر آبادی نے ''امتناع نظیر'' میں ان کی جہالت وحماقت کو عریاں کر کے رکھ دیا......مولوی حیدر علی رامپوری نے اس جملہ پر بھی بحث کی تھی حضرت علامہ خیر آبادی نے اس جملہ...... ''حق ایں ست کہ اوسبحانہ بر ہر ممکن ذاتی قادر

ست‘‘ [امتناع النظیر ص ۴۵۵]...... سے قبل متکلمین کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے آگے اس جملہ کی تشریح فرمائی ہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب ان مضامین کو کیا خاک سمجھیں بس وہ تو نقّال ہیں اور نقّال کی جو حیثیت ہوتی ہے وہ معلوم...... کچھ ہو...... لوگوں میں اتنا تو چرچا ہو جائے گا کہ علامہ انکشاف منطق وفلسفہ، علم کلام کے بہت بڑے ماہر ہیں اور اس عظیم قوتِ علمیہ کے سبب ہی انہوں نے کفِ لسان کا موقف اختیار کیا ہے۔

اے علامہ کفِ لسان آیئے اور اپنی جہالت وحماقت کا تماشہ دیکھیے، حضرت علامہ فضلِ حق خیرآبادی اسی اپنی کتاب ’’امتناعِ نظیر‘‘ کے ص۲۱ر پر فرماتے ہیں:

’’واعتقاد ایں کہ ہر ممکن ذاتی گو مستلزم ممتنع ذاتی باشد تحتِ قدرتِ الٰہی داخل ست...... نیز بکفر و بے ایمانی می کشد، چہ قدرت وغیرہ صفاتِ کمالیہ حضرت باری جل شانہ نزد عامۂ متکلمین وہم نزدِ پیشوایانِ ایں سفیہ بے ایمان ممکنات ذاتی ہستند وعدم آنہا کہ ممکن ذاتی و ممتنع بالغیر ست نزدِ متکلمین تحتِ قدرتِ الٰہی داخل نیست...... واعتقاد بدخول آں تحت قدرت کفر والحاد ست‘‘

(امتناع النظیر/ص۱۵،۴۱/طبع: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

علامہ خیرآبادی کی اس عبارت کا ترجمہ بھی دیکھ لیجیے۔

ترجمہ:۔ ’’اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر ممکن ذاتی اگرچہ ممتنع ذاتی کا مستلزم ہو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل ہے...... کفر و بے ایمانی کی طرف لے جاتا ہے...... اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت اور اس کے علاوہ باری تعالیٰ کی دوسری صفاتِ کمالیہ عام متکلمین کے نزدیک اور اس بے وقوف بے

ایمان (مولوی حیدر علی رامپوری) کے (وہابی) پیشواؤں کے نزدیک بھی ممکنات ذاتی ہیں...... اور ان صفاتِ کمالیہ کا معدوم ہونا جو کہ ممکن ذاتی اور ممتنع بالغیر ہے، متکلمین کے نزدیک قدرتِ الٰہیہ کے تحت داخل ہی نہیں ہے...... اور ان کا قدرتِ الٰہی کے تحت داخل ہونے کا عقیدہ رکھنا کفر اور الحاد (بے دینی) ہے"

اے علامہ کفِ لسان بجنوری! کچھ آپ کو اپنی جہالت بلکہ کفر والحاد پر یقین آیا؟ یہ وہی علامہ خیر آبادی ہیں جن کے رسالہ "امتناع نظیر" سے آپ نے یہ جملہ نقل کیا تھا کہ:

"اللہ تعالیٰ ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے"

وہی علامہ اسی امتناع نظیر میں سبق پڑھا رہے ہیں کہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر ممکن ذاتی اگرچہ ممتنع ذاتی کا مستلزم ہو زیرِ قدرت داخل ہے، کفر والحاد ہے۔
اور یہی مولانا مشاہد رضا خان صاحب پیلی بھیت کا ارشاد ہے۔

اے انکشافی ملّا جی! کیا آپ یہ گمان رکھیں گے کہ حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی آپ جیسے بدھو تھے جو ایک جگہ کچھ کہتے تھے اور دوسری جگہ کچھ اور وہ خود اپنے ہی اقوال و مسلمات کو نہیں سمجھتے تھے؟ ان شاء اللہ تعالیٰ قدرے تفصیل سے ہم عنقریب گفتگو کریں گے۔ پہلے ہم حضرت علامہ خیر آبادی کے مندرجہ بالا قول کی تائید میں ایک دو مستند قول اور نقل کر دیں۔

شرح عقائد نسفی ص ۲۷ پر فرمایا:

"والحاصل ان الممکن لایلزم من فرض و قوعه محال با لنظر الیٰ ذاته واما بالنظر الیٰ امر زائد علیٰ نفسه فلانسلم انه لایستلزم المحال" (شرح عقائد مبحث لایکلف العبد بمالیس فی وسعه ص ۱۰۵، ط: مجلس برکات)

یعنی ممکن کے وقوع کو فرض کرنے سے اس کی ذات کے اعتبار سے محال لازم نہیں آئے گا۔ لیکن نفس ممکن پر امر زائد کے اعتبار سے ہم نہیں تسلیم کر سکتے کہ محال لازم نہ آئے۔

امام رازی تفسیر کبیر جلد۲ ص۲۲۱ / پر زیر آیت کریمہ ﴿**ان الله لا یظلم مثقال ذرة**﴾ فرماتے ہیں:

"والذی یدل علیٰ ان الظلم محال من الله ان الظلم مستلزم للجهل والحاجة عندکم وهما محالان علی الله و مستلزم المحال محال والمحال غیر مقدور" (تفسیر کبیر جزء ۱۰/۸۳ طبع: مکتبہ اشرفیہ دیوبند)

یعنی اللہ تعالیٰ سے ظلم محال ہونے پر جو بات دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ظلم جہل اور حاجت کا مستلزم ہے تمہارے نزدیک...... اور جہل اور حاجت اللہ تعالیٰ پر محال ہیں ...... اور محال کا مستلزم بھی محال ہوتا ہے...... اور محال غیر مقدور ہے (یعنی تحت قدرت الٰہی داخل نہیں)۔

ہم چاہتے ہیں کہ ان عُلمائے دین کی عبارتوں کو اصل مسئلہ کے ساتھ منطبق کر کے مفہوم کو صاف کر دیں اور یہ بھی دکھا دیں کہ مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی نے کہاں کہاں ٹھوکریں کھائی ہیں اور کس طرح عوام کو کافر وملحد بنانے کی کوشش کی ہے۔

مولانا مشاہد رضا خان صاحب کا یہ قول آپ نے نقل کیا ہے کہ:

''آپ محالِ شرعی کو زیرِ قدرت باری تعالیٰ جل وعلا مانتے ہیں لہٰذا آپ کی تکفیر کے لئے کافی ہے'' (انکشاف ص۳۷)

مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس کا رد یوں کیا کہ:

''محال شرعی محال بالغیر ہے (یہ ہمیں بھی تسلیم ہے) اور محال بالغیر ممکن بالذات ہی تو ہے جس پر اللہ تعالیٰ قادر ہے (اور یہی ہمیں تسلیم نہیں اس لیے کہ یہ اسلامی تعلیمات اور ائمہ دین کے ارشادات کے خلاف ہے)'' (ایضاً)

ہمارے ائمہ فرماتے ہیں کہ ایک امر ممکن بالذات تھا اب وہ کسی امر زائد کی وجہ سے محال ہو گیا مثلاً شرعی حکم جیسے غیر نے اس ممکن کو محال بنا دیا یعنی ایک امر اپنے وقوع میں ہزار ممکن ہو مگر حکم شرع جب اس کے وقوع کو محال بنا دے تو وہ قدرتِ الٰہی کے تحت آنے کی صلاحیت کو ختم کر دے گا۔ اب صرف ممکن بالذات پر نظر رکھنا اور اس کے ممتنع بالغیر ہونے سے آنکھیں چرا کر تحتِ قدرتِ الٰہی داخل کرنا کفر والحاد ہوگا۔ علامہ خیر آبادی کے الفاظ کو دیکھیے۔

''وعدم آنہا کہ ممکن ذاتی و ممتنع بالغیر ست نزدِ متکلمین تحت قدرتِ الٰہی داخل نیست واعتقاد بدخولِ آں تحت قدرت کفر والحاد ست'' (امتناع النظیر ص ۴۱۵)

یعنی: صفاتِ کمالیہ جو ممکناتِ ذاتی ہیں ان کا عدم ممکنِ ذاتی اور ممتنع بالغیر ہے...... متکلمین کے نزدیک قدرتِ الٰہی کے تحت داخل نہیں......اور تحتِ قدرتِ الٰہی داخل ہونے کا عقیدہ رکھنا......کفر والحاد ہے۔

دیکھ لیجیے کہ ''ممکنِ ذاتی'' کے ساتھ ''ممتنع بالغیر'' کا لفظ موجود ہے اور اسی کو متکلمین ''تحت قدرت'' ماننا ''کفر والحاد'' بتا رہے ہیں اور اسی کو ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے یوں بیان کیا ہے۔

''محال بالغیر ممکن بالذات ہوتا ہے علماء محققین کا ارشاد ہے کہ ہر ممکن بالذات زیرِ قدرت داخل ہے'' (ماخوذ از انکشاف ص ۳۸)

اور دلیل میں علامہ خیر آبادی کا یہ جملہ نقل کیا ہے:

''پس حق آنست☆ کہ او سبحانہ بر ہر ممکن ذاتی قادرست''

یعنی پس حق یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے۔

یہ بدھو علامہ کفِ لسان یہ سمجھ ہی نہیں سکے، ہر ممکن ذاتی جب تک وہ ممکن ذاتی ہے اور ممتنع بالغیر نہیں ہے ایسے ہر ممکن ذاتی پر اللہ تعالیٰ کا قادر ہونا محققین نے مانا ہے مگر وہ ممکن ذاتی ممتنع بالغیر بھی ہے تو اب اس پر خالص ممکن ذاتی کا حکم لگا کر تحتِ قدرت داخل نہیں کر سکتے۔ عام متکلمین کے نزدیک یہ کفر والحاد ہے۔

چوں کہ اکبر عُلما علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے علامہ خیر آبادی اور عُلمائے محققین پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ بہتان باندھ کر عوام کو کفر والحاد کی طرف گھسیٹنے کی کوشش کی اور اس کے لیے اذعانی الفاظ استعمال کیے ہیں اس لیے ہم اس پر یہاں حسبِ وعدہ تفصیلی گفتگو کریں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی اپنے والد ماجد و استاد علامہ فضل امام کے مسلک پر صفاتِ الٰہیہ اور ان کے سلب میں محال بالغیر کے قائل ہی نہیں ہیں جو اُن کے اس قول سے کہ ''اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے'' یہ لازم آئے کہ محال بالغیر تحتِ قدرت داخل ہے، ان کے منقولہ قول سے مولوی خلیل احمد صاحب کا ان کے مسلک کے خلاف استدلال اور اس کی ان کی طرف نسبت ہی سرے سے باطل ہے۔

علامہ فضل امام کے مسلک کو پیش کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ صفاتِ الٰہیہ کے سلسلہ میں اختلاف بیان کر دیا جائے تاکہ نفس مسئلہ کو ان کے مسلک پر اور تمام مذہبوں پر سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

☆ بجنوری صاحب نے انکشاف میں ''حق آنست'' لکھا ہے جب کہ ہمارے سامنے مطبوعہ نسخے میں ''حق ایں ست'' ہے۔ ملک

اسی امتناع نظیر ص ۶۸/ پر علامہ فضل حق خیرآبادی فرماتے ہیں:

''اکنوں باید دانست کہ در مسئلۂ صفاتِ کمالیہ حضرت واجب الوجود سبحانہ اختلاف ست...... معتزلہ وفلاسفہ وحضرات صوفیۂ کرام ومحققین متکلمین صفاتِ کمالیہ راعین ذات می دانند...... وعامہ متکلمین صفاتِ کمالیہ راغیر ذات حقہ اعتقادمی کنند...... وعامہ اشاعرہ می گویند کہ صفات اوسبحانہ نہ عین اواندنہ غیر اواند'' (امتناع النظیر ص ۴۴۸)

مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کے مسئلہ میں اختلاف ہے جس کی تفصیل یوں ہے۔

۱:۔ معتزلہ، فلاسفہ اور حضرات صوفیاے کرام اور محققین متکلمین صفاتِ کمالیہ کو عین ذات سمجھتے ہیں۔

۲:۔ عام متکلمین صفاتِ کمالیہ کے بارے میں غیر ذاتِ حق کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

۳:۔ اور عام اشاعرہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کی صفات نہ اس کی عین ہیں نہ اس کی غیر ہیں۔

ان تینوں مسلکوں میں پہلا مسلک حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی اور ران کے والد ماجد حضرت علامہ فضل امام کا ہے چنانچہ اسی قول کے تحت کہ...... ''اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے''...... علامہ فضل حق خیرآبادی مولوی حیدر علی رامپوری کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''استاذ مدعی قائل اند بایں کہ صفاتِ کمالیہ عین ذات اوسبحانہ است''

(امتناع النظیر ص ۴۵۶)

یعنی: حضرت استاذ اس مذہب کے قائل ہیں کہ صفاتِ کمالیہ اللہ تعالیٰ کی

عین ذات ہیں۔

اسی صفحہ پر چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں:

''استاذ مدظلہ بزیادت صفاتِ کمالیہ بر ذات حقہ قائل نیست و نہ بامکان و مقدوریت آنہا قائل است تا آں چہ ایں قائل در شق امکان و مقدوریت صفاتِ کمالیہ وارد کردہ است وارد شود'' (ایضاً)

یعنی: استاذ محترم مدظلہ ذات حق پر صفاتِ الٰہیہ کی زیادتی کے قائل ہی نہیں ہیں......نہ ان صفاتِ کمالیہ کے امکان و مقدوریت کے قائل ہیں......تا کہ جیسا کہ اس قائل (مولوی حیدر علی رامپوری) نے صفاتِ کمالیہ کو امکان و مقدوریت کی شق میں داخل کیا ہے، وارد ہو سکے۔

کیوں علامہ کفِ لسان! کھلی کچھ آنکھیں، کچھ آپ کو پتہ چلا کہ آپ کتنی جہالتوں کے مرکب ہیں؟......حضرت علامہ خیر آبادی کے مسلک میں تمام استحالات عقلیہ و شرعیہ محال بالذات ہیں......ان کے مذہب پر بالغیر کا صفاتِ الٰہیہ میں سرے سے گزر ہی نہیں......جو علامہ کفِ لسان بجنوری محال شرعی کو بالغیر کی صنف بتا کر ممکن بالذات میں گھسیٹ لیں اور تحت قدرت الٰہی بتا کر ڈھٹائی سے علامہ خیر آبادی اور محققین کی طرف نسبت کر کے سند یافتہ بن جائیں۔

مذہب ثانی :۔دوسرے مذہب والے عام متکلمین صفاتِ کمالیہ کو ذات حق پر زائد و غیر اور ممکن بالذات کہتے ہیں۔مگر دوسرے مذہب والے متکلمین ممکن بالذات محال بالغیر کے زیر قدرت الٰہی ہونے کا صاف انکار فرماتے ہیں اور کفر و الحاد مانتے ہیں۔

ہم نے امتناع نظیر سے جو عبارت نقل کی ہے وہ اسی مذہب پر حضرت علامہ خیر آبادی نے اس عبارت میں ممکن بالذات کہہ کر زیر قدرت الٰہی بتانے والوں کا نہ صرف

رد کیا ہے بلکہ انہیں کفر و بے دینی تک پہنچا دیا ہے......عبارت کا وہ حصہ پھر دیکھ لیں۔

''وعدم آنہا کہ ممکن ذاتی و ممتنع بالغیر ست نزد متکلمین تحت قدرتِ الٰہی داخل نیست واعتقاد بدخول آں تحت قدرت کفر والحادست''

اسی مذہب کے حکم سے متعلق ہم شرح عقائد نسفی وتفسیر کبیر سے عبارتیں پیش کر چکے ہیں اور یہی مسلک حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا ہے۔

یہ تو آپ اوپر ملاحظہ فرما چکے کہ ماہر کذب و بہتان، حاذق کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی پر کتنا بڑا جھوٹ بولا کہ ممکن بالذات محال بالغیر کے زیر قدرت الٰہی ماننے کا الزام علامہ خیرآبادی کے سر دھر دیا۔ حالاں کہ علامہ خیرآبادی اس عقیدہ کو کفر والحاد فرماتے ہیں۔

اسی کذب و بہتان سے مولوی خلیل احمد نے حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کو بھی نہیں چھوڑا۔ حضرت موصوف کی عبارت نقل کر کے ترجمانی ومفہوم بیانی میں حضرت علامہ نابلسی پر بھی اتہام رکھ دیا کہ وہ بھی ممکن بالذات ممتنع بالغیر کو تحت قدرتِ الٰہی مانتے ہیں۔ لعنة الله على الكاذبين.

مولوی خلیل احمد بدایونی نے علامہ نابلسی کی جو عبارت اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' ص ۱۸ ؍ پر نقل کی ہے وہ یہ ہے۔

"قال المحققون :المرادبالممكن مالا يجب وجوده ولاعدمه لذاته فدخل مالا يتصورمن الممكنات لالذاته بل لغيره كمن تعلق علمه تعالىٰ بعدم وقوعه كايمان ابى جهل" (انکشاف ص ۳۸)

حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کی اس عبارت کا مفہوم یہ ہے۔

۱ :۔ ممکن بالذات سے مراد جس کا وجود وعدم واجب نہ ہو۔

۲ :۔ ممکن بالذات میں ممتنع بالغیر بھی داخل ہو جائے گا۔

۳ :۔ پھر اس کو اس طرح سمجھایا کہ وہ ممکن بالذات اگرچہ وجود میں آ تو سکتا تھا مگر علم الٰہی میں اس کا وجود میں نہ آنا تھا اس لیے وہ ممکن بالذات محال بالغیر بھی کہلائے گا۔

٤ :۔ اس کو مثال سے سمجھایا جیسے ابوجہل کا ایمان کہ اس کا ایمان لانا ممکن بالذات تھا مگر علم الٰہی میں جب یہ تھا کہ وہ ایمان نہیں لائے گا تو اب اس کا ایمان لانا محال بالغیر ہے۔ یہاں تک بات بالکل صحیح ہے۔

مگر مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس عبارت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اپنی طرف سے یہ جملہ بڑھا دیا کہ ''زیر قدرت باری تعالیٰ داخل ہے'' اور یہ قطعاً جھوٹ اور بہتان ہے۔ حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کی عبارت میں سرے سے یہ جملہ ہی موجود نہیں ہے اور نہ مولوی خلیل احمد بدایونی کہیں یہ دکھا سکتے ہیں کہ حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کا یہ مسلک ہے یا انہوں نے کہیں یہ تحریر کیا ہے۔

یہ علامہ کف لِسان جیسے خود کفر وارتداد کی حمایت واشاعت میں سرگرم ہے ائمہ دین پر بھی بہتان باندھ رہا ہے کہ وہ بھی کفر والحاد کی تعلیم دے رہے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

اسی طرح مولوی خلیل احمد بدایونی نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر بھی یہ جھوٹا الزام رکھا ہے کہ وہ بھی ممکن بالذات محال بالغیر کے زیر قدرت الٰہی داخل ہونے کے قائل تھے۔ دیکھیے انکشاف ص ۱۸؍ پر...... آپ کے کذب و بہتان کو ہم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مسلک کو ان کی کتاب ''سبحان السبوح'' سے ہی بیان کرتے ہیں اور ایسی عبارت نقل کرتے ہیں جس سے مولوی خلیل احمد صاحب کے علم وفضل یا حماقت وجہالت کو دیکھ لیا جائے

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

''ہر ممتنع بالغیر محال بالذات کو مستلزم اور باوجود اس کے خود ممکن بالذات ہوتا ہے'' (سبحان السبوح، فتاوی رضویہ ج۶ص ۲۶۹)

اس سے قبل فرمایا:

''اے ذی ہوش! وُرودِ نص کے سبب خلافِ نص کو محال شرعی اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا وقوع محال عقلی یعنی کذب الٰہی کو مستلزم، شرح عقائد میں ہے: لو وقع لزم کذب کلام اللہ تعالیٰ وھو محال'' (ایضاً)

کیوں جناب بحر علوم کذب و بہتان! کچھ آپ کو اپنے کذب و جہالت کا اندازہ ہوا، کچھ حیا بھی آئی کہ آپ کیا کیا بکواس کر گئے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر تو آپ نے بہت ناپاک حملے کیے ہیں اور دوسروں کے حملوں کو سراہا ہے کچھ آپ کو تمیز ہوئی کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ تو ائمۂ دین اور عُلماے اہل سنت کا دامن تھامے ہوئے ہیں اور ان کی اتباع کرتے ہوئے مسلمانوں کو صراط مستقیم پر گامزن کرنا چاہتے ہیں......اور ایک آپ ہیں کہ آپ اپنے کذب و اِفترا، جاہلانہ گھمنڈ، احمقانہ علمی تکبر سے خود کفر وارتداد میں مبتلا ہو کر مسلمانوں کو بھی ارتداد و جہنم کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آپ کے شر سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

آگے ص ۱۹ر پر علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب رقمطراز ہیں:

''الغرض یہ گروہ مسلمانوں کو کافر کہنے کے مہلک مرض میں مبتلا ہے'' (انکشاف ص ۳۹)

آپ کا جھوٹ تو آپ ہی کے عمل سے ظاہر ہوتا جا رہا ہے جو باقی ہے وہ بھی عریاں ہو جائے گا لیکن اتنی بات سن لیجیے کہ ان کے مہلک مرض کی آپ کو کیا فکر پڑ گئی ہے اور آپ کا عادتاً کذب و بہتان، جہالت و حماقت، غرور و تکبر کسی کے مرض کو کیا خاک سمجھنے دے گا۔ آپ اپنے مہلک مرض کو دیکھیے جو آپ کو کفر وارتداد کی غار میں ڈھکیل کر تحت الثریٰ سے جہنم تک پہنچا دینا چاہتا ہے۔

آ گے اسی صفحہ پر علامہ کفِ لسان رطب اللسان ہیں:

''الحاصل غور کرنے سے ثابت ہوا کہ درحقیقت نہ علمائے دیوبند سے اصولی اختلاف ہے بلکہ ضروریاتِ دین میں سے کسی مسئلہ یا اصولِ شرعیہ میں سے کسی اصل کا انکار ثابت نہیں ہوتا'' (انکشاف ص ۳۹)

جی ہاں علامہ کفِ لسان! اب آپ کو کیا اختلاف نظر آئے گا، کیا کوئی دیوبندی وہابی اپنے دیوبندی آقاؤں سے اختلاف کرے گا۔ پھر آپ جیسا دیوبندیت ووہابیت کا پکا وفادار سپوت دیوبندیوں کے کفر وارتداد کو عین ایمان بتا کر جہنم کی طرف گھسیٹنے والا یہ کہے گا کہ ضروریاتِ دین واصول دین میں اختلاف ہے۔

اے جامعِ کفر وایمان علامہ کفِ لسان! بریلی اور دیوبند کے درمیان نور وظلمت دن ورات، ایمان وکفر، جنت وجہنم کا اختلاف ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی نقیض ہیں جن کا اجتماع محال بالذات ہے۔

رہا آپ کا گربۂ مسکین بن کر بھولے پن سے فروعات کے اختلاف کا ذکر کرنا تو ان باتوں سے لوگ آپ کے جھانسے میں آنے والے نہیں ہیں ان ہی فروعات کی آڑ میں آپ نے بہت دھوکے دیئے ہیں اور کافر ومرتد بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی نے ص ۲۰ سے ص ۲۵ ر تک اپنے مقالوں کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ جس پر یہاں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ ص ۲۵ ر پر آپ نے نوٹ کی جو بھرتی کی ہے اس پر تبصرہ ضروری ہے۔ علامہ کفِ لسان لکھتے ہیں:

''جب کہ ہم ثابت کر چکے کہ تکفیرِ مسلم کا مسئلہ تقلیدی نہیں اور اس مسئلہ میں ائمۂ اہل سنت کا اتباع کیا جائے گا'' (انکشاف ص ۴۵)

علامہ انکشاف نے یہاں تک ثابت تو کچھ نہیں کیا مگر عادت کے مطابق بے سُری

ضرور گا گئے کہ ہم ثابت کر چکے، آپ کے نزدیک ثابت نہ کرنا ہی ثابت کرنا ہے اور جو کچھ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حقیقتاً وہ باطل اور ثابت نہ کرنا ہے۔ پھر جب تکفیر مسلم کا مسئلہ آپ کے نزدیک سرے سے تقلیدی ہی نہ رہا تو اسی مسئلہ میں ائمہ دین کی تقلید کا دعویٰ ہی جھوٹ اور بناوٹی ٹھہرا۔

ص ۲۵/ پر مولوی خلیل احمد صاحب کی ایک اور بد دینی کی حرکت دیکھیے جس میں انہوں نے دیو بندیوں، وہابیوں کی کفری حمایت اور ان کے کفریات پر پردہ ڈالنے کے لیے ہر تاویل کی آڑ میں ارتکابِ کفر اور انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی کھلی چھوٹ دے دی ہے آپ بکتے ہیں:

"تکفیر کے بارے میں ہمارے ائمہ کرام نے پھونک پھونک کر قدم رکھا ہے اور ہمیں بھی احتیاط کا حکم دیا ہے جس کا کلام ہو اس صاحب کلام کی ہر تاویل قبول کی جائے گی" (انکشاف حق ص ۴۵) معاذاللہ تعالیٰ۔

اب ہزار کوئی بدتر سے بدتر کفر و ارتداد کرے انبیاے کرام خصوصاً سید الانبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں لوگ بدترین توہین کرتے جائیں اپنے قول کو برقرار رکھیں جھوٹی تاویلیں چلائیں ملّا انکشاف بجنوری ان کی پیٹھ تھپک رہے ہیں کہ بیٹا شاباش جو کچھ حرکت کی تھی یہ بہت اچھا کیا کہ تو نے تاویل کر لی۔ بس کفریات بک، توہین کر اور تاویل کرتا چلا جا سیدھے جہنم پہنچ جا جو مولوی خلیل احمد کی محبوب جنت ہے۔ اس لیے کہ صاحبِ کلام کی ہر تاویل قبول کی جاتی ہے اور پھر کوئی کفر، کفر نہیں رہتا اور نہ توہین، توہین رہتی ہے، واہ رے خرانٹ وہابی۔

یہ قول غلط نہیں معلوم ہوتا کہ انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والوں اور ان کی حمایت کرنے والوں کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ آپ مولوی خلیل احمد بدایونی

کی پوری کتاب دیکھ لیجیے تاویل ہی تاویل نظر آئے گی توبہ وتجدید ایمان کی ہوا بھی نہیں لگے گی۔صاف معلوم ہوتا ہے کہ خود آپ کی تقدیر میں توبہ نہیں نہ آپ کو یہ نصیب ہوا کہ توبہ و تجدید ایمان کی تعلیم دیں۔

معلوم ہوتا ہے بسط البنان کی طرح قادیانیوں کی تاویلات کا آپ نے مطالعہ نہیں کیا ہے ورنہ ان کی ہر تاویل کو قبول فرما کر آپ کفِ لسان ہی نہیں بلکہ قادیانی دین اختیار کر لیتے۔مولوی خلیل احمد صاحب کو ان کی قسمت پر چھوڑ کر ہم ان کی لائن پر ہی گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔اے علامہ کفِ لسان! شاید آپ کی سمجھ میں یوں آجائے کہ:

ایک بدتمیز بدلگام گلیر آپ کے اور آپ کے روبرو آپ کی اولاد،شاگردوں مریدوں کے سامنے برسرِ عام آپ کے باپ داداؤں کو فحش گالیاں دے توہین وتذلیل کرے تو آپ انتہائی متانت سے پوچھیں گے کہ بیٹا،باوا،دادا،میاں آپ یہ کیسی بات کہہ رہے ہیں اس پر وہ گلیر پھر وہی بدترین گالیاں سنائے اسی تحقیر وتذلیل سے پیش آئے اور یہ بھی کہے کہ مولانا صاحب میں تو کہتا رہوں گا آپ کیا جانیں اس کی یہ تاویل ہے تو ضرور آپ اسے چھوڑ دیں گے آپ کے شاگرد،مریدین،اولاد برانگیختہ ہوں تو آپ منہ پر انگلی رکھ کر یہی کہیں گے: کفِ لسان۔اے سپوتو! میں خود تاویل قبول کر کے خاموش ہو گیا ہوں۔تم بھی اس کی ہر تاویل قبول کر کے اس کو گالیاں دینے دو،کفِ لسان کرو،بس میرے راستے پر چلو میری تقلید کرو۔

اگر اب بھی آپ کی فہم لطیف میں نہیں آیا ہے تو ایک ہلکی پھلکی مثال سن لیجیے......

ایک شخص آپ کے اور آپ کی اولاد،شاگرد،مریدین،متعلقین کے سامنے سر بازار کہتا ہے مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی پکے جاہل گدھے ہیں۔

گرفت پر وہ شخص کہتا ہے:ٹھہرو! اس میں ہرگز توہین وتذلیل اور گالی نہیں ہے

میری تاویل سنو قائل کی ہر تاویل قبول کی جاتی ہے۔ میری بھی تاویل قبول کرو۔ آخر بڑے بڑے شرفا، ادبا، شعرا بلکہ عُلما اسی انسان کو تو شیر، ہرن، بلبل، پروانہ کہتے ہیں۔ ان اقوال سے ان کہنے والوں کی مراد یہ تو نہیں ہوتی ہے کہ انسان کی شکل وصورت شیر، ہرن، بلبل، پروانہ کی طرح ہے نہ یہ ارادہ ہوتا ہے کہ انسان اور شیر، ہرن، بلبل، پروانہ تمام اوصاف میں برابر ہیں۔ اسی طرح میرا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی شکل وصورت، آنکھ، ناک، کان، منہ، سر، ہاتھ، پاؤں گدھے جیسے ہیں یا آپ گدھے کی طرح کوئی دم رکھتے ہیں یا آپ گدھے کی طرح ڈھیچوں ڈھیچوں کرتے ہیں۔ ان تمام اوصاف میں مولوی خلیل احمد صاحب گدھے کی طرح ہیں۔ عرفِ عام وخاص میں ''گدھا'' جاہل اور بے وقوف کو کہتے ہیں اور خود مولوی خلیل احمد صاحب اور ان کے عقیدت مند ومحبّ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مولوی خلیل احمد صاحب تمام علومِ ظاہریہ وباطینہ کے عالم اور فنونِ مروجہ سے واقف ہیں۔ آپ کو علم وفنون کا لاکھواں حصّہ نصیب ہوا ہو یہ بھی دعویٰ کرنا باطل ہے تو پھر مولوی خلیل احمد کا جاہل و بے وقوف ہونا اور اس اعتبار پر گدھا ہونا بھی صحیح وثابت۔

کہیے علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب! آپ اور آپ کی سعادت مند فرماں بردار اولاد، مریدین ومتوسلین، معتقدین، متعلقین، احباب آپ کی ہر تاویل کے فارمولے کو قبول کر کے آپ کا جاہل، بے وقوف، گدھا ہونا برداشت کریں گے؟ اگر برداشت کرنے کو تیار ہیں تو ''انکشافِ حق'' کی طرح ایک کتابچہ یا اشتہار شائع کر کے اعلان کر دیجیے کہ:......مولوی خلیل احمد صاحب جاہل بے وقوف گدھے ہیں چوں کہ اس قول میں تاویل جاری ہو سکتی ہے بلکہ تاویل کرنے والے نے جو بھی تاویل کی ہے اس کو ہر حال میں قبول کرنا اور قائل کو برا بھلا کہنے سے کفِ لسان کرنا ضروری ہے اس لیے مولوی

خلیل احمد صاحب کے جاہل گدھا بے وقوف کہے جانے پر ہرگز ہرگز کوئی چراغ پا نہ ہو بلکہ قائل کی تعریف کر کے اس کو اپنا پیشوا مانے۔

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا یہی مسلک ہے تو آپ کو ''انکشافِ حق'' لکھ کر اپنا غصّہ اتارنے، گالیاں دینے، برا بھلا کہنے اور اپنے چراغ پا ہونے اور برداشت نہ کرنے کا اظہار کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ آپ نے اپنے خصموں کی تاویلوں کو اپنے ہی دیوبندی مذہب پر کیسے فراموش کر دیا۔ اگر اہل سنت نے آپ کو کافر و مرتد کہا تھا تو دیوبندی مذہب پر تاویل کے ساتھ ہی تو کہا تھا یہاں جب آپ کی ذات کا معاملہ ہوا تو کیسے آپ نے تاویل کو نظر انداز کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ خود علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد اور ان کے ساتھی مولوی خلیل احمد صاحب کی توہین و تذلیل کو برداشت نہیں کر سکتے نہ کسی تاویل کو سننے کے لیے تیار ہو سکتے ہیں۔

جب علامہ کفِ لسان نے عملاً اپنی شان میں توہین برداشت نہیں کیا اور نہ وہ اور ان کے متعلقین کی تذلیل و تحقیر برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں تو شرم آنی چاہیے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین کرنے والوں کے خلاف تمہاری دینی حمیت کو کیوں موت آ جاتی ہے، عزت و حرمتِ نبوت کے لیے تمہاری جسمانی و ایمانی حرارت کیسے سلب ہو جاتی ہے۔ تم کس سیاہ دلی کے ساتھ توہینِ رسالت کو برداشت کرتے ہو اور برداشت کرنے کی عام تعلیم دے رہے ہو کہ توہین و تحقیر کرنے والے کی ہر تاویل قبول کی جائے گی نتیجہ میں علامہ کفِ لسان لکھتے ہیں:

''ایسی صورتوں میں علماء و اکابر دیوبند کی تکفیر کیسے ہو سکتی ہے''

ناظرین! دیکھ لیں کہ علامہ کفِ لسان نے جو احمقانہ و کافرانہ تمہید اٹھائی تھی اس کا

اصل مقصد کیا تھا۔

جی ہاں! جب توہین وتحقیر کی نجاست ونحوست آپ کی اور آپ کے پیشوا دیوبندیوں وہابیوں کی طبیعت وسرشت مسلک ومذہب بلکہ دین بن چکی ہو اور آپ دیوبندی لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ہر کفر کی تاویل کا بیڑا اُٹھا رکھے ہوں تو ہزار بدترین نجاست آلود کفریات آپ لوگوں سے سرزد ہو جائیں۔ کب آپ ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ دے سکیں گے۔

اس کے بعد علامہ کفِ لسان ماہر کذب و بہتان نے پھر جھوٹ کا سلسلہ باندھا ہے۔ فرماتے ہیں:

"جبکہ ان کی عبارات کا وہ مفروضہ مطلب ہی نہیں نہ ان کو قبول نہ اور علماء ہمعصر کو قبول حسام الحرمین اور اس کے مصدقین علماء حرمین شریفین کی تصدیقات کا حال بھی بیان ہو چکا ہے" (انکشاف ص ۴۵)

یہ آپ کی بولی کسی پرانے خرانٹ دیوبندی کی بولی ہے۔ یاد رکھیے کہ دیوبندیوں کی کفریہ عبارتیں خود اپنے صریح وناقابلِ تاویل کفری معنی کو اس طرح بیان کر رہی ہیں کہ ان میں کسی فرض واندازہ کی کسی طرف سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ مفروضہ کہنا سراسر جھوٹ اور دیوبندی مرتدین کا پُر فریب شیوہ ہے بھلا دیوبندی مرتدین اپنے توہینِ نبوت ورسالت کے کفری جرم کو قبول کریں گے؟

رہا مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ کہنا کہ عُلمائے عصر کو بھی ان کفریہ عبارتوں کا وہ مفروضہ مطلب قبول نہیں جس کو حسام الحرمین نے بیان کیا ہے تو یہ بھی آپ کا بہت ہی بڑا جھوٹ اور عُلمائے ہمعصر پر بہتان ہے جس کو بار بار ملا انکشاف نے دُہرایا ہے۔ اپنے جیسے اوصاف والے ملاّؤں کو چھوڑ کر مولوی خلیل احمد صاحب مرتے دم تک یہ نہیں دکھا سکتے

کہ قابلِ اعتماد علمائے ہمعصر نے حسام الحرمین کے مطالب پر دلائل کے ساتھ بحث کر کے دیوبندی کفریہ عبارتوں کے کفری معنی کو مفروضہ قرار دے کر حکمِ کفر وارتداد سے انکار کیا ہو۔

رہا آپ کا یہ کہنا کہ حسام الحرمین کی تصدیقات کا قطعاً کوئی حال بیان نہیں کیا ہے۔ اورآگے بہت دور جاکر آپ نے تصدیقات کا ذکر کیا ہے وہیں ان کے جھوٹ فریب اور مکاری کو ملاحظہ فرمالیجیے گا۔

اس کے بعد علامہ انکشاف اسی سے متصل ص ۲۵/ پر لکھتے ہیں:

''ہمارے ائمہ کرام نے صریح اقوال میں تاویل فرما کر اقوال کو صحیح محمل پر اتارا اور حکمِ کفر نہیں دیا'' (انکشاف ص ۴۵)

اے ملاّ انکشاف! آپ کچھ اپنے کہے ہوئے کو بھی سمجھتے ہیں یا نہیں؟...... ملاجی! جب صحیح تاویل ہوسکے اور صحیح محمل ہو تب تو اتاریں...... اگر تاویل ہی سرے سے ممکن نہ ہو...... محمل ہی صحیح نہ ہو...... تو آپ نے کیا ائمہ دین کو بھی اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے کہ وہ غلط تاویل کر کے غلط محمل پر اتارا کرتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ آپ نے کہا کچھ اور ہے اور مطلب اس کے خلاف یہ نکالنا چاہا کہ صریح نا قابلِ تاویل اقوال کفریہ دیوبندیہ میں غلط تاویل کر کے غلط محمل پر اتارا جائے اور اس کا جھوٹا الزام آپ ائمۂ دین کے سر رکھنا چاہتے ہیں کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ ...... اے ملاّ انکشاف! آپ یہ کتنی بڑی کذب بیانی، بہتان طرازی، مکاری، فریب دہی میں ملوث ہیں۔

اے لسان الدیوبندیہ مولوی خلیل احمد صاحب! ذرا مثال دے کر تو بتائیے کہ ائمۂ دین نے فلاں فلاں قول کی یہ یہ تاویل کی ہے اس صحیح محمل پر اتارا ہے اور کفر کا حکم نہیں دیا

ہے......پھران اقوال میں اور دیوبندیوں کے کفریہ اقوال میں مطابقت پیدا کر کے دکھایئے ......اگر واقعی آپ دنیا وآخرت کا سچا خوف رکھتے ہیں، حق کو اختیار کرنا چاہتے ہیں تو صاف کھل جائے گا کہ آپ کفر وارتداد کی کن وادیوں میں جا دھنسے ہیں۔

ص ۲۶/ پر مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہ انکشاف فرمایا کہ: ''خوف وخشیتِ الٰہی، حشر ونشر کی جانگدازی، حساب وکتاب کا تخیل، موت اور قبر کی ہولناکیاں، عذابِ جہنم کے دل شگاف واقعات مولوی خلیل احمد کو کھائے جارہے ہیں''

عرض ہے کہ بیشک موت، قبر وحشر ونشر، حساب وکتاب کی ہولنا کیوں، سختیوں اور عذابِ جہنم کی ابدیت سے مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے لوگ بچ نہیں سکتے جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین وتحقیر کی ہے یا ان تحقیر وتوہین کرنے والوں کی حمایت کی ہے، ائمہ دین وبزرگانِ ملت پر جھوٹا الزام رکھا ہو اور جھوٹ بول بول کر انتہائی مکاری اور فریب سے اپنے جھوٹے خوف وخشیت کا اظہار کررہے ہوں۔

ص ۲۶/ پر ملا انکشاف لکھتے ہیں:

''مسلمانوں کو کافر کہہ کر اپنے دین وایمان کو خطرے میں نہ ڈالو۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے علماء راسخین تم کو یہی راہ بتارہے ہیں''

(انکشاف ص ۴۶)

اے انکشافی ناصح صاحب! کافر کہنے پر آپ کیوں گھلے جارہے ہیں۔آپ نے خود ہی تو راستہ بتادیا ہے کہ......تاویل آئی اور معصیت تو کیا کفر بھی غائب۔اہل سنت نے جن دیوبندیوں پر کفر وارتداد کا حکم بتایا آپ کے وہی دیوبندی پیشوا بھی تاویل ہی کی بنیاد پر

ان اہل سنت کو مومن و مسلم ہی مانتے ہیں۔ پھر آپ کے اور آپ کے پیشواؤں کے دھرم پر دین و ایمان کا خطرہ ہی کہاں باقی رہا جو آپ دین و ایمان کو خطرہ میں نہ ڈالنے کی نصیحت فرمارہے ہیں۔ آپ خود ہی یہ فرما چکے ہیں کہ تاویل کی اور کفر غائب...... الحمد للہ اہل سنت اسلام کی سچی تعلیم کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہرگز ہرگز کافر نہیں کہا جائے گا اور جنہوں نے کھلا ہوا ناقابلِ تاویل کفر کیا ان کو مومن و مسلمان کہنے کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عُلمائے راسخین نے قطعاً حکم نہیں فرمایا [بلکہ] مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر ہی کہنے کا حکم فرمایا ہے۔ علامہ کفِ لسان اسی ص ۲۶ / پر نصیحت فرماتے ہیں:

> ''فاضل بریلوی نے اگر اپنی تحقیق اور رائے سے کسی کو کافر لکھ دیا ہے تو سمجھ لو ان کی رائے اور تحقیق حجت شرعیہ نہیں ہے وہ ایک آخر زمانہ کے عُلما میں سے ہیں نہ وہ نبی تھے نہ رسول تھے نہ مجتہد نہ مجتہد کے شاگردوں کے برابر تھے ان کی تحقیق اور ان کی رائے کو ان کے لیے ہی چھوڑ و اور مسلمانوں کو اس میں نہ پھانسو'' (انکشاف ص ۲۶)

بحمدہ تعالیٰ کوئی سنی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو نبی اور رسول قطعاً نہیں سمجھتا اور نہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے یہ راستہ کھولا ہے نہ اسے برداشت فرمایا ہے۔ یہ حصّہ تو آپ کے دیو بندی پیشوا اور قادیانیوں کی قسمت میں ہی لکھا تھا جس میں آپ بھی شریک ہیں...... اسی طرح کوئی سنّی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو ائمۂ مجتہدین اور ان کے شاگردوں کے برابر نہیں مانتا...... مگر اے علامہ کفِ لسان! یہ تو بتلایئے کہ کیا آپ نبی، رسول، مجتہد، امام یا ان کے شاگردوں کے برابر ہیں؟ جو امام بریلوی قدس سرہ کے مقابلہ میں تعلّی کے ساتھ نصیحت فرمارہے ہیں جب اعلیٰ حضرت امام بریلوی

قدس سرہ کی رائے اور تحقیق حجت شرعیہ نہیں تو آپ جیسے اُعجُوبَۂ روزگار، ماہرِ کذب وبہتان، مختل العقل والحواس، سراپا خبط وجہالت کی رائے اور تحقیق کب حجت شرعیہ بن سکتی ہے؟۔ یہ کون سا سبق آپ پڑھ پڑھا رہے ہیں۔

اب ذرا کان لگا کر سن لیجیے کہ بفضلہٖ تبارک وتعالیٰ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ذات اقدس چودھویں صدی کے عُلما میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد واِستناد اور عُلما سے عوام تک سب کے لیے حجتِ شرعیہ [کی حیثیت] رکھتی ہے۔ اہل سنت اچھی طرح جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ خود کو اپنے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام سمجھتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق میں سرشار تھے، انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں غلام امتی کی طرح مؤدَّب تھے۔ انہوں نے دیوبندیوں کی طرح ہمسری وخودسری ہرگز نہیں کی، نہ اسے برداشت کیا، امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں اور ائمۂ معتمدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اِطاعت واِتباع میں مسائلِ دینیہ وعقائد شرعیہ کے وہ جوہر ریزے بکھیرے ہیں کہ دنیائے علوم وفنون حیرت زدہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکموں کی اطاعت اور ائمہ دین کی اِتباع ہی میں دیوبندی وہابی پیشواؤں پر کفر وارتداد کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے اگر مولوی خلیل احمد بدایونی اور ان کے دیوبندی پیشوا وغیرہم منہم اور دوسرے بددین وگمراہ فرقے اپنے کفر وضلالت اور بعض عُلما اپنی رِکر رِکری [ذلیل] اور جھوٹی شان بنائے رکھنے کی غرض سے تسلیم نہ کریں تو ان کا تسلیم نہ کرنا اہلِ حق سنیوں پر ہرگز حجتِ شرعیہ نہیں اور مولوی خلیل احمد اور ان کے دیوبندی دھرم کے ساتھی غیظ وغضب میں بھڑکتے ہیں تو ﴿موتوا بغیظکم﴾ [سورۂ آل عمران:۱۱۹] اپنے غیظ وغضب کی آگ میں جل کر مر جاؤ۔

اہلِ سنت تمہارے جال میں پھنسنے والے نہیں ہیں۔

یہاں تک علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' کا بیانِ مقصد و تعیینِ موقف اور خلاصہ پورا کیا ہے جس میں نوٹ کا ایک پیوند بھی لگا ہوا ہے، تمام صفحات پریشان خیالی، بے ربطی، فضول مکررات، بے جا طوالتوں، غیظ وغضب، حماقت و جہالت اور کذب وفریب سے بھرے ہوئے ہیں۔

خلاصہ کے بعد شاید کسی کا یہ خیال ہو کہ مقالات متعین کرتے ہی آپ ہر مقالہ پر گفتگو شروع کر دیں گے۔ جی نہیں مقالات پر مباحث سے قبل ص ۲۷ سے ص ۷۶ تک ابھی اور طویل ترین تمہید کی منزلوں سے گزرنا ہے جس میں علامہ کفِ لسان طویل البیان کے پیچھے پیچھے چلے بغیر چارہ نہیں۔ ص ۲۷/ پر علامہ انکشاف فرماتے ہیں:

''اس تحریر سے میرا مقصود صرف خدائے تعالیٰ کے بندوں کی اصلاح اور امرِ حق کو ظاہر کرنا ہے'' (انکشاف ص ۴۷)

عرض ہے، خدا کرے آپ اصلاح اور امرِ حق کا مفہوم واقعی سمجھ لیں اور آپ میں خود اپنی اصلاح کا شعور اور امرِ حق و امرِ باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے اس کے بغیر دوسروں کی اصلاح اور حق کا درس دینا ''ایں خیال ست ومحال ست وجنوں''۔ اسی ص ۲۷ پر فرماتے ہیں:

''فقیر کا مقصد اس تحریر سے نہ نفسانیت ہے۔ الیٰ قولہ۔ نہ کسی کی حمایت نہ کسی کی مخالفت'' (ایضا)

عرض ہے کہ ایک پرانا خرانٹ وہابی دیوبندی لوگوں کو وہابی بنانے کی اپنی دیرینہ آرزو پوری کرنے کے لیے اپنی ہی نفسانیت کا کیسے اقرار کرے گا۔ نفسانیت پر تو آپ کی

پوری کتاب آپ ہی کی زبانی گواہی دے رہی ہے اسے آپ کیسے چھپائیں گے۔ رہا آپ کا یہاں یہ کہنا کہ...... ''نہ کسی کی حمایت نہ کسی کی مخالفت مقصود ہے'' ......تو یہ آپ کا سراسر جھوٹ ہے۔ آپ کی یہی کتاب ''انکشافِ حق'' تو صاف شہادت دے رہی ہے کہ آپ اپنی نام نہاد عالمانہ وفاضلانہ قوتوں سے اپنے دیوبندی آقاؤں کی حمایت کرر ہے ہیں اور اہلِ سنت کی مخالفت فرمارہے ہیں کتاب کے مضامین بتارہے ہیں کہ آپ نے یہ کتاب ہی حمایت ومخالفت کے لیے لکھی ہے اور جی کھول کر پیٹ بھر کر آپ نے اس کے لیے جھوٹ پر جھوٹ بولا ہے اور فریب پر فریب کھیلا ہے۔

آپ اسی ص ۲۷/ پر لکھتے ہیں:

''الغرض یہ چند کلمات فقیر احقاقِ حق وابطالِ باطل کیلئے عرض کررہا ہے'' (ایضا)

ملاّ جی! یہ تو آپ یہاں کہہ رہے ہیں مگر آپ کی پوری کتاب کی زبان تو صاف صاف بول رہی ہے کہ ابطالِ حق اور احقاقِ باطل کے لیے ہی یہ کتاب لکھ ماری ہے۔ آپ ص ۲۸/ پر حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یعنی حق کے ظاہر کرنے سے جو خاموشی اختیار کرے وہ گونگا شیطان ہے''

(ایضا ص ۴۸)

علامہ کفِ لسان بجنوری نے خود اپنے بارے میں خوب ترجمانی کی اور حدیث شریف کا حکم اپنے آپ پر اچھا چسپاں کیا...... وہابیہ دیوبندیہ کی کھلی ہوئی بددینیوں اور کفریات سے منہ بند کر لینا کفِ لسان کرنا گونگا شیطان بن جانا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟...... پھر یہ بتائیے جو خاموش نہ رہے اور آپ کی طرح حق کو مٹانے کے لیے اکاذیب واباطیل کو اختیار کر کے زبان درازی کرے وہ کون ہے؟

یہ بھی علامہ کفِ لسان نے اپنے اور اپنے دیو بندی ہم مسلکوں کے بارے میں بالکل ٹھیک ہی کہا ہے کہ علمِ دین کی کمی جہالت کی کثرت سے بداعتقادی اور بدعملی ترقی پر ہے جس کا مشاہدہ سہارنپور دیو بند سے نجد تک کیا جارہا ہے اور ناظرین یہ بھی دیکھتے جارہے ہیں کہ آپ کی یہی کتاب ''انکشاف حق'' بھی آپ دیو بندیوں میں علمِ دین کی کمی، جہالت کی کثرت، بداعتقادی، بدعملی کا مظاہرہ کررہی ہے۔

علامہ انکشاف بجنوری بدایونی نے ص ۲۸ر سے ص ۱۳۱ر تک ایمان، ایمان والوں، ایمان کے دشمنوں، انسانی اور جناتی شیاطین، منافقین، عُلمائے سوء وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ علامہ کفِ لسان کا انداز پند ونصیحت ہے جس کو آپ صرف اس لیے اختیار کررہے ہیں کہ دلائل تو کام نہیں آئیں گے۔ بگلا بھگت بن کر شکار کو پھانسو۔ اگرچہ یہ ساری باتیں ایسی نہیں ہیں کہ جواب دیا جائے مگر جناب علامہ کفِ لسان کی طبیعت ہی کچھ ایسی ہے کہ مزاج پرسی کا حق ادا کرنا ہی پڑے گا۔

یہ واقعہ ہے کہ ایمان کی دولت سے وہابیوں، دیو بندیوں اور ان کے اکبر عُلما مولوی خلیل احمد صاحب کو کیا سروکار...... اور ان کو یہ دولت نصیب ہی کہاں ہے؟...... ایمان اور ایمان والوں سے انہیں کیا محبت...... دیو بندیت و وہابیت کا الزام ٹالنے کے لیے ایمان اور ایمان والوں کی یہ لوگ رٹ لگاتے بھی رہیں تو کفر وارتداد کے ساتھ کب کار آمد...... یہ حقیقت ہے کہ ان دیو بندیوں وہابیوں اور علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد کو کفر وارتداد اور کافر ومرتد سے پیار...... اور ایمان والوں سے سخت دشمنی ہے...... خدائے قدوس کے لیے جھوٹ، ظلم اور دوسرے نقائص کو روا رکھنا...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ اقدس کو بچوں، پاگلوں، جانوروں وغیرہ کی طرح بتانا...... شیطان لعین کے ساتھ ان دیو بندیہ کی ایسی خوش

عقیدگی کہ اس کے علم کو معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ اقدس سے زیادہ بتانا اور ایک ساتھ ذکر کرنا...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بلکہ آپ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو ختمِ نبوت میں فرق نہ آنے کا عقیدہ رکھنا...... یہ اور ان جیسی بہت سی توہینوں اور بدعقیدگیوں اور جھوٹ، فریب، مکاری جیسی بدعملی کی طرف شیطانوں کی طرح بندگانِ خدا کو رغبت دلانا...... انہیں اِغوا کرنا...... اللہ کے نور یعنی دین کو ان کفر وارتداد اور بدعملی کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرنا...... ان دیوبندیوں کا...... خاص طور پر اکبر عُلماے کفِ لسان کا ...... بہت ہی محبوب دین اور بہت ہی پیارا پیشہ ہے...... ان عالم بننے والے مرتدوں کی نکیل شیطانوں کے ہاتھوں میں ہے...... جو انہیں جس بدعقیدگی اور بدعملی کی طرف چاہیں موڑ دیتے ہیں ......اور لوگوں کو نئے نئے رنگ اور انداز سے اِغوا کرنے کے لیے ان مرتدین کو سرگرم کر رکھا ہے...... منافقت میں تو ان مرتدین نے نفاق ومنافقین کا ریکارڈ ہی توڑ کر رکھ دیا ہے...... خاص طور پر مولوی خلیل احمد صاحب نے جو پارٹ ادا کیا ہے وہ اس مذہب کفر وارتداد کے بڑے بڑے پُرکھوں کے لیے قابلِ فخر ہے...... مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کا ترجمہ کیا ہے:

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مولوی ہو" (ایضاص ۵۱)

ایسے ہی دوسری حدیث حاکم سے نقل کر کے ترجمہ کیا ہے:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی خرابی ہے برے علماء سے ایسے علماء سے جو قوم کے پیشوا کہلا کر قوم کو گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں" (ایضا)

ان حدیثوں کا مفہوم بالکل سچ نکلا۔ علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب اس

حدیث کے صحیح صحیح اور پورے پورے مثال و مصداق ثابت ہوئے۔ دیوبندیوں وہابیوں نے پیدا ہوکر بد دینی و منافقت کو تو خاص طور پر اپنایا ہی تھا (یاد کیجیے مولوی اشرف علی تھانوی کا کانپور کا واقعہ) اکبر عُلماے دیوبند مولوی خلیل احمد نے رہی سہی کسر پوری کر کے اسے بامِ عروج پر پہنچا دیا۔

آپ انتہائی منافقت و مکاری سے سنّی ہونے کا اعلان کرتے رہے۔ اہل سنت کو اپنی مصنوعی تشدد سے پورا فریب دیا۔ جب یہ گمان کیا کہ یہ سنّی میرے بن گئے ہیں میرا جادو ان پر چل چکا ہے ان اہل سنت میں اکابر دیوبند کی تعریف و توصیف بھی شروع کر دی، جب کچھ زمانہ گذر گیا تو اس وہم پر کہ تیر نشانہ پر لگ چکا ہے۔ اب میں لوگوں کو آسانی سے دیوبندیت و وہابیت کی طرف کھینچ لوں گا۔ دیوبندیوں کی تکفیر سے کفِ لسان کا اعلان اس پُر فریب یقین دہانی کے ساتھ کر دیا کہ آپ کے علم وفن کا پُر شباب زمانہ گزر جانے اور ہوش وحواس کی عمر گزر جانے کے بعد اب بڑھاپے میں آپ کو دیوبندیوں کی حقانیت سمجھ میں آئی ہے اور اب آپ کو یہ سوجھا ہے کہ ہندوستان کے ہمعصر عُلماے [اعلیٰ حضرت] اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ساتھ نہیں ہیں۔

شاید لوگوں کی نگاہوں سے ایسا پکا منافق نہیں گزرا ہوگا جو پوری پوری منافقت کے اختیار و اظہار کے بعد لوگوں کو نصیحت کر رہا ہو کہ منافقت اور منافقوں سے ہوشیار رہو۔ علامہ کفِ لسان نے ص ۳۲ ر پر خطیب بغدادی سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کا ترجمہ یہ کیا ہے:

> ''یعنی جب فتنے ظاہر ہوں یا بدعات کا ظہور ہو اور میرے اصحاب کو برا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ یعنی ان فتنوں اور گمراہیوں کا حتی الوسع صاف صاف رد کر دے اور جو ایسا نہ کرے گا تو اس

پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول کرے گا نہ نفل'' (ایضاص ۵۱،۵۲)

یہ حدیث بالکل صحیح موقعہ پر بیان کی گئی ہے۔ تیرہویں چودہویں صدی کے دوران وہابیوں، دیوبندیوں جیسی نئی نئی جماعتوں نے دین میں جو فتنے اٹھائے، بدعقیدگیوں کی جو بدترین بدعات پیدا کیں ان کی مثال نہیں ملتی۔ ان نو پید فتنہ گروں نے توحید و رسالت کے اسلامی مفہومات تک کو بدل کر رکھ دیا۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے اپنے بے حد کرم سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو پیدا فرما کر ان کے ذریعہ اپنے بندوں کی ہدایت فرمائی بفضلہٖ تعالیٰ اعلیٰ حضرت اور علمائے اہل سنت نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے حق کو واضح فرما کر گستاخ بددین وہابیہ دیوبندیہ کو عریاں کر کے رکھ دیا ان کے سر ایسے کچل دیئے کہ آج تک مولوی خلیل احمد صاحب سمیت ان کی ذریت تلملا رہی ہے۔ تمام چھوٹے بڑے حسد و عداوت کی آگ میں جھلس رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت میں گرفتار ہیں۔

ملا انکشاف نے فتنوں کی جو زبردست تمہید اٹھائی تھی ص ۳۲ / پر کھل گئے ہیں کہ آپ کا مقصود کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اس وقت جہاں اور فتنے پھیلے ہوئے ہیں وہاں عوام میں یہ فتنہ بھی پھیلا ہوا ہے مسلمانوں کو کافر و مرتد قرار دینا'' (ایضاص ۵۲)

اہلِ سنت نے علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب کو کافر و مرتد کیا کہہ دیا فتنوں کی ساری وبائیں اور بلائیں ملا انکشاف کے سر پر ٹوٹ پڑیں، کیسی کیسی تدبیروں سے علامہ انکشاف کو اپنے مسلک کفِ لسان و مذہب کفر و ارتداد کی حفاظت کے لیے مشقتیں

برداشت کرنی پڑ رہی ہیں، ٹھوکروں پر ٹھوکریں لگ رہی ہیں۔ قدم قدم پر چوٹوں اور زخموں سے واسطہ ہے۔

بڑے بڑے صفِ اوّل کے عُلمائے عرب وعجم نے وہابیہ، دیوبندیہ پر حکم کفر وارتداد کے کاری زخم تو لگائے ہی تھے مگر ان چھوٹے چھوٹے سنی عُلما وعوام کو دیکھیے دیوبندیوں وہابیوں کو کافر کہتے کہتے اکبر عُلما مولوی خلیل احمد صاحب کے پیچھے پڑ گئے ان کو بھی کافر و مرتد کہہ دیا۔ ذرا اس کا لحاظ نہیں کیا کہ علامہ کفِ لسان نے برسوں ان کے درمیان گزارے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ یہی سنّی احسان پر احسان کرتے تھے اور اب کفر وارتداد کی بارشیں برسانا شروع کردیں اور ملا انکشاف کو اپنے بچاؤ کے لیے ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر بنانے کے فتنوں میں مبتلا کردیا۔ بے چارے علامہ کفِ لسان پریشان ہیں کہ اپنے کفر وارتداد کو اتارنے کے لیے کس کس کو کیسے کیسے کافر و مرتد بنائیں۔

مگر اے علامہ کفِ لسان! اس میں اہل سنت کا کوئی قصور نہیں۔ کفر وارتداد کا بیان دینے میں تو آپ کو فتنہ نظر آتا ہے مگر آپ کی سمجھ میں یہ نہیں بیٹھتا کہ خود وہابیوں دیوبندیوں نے توہینِ الوہیت وتوہینِ رسالت اور بدعقیدگیوں کے ذریعہ کتنے عظیم فتنے اٹھائے ہیں جن پر یہ حکم کفر دیا گیا ہے آپ رو رو کر تکفیر پر آنسو بہا رہے ہیں دیوبندیوں کے دین وعقل کا ماتم کیوں نہیں کرتے۔ دنیا کفر وارتداد کو بعد میں دیکھے گی کہ حکم صحیح لگا ہے یا نہیں؟ پہلے تو یہ دیکھا جائے گا کہ جن باتوں پر حکم کفر دیا گیا وہ باتیں دین میں فتنہ تو نہیں ہیں اور اگر آپ اس کو تسلیم نہیں کرتے تو آپ کے دیوبندی پیشوا سب بہت بڑے فتنہ انگیز ٹھہریں گے جنہوں نے قادیانیوں پر کفر وارتداد کا حکم دے کر آپ کے مذہب پر فتنہ پھیلایا ہے پھر ان دیوبندیوں کے آپ جیسے چھٹ بھیےّ اور دیوبندی عوام بھی قادیانیوں کو کافر مان کر اور کہہ کر دنیا میں فتنہ پھیلانے والے کہلائیں گے۔

اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنے محبوب پیشوا دیو بندی اکابر اربعہ (۱) مولوی قاسم نانوتوی (۲) مولوی رشید احمد گنگوہی (۳) مولوی اشرف علی تھانوی (۴) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی تکفیر پر تلملا رہے ہیں مختلف طریقوں سے حسام الحرمین کے حکم کو معدوم کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر کیچڑ اچھالنے میں سرگرم ہیں تاکہ اپنے دیو بندی مرتد پیشواؤں اور خود کو مسلمان ثابت کریں مگر کفر وارتداد بھی ان لوگوں سے ایسا چمٹا ہوا ہے کہ کسی صورت دور ہونے کے لیے تیار نہیں۔

اسی سلسلہ میں علامہ انکشاف نے ص ۳۳ ر سے ص ۳۸ ر تک جو کچھ کہا ہے ہم ان کے اقوال کو مندرجہ ذیل عنوانات میں تقسیم کر رہے ہیں۔ آپ کا کہنا ہے کہ:

۱ : جب تک کسی کا کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اس وقت تک کافر نہ کہا جائے۔

۲ : کسی مسلمان کے کلام میں اگر ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا پہلو اسلام کے لیے نکلتا ہو تو اس ادنیٰ درجہ کے پہلو کو ملحوظ رکھ کر کافر نہ کہا جائے۔

۳ : اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے ان چاروں دیو بندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مفہوم خود اپنی رائے سے مقرر کیا ہے۔

۴ : اس مفہوم کو خود اصحابِ تحریر نے کفر بتایا ہے مگر اس کفری مفہوم سے تبری وتحاشی کی ہے۔

۵ : اس کفری مطلب سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ہمعصر بلکہ ہم مسلک عُلما بھی متفق نہیں ہیں۔

۶ : اعلیٰ حضرت بریلوی کے متبعین کی رٹ یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے چاروں دیوبندی مولویوں کی تحریروں کا جو مطلب لیا ہے وہ بلاشبہ قطعی ہے اجماعی

ہے۔ یہاں تک کہ جو حسام الحرمین کے احکام اور مضامین میں شک کرے یا تامل کرے یا توقف کرے یا کفِ لسان کرے وہ بھی کافر ہے مرتد ہے۔اس زبردستی کو ملاحظہ کیجیے۔

۷: کیا حسام الحرمین کوئی آسمانی کتاب ہے جس کے مضامین میں شک کرنے والا کافر ہو جائے گا؟ کیا حسام الحرمین کو آسمانی کتاب کے برابر سمجھتے ہیں؟ آسمانی کتاب تو وہ ہے جو انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اتریں۔حسام الحرمین میں قطعیت کہاں سے آگئی؟

۸: مجتہدین کرام جن کی شان اجتہاد پر تمام امت کا اجماع ہو چکا ہے ان کے اقوال اجتہادیہ کو تو قطعی نہیں کہہ سکتے اور نہ وہ واقعی درجہ قطعیت میں ہیں مگر فاضل بریلوی کا فتویٰ حسام الحرمین قطعی اجماعی ہے۔

۹: اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ہمعصر عُلما جو ہندوستانی زبان، محاورات، طرز کلام پہچانتے تھے علومِ شرعیہ کے عالم، مدرس، سنّی حنفی تھے وہ حسام الحرمین سے متفق نہیں ہوئے۔رامپور، لکھنؤ، بدایوں، گجرات کے عُلما کے نام ذکر کرنے کے بعد کہا کہ ان لوگوں نے کفِ لسان ہی نہیں کیا بلکہ مسلمان مانا ہے کیا ایسی صورت میں یہ عُلما کافر و مرتد ہو گئے؟

۱۰: اِتباع فاضل بریلوی کا مفروضہ فارمولہ کہ جو عُلماے دیوبند کے کافر جہنمی ہونے میں شک کرے یا توقف کرے یا تأمل کرے یا کفِ لسان کرے وہ بھی کافر ہے۔ اس فارمولے کے اعتبار سے عرب و عجم کے کروڑوں مسلمان کافر ہو گئے۔

بتوفیقہ تعالیٰ اب ہمارا جواب ملاحظہ فرمائیں

۱: ۔چاروں اکابر دیوبندیہ مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہے جس میں شبہ کی کچھ بھی گنجائش نہیں۔اب اطلاع یقینی کے بعد کافر نہ ماننا ایمان ہی سے ہاتھ دھونا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

اگر دن دہاڑے (آفتاب کی روشنی میں) چمگادڑ کو دکھائی نہیں دیتا تو آفتاب کا کیا گناہ۔

۲ :۔ بالکل درست ہے۔ بحمدہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور عُلمائے اہلِ سنت اس پر سختی سے قائم ہیں جس کا آپ نے ''انکشافِ حق'' میں اعتراف بھی کیا ہے، اکابر دیوبند تنقیص وتحقیر کی نجاست ونحوست کو اختیار کر کے کفر وارتداد کی جس لعنت میں گرفتار ہوئے ہیں اس میں انہوں نے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ پہلو بھی ایسا نہیں چھوڑا ہے جو ان کو کفر وارتداد سے بچا سکے۔ ایسی رعایت طلبی سے باز آجائیں جو جہنم تک پہنچادے۔

۳ :۔ اکابرِ دیوبندیہ کی کفریہ عبارات کا مفہوم اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے متعین نہیں کیا بلکہ وہ عبارتیں خود اپنے کفر وارتداد کے مفہوم کی قطعیت کو معین کر چکی ہیں۔ عبارتیں بھی موجود ہیں اور اصحابِ عبارات کا اقرار بھی کہ یہ عبارتیں ان ہی کی ہیں اور وہ تاویلات بھی جو انہوں نے کی ہیں یا ان کی طرف سے کی گئی ہیں اور وہ نئی تاویلات بھی جو اکبر عُلمائے دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اٹھائی ہے اور ان تمام تاویلات نے ان دیوبندیوں کو مزید کفر وارتداد میں دھنسا کر جہنم تک پہنچا دیا ہے۔

۴ :۔ جب ان کفری بول بولنے والے دیوبندیوں کے نزدیک بھی مفہوم کفر وارتداد ہے اور بول (قول) ہی معنی ومفہوم پر دلالت کرتا ہے اور ان اقوال کا بولنے والوں کو اقرار ہے اور تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں تو بولنے والوں کا مفہوم ومعنی سے تبری و تحاشی کرنا ہرگز کفر وارتداد سے نہیں بچائے گا بلکہ ان کے کفر وارتداد پر مہر لگادے گا۔ ان دیوبندیوں کے لیے سوائے اس کے کوئی بھی صورت نہیں تھی کہ وہ توبہ، رجوع اور تجدید ایمان کو اختیار کرتے۔ اپنی کتابوں سے کفریہ عبارتوں کو نکال دیتے۔

مگر دیوبندی گستاخ اوران کی محبت میں توہین نبوت کی حمایت کرنے والوں کو توبہ کہاں نصیب ہوسکتی ہے۔ان پر توہین وتحقیر کی نحوست ولعنت ہی ایسی مسلط ہوئی ہے ان کی طبیعت باطل تاویلات اور حیلہ سازیوں کی طرف میلان کرتی ہے۔

۵:۔اے علامہ کفِ لسان اکبر عُلمائے دیوبند! کچھ تمیز بھی ہے کہ معاصرین کا عدمِ اتفاق کب معتبر ہوتا ہے۔یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ

الف:عُلمائے ہمعصر سنّی صحیح العقیدہ ہیں یانہیں؟

ب:ان میں اعلیٰ دینی وعلمی بصیرت ہے یانہیں؟......جرح وتعدیل کی صلاحیت رکھتے ہیں یانہیں؟

ج:وہ عُلما عدل وعمل میں قابلِ اعتماد ہیں یانہیں؟......ایسے جذباتی تو نہیں کہ اپنی کسرشان پر فضول بکواس کرکے اصل مبحث سے گریز کریں۔

د:استدلال واستخراج میں خطا کار تو نہیں ہیں؟۔

ھ:ان عُلمانے اپنے عدمِ اتفاق کو دلائل اور صحیح مباحث کی روشنی میں ثابت کیا ہے یانہیں؟......اگر واقعی صحیح طور پر عدمِ اتفاق سامنے آگیا تو آپ نے حکم لگانے والوں یا ان کی تائید کرنے والوں کے سامنے عدمِ اتفاق کے دلائل ومباحث رکھ کر ان سے جواب طلبی کی یا نہیں؟......اگر جواب مل گیا ہے تو ان سب پر آپ کی تجزیاتی بحث اور فیصلہ کیا ہے؟......اور جواب ملا ہی نہیں ہے جب بھی آپ نے حکم اور عدمِ اتفاق کا تجزیہ کرکے کیا فیصلہ دیا ہے؟

اے انکشافی ملاجی! کسی معاصر سے حکم مروی نہ ہونا......یا اس کی کسی کتاب میں نہ پایا جانا......مباحث شرعیہ سے گھبرا کر کسی کا سکوت اختیار کرنا......یا مباحث کی صلاحیت ہی نہ ہونے کی وجہ سے خاموش رہ جانا......یا اپنی شان باقی رکھنے کے لیے فضول بحثیں غیر

متعلق حجتیں اختیار کرنا......عدمِ علم (جہالت) پر علم کا پردہ ڈالنے کے لیے ہلڑ مچانا، گالیاں دینا ہرگز ہرگز عدم اتفاق نہیں......ان سب کو عدمِ اتفاق قرار دینا آپ کی حماقت و جہالت ہوگی......اور **حقیقت یہ ہے کہ معاصرین کے عدم اتفاق کا آپ کا دعویٰ ہی جھوٹا ہے۔**

٦ :۔شاید عُلماے اہل سنت خاص طور پر بدایوں کے سنّی عوام کو رحم آجائے اور زبردستی چھوڑ دیں۔بے چارے علامہ کفِ لسان کس کسمپرسی کے عالم میں شکایت کررہے ہیں کہ یہ سنّی بھی عجیب ہیں، عُلماے دیوبند اور مولوی خلیل احمد بدایونی پر سوار ہیں، زبردستی کررہے ہیں چھوڑتے ہی نہیں قطعی اجماعی کفر کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔

مگر اے ماہرِ کفِ لسان! آپ کے دیوبندی پیشواؤں سے کفر قطعی اجماعی تو صادر ہوچکا، دیوبندیوں کی توہینِ الوہیت و نبوت کفر قطعی اجماعی ہے جو کفری داغ لگ گیا وہ تو ان گستاخوں اور ان کے حمایتیوں کے ساتھ گیا۔اب بقیہ سارے دیوبندی اور آپ ان گزشتہ دیوبندیوں کے پیچھے خود کو بھی داغدار اور جہنمی کیوں بنا رہے ہیں، ان چاروں سے قطع تعلق اور اپنی توبہ کا اعلان کردو آپ کے سارے داغ مٹ جاتے ہیں نہ زبردستی باقی رہے گی نہ امت میں فتنہ......کچھ تو پاکبازی اختیار کرو، عجیب تمہاری حالت ہے کہ اپنی توبہ سے تو شرماؤ......شانِ الوہیت و نبوت میں گالیاں روا رکھو، جھوٹی تاویلیں کرو، حیا بیچ کھاؤ اور بے حیائی کی تعلیم دو۔

یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ تم لوگ اسلام کا دعویٰ کرکے خداے قدوس اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کی غیرتِ ایمانی کو چیلنج کرو اور ایماندار و فادار مسلمان جانتے بوجھتے ہوئے بے حیا و بے ایمان بن کر تماشا دیکھتے رہیں گے بلکہ آپ کی طمع کے مطابق آپ کی پیٹھ ٹھوکتے رہیں گے شاباشی دیتے رہیں گے۔

۷:۔علامہ کفِ لسان نے جہاں بہت سے انوکھے انکشافات کیے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کیا حسام الحرمین کوئی آسمانی کتاب ہے؟......الحمد للہ کہ کوئی سنّی حسام الحرمین کو آسمانی کتاب نہیں مانتا، نہ آسمانی کتاب کے برابر جانتا ہے ہر سنّی خوب سمجھتا ہے کہ آسمانی کتابیں انبیاے کرام ہی پر نازل ہوتی ہیں کسی غیر نبی پر کلامِ الٰہی نازل نہیں ہوتا، یہ عقیدہ وہابیوں کا ہے کہ غیر نبی وحی حقیقی سے مشرف ہوتا ہے۔آپ کی دیو بندی بد دینی نے آپ کے ایمان اور عقل وفہم کو سلب کر کے آپ کو ہذیانی بکواس پر مجبور کر دیا ہے۔اس کے فتنہ وشر سے بھی ایک سنّی مسلمان غافل نہیں رہ سکتا۔

اے جہالت مآب! کسی کتاب کے مضامین کی ایسی قطعیت کے لیے کہ اس کا انکار کفر ہو یہ کیا ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتاب ہی ہو۔شاید آپ کی سمجھ میں سمایا نہ ہوگا۔

کتاب تو الگ بات ہے ایک کم علم مسلمان صرف ایک ورق کے ایک صفحہ پر لکھتا ہے:......''اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔آپ پر قرآن حکیم نازل کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے جتنے صحائف نازل فرمائے حق ہیں۔حشر ونشر حساب وکتاب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا حق ہے۔ جنت وجہنم حق ہے''......کیا یہ ورق آسمان سے نازل ہوا ہے؟......اپنی متکبرانہ وحاسدانہ طبیعت سے اس ورق کی تحقیر کرتے ہوئے اس ورق کے مضامین یا کسی ایک مضمون کا انکار تو کر دیجیے پھر دیکھیے کہ قطعیت کا مفہوم کیا ہوتا ہے اور آپ کفر وارتداد اور جہنم کی کون سی وادی میں پہنچتے ہیں۔اور آپ کے کسی محبّ ومحبوب کی تاویل آپ کو کفر وجہنم سے کیسے بچا سکتی ہے؟ اسی جہالت پر کتاب لکھنے کا شوق اور حسام الحرمین اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر رکیک حملوں کی جرأت......اے ملاّ انکشاف! یہ سب کچھ آپ کی پرانی دیو بندیت کرا رہی ہے۔

۸:۔ معلوم نہیں یہ بدھو کہاں سے ملا بنے ہیں۔ اپنی پر فریب علمیت کی دھونس جما کر بدایوں کے اہل سنّت کو تو دھوکا دیا ہی تھا اب کتاب لکھ مار کر یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ دنیا مجھ کو بہت بڑا عالم و فاضل منطقی و فلسفی سمجھے گی۔

مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی کی عبارت کا مفہوم ملاحظہ فرمائیں۔

> ''مجتہدین کرام (ائمہ اربعہ) جن کی شان اجتہاد پر تمام امت کا اجماع ہو چکا ہے۔ ان کے اقوال اجتہادیہ کو تو قطعی نہیں کہہ سکتے اور نہ وہ واقعی درجۂ قطعیات میں ہیں مگر فاضل بریلوی کا فتویٰ قطعی اجتماعی''

اے اکبر جہلائے وہابیہ! کہاں اقوال اجتہادیہ کی خصوصیت؟...... اور کہاں اِفتا کی عمومیت؟...... کیا آپ کی آنکھیں پھوٹ چکی ہیں [کہ] ان دونوں میں فرق نہیں دکھائی دیتا...... آپ کو ذرا بھی خوف نہیں اتنی بڑی بڑی صریح جہالتوں پر دینیات و ایمانیات میں دخل دینے کی جرأت و ہمت...... جب آپ کو مسائل اجتہادیہ اور عقائد قطعیہ میں تمیز نہیں تو یہ سارا ڈھونگ کس لیے رچایا ہے۔

الحمدللہ کوئی سنّی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے شاگردوں کے برابر نہیں سمجھتا مگر وہ مولوی خلیل احمد بدایونی کی اتنی بڑی جہالت اور فریب سے دھوکہ بھی نہیں کھا سکتا۔ ناظرین مثال ملاحظہ فرمائیں!

زید ہمارے زمانہ کا ایک عالم ہے کوئی شخص اس سے سوال کرتا ہے: ضروریات دین کیا ہیں؟ جن کا انکار کفر ہے۔

زید عالم فتویٰ دیتا ہے کہ: اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ کرنا اس کو عیب و نقص سے پاک ماننا...... محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ کا نبی و

رسول اور آخری نبی ماننا......قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ کا کلام ماننا...... جنت اور دوزخ، حساب وکتاب وغیرہ ضروریاتِ دین سے ہیں......جن کا انکار کفر ہے اور منکر کافر وجہنمی۔

اسی طرح مولوی خلیل احمد صاحب ایک مولوی ہیں ان سے کوئی مسئلہ پوچھتا ہے کہ عدت کا گزارنا حیض سے ہے یا پاکی سے؟

مولوی خلیل احمد صاحب جواب دیتے ہیں کہ: ''یہ مسئلہ اجتہادی ہے لفظ ''قرؤ'' سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حیض مراد لیا ہے اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاکی کا زمانہ مراد لیا ہے''

ان دونوں مسئلوں کو سن کر ایک دیندار مسلمان کہتا ہے۔

۱:۔ یہاں مولوی خلیل احمد کے حیض کے بارے میں نقل کیے ہوئے امام اعظم کا حکم اجتہادی ہے جس کا انکار کفر نہیں ہوسکتا۔

۲:۔اور زید کے بیان کردہ ضروریاتِ دین سے کسی مسئلہ کا انکار کفر ہے۔

یہ سنتے ہی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی صاحب انکشاف کی رگ پھڑ پھڑائی اور وہ دونوں مسئلہ کا مقابلہ کر کے اپنے علم وفضل کی جولانی یوں دکھلانے لگے۔

> **جب ہمارے حیض کا مسئلہ قطعی اجماعی نہیں حالاں کہ وہ امام اعظم کا بیان کردہ اجتہادی مسئلہ ہے......تو اس زمانہ کے زید جیسے مولوی کا ضروریاتِ دین کے بارے میں فتویٰ کہاں سے قطعی ہو جائے گا؟......کیا زید امامِ اعظم یا ان کے شاگردوں کے برابر بھی ہوسکتا ہے؟**

دنیاے علم یہی کہے گی: اُو سراپا جہالت !جب مسائل اجتہادیہ وعقائد قطعیہ میں آپ کو تمیز نہیں تو آپ مولوی ہی نہیں بلکہ اکبر علما بن کر بگلا بھگت کا پارٹ کس لیے ادا کر

رہے ہیں۔

اہل سنت اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر پر ایمان رکھنا اور اس پر عمل کرنا قطعی قرآنی حکم ہے جس پر پوری امت کا اجماع ہے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص شان قطعی کفر ہے جس پر امت کا اجماع ہے مولوی خلیل احمد بدایونی کا ان قطعات کو ائمہ دین کے مسائلِ اجتہادیہ کے برابر قرار دے کر بلکہ ان سے گھٹا کر دیوبندیوں کی توہینی کفریات سے بچانے کی کوشش کرنا الٹا ان دیوبندیوں اور خود کو بدترین کفریات میں پھانس کر جہنم پہنچا دینا ہے۔

۹:۔مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ہمعصر عُلما کی دُہائی کئی جگہ دی ہے چوں کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی پر کفر وارتداد کا فتویٰ لگ چکا ہے اس لیے بچاؤ کے بہت سے حیلوں کے ساتھ آپ نے بدایوں، رام پور، لکھنؤ وغیرہا مقامات کے عُلما کا رونا بار بار رُویا ہے کہ اگر ان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگتا ہے تو مولوی خلیل احمد بدایونی کو بھی کفر سے چھٹکارا مل جائے گا، پھر کیا ہے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی مونچھوں پر تاؤ دیکر دنیا کو تنقیص وکفر کا سبق پڑھاتے پھریں گے۔اے ملا انکشاف! ذرا آپ اپنی کشف کی گردن کو اوپر اٹھا کر ہوش میں آیئے۔اکابر دیوبند کے کفریات پر جو بھی اطلاع یقینی نہیں رکھتے، خواہ عدمِ علم یا علمی کاہلی یا غیظ وغضب کی بے توجہی کی وجہ سے ان پر علمائے اہل سنت نے حکم کفر نہیں لگایا اگر چہ ذاتی طور پر انہیں کسی کی طرف سے کیسے ہی صدمے پہنچے ہوں۔ہاں مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی مصنف ''انکشاف حق'' پر ضرور یقینی کفر وارتداد کا حکم ہے اس لیے کہ آپ ان کے کفریات پر ایسی یقینی اطلاع رکھتے ہیں کہ دعوائے کفِ لسان سے پہلے اور کفِ لسان کے بعد بھی آپ نے پورے علم وتوجہ سے ان

کفریات پر یقینی نسبت کے ساتھ بحث کر ڈالی ہے تا آنکہ اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' میں پہلو بدل بدل کر بے شمار تدبیروں اور محنتوں سے سینکڑوں صفحات سیاہ کرنے کے بعد بھی آپ دیوبندیوں کے کفر وارتداد کی سیاہی کو ذرا بھی مٹا نہ سکے سوائے ٹھوس ٹھاس کے کوئی تاویل آپ پیدا نہ کر سکے بلکہ الٹا ان دیوبندیوں کو کفریات میں دھنسا دیا۔

۱۰:۔ یہ سراسر آپ کا جھوٹ اور عُلماے اہلِ سنت پر اِفترا ہے۔

اے علامہ کفِ لسان! آپ کا اپنی برأت کے لیے یہ ڈھنگ آپ کے علم وعقل کا ماتم کر رہا ہے۔ دنیا کے کروڑوں وہ مسلمان جو دیوبندیوں کی نجاست ونحوست کفریات سے واقف ہی نہیں یا جنہیں یقینی اطلاع نہیں ان پر یہ مفروضہ فارمولہ صادق ہی کہاں سے آئے گا اور عُلماے اہلسنّت نے کب اور کہاں اس مفروضہ فارمولے کے ذریعے انہیں کافر بنایا ہے۔ یہ کہیے کہ آپ اپنے کفر سے بچاؤ کے لیے مفروضہ فارمولہ بنا کر دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کو کافر بنانا چاہتے ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ اہلِ سنت اس بے ایمانی سے بری ہیں۔

''انکشافِ حق'' ص ۳۸ر کی اخیر سطروں میں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے رسالہ ''شرعی فیصلہ'' پر گفتگو شروع کی ہے۔ یہ وہ رسالہ ہے جس میں علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ علامہ کفِ لسان نے چراغ پا ہو کر دل کی جوبھڑاس نکالی ہے اور عُلماے اہل سنت کے بارے میں جو باتیں لکھی ہیں وہ یہ ہیں۔

عُلماے اہل سنت نے دروغ بیانی وکذب بیانی، اِتہام وبہتان سے کام لیا اصل اور صحیح واقعہ کو فریب دہی کے لیے چھپایا گیا۔ غلط وبے بنیاد باتوں کو ملایا گیا انہیں حلف شرعی کی دعوت مجاہدِ ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو اور ان سب کے ساتھ علامہ کفِ لسان کا یہ بیان کہ: ''عُلماے اہل سنت تینوں مجلسوں میں اکبر عُلماے

دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی بجنوری کے مقابلہ میں عاجز وساکت اور مغلوب ہو کر بھاگ گئے وغیرہا''

ہماری عرض ہے کہ علامہ کفِ لسان صاحب اہل سنت کے عجز وسکوت اور فرار کی داستان کے لیے مزید الفاظ، عبارتیں، واقعات جوڑ لیں۔ ہمیں کوئی ملال نہیں ہاں جواب سننے کے لیے تیار رہیں۔

مگر یہ تو بتائیے کہ آپ نے جو انکشافِ حق لکھ ماری ہے اس کو آپ کیسے دبا چھپا سکیں گے اس میں تو آپ نے صاف صاف کھل کر ظاہر کر دیا ہے کہ آپ دَل بدل کر وہابی دیوبندی بن گئے ہیں۔ عُلمائے اہل سنت کے سامنے اصل مسئلہ تو یہی تھا اسی پر آپ نے دیوبندی بن کر مناظرہ بھی کیا تھا۔ اسی پر آپ کے کفر وارتداد اختیار کرنے کا حکم بیان کیا گیا جب آپ نے خود ہی اپنے دین بدل کر دیوبندی وہابی بن جانے کا اقرار کر لیا تو پھر آپ نے یہ کیسے جھوٹ بک دیا کہ اہل سنت آپ پر دین بدلنے کا جھوٹا الزام رکھ رہے ہیں۔ اصل واقعہ یا حادثہ سوائے آپ کے دین بدلنے کے اور کون سا ہے جو کوئی سنّی چھپائے گا۔

اکبر عُلمائے دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب سے ان کی ناز برداری کے لیے ہم یہ اور پوچھ لیں کہ آپ نے جو یہ کتاب ''انکشافِ حق'' لکھ ماری ہے اور اس پر فخر بھی کیا ہے اس کتاب میں آپ نے اپنے تمام اعتراضات اور کفِ لسان کے اسباب بیان کر دیئے ہیں یا نہیں؟...... جن کی وجہ سے آپ نے عُلمائے اہل سنت کو عاجز کر کے بھگا دیا تھا۔ اور وہ کون سی باتیں ہیں جو اہل سنت کے دروغ واتہام ہیں؟...... اگر آپ نے منکشف فرما دیا ہے تو ہمارے جواب کے لیے بھی تیار رہیے آپ کی ساری قلعی کھل جاتی ہے اور کھلتی جارہی ہے اور آپ کتنے پانی میں ہیں معلوم ہوا جاتا ہے اور معلوم ہوتا جارہا ہے اور اگر اس انکشاف

سے بھی آپ کی بات ادھوری رہ گئی ہے تو پھر کوئی دوسری کتاب اچھی طرح آراستہ کر کے سامنے لائیے پھر اس کا بھی حشر دیکھ لیجیے۔

ص ۳۹ر سے ص ۴۰ر تک علامہ انکشاف نے اپنے دَل بدل کر وہابی بننے کا دلچسپ افسانہ بیان کیا ہے، چوں کہ علامہ کفِ لسان ایک پرانے تجربہ کار واُعجوبۂ روزگار ہیں آپ کی ہر بات دُور رَس اور نتیجہ خیز ہوتی ہے نیز آپ کے کئی پر مغز افسانوں سے واسطہ ہے اس لیے اس پر گفتگو ضروری ہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی سہسوان میں مقیم تھے یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ دَل بدل کر وہابی دیوبندی نہیں بنے تھے۔ لوگوں میں آپ کی پُر تشدّد سنیت کا بھرم تھا۔ بعض لوگوں نے آپ سے مسئلہ پوچھا:

''جب دیوبندی کافر و مرتد ہیں تو ان سے سود لینا بھی جائز ہے؟

فقیر (مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی) نے کہا: دیوبند والوں کو تم ہی تو کافر کہتے ہو کیا تمام دنیائے اسلام ان کو کافر مانتی ہے؟'' (انکشاف ص ۵۷)

یعنی پوچھنے والے یہ مسئلہ پوچھ رہے ہیں کہ: اے مولوی خلیل احمد صاحب آپ نے اور علمائے اہل سنت نے جب دیوبندیوں پر کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے اور کافر و مرتد سے نفع لینا سود نہیں ہوتا ہے تو دیوبندیوں سے یہ لین دین بھی سود نہیں ہوگا۔ ہم بھی آپ کی طرح سنّی ہیں تو کیا ہم دیوبندیوں سے یہ نفع لے سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب کی حقیقت بیانی دیکھیے۔ آپ کہتے ہیں: ٹھیک ہے کہ تم بریلوی سنّی ہو مگر سود لینا کہاں سے جائز ہوگا اس لیے کہ دیوبندیوں کو کافر و مرتد کہنے والے صرف تم ہی بریلوی تو ہو...... ساری دنیائے اسلام انہیں

کافر تو نہیں کہتی ہے......تو پھر ان دیوبندیوں کو کافروں میں شمار کر کے سود لینا کہاں سے جائز ہو جائے گا؟

رہا میرا (یعنی مولوی خلیل احمد بدایونی کا) معاملہ تو میں خالص بریلوی نہیں ہوں۔ جو ساری دنیائے اسلام کے خلاف دیوبندیوں کو حقیقتاً کافر و مرتد مان کر سود جائز ہونے کا فتویٰ دے دوں۔یعنی اگرچہ مولوی خلیل احمد صاحب پر تشدد بریلوی بن رہے تھے مگر حقیقتاً آپ دیوبندی تھے۔اہل سنت کو وہابی بنانے کے لیے آپ نے بریلوی سنّی ہونے کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔

یہ ہے آپ کا ''انکشافِ حق'' کہ کفِ لسان سے قبل ہی جب کہ کفِ لسان کی اصل وجہ یعنی مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب بسط البنان سامنے نہیں آئی تھی آپ حقیقتاً دیوبندیوں کو کافر و مرتد نہیں سمجھتے تھے نہ ان پر کفر کے دیگر احکام کا جاری ہونا مانتے تھے۔کیا اب بھی اس میں کوئی شک باقی رہ گیا ہے کہ آپ پرانے تقیہ باز وہابی دیوبندی ہیں اور وہابی دیوبندی بنانے کے لیے آپ جھوٹ، فریب، بہتان، حیلہ سازی کو آپ اپنا پاکیزہ مذہب سمجھتے ہیں اور اسی پر قائم ہیں۔مولوی خلیل احمد صاحب کے افسانوں کا دلچسپ تسلسل اور دیکھ لیجیے۔

ابھی دیوبندیوں کے سود کا قصّہ محفل میں ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک اسی وقت مولوی خلیل احمد صاحب کے ایک دوست بسط البنان لے آئے۔یہ رسالہ مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے جو انہوں نے حفظ الایمان کے کفر کی صفائی میں لکھا تھا اور یہ رسالہ بسط البنان اب سے تقریباً اسّی (۸۰) سال پہلے سے حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہا ہے جب کہ مولوی خلیل احمد بدایونی کے بچپن کا زمانہ تھا۔تعجب ہے کہ مولوی خلیل احمد نے اٹھتی ہوئی جوانی سے اپنے بڑھاپے تک اس رسالہ کو دیکھا ہی نہیں تھا۔اس پکے دوست نے آپ کی پکّی دوستی کا

حق ادا کیا اور اچھا موقع تاک کر ابھی ابھی غیب سے مولوی خلیل احمد کے دین بدلنے کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس وقت بسط البنان فوراً اثر کرے گی۔ یہ رسالہ لا کر ہاتھ میں تھما دیا۔ آپ نے اسی وقت بسط البنان کو غور سے دیکھنا شروع کیا اور حیرت زدہ رہ گئے۔ ابھی ابھی سود کے معاملہ میں آنجناب دیوبندیوں کے دلوں میں جگہ بٹھا رہے تھے کہ ساری دنیاے اسلام تو دیوبندیوں کو کافر نہیں کہتی ہے کہ فوراً ہی غیب سے آپ کی دوسری رہنمائی کر دی گئی کہ مولوی اشرف علی تھانوی تو خود اس کفری مضمون کا انکار کر رہے ہیں۔ اب کیا تھا آپ نے بقیہ دیوبندیوں کی کتابوں کی چھان بین شروع کر دی اور آپ پر چاروں طبق روشن ہو گئے اور یہ شرعی حکم منکشف ہو گیا کہ ان چاروں دیوبندیوں کے انکار اور تبری وتحاشی سے ان کے سارے کفریات خود بخود مٹ کر رہ گئے۔ اگرچہ کفری عبارتیں جوں کی توں باقی رکھی گئیں۔

اے علامہ انکشاف! دنیا اتنی بے وقوف نہیں ہے جو آپ کی افسانہ طرازیوں اور اسباب کے بھونڈے واقعات گڑھنے کو نہ سمجھ سکے۔ نوجوانی سے تو آپ وقعات السنان کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ وقعات السنان وہی تو ہے جو بسط البنان کے رد میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے زمانہ میں لکھی گئی۔ کیا یہ آپ کے عجائب انکشاف سے نہیں کہ وقعات السنان تو آپ جوانی سے بڑھاپے تک دیکھتے رہے اور بسط البنان آپ نے اچانک بڑھاپے میں دیکھی۔ پھر اسّی (۸۰) سال تقریباً ہو گئے کہ بسط البنان حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ یہ کون تسلیم کرے گا کہ آپ نے حفظ الایمان تو پڑھ لیا بسط البنان دانستہ چھوڑ گئے تاکہ بڑھاپے میں دین بدلنے کا اعلان کرنے میں کام آئے۔

رہا آپ کا دیوبندیوں کی صفائی دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا کہ دیوبندیوں کا ایسا عقیدہ نہیں ایسا عقیدہ بتانا غلط ہے نرا فریب ہے۔ ائمہ اربعہ کا متفقہ مذہب یہ ہے کہ اس گستاخ

توہینِ رسول کرنے والوں کا عقیدہ نہیں دیکھا جائے گا۔ یہ دیکھا جائے گا کہ توہین ہے یا نہیں۔ اگر توہین کے الفاظ ثابت ہیں اور توہین بھی ایسی کہ جس کے مضامین کے کفرِ قطعی اجماعی اور خبیث ہونے کا دیوبندیوں اور خود مولوی خلیل احمد بدایونی کو اقرار ہے جیسا کہ خود آپ نے ان ہی صفحات پر اقرار کیا ہے تو اس کی تبری و تحاشی انکار مضامین کی حیلہ سازیاں قطعاً کارآمد نہ ہوں گی اس پر کفر وارتداد کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔ ہاں امام اعظم اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک توبہ کی وجہ سے قتل سے بچ جائے گا۔ مگر کفر وارتداد کے دوسرے احکام برابر جاری ہوں گے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے دیوبندی پیشواؤں کی محبت میں اتنے اندھے ہوگئے ہیں کہ سارے احکامِ شرعیہ بالائے طاق، ان کے گستاخ توہین کرنے والے بدترین کفار و مرتدین دیوبندیوں کی توہین پر وہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کو قربان کرنے کے لیے تیار ہوگئے اور لوگوں کو بھی اس کی طرف گھسیٹنے کے لیے سرگرم ہیں۔ ٹھیک ہے جب اندھا اپنے اور اپنے آبا واجداد کے اندھے پن سے مایوس ہوجاتا ہے تو یہی چاہتا ہے کہ ساری دنیا اندھی ہوجائے اور وہ اطمینان محسوس کرتا ہے کہ تنہا وہ نہیں بلکہ اس کے ساتھ بہت لوگ جہنم جارہے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب نے ص ۴۰؍ پر حضرت مجاہدِ ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی بات چیت کا ذکر کیا ہے، اس بات چیت پر ہم کوئی تبصرہ نہیں کرسکتے اس لیے کہ اس گفتگو کی تحقیق کے لیے حضرت مجاہدِ ملت موجود نہیں اور مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی واقعہ بیانی بغیر بَیِّنَاتِ شرعیہ کے خود ان کے دعویٰ کے حق میں قطعاً لائقِ اعتماد و قابلِ قبول نہیں جب کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بددین اور عادی کذّاب ہیں اور آپ نے پوری کتاب میں تحقیق کا نہیں بلکہ تلبیس کا حق منکشف کیا ہے۔

علامہ کفِ لسان نے ص ۱۴۰ر سے ص ۱۴۱ر تک پھر بدایوں کا ذکر چھیڑا ہے چوں کہ عام طور پر اہل سنت اپنی صفائیِ دل و دماغ کی وجہ سے ''سدالفرار'' کے مضامین و تاریخ سے خبردار نہیں ہیں اس لیے مولوی خلیل احمد بدایونی نے چھاپے مار کر یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ دیکھو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے ظلماً بدایوں کے عُلما کو صریح کافر بنا ڈالا اور پانچ حکم لگا دیئے۔ اس چھاپہ ماری سے مولوی خلیل احمد بدایونی کی غرض یہ ہے کہ بدایوں اور بریلی کو لڑا کر اپنے کفِ لسان کا راستہ صاف کیا جائے اور سنیوں کو وہابی دیوبندی بنانے کے لیے ایک اور زور مارا جائے۔

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بجنوری نے جو کچھ یہاں بدایوں کا ذکر چھیڑا ہے ان کو ہم مندرجہ ذیل عنوانات اور نقشوں پر تقسیم کر رہے ہیں۔ آئندہ صفحات کی طرف بھی اشارہ کر دیں گے۔

۱ :۔ حضرت مجاہدِ ملت مولانا حبیب الرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان نے اعلیٰ حضرت کی کتاب ''سدالفرار'' کی تحریروں کے پیشِ نظر عُلماے بدایوں پر کفر لزومی تسلیم کیا۔

۲ :۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے ''سدالفرار'' دکھا کر بتایا کہ مولانا عبدالمقتدر صاحب پر یہ پانچ حکم جو لگائے ہیں یہ التزامی کے ہیں لزومی کے نہیں ''سدالفرار'' کی عبارت یہ ہے:

''برادرم پر کم از کم بلاشبہ بالاجماع پانچ حکم لازم ہوئے''

مولوی خلیل احمد صاحب نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ بلاشبہ بالاجماع کفر ''التزامی'' ہوتا ہے۔

۳ :۔ علامہ کفِ لسان نے مسلمانوں کو غور وفکر کی دعوت دی ہے کہ کفر لزومی بھی

مان لیا جائے جب بھی مولوی اسمٰعیل دہلوی اور مولانا عبدالمقتدر صاحب کا حکم ایک ہو گیا۔

٤:۔ ''سدالفرار'' میں اعلیٰ حضرت نے مدرسہ قادریہ بدایوں کو مدرسہ خرما کہہ کر کلام فرمایا ہے اور مولانا عبدالمقتدر صاحب اور عُلماے مدرسہ قادریہ (خرما) پر کفر وارتداد قطعی کا حکم دیا ہے۔

۵:۔ صریح و قطعی حکم کفر وارتداد دینے کے باوجود جان چرا کر کفر لزومی مان رہے ہیں۔

عرض ہے...... ''خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے''...... یہ قول درست اور ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی پر سو فی صد صحیح اترتا ہے، علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے گستاخ گلیر مرتد پیشواؤں کی الفت اور ان کے کفر وارتداد کی محبت میں ایسے اندھے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقل کو سلب کر لیا اور وہ نرے کافر و مرتد ہو کر رہ گئے۔ جب دین ہی رخصت ہوا تو اب کہاں کی دیانت؟......کیسی صلاحیت؟...... سب ختم ہو کر رہ گئی۔ حکمِ کفر وارتداد پر تاؤ کھا کر اندھے کی لاٹھی گھما رہے ہیں، اپنے بیگانے تو الگ......خود انہیں اب اپنی بھی پرواہ نہیں ...... کہ میری لاٹھی میری ہی کھوپڑی توڑ کر رکھ دے گی۔ نمبروار جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

١:۔ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ ہمارے پاس مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحقیق کی کوئی سبیل نہیں اور ملاّ انکشاف پر کوئی اعتماد نہیں کیا جا سکتا جو اسی کتاب ''انکشافِ حق'' میں سینکڑوں جھوٹ بول رہے ہوں۔

٢:۔ سدالفرار کے مضامین اپنی جگہ بالکل درست ہیں اور سدالفرار کی رو سے مولانا عبدالمقتدر صاحب پر کفرِ لزومی یا کفرِ التزامی یا کسی کفر کا حکم عائد نہیں ہوا اور نہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے پانچوں حکم لگ گئے۔ مولوی خلیل احمد صاحب اچھی طرح

دماغ میں بٹھالیں کہ ''سدالفرار'' کی رو سے عُلماے بدایوں پر کفر کا کوئی حکم نہیں لگتا البتہ ''شرعی فیصلہ'' کے مطابق آپ پر کفر وارتداد کا حکم بالکل صحیح ہے، سدالفرار کی دُوہائی دینا اور اسے بہانہ بنانا آپ کو کفر وارتداد سے نہیں بچا سکتا۔

مولوی خلیل احمد صاحب ہزار اپنے اکبر عُلما اور فاضل بے بدل ہونے کا دعویٰ کریں، بوڑھے ہونے کے باوجود ان کی علمی زندگی کے دودھ کے دانت بھی نہیں گرے ہیں، جہالت وشرارت ان پر پوری طرح مسلط ہے وہ یہ کیا جانیں کہ سدالفرار کیا ہے؟ اور کفر کے احکام کس طرح ثابت ہوتے ہیں؟۔ اگر آپ کا علم ہی مسلوب نہ ہوتا تو آپ خود مرتد وجہنمی کیوں بن جاتے؟۔

یہاں ہم ناظرین سے درخواست کریں گے کہ وہ اس تاریخی حقیقت پر خاص نظر رکھیں کہ ''سدالفرار'' ابھی چھاپ خانہ ہی میں تھی کہ مولانا عبدالمقتدر صاحب بدایونی کی وفات ہوگئی اور آپ کی وفات پر خود حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب قدس سرہ جو اس کتاب ''سدالفرار'' کے لکھنے والے ذمہ دار ہیں اور آپ کے ساتھ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہ جو دونوں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں حضرت مولانا عبدالمقتدر صاحب کے سوئم اور ان کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے گئے۔ دیکھیے ان ہی ملاّ انکشاف کی کتاب ''انکشافِ حق'' ص ۲۲۹

یہاں یہ خلجان ضرور پیدا ہوسکتا ہے کہ ملاّ کفِ لسان کی تحریر کے مطابق تو ''سدالفرار'' کی تحریر سے کفر صریح کا حکم عائد ہوتا ہے اور ملاّ انکشاف نے عبارتوں کی نشاندہی بھی کی ہے جس کا اہل سنت کو اعتراف ہے۔

پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ سدالفرار کے مضامین صحیح بھی ہیں اور کفر کا حکم بھی عائد

نہیں ہوتا اور حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں ذمہ دار اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے شاہزادے سوئم اور قبر کی فاتحہ خوانی کے لیے بدایوں تشریف بھی لے گئے۔

عرض ہے کہ علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے دیوبندیت وو ہابیت کے دیندار وعلم بردار ہونے کی وجہ سے اس حقیقت کو چھپایا ہے کہ

''سدالفرار'' میں جو مضامین ہیں وہ اپنے اپنے ماخذ سے بالکل صحیح صحیح نقل کیے گئے ہیں۔ مولوی خلیل احمد بدایونی نے بدایوں کا رونا تو خوب رویا ہے مگر پوری کتاب ''انکشافِ حق'' میں'' سدالفرار'' کے ان مضامین کو سرے سے نقل ہی نہیں کیا جن پر کفر صریح کے حکم ہو جانے کی تنبیہ کی گئی ہے نیز ملاّ انکشاف نے اتنی اہم حقیقت پر بھی پردہ ڈالا ہے کہ ''سدالفرار'' ایرادات واستفہامات سے متعلق کتاب ہے جس کو خود کتاب میں واضح کردیا گیا ہے اور اہلِ علم جانتے ہیں کہ ایراد واستفہام میں ہزار خبر کے جملے ہوں۔ بہر حال وہ'' اِنشا'' پر ہی دلالت کرتے ہیں اور'' اِنشا حکم نہیں ہے'' لہٰذا سدالفرار سے کفر کا حکم ثابت کرنا ملاّ انکشاف کی جہالت وحماقت اور وہابی دیوبندی شرارت ہے اور سدالفرار کو پیش کرنا مسلمانوں میں فتنہ وشر پھیلا کر آپس میں فساد برپا کرانا ہے۔ رہے سدالفرار کے مضامین اور بقیہ مباحث تو ان شاء اللہ تعالیٰ مقالات کے جواب میں آتے ہیں وہیں ملاّ انکشاف کے عجائب کا تماشا دیکھیے گا۔

۳:۔ یہ مسلمانوں کو غور وفکر کی دعوت نہیں ہے بلکہ گمراہ وبددین بنانے کی عادت ہے جب سرے سے کفر کا حکم ہی عائد نہیں کیا جاسکتا تو مولوی اسمٰعیل دہلوی کی صف میں کیسے کھڑا کیا جاسکتا ہے، بس لزومی والتزامی کے الفاظ ہی آپ نے سیکھے ہیں۔

۴:۔ یہاں ملاّ انکشاف کی فتنہ پرور وفساد انگیز طبیعت کا اچھی طرح اندازہ لگایا

جاسکتا ہے کہ آپ کس کس انداز سے...... کیا کیا یاد دِلا کر مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا چاہتے ہیں۔ آپ پکار رہے ہیں کہ اے مولانا عبدالمقتدر صاحب بدایونی کے خاندان والو! اور اے ان سے عقیدت رکھنے والو! تم بھول تو نہیں گئے ہو، یاد کرو جب بریلی والوں نے تمہارے مدرسہ قادریہ کو مدرسہ خرما کہا تھا۔ بریلی والے تمہارے پرانے دشمن ہیں اگرچہ میں بھی اس وقت اس دشمنی میں شریک تھا۔ میں نے تم لوگوں کو کافی اذیتیں پہنچائیں مگر اب توبہ کر کے کفِ لسان کرلیا ہے۔ میری پرانی دشمنی کو بھول جاؤ نئی دوستی کو قبول کرلو یہ کہ ہم دونوں مل کر بریلی کے مقابلہ میں صف آرا ہو جائیں اور تمہاری جو گذشتہ بے عزتی ہوئی ہے اور میری جو موجودہ بے آبروئی و ذلت ہو رہی ہے اس کو مٹانے کی مشترکہ کوشش ہو جائے۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے تمہارا یہ نیا دوست مولوی خلیل احمد بدایونی پیچھے رہ جائے یا گھر میں بیٹھ جائے تو کچھ خیال مت کرنا۔ تم برابر مقابلے پر ڈٹے رہنا پیچھے پلٹ کر بھی مت دیکھنا۔

یہ ہے آپ کی مسجد خرما کی یاددہانی کا ماحصل جس کے بارے میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ دنیا میرے اس مطلب کو نہیں سمجھ سکے گی اور آسانی سے میں بُھس میں چنگاریاں لگا کر نکل جاؤں گا۔ مگر اے علامہ کفِ لسان! یہ مسجد خرما آپ کے کفِ لسان پر کون سی دلیل قطعی ہے؟

۵:۔ یہ آپ کا ہر طرح جھوٹ اور اتہام ہے صاحب سدالفرار نے سوائے ایرادات واستفہام کے ہرگز ہرگز التزامی یا لزومی کا حکم نہیں لگایا ہے۔ یہ آپ کا الزام کہ کفر وارتداد کا حکم قطعی دیا ہے مگر جان چرا کر لزومی مان رہے ہیں سراسر جھوٹ اور اتہام ہے اور اگر آپ حضرت مجاہدِ ملت رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات مراد لیتے ہیں تو آپ کا یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ انہوں نے کفر وارتداد قطعی کا حکم دیا ہے اور آپ کا پھر یہ دوسرا فریب ہوگا کہ وہ لزومی

مان رہے ہیں ابھی ابھی آپ نے جو اپنی چھاپہ ماری کا ذکر کیا ہے اسے اتنی جلد بھول گئے صحیح ہے ''دروغ گورا حافظہ نہ باشد'' کہ جھوٹے کو حافظہ نہیں ہوتا۔ ابھی آپ ہی نے ص ۴۰ رو ص ۱۴۱ ر پر متصل یہ بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہدِ ملت کو آپ نے سدالفرار دکھا کر کفر وارتداد قطعی التزامی ثابت کیا مگر مجاہدِ ملت اپنے اسی انکار پر ڈٹے رہے کوئی مسکت جواب نہیں دیا کفر لزومی مجاہد ملت کا اقرار رہا۔ آپ کا یہ کیسا خوفِ الٰہی ہے کہ آپ نے اتنا بڑا جھوٹ بک دیا اور بہتان دھر دیا کہ ''کفر قطعی التزامی کا حکم دے دیا''

اے علامہ کفِ لسان! کسی صورت بھی آپ کو جھوٹ سے چھٹکارا ہے یا نہیں؟ ویسے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ آپ کی روایت کا کوئی اعتماد نہیں اس لیے کہ آپ بالکل جھوٹے اور بددین ہیں۔

اسی ص ۱۴۱ ر پر علامہ کفِ لسان نے تحریر دینے کا دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے۔ ملّا انکشاف لکھتے ہیں:

> ''اس گفتگو میں فقیر سے ایک تحریر بھی لی گئی تھی جس میں حسام الحرمین نے جو علماے دیوبند پر احکام کفر وارتداد بتائے ہیں ان کے بارے میں سوال کیا گیا تھا'' (انکشاف ص ۵۹)

اب علامہ کفِ لسان کا جواب دیکھیے، لکھتے ہیں:

> ''فقیر نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھ دیا کہ جس طور سے حسام الحرمین میں احکام کفر بتائے گئے ہیں وہ صحیح و درست ہیں'' (ایضا)

جواب کی تحریر تو ملّا انکشاف نے دے دی جس سے اہل سنت اور دوسرے بھی یہی سمجھتے ہیں کہ دیوبندیوں کے کفر وارتداد میں ملوث ہونے کا سوال تھا۔ ملّا انکشاف نے

پوری پوری تائید کردی ہے مگر وہ خوف کہاں جانے والا تھا جس نے ملاّ انکشاف کو دبوچ کر اضطراب میں ڈال رکھا تھا۔ آپ نے بات بنانے کے لیے جو بات میں بات پیدا کی اس کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے۔

اے میرے مخالف سنیو! اور اے میرے پیارے دیوبندی بھائیو! اگرچہ مجھ سے کھلے طور پر عُلماے دیوبند کے کفر وارتداد پر حسام الحرمین کے حکم کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اور وقت پر حالات کا کچھ تقاضا ہی ایسا تھا کہ میں نے یہ جواب دیدیا تھا کہ: ''جس طور سے حسام الحرمین میں احکام کفر بتائے گئے ہیں وہ صحیح ودرست ہیں'' میرے اس جواب سے یہ نہ سمجھ لینا کہ میں دیوبندیوں کو کافر ومرتد مانتا ہوں بلکہ میرے جواب کی تحریر کا منشا یہ ہے کہ اگرچہ منشا بنتا ہو یا نہ بنتا ہو کہ حسام الحرمین نے جو مضمون بتایا ہے وہ واقعی خبیث ہے جس کی بنیاد پر کفر وارتداد کا حکم لگ جاتا ہے مگر عُلماے دیوبند کی ان کفریہ عبارتوں کا سیاق وسباق وغیرہ بتارہے ہیں کہ ان عبارتوں کا یہ کفری مضمون ہی نہیں بنتا ہے، لہٰذا اے سنیو! یہ نہ سمجھ لینا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور اے دیوبندی بھائیو! یہ نہ خیال کرلینا کہ وہ تحریر دے کر میں اپنے دیوبندی پیشواؤں سے غداری کررہا ہوں۔ (واہ رے دیوبندی سپوت)

عُلماے اہل سنت فرماتے ہیں کہ دیوبندی وہابی کا تقیہ رافضیوں سے بھی بدتر ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی اس تحریر سے صاف کھل گیا کہ آپ پکّے تقیہ باز اور مولوی اشرف علی تھانوی کے کانپور والے تقیہ پر بازی لے گئے ہیں۔ اے ملاّ انکشاف!

ابھی ابھی چند سطریں پہلے تو آپ نے اہل سنت کی جھوٹی شکایت کی تھی کہ ''جان چرا کر کفرِ لزومی مانتے ہیں'' اور یہیں آپ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ آپ دیوبندی تقیہ کی پیروی کرتے ہوئے جان چرا کر کتنا بڑا فریب دیتے ہیں اور اگر آپ تقیہ باز جان چرانے والے فریبی نہ تھے تو دیوبندیوں کے بارے میں کفر وارتداد کے کھلے سوال پر آپ نے صاف صاف کیوں نہیں لکھ دیا کہ میں ان دیوبندیوں کو کافر ومرتد نہیں سمجھتا ہوں۔ کون آپ کی گردن پر چھری پھیر رہا تھا۔ آپ کے اسی مضمون کا دوسرا پہلو اور ملاحظہ فرمائیں جس کا مفہوم یہ ہے۔

۱:۔ حسام الحرمین نے عُلمائے دیوبند کی عبارتوں کا جو مطلب لے کر حکم کفر بیان کیا ہے اس مطلب پر کفر وارتداد کا حکم صحیح ودرست ہے۔ پہلے بھی ہم اس کو مانتے تھے اور اب بھی مانتے ہیں۔

۲:۔ مگر اب ہم کو یہ کلام ہے کہ دیوبندیوں کی ان عبارتوں کا یہ مفہوم ہے یا نہیں اگر یہ خبیث کفری مضمون متعین ہو تو پھر کفر میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کسی مسلمان کو بھی کفر میں تردُّد نہیں ہو سکتا۔

۳:۔ مگر یہ کفری خبیث مضمون دیوبندیوں کے کلام کے سیاق وسباق، قرائن صیحہ والفاظ عبارات کے خلاف ثابت ہو رہا ہے۔

ہماری عرض ہے کہ اے علامہ کفِ لسان! سیاق وسباق، قرائن صیحہ اور الفاظ عبارات کی بنیاد پر دیوبندیوں کی ان کفریہ عبارتوں میں ایمان پیدا کرنا ہی سرے سے باطل ہے۔

آپ آگے چل کر جو قدرے تفصیل سے کلام کرنے والے ہیں اگر وہیں مباحث سے یہ ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کی ان عبارتوں میں کفری خبیث مضمون متعین ہے اور سیاق وسباق، قرائن صیحہ، الفاظ عبارات ان ہی خبیث کفری مضمون کو متعین کر رہے ہیں تو

آپ کی اس ہٹ کا کیا علاج ہوگا کہ ’’کچھ ہو میں تو نہیں مانوں گا‘‘

ثانیاً آپ اپنے اس فارمولے سے کیسے نجات پائیں گے جسے آپ نے خاص طور پر اپنے لیے تیار کر رکھا ہے کہ ’’صاحب قول کی ہر تاویل قبول کی جائے گی‘‘

اے علامہ طویل اللسان! ان بھونڈی باتیں بنانے کو چھوڑیئے، غصّہ کو تھوک دیجیے یہ ساری باتیں آپ کے کفِ لسان پر کوئی دلیل نہیں بلکہ الٹے آپ کی بے علمی چھچھورے پن اور کفر وارتداد کی شہادت دے رہی ہیں جو آپ کو سیدھے جہنم پہنچا دے گی۔

اسی ص۴۲ر پر ملاّ انکشاف نے شمس العُلما حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر عُلمائے اہل سنت کے ساتھ اپنی گفتگو کے سلسلہ میں اپنے محبوب فرعون کا ذکر چھیڑا ہے۔ آپ کی فضول قصّہ گوئی سے گُریز کر کے ہم آپ کے اصل مقصد پر گفتگو کر رہے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا مقصود یہ ہے کہ فرعون کے بارے میں اجماع تو یہی ہے کہ وہ کافر مرا مگر بعض عُلما و مشائخ طریقت اس طرف بھی گئے ہیں کہ فرعون دنیا سے مسلمان گیا۔ اس بیان سے مولوی خلیل احمد بدایونی کی غرض یہ ہے کہ جس طرح ان بڑے بڑے عُلما و مشائخ طریقت نے فرعون کو کافر کہنے سے کفِ لسان کیا پھر بھی وہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے پیشوا گنے جاتے ہیں اسی طرح دیوبندیوں کے کفر وارتداد سے کفِ لسان کرنے کی وجہ سے مولوی خلیل احمد بدایونی کو بھی کافر نہیں کہہ سکتے بلکہ میں پکّا مسلمان اکبر عُلما ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک طویل تحریر ہم نے مولوی خلیل احمد بدایونی کے پاس بھیج دی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ علامہ انکشاف اپنی ضد اور ہٹ کے پکے ہیں وہ اپنی ہٹ سے باز نہیں

آ ئیں گے ورنہ پھر اس انکشاف حق میں اس کو دوہرانے کی ضرورت نہیں تھی۔ چوں کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہاں فرعون کا سہارا لیا ہے اس لیے اس مسئلہ پر یہاں گفتگو کریں۔

فرعون کا واقعہ ناظرین کو یاد ہے وہ ایک کافر وظالم بادشاہ تھا قوم بنی اسرائیل کو اس کے ظلم وستم سے بچانے کے لیے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکمِ خداوندی انہیں لے کر دریا پار کر گئے دریا نے ان کے لیے راستے بنادیئے فرعون بھی ان کا تعاقب کرتا ہوا دریا کے ان راستوں میں گھس گیا دریا اپنی اصل حالت پر آ گیا راستے بند ہو گئے لشکر کے ساتھ جب فرعون ڈوب کر مرنے کے قریب ہوا تو کہنے لگا:

﴿قال آمنت انہ لاالٰہ الاالذی اٰمنت بہ بنو اسرآء یل وانا من المسلمین﴾ [سورۂ یونس:۹۰]

بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں۔

جب ڈوبتے وقت فرعون نے ایمان کے یہ کلمات ادا کیے تو ارشاد فرمایا: ﴿آلـٰئنَ﴾ [سورۂ یونس:۹۱] کیا اب؟...... یعنی زندگی بھر کفر میں مبتلا رہنے کے بعد اب جب کہ زندگی سے مایوس ہو گیا اور موت کا یقین ہو گیا تو ایمان لاتا ہے۔

اس قرآنی بیان سے جمہور اسی طرف گئے ہیں کہ فرعون کی توبہ اور اس کا ایمان لانا مرتے وقت قبول نہیں جس پر ﴿آلـٰئنَ﴾ دلالت کر رہا ہے...... اور بعض عُلما اس طرف گئے ہیں کہ ﴿آلـٰئنَ﴾ سے توبہ وایمان کے غیر مقبول ہونے کا مطلب نہیں نکالا جا سکتا۔

جب فرعون ایمان لے آیا تو وہ دنیا سے مسلمان گیا چوں کہ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر ''توبۂ یاس'' قبول ہے اور سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مالکی ہیں اس لیے انہوں نے اپنے مذہب کا سہارا لے کر فرعون کی توبہ کو مقبول رکھا اور اپنی کتاب ''فصوص الحکم'' میں اس کو مسلمان فرمایا ہے۔

تفسیر روح البیان میں فرمایا:

"وھو مقبول عندالامام مالك حكما بالظاهر كالمومن عند سل السيوف والمومن عند اقامة الحدعليه يقبل ايمانه وعلىٰ هذا بنى كلامه حضرة الشيخ الاكبر المالكى فى الفصوص ذهب الى الايمان"

(تفسیر روح البیان زیر آیت ﴿آلْئٰنَ﴾ ۴/ ۷۷ طبع: مطبع عثمانیہ استانبول ترکی)

یعنی ایمان یاس سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ظاہر پر حکم دیتے ہوئے مقبول ہے جیسے کہ وہ کافر جس کے قتل کرنے کے لیے تلوار کھینچ لی جائے اور وہ ایمان لے آئے اور وہ جس پر حد قائم کرتے وقت مومن رہا تو اس کا ایمان قبول کر لیا جاتا ہے اور اسی پر مبنی ہے حضرت شیخ اکبر ابن عربی مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام فصوص الحکم میں جو فرعون کے ایمان لانے کو تسلیم کرتے ہیں۔

بہر حال فرعون کے بارے میں اختلاف اس کی توبہ و ایمان کے مقبول رکھنے نہ رکھنے پر ہے مگر دونوں فریق یہ تسلیم کرتے ہیں بلکہ اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن حکیم کے ارشاد کے مطابق ''فرعون نے ایمان کے کلمات ادا کیے تھے''

ان کے مقابلہ میں ملا انکشاف اکبر عُلماے دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی کے دیوبندی وہابی علم و فضل کو ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح آپ نے اپنے کفِ لسان کے لیے

اکابرِ دیوبند اور فرعون کی علتوں کو ایک کردیا۔

اے ملاّ انکشاف! جب آپ نے اکابرِ دیوبند اور فرعون دونوں کو ایک ہی صفت کفر سے موصوف فرما کر ایک ہی صف میں کھڑا کردیا تو جس طرح حضرت شیخ اکبر کے نزدیک ان کے کفِ لسان کی بنیاد توبہ وایمان ہے کیا اسی طرح آپ کے کفِ لسان کے لیے اکابر دیوبند نے زندگی میں نہ سہی موت کے وقت ہی اپنے کفریات سے توبہ کی ہے؟ پھر قرآن حکیم نے فرعون کے ایمان کا جو انداز ذکر فرمایا ہے کیا اکابرِ دیوبند اسی طرح ایمان لائے ہیں۔ فرعون کو ایمان لانے میں بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے تو شرم نہ آئی حالاں کہ وہ اپنی زندگی میں بنو اسرائیل کو حقیر و ذلیل سمجھتا تھا تو فرعون اور دیوبندیوں کی آپ کی بیان کی ہوئی علت مشترکہ کی بنیاد پر دیوبندیوں نے کفر سے توبہ کرنے میں کیا اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ہدایت کا بھی ذکر کیا ہے چلیے حیا کی وجہ سے فرعون کی طرح توبہ نہ کی کسی طرح بھی توبہ کی ہے یا نہیں؟...... ہم جانتے ہیں کہ توبہ کا ثابت کرنا تو درکنار اگر مولوی خلیل احمد بدایونی نے دیوبندیوں کے سامنے اکابرِ دیوبند کی توبہ کا سوال بھی اٹھایا تو پوری دنیائے وہابیت و دیوبندیت آپ پر پلٹ پڑے گی اور آپ کی نومولود دیوبندیت کو دھورے پر رکھ دے گی۔

جب اکابرِ دیوبند کی توبہ ہی سرے سے ثابت نہیں بلکہ توبہ سے انکار اور ڈھٹائی ثابت ہے تو علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی ہی اصل پر ان کے نزدیک توبہ نہ کرنے والے دیوبندی مولوی توبہ کرنے والے فرعون سے بدتر قرار پائے اور اکابرِ دیوبند کی توبہ کے بغیر توبہ کرنے والے فرعون پر قیاس کرکے حضرت شیخ اکبر کی طرح قیاس کرنا اکبر عُلمائے دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی کی جہالت وحماقت ہوئی۔

اے جہالت مآب ! کیا سمجھ کر آپ نے دیوبندی اکابر کو فرعون پر قیاس فرمایا۔ آخر آپ کے قیاس کا یہ نتیجہ نکلا کہ آپ نے اپنے کفِ لسان کے شوق میں اکابرِ دیوبند کو فرعون سے بدتر ثابت کر کے جہنم میں ڈھکیل دیا اور آپ بھی ان کے پیچھے لٹکے چلے جا رہے ہیں۔

ص ۴۴ر سے ص ۴۶ر کی ابتدائی سطروں تک علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان کے سوال اور اپنے طویل بیانات کو پھیلایا ہے جو اس طرح ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب مرحوم نے اعتراض کیا کہ حضرت سید محمد میاں صاحب مارہروی رحمہ اللہ تعالیٰ اکابرِ دیوبند کو کافر کہتے تھے اور آپ (ملّا انکشاف) نہیں کہتے ہیں تو آپ کا سلسلۂ بیعت ان سے قائم نہ رہا، اس کے جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب نے جو کچھ کہا مندرجہ ذیل نمبروں میں ہم نے تقسیم کر دیا ہے۔ اصل کتاب ''انکشافِ حق'' سے ملالیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

۱ :۔ پیری مریدی کا دارومدار مسئلۂ تکفیر پر نہیں ہے۔ یزید کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر مانتے تھے اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں ظاہر ہے غوثِ اعظم اپنے مذہب کے خلاف تو نہیں تھے وہ بھی یزید کو کافر کہتے تھے اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی عُلماے اہل سنت اور دوسرے محققینِ قادریہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبعیت میں یزید کو کافر نہیں کہتے ہیں بلکہ سکوت اختیار کرتے ہیں تو یہ لوگ بھی غوثِ اعظم کی مریدی سے نکل گئے اور اگر نہیں نکلے تو میں بھی اکابرِ دیوبند کو کافر نہ مان کر حضرت سید محمد میاں کی بیعت سے نہیں نکل سکتا۔

۲ :۔ جب اہل سنت امام اعظم و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یزید کے

بارے میں اختلاف مان رہے ہیں تو ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ سلف میں مختلف فیہ رہا جس کو تحقیق ہوگئی اس نے تکفیر کردی اور جس کو نہ ہوئی اس نے نہ کی۔ ہر اہلِ تحقیق اپنی تحقیق کے مطابق جواب دے گا کسی کو کسی پر اعتراض کا حق نہیں۔

۳:۔ فاضل بریلوی کا فتویٰ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر نہیں ہوسکتا۔

٤:۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلدین میں بڑی بڑی ہستیوں میں غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ جن کی غلامی پر فاضل بریلوی ناز کرتے ہیں۔ پھر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے غوثِ اعظم کے خلاف تکفیرِ یزید میں کفِ لسان کیوں کیا؟

۵:۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ تقلیدی نہیں ہے تحقیقی ہے یہی وجہ ہے کہ امام غزالی، امام فخر الدین رازی یزید کو مسلمان ثابت کرتے ہیں اور تکفیر کو منع کرتے ہیں۔

٦:۔ یزید کے بارے میں اہل سنت کے تین گروہ ہوگئے۔ ایک گروہ اس کو کافرِ قطعی مانتا ہے...... دوسرا گروہ توقف و کفِ لسان کا عامل ہے...... تیسرا گروہ اس کو مسلمان قطعی مانتا ہے...... اور یہ تینوں اہلِ حق ہیں اہل سنت ہیں ان میں سے کسی کو نشانۂ ملامت نہیں بنا سکتے۔

۷:۔ مسائلِ کفر و اسلام میں شیوخ و مرشدین کا بھی اِتباع نہیں بلکہ ائمہ ہُدیٰ اہل سنت و جماعت کا اِتباع کیا جائے گا۔

ہم نے صرف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے مقاصد کو واضح کرنے کے لیے نمبر لگا دیئے ہیں۔ جوابات میں ان نمبروں کی پابندی ہم نے ضروری نہیں سمجھی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ناظرین ہمارے جواب کو بہت اچھی طرح سمجھ لیں گے جو مولوی خلیل احمد بدایونی کے تمام مقاصد پر حاوی رہیں گے۔

۱ :۔ بالکل صحیح فرمایا تھا حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ آپ کی بیعت ٹوٹ چکی ہے اگر چہ آپ کفِ لسان کہہ رہے ہیں مگر پورے کافر و مرتد ہو گئے ہیں۔ کفر و اِرتداد اور مرتدین کی مدافعت میں سرگرم ہیں جب کہ صرف کفِ لسان اور توقف ہی مولوی خلیل احمد بدایونی کے لیے اِرتداد ہے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کا یہ قول قطعاً غلط اور کافرانہ ہے کہ پیری مریدی کا دارومدار تکفیر پر نہیں ہے۔ پیری مریدی کی پہلی شرط ایمان کو ایمان اور کفر کو کفر جاننا ہے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی اب جب کہ بیعت سے نکل چکے ہیں اپنے غیر امتیازی مذہب پر اگر کسی جوگی یا مرتد کو اپنا پیر بنالیں یا خود جوگی یا مرتد پیر بن جائیں تو کوئی تعجب نہیں۔ بہر حال ان کی بیعت ان کے پیروں کے ساتھ ٹوٹ گئی ہے اور آپ کے جو مرید مسلمان ہیں ان کی بیعت بھی باقی نہیں رہی۔

ہم یہاں چند شکلیں بیان کرتے ہیں جن سے تکفیر کی نزاکتیں اچھی طرح سمجھ میں آجائیں گی۔

پہلی شکل:۔ اگر کسی شخص کے کفر قطعی نا قابلِ تاویل کی یقینی نسبت کے ساتھ یقینی اطلاع مل گئی تو دونوں پیر و مرید پر فرضِ قطعی ہوگا کہ تکفیر کریں۔ اگر دونوں میں سے کسی نے بھی تکفیر سے کفِ لسان کیا تو وہ خود کافر و مرتد ہوگا اور بیعت ٹوٹ جائے گی۔ مثلاً زید تمام ضروریاتِ دین کا ماننے والا مسلمان تھا دعویٔ اسلام کرتے کرتے شامت آئی اور اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے ہی انکار کر دیا اور بکر و عمرو دونوں پیر و مرید کو زید کے اس انکارِ نبوت کی یقینی اطلاع ہے چوں کہ زید کے قول انکارِ نبوت میں تاویل کی قطعاً کوئی گنجائش ہی نہیں یہ انکار کفرِ قطعی قرآنی ہے اور بکر و عمرو کے خبردار ہو جانے میں بھی اصلاً کوئی

شبہ باقی نہ رہا جس نے یقینی قطعی حکم پیدا کر دیا تو اب پیر و مرید (بکر وعمرو) میں سے کسی کا زید کی تکفیر سے انکار یا کفِ لسان کرنا اس کو کافر و مرتد بنادے گا اور بیعت قطعاً ٹوٹ جائے گی اور یہ کہنا باطل بلکہ کفر ہوگا کہ یہاں پیری مریدی کا دارومدار تکفیر پر نہ تھا۔

دوسری شکل:۔ زید سے اسی نبوت کا انکار بیان کیا جاتا ہے جو شکل اوّل میں ذکر کیا گیا ہے کہ کفرِ قطعیِ یقینی قرآنی ہے۔ مگر پیر اور مرید یا استاد اور شاگرد یا ہم زمانہ یا مختلِفُ الزّمان لوگوں میں سے بعض کو یقینی اطلاع ہی نہیں خواہ وہ اختلافات روایات کی بنیاد پر ہوں...... یا نسبت میں ہی شبہ ہو کہ زید سے یہ کفر سرزد ہوا یا نہیں...... یا بعد میں توبہ کا شبہ پیدا ہو گیا ہو...... اسی طرح شبہات کی اور صورتیں ہیں اگر ان میں سے کوئی پیدا ہو جائے جو عدم اِطلاعِ یقینی پر دلالت کرتی ہوں تو اگر چہ یہ ضرور ضرور کہا جائے گا کہ وہ کفر کفرِ قطعی یقینی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں مگر زید کی طرف نسبتِ کفر پر یقینی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے اگر کوئی انکار کرتا ہے...... یا کفِ لسان کرتا ہے...... تو ہرگز کافر نہ ہوگا نہ بیعت وغیرہ ٹوٹے گی۔

تیسری شکل:۔ تیسری شکل یہ کہ خود وہ قول کفرِ قطعی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اس میں تاویل کی گنجائش ہے...... تو یہاں اس کے کفر کا انکار کفر نہ ہوگا۔ مثلاً زید اللہ تعالیٰ کے لیے ہاتھ پاؤں بیان کر گیا تو اگر چہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہاتھ پاؤں بتانا کفر ہے مگر زید کے اس قول میں اس معنیٰ کا احتمال ہے جو خود قرآن حکیم نے ﴿یدالله﴾ (اللہ کا ہاتھ) کہہ کر مراد لیے ہیں۔ اس لیے زید پر مرتد ہو جانے کا حکم نہیں دیا جائے گا لیکن عُلما کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ پوری قوت سے اللہ تعالیٰ کے لیے ہاتھ پاؤں ہونے کی عقلی قباحتوں اور حکمِ کفر لازم آنے کی شامت کو کھلے کھلے طور پر بیان کر دیں تاکہ محض احتمالِ معنی پر لوگ کفر میں ملوث ہو جانے کو ہلکا نہ سمجھیں اور حقیقی کفری معنی کو اختیار نہ کر جائیں اور ایسی بات کہنے سے قطعاً

اجتناب کریں جو کفر کا بھی احتمال رکھتی ہوں احتمال بتابتا کر اس کی پیٹھ ہرگز نہ تھپتھپائیں۔ خدانخواستہ احتمال سے ماورا کفر کا عقیدہ ہی جم گیا تو یہ احتمال بیانی و عدمِ کفر کا فتویٰ کچھ کام نہ دے گا عنداللہ اسے کافر بنا کر سیدھے جہنم میں پہنچا دے گا۔ اسی مقام کے لیے کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان کو ایمان پر قائم رکھنا ہزار نئے مسلمان بنانے سے زیادہ اہم ہے۔ نہ وہ الٹے معنی جو بدھو ملاّ انکشاف سمجھ بیٹھے ہیں۔

ناظرین سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ان تینوں شکلوں کو اچھی طرح دیکھ کر خوب سمجھ لیں یہ تینوں ایسے مُسَلَّمَاتْ ہیں جن سے خود مولوی خلیل احمد بدایونی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے اور یہاں یہ فیصلہ کر لیں کہ ہر بیان کردہ کفر پر یکساں حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ حکم دینے یا قیاس کرنے سے پہلے تینوں شکلوں کی تمام نزاکتیں سامنے رکھنی ہوں گی۔ اگر پہلی شکل ثابت ہے تو اس پر دوسری تیسری شکل کا حکم یا قیاس غلط ہوگا......اور اگر دوسری تیسری شکل ثابت ہے تو اس پر پہلی شکل کا حکم یا قیاس صحیح نہ ہوگا۔

یہی وہ مقام ہے جہاں ملاّ انکشاف علامہ کفِ لسان اکبرِ عُلمائے دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی نے ٹھوکریں کھائی ہیں اور ان کی گمرہی نے انہیں آخر کافر و مرتد بنا کر رکھ دیا ہے۔ ناظرین تھوڑی زحمت فرما کر ان تینوں شکلوں کو اچھی طرح سمجھ کر ذہن میں رکھیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ پوری کتاب ''انکشافِ حق'' کی سفاہت و حماقت اور مکر و فریب کو سمجھنے میں دشواری نہ ہوگی بلکہ یہ شکلیں ہر جگہ ''میزان'' کا کام دیں گی ویسے ہم ان شاء المولیٰ الکریم ہر ضروری اجگہ ہندی کی چندی کرنے کا پورا خیال رکھیں گے۔

پیری مریدی سے متصل ہی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے یزید کا ذکر چھیڑ دیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنے دیوبندی پیشواؤں

کے کفر کو یزید کے کفر پر قیاس کر رہے ہیں......اور اپنے کفِ لسان کو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفِ لسان پر۔

اور مولوی خلیل احمد بدایونی کے یہ دونوں قیاس باطلِ محض ہیں اس لیے کہ یزید کی طرف نسبتِ کفر میں ہی اختلاف ہے کہ اس سے سرزد ہوا یا نہیں؟۔ بعض فرماتے ہیں کہ ثابت ہی نہیں......بعض نے یزید کی توبہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ وہی امام غزالی جن کا ذکر ملا انکشاف نے کیا ہے "احیاء العلوم" میں فرماتے ہیں:

"**فان قيل:** هل يجوز لعن يزيد لانه قاتل الحسين رضی اللّٰه تعالیٰ عنه او امر به؟ **قلنا:** هذا لم يثبت اصلا فلا يجوز ان يقال انه قتله او امر به مالم يثبت فضلا عن اللعنة"

(احیاء علوم الدین/ ربع المھلکات/ کتاب آفات اللسان/ الآفۃ الثامنۃ ۳/۱۲۱ طبع: دار القلم بیروت)

یعنی اگر یہ کہا جائے کہ کیا یزید پر لعنت کرنا جائز ہے اس وجہ سے کہ وہ قاتلِ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے......یا اس نے اِس کا حکم دیا تھا؟......تو ہم کہیں گے کہ: یہ اصلاً ثابت نہیں ہوا......اور یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ اس نے آپ کو شہید کیا......یا اس کا حکم دیا......چہ جائے کہ اس پر لعنتیں کی جائیں۔

بہر حال تمام مذاہب اہل سنت کے سامنے رکھ کر یزید کا حال صرف شکل ثانی سے شکل ثالث تک جاتا ہے۔ شکلِ اوّل میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یزید کے کفر کو کفرِ قطعی بھی مان لیں تو نسبتِ کفر قطعی و یقینی نہیں ہے اور وہ شکل اوّل میں داخل نہیں ہوتا لہٰذا یزید کے کفر کے بارے میں کفِ لسان وعدمِ کفِ لسان سے کسی پر الزام کفر نہیں ہوگا......اسی طرح یزید کے بارے میں توبہ کا شبہ بھی یزید کی طرف کفر کی نسبت کی قطعیت و یقین کو باقی

نہیں رکھے گا اور اہلِ سنت کے یزید کے بارے میں اس اختلاف کو خود مولوی خلیل احمد بدایونی نے بیان کیا ہے۔ بخلاف اس کے دیوبندی اکابر کی طرف ان کے اقوال کی نسبت صحیح قطعی ویقینی ہے۔ خود ان قائل دیوبندی اکابر نے ان اقوال کا اقرار کیا ہے۔ ڈِھٹائی اور بے حیائی سے باطل تاویلیں بھی کی ہیں جن کی بحث اپنے مقام پر آتی ہے۔ یہاں اِس وقت صرف اس سے کلام ہے کہ ان اقوالِ کفریہ کے سرزد ہونے میں کوئی شبہ نہیں نہ ان اکابرِ دیوبند کی طرف سے توبہ کا کوئی شبہ ہے نہ کہیں بیان کیا گیا ہے۔ ان سے اہلِ دیوبند نے متفقہ طور پر مرتے دم تک ان اقوال پر قائم رہنے اور ان اقوال کی تاویل ہی کو بیان کیا ہے اور مرنے کے بعد سے ابھی تک وہ اقوال اور تاویلیں برابر شائع کی جارہی ہیں۔ پورا دیوبندی کنبہ اور دوسری تمام جماعتیں ان کی اپنی اور غیر برادریاں سب کی سب بلکہ خود مولوی خلیل احمد بھی ان اقوال کی نسبت پر متفق ہیں۔

جب یزید کی نسبت اور دیوبندیوں کی نسبت میں مشرق ومغرب کا بُعد ہے دونوں میں سے ہر ایک کی نسبت کی کیفیت جدا جدا اور متضاد ہے تو علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی کا یزید کی غیر یقینی مختلف فیہ نسبت پر دیوبندیوں کی یقینی متفق علیہ نسبت کو قیاس کرنا ہی باطل ہے اور علامہ کفِ لسان کی نِری جہالت وسفاہت اور اس پر کفِ لسان کرنا بطالت وحماقت ٹھہرا۔

مولوی خلیل احمد بدایونی نے یزید اور دیوبندیوں کو ایک کر کے اپنے کفری ہلاکت نامہ پر ویسے ہی دستخط کر دیئے ہیں جیسے اس سے قبل فرعون اور دیوبندیوں کو ایک کرنے کے سلسلے میں ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب نے یزید کے ذکر سے یہاں جو مقصد رکھا ہے اس کے

باطل ہونے کا فیصلہ بھی ناظرین آسانی سے کر سکتے ہیں کہ جب کفر کی نسبت ہی یزید کی طرف یقینی وقطعی نہیں رہی تو سیدنا امام احمد بن حنبل ہوں...... یا آپ کے اصحاب...... یا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے حنبلی مقلد...... یا دوسرے مذاہب کے ائمہ...... یا ان کے اصحاب...... خواہ اہلِ فقہ ہوں...... یا اصحابِ طریقت...... کسی کے اقرار...... کسی کے انکار...... کسی کے کفِ لسان...... کسی کی تکفیر...... کسی کے مسلمان سمجھنے سے ایک دوسرے پر کوئی کفر یا فساد بیعت کا حکم نہیں لگا سکتا...... یہاں اسلام بھی برقرار رہے گا...... اور بیعت بھی باقی رہے گی۔

ہاں دیوبندیوں کے کفریات یزید کے کفر سے الگ ہیں جو خود یقینی قطعی ہیں اور ان کفریات کی نسبت دیوبندیوں کی طرف بھی قطعی یقینی ہے اس کا انکار یا کفِ لسان کافر ومرتد بنا کر بیعت سے نکال دے گا اور اسی وجہ سے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کافر ومرتد ہو کر حضرت سید محمد میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے نکل گئے ہیں۔

ہمیں یہاں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حنبلی عُلما کے بارے میں کفرِ یزید کے اقرار وانکار پر گفتگو کرنی تھی مگر چوں کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا مقصد ہی دفن ہو کر رہ گیا ہے اس لیے اس وقت ہم اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔

۲، ۳:۔ اس میں شک نہیں جناب علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی دنیائے علم وفن کی اُعجُوبَۂ روزگار ایک نادر المثال نمونہ شخصیت ہیں۔ آپ نے اپنے گمان میں ایک بہت بڑے دینی قضیہ کا فیصلہ ہی کر کے رکھ دیا ہے۔ چوں کہ یزید کے بارے میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما مختلف ہو گئے ہیں اس لیے مولوی خلیل احمد بدایونی کی بلند ترین تحقیق وعمیق ترین تدقیق پر شریعتِ مطہرہ کی ساری تکفیریں مختلف فیہ قرار پا کر رہ گئیں۔ ابھی تک دنیا کے عُلما اس نکتہ کو سمجھ نہ پائے تھے۔

دنیا تکفیر، کفر و ارتداد سنتے سنتے تنگ آ گئی تھی ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی پر یہ نکتہ اِلقا ہوا اور انہوں نے کفر و تکفیر کا سارا جھگڑا ہی ختم کر کے دنیا پر احسانِ عظیم فرمایا اور اب دنیا کے سارے مرتدین کو کفر و اِرتداد سے اور دنیا کو ان آوازوں کے سننے اور کفریات کی زد میں آنے سے نجات مل گئی۔ ہزار کوئی غلیظ کفریات بکے اسے مختلف فیہ ہونے کا فائدہ ضرور ملے گا کم از کم بعض کے کفِ لسان کی وجہ سے اسلام سے خارج نہیں ہو سکے گا اور جب مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنا کفِ لسان بیان کر دیا تو جنت کا سرٹیفکیٹ ہی مل جائے گا۔

پھر دیوبند کے اس نئے سپوت اور عظیم قانون ساز مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مرتدین کے لیے کیسا عجیب نفع بخش قانون دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ قادیانی ہزار کفریات میں نہا جائیں دیوبند کے بڑے بڑے جید کہلانے والے مولوی ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد سمیت متفق ہو کر قادیانیوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیں یہ دیوبندی فتویٰ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفِ لسان کے فتوے کے برابر نہیں ہو سکتا ......اور نہ یہ دیوبندی مولوی امام اعظم کے برابر ہو سکتے ہیں ......لہٰذا دیوبندیوں کا قادیانیوں کے بارے میں فتویٰ باطل......اس لیے کہ بہر حال ملاّ انکشاف کے قانون پر وہ مختلف فیہ ٹھہرا اور ملا انکشاف علامہ کف لسان نے قادیانیوں کو سیدنا امام اعظم کے کفِ لسان کی پناہ گاہ تک پہنچا دیا اور ملاّ انکشاف کے مذہب پر ظاہر یہی ہے کہ ملاّ انکشاف اور سارے دیوبندی مولوی اپنے مذہب کے امام کے خلاف جا کر کفِ لسان کو تو چھوڑ نہیں سکتے۔ لاحول ولاقوۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم اللہ تعالیٰ ہر فتنہ و شر سے ہمیں اور مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔(آمین)

ہم نے یہاں خاص طور پر الزام و تعریض کے انداز کو اختیار کیا ہے۔ دوسری جگہ یہ مباحث آ گئے ہیں۔

۴:۔ علامہ کفِ لسان طویل البیان لِسلب الایمان مولوی خلیل صاحب بدایونی کا کہنا ہے کہ:

جب اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا محبوب امام طریقت و مرجعِ عقیدت مانتے ہیں تو غوثِ اعظم کے خلاف تکفیرِ یزید میں کفِ لسان کیوں کیا؟

اوّلاً عرض ہے کہ ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی ان تحریروں میں یہ ثابت ہی نہیں کیا ہے کہ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکفیرِ یزید کرتے تھے آپ نے جو چالاکی دکھائی ہے وہ یہ ہے حضور غوثِ اعظم سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مقلد تھے اور ان کی تقلید کی وجہ سے ظاہر یہی ہے کہ غوثِ اعظم اپنے امام کے مذہب کے خلاف جا نہیں سکتے تھے وہ بھی تکفیرِ یزید کرتے تھے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کی کتنی بڑی عیاری ہے کہ بغیر کسی مستند روایت کے آپ نے تکفیرِ یزید کی نسبت حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کر دی اور صرف ظاہر کہہ کر فریب دینے کی کوشش کی۔

جب تکفیر کا مسئلہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے نزدیک تقلیدی نہیں تحقیقی ہے تو یہ کیسا فریب ہے کہ علامہ کفِ لسان تو تکفیر میں تحقیق کے لیے آزاد......اور حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقلد ہی مقلد؟۔ ملّا انکشاف نے صرف ظاہر پر حضور غوثِ اعظم کی تقلید کو واجب و ضروری قرار دیا ہے۔

اے اکبر علمائے دیوبند صاحبِ انکشاف! کچھ پڑھا بھی ہے یا یونہی شیخ چلّی بنے پھرتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ کفرِ غیر یقینی میں ائمہ دین و علمائے ملّت مختلف نظر

آتے ہیں مگر جہاں کفرِ یقینی ہو وہاں سب کے سب متفق دکھائی دیتے ہیں۔ کیا ملّا انکشاف بتا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے انکار پر ائمہ دین مختلف ہو گئے ہیں؟ اور مسیلمہ کذّاب جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا انکار اور اپنی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اس کے کفر و ارتداد میں متفق نہیں ہیں؟

ثانیاً اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکفیرِ یزید کی ہے تو اس پر آپ کا یہ اعتراض کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف کیوں کیا، لغو و جہالت ہے...... اگر آپ کا علم ناقص اور اس پر گمرہی کی مہر یہ سمجھنے کا موقع ہی دیتے تو آپ دین بدل کر دیوبندی گستاخ مرتدوں کے دین میں کیوں داخل ہو جاتے۔

اے علّامہ کفِ لسان! کیوں کا جواب سنیے! اگر نسبت ہی کا اذعان ہوتا تو خود امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یزید کی تکفیر میں اختلافات مروی نہ ہوتے۔ جہاں نسبت میں اختلاف تھا وہاں کفِ لسان کرنا جائز تھا اور یہ ظنیات میں داخل ہے...... اور جہاں کفرِ یقینی کے ساتھ نسبت کا بھی یقین ہو اور اِطلاع بھی یقینی ہو وہاں ہرگز ہرگز ائمہ دین نے تکفیر میں اختلاف نہیں کیا اور نہ کفِ لسان کی ہوا آنے دی اور یہ یقینیات میں داخل ہے...... جیسے وہ ابنِ خطل جو اپنے کفر و ارتداد کی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے مرتد قرار پا کر قتل کر دیا گیا۔ ذرا کسی امام یا شیخِ طریقت کا اُس کے بارے میں اختلاف دکھایئے۔ ہاں آپ جیسے محققِ وقت کفِ لسان کر جائیں تو کچھ تعجب نہیں۔

پوری دنیا سارے عُلمائے دیوبند آپ کے گستاخ دیوبندی پیشواؤں کی کفریہ عبارتوں کی نسبت پر تو متفق ہیں آپ جیسے نومولود دیوبندی جو ابھی دیوبندیوں کی گود میں

آئے ہیں اگر اختلاف کریں تو جہالت وحماقت کا تماشا ہی ہوگا اور آپ دکھا ہی رہے ہیں۔ جب دیو بند کے توہینی کفریات قطعی ہیں، نسبت قطعی ہے تو یہ سرے سے اخیر دم تک معدوم اور اطلاعِ یقینی موجود......تو جس جس کو یقینی اطلاع ہو جائے اس پر فرض ہے کہ تکفیر کرے۔ ان کفریات کو کفر ہی جانے...... اسلام نہ مانے...... اگر انکار کرے گا...... یا کفِ لسان ......تو کافر و مرتد جہنمی ہو جائے گا۔

چوں کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت سید محمد میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دیو بندیوں کے ان یقینی کفریات کی یقینی اطلاع رکھتے تھے اس لیے وہ بغیر کسی حیلے کے صاف صاف ان دیو بندیوں کے کفر وارتداد پر قائم رہے اور آپ نے دعوائے ایمان سے لیکر مرتد بن جانے تک یقینی اطلاع رکھنے کے باوجود کفِ لسان کیا ہے۔ اسی لیے مرتد ہو کر بیعت سے خارج ہو گئے۔ اپنی بے اصولیوں اور فضول غیر متعلق مثالوں سے آپ کا اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قیاس کرنا سوائے خبط وجنون کے کچھ نہیں۔ اب آپ کے لیے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ آپ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی طرح کسی جاہل کو اپنا پیر بنایئے اور اس کے مقابلہ میں خود محقق و مدقق بن کر پیر صاحب کو ساتھ لیے گھومیے اور کفر وارتداد اور توہینِ نبوت کی اشاعت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آپ کے شر سے بچائے۔ (آمین)

اے اکبر علماے دیو بند! کیا آپ یہ سبق بھول گئے کہ ائمہ دین ومشائخِ طریقت ظنیات میں صحیح اختلاف کی اجازت دیتے ہیں بلکہ صفائیٔ قلب کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اپنے آقا حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ائمۂ دین کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں اور ان سے اس باب میں رضا وخوشنودی کی

ہی امید رکھتے ہیں۔ یہاں ملّا انکشاف ''کیا'' اور ''کیوں'' کے چکر میں پڑے ہیں اور جہاں یقینیات وقطعیات ہوتے ہیں وہاں یہ ائمۂ دین ومشائخ طریقت رائی برابر نہ ملتے ہیں نہ ملنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے سے گمان پر فرعون کے اختلاف سے چشم پوشی کی اور ابو جہل اور ابولہب کے کفر پر اٹل رہے اور اٹل رکھا۔

۵:۔ علامہ کفِ لسان فرماتے ہیں:

''یہ مسئلہ تقلیدی نہیں تحقیقی ہے یہی وجہ ہے کہ امام غزالی امام فخر الدین رازی یزید کو مسلمان ثابت کرتے ہیں اور تکفیر کو منع کرتے ہیں''

سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ مولوی خلیل احمد بدایونی واقعی پڑھے لکھے مولوی ہیں یا کوئی غیبی طاقت اِلقا کر کے آپ پر مسائل منکشف کرتی ہے۔ دعویٰ تو آپ ''مطلق مسئلۂ تکفیر'' کا کرتے ہیں اور مثال ''مقید مسئلۂ تکفیر'' کی دیتے ہیں۔ مطلق مسئلہ تکفیر سے ان بدھو کی سمجھ میں آیا ہی نہیں کہ ابو جہل اور ابولہب کے کفر کی تحقیق کے راستے کھلیں گے اور کفِ لسان کے خبطی ابو جہل اور ابولہب کی تکفیر سے بھی کفِ لسان کرنے لگیں گے اور اگر مطلق تکفیر مسلم سمجھا جائے تو ابن خطل جیسے مرتد جن کے ارتداد اور ان کے مرتد ہو جانے پر امت متفق ہے ان میں اختلاف کی باطل صورتیں نکالی جائیں گی۔

ملّا انکشاف اپنے ذوق کفِ لسان کی تسکین کے لیے یزید کے مختلف فیہ کفر ہی کے کیوں حریص ہیں وہ دیو بندیوں کو ابنِ خطل جیسے مرتد پر کیوں قیاس نہیں کرتے جس کا ارتداد قطعی اور متفق علیہ ہے۔ اگر آپ کو دونوں میں فرق نظر آتا ہے تو شرم آنی چاہیے کہ کیوں ''مطلق تکفیر'' کا دعویٰ کر کے ''مقید تکفیر'' کی مثال سے دنیا کو فریب دوں۔

اور اگر ملّا انکشاف کی نیت یہ ہے کہ انہیں صرف اس تحقیق کی ضرورت ہے کہ

دیوبندیوں کی عبارتوں میں کفر ہے یا نہیں؟......تو ہم عرض کریں گے کہ اس نیت کا اظہار بھی جھوٹا قرار پائے گا۔

جب دیوبندیوں کی عبارتوں کی نسبت کا آپ کو یقین ہے، تو بہ کا آپ انکار کرتے ہیں اگر حسام الحرمین کی طرح مضامین ثابت ہو جائیں تو آپ ان کے کفر قطعی ہونے کو قبول کرتے ہیں تو پھر صرف اس کی ضرورت تھی کہ دیوبندیوں کی ان عبارتوں پر اصلی دیوبندیوں کی طرح گفتگو کرتے۔ یہ ساری غیر متعلق بحثیں، فضول مثالیں، بے معنی واقعات وغیرہا اوراق کی طرح اپنی پیشانی کو اور سیاہ کرنے، جہالت وحماقت کا تماشا دکھانے اور کفریات میں مزید دھنستے چلے جانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

٦ :۔ یہ بحث گزر چکی ہے تکرار کی حاجت نہیں۔

٧ :۔ ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب فرماتے ہیں:

”مسائلِ کفر واسلام میں شیوخ ومرشدین کا بھی اتباع نہیں بلکہ ائمہ ہدیٰ اہل سنت وجماعت کا اتباع کیا جائے گا“

جی ہاں بالکل ٹھیک شیوخ ومرشدین کا بھی اتباع نہیں مگر آپ یہ تو تسلیم کریں گے کہ شیوخ ومرشدین اور مریدین دونوں کو ائمہ ہدیٰ اہل سنت کا اتباع کرنا چاہیے۔ ایسا تو نہیں کہ صرف شیوخ ومرشدین کو ہی اتباع کرنا چاہیے اور مریدین اِتباع سے آزاد خود محقق بن کر آوارہ پھرتے رہیں۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تمام ائمہ ہدیٰ اہل سنت نے متفقہ طور پر توہینِ نبوت کرنے والے گستاخوں کو مرتد قرار دے کر قتل کر دینے کا حکم دیا ہے۔ بعض توبہ پر قتل سے مامون رکھتے ہیں۔ یہاں دیوبند کے گستاخ پیشواؤں نے بدترین توہینِ نبوت کی ہے اور

دنیا کے اخبث کافر و مرتد بن گئے ہیں۔

اور ائمہ ہدیٰ کی اتباع میں ہی حضرت سید محمد میاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان چاروں دیوبندی گستاخ پیشواؤں کو کافر و مرتد مانا ہے بخلاف اس کے آپ نے ائمہ ہدیٰ اہل سنت کی متفقہ تعلیم و اِتباع کو پس پشت ڈال کر کفِ لسان کیا ہے بلکہ صاف انکار کر کے ان گستاخ مرتدوں کی گودوں میں جا بیٹھے ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ حضرت سید محمد میاں رحمہ اللہ تعالیٰ اتباع ائمہ ہدیٰ کر کے صراطِ مستقیم پر قائم رہے اور آپ نے ائمہ دین اہل سنت کی اِتباع کا پُر فریب جھوٹا دعویٰ کیا اور بدترین گستاخ مرتد دیوبندیوں اور ان کی توہینِ نبوت کی اِتباع و حمایت کر کے ائمہ ہدیٰ اہل سنت کی اِتباع سے نکل کر کافر و مرتد بن گئے اور اسی وجہ سے حضرت سید محمد میاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے خارج ہو گئے۔

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے ''انکشافِ حق'' ص ۴۶ / پر تیسری مرتبہ شور و شغب کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے جو نقشہ کھینچا ہے اس کے الفاظ دیکھیے !

''کچھ عرصہ کے بعد تیسری مرتبہ پھر شور و شغب مچایا گیا جس کا مختصر نقشہ یہ ہے کہ چند نوعمر کم علم اطفال کو اکٹھا کر کے بدایوں لایا گیا، معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں نے بدایوں میں جمع ہونے سے قبل بریلی میں ایک میٹنگ کی جس میں طے کیا کہ ہمارے بچاؤ کی صرف ایک صورت یہی ہے کہ ہم لوگ حسبِ عادت خوب شور و غل مچا دیں اور عوام کی فریب دہی کے لیے فتویٰ کفر ضرور لگا دینا چاہئے کیونکہ یہ جانتے تھے کسی حق بات کا جواب ہو نہیں ہو سکتا'' (انکشاف ص ۶۳)

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی کا ڈیل ڈول دیکھ کر گمان تو یہی ہوگا کہ

آپ بھاری بھرکم شخصیت ہوں گے مگر آپ کا اصل روپ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ آپ اتنے ہی چھچھورے اور جھوٹے آدمی ہیں، مختصر سی مندرجہ بالا عبارت میں آپ کیا کیا جھوٹ بولے ہیں اور کیسا کیسا فریب دیا ہے۔ بہرحال آپ کی عبارت کا مفہوم دیکھیے۔ اہلِ سنت نے عادت بنالی تھی کہ بار بار ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی پر چڑھ دوڑ کر شور شغب مچاتے رہیں۔ تیسری مرتبہ شور وشغب کے لیے نوعمر اطفال جمع کیے گئے مگر بدایوں میں اکٹھے ہونے سے قبل بریلی میں میٹنگ کر کے یہ طے کیا گیا کہ یہ نوعمر چھوکرے جو جاہل کم علم ٹھہرے ان سے یہ کام لیا کہ سوار ہوکر اپنا کام کر جائیں۔ شور مچا کر کفر کا فتویٰ لگادیں اور عوام کو یہ باور کرادیں کہ یہ نوجوان غالب رہے اور اہل سنت کی جیت ہوگئی۔ یہ حرکتیں ان نوعمروں کی طرف سے اس لیے کرائی گئیں کہ وہ جانتے تھے کہ کسی حق بات کا جواب تو ہو نہیں سکتا۔

ہمارا یہ طرزِ گفتگو علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے اندازِ تحریر کی ترجمانی ہے۔ آپ اسی ص ۴۶ ر پر آگے دیکھ لیجیے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو یہ شکایت رہ گئی کہ یہ نوعمر چھوکرے حق کو چھوڑ کر غلط طریقہ سے اپنا کام کر گئے اور جو عمر رسیدہ عُلماے اہل سنت تھے وہ مولوی خلیل احمد صاحب کے سامنے نہیں آئے۔ مولوی خلیل احمد صاحب کی یہ گل فشانی دیکھیے۔

”اس جماعت میں مولوی شریف الحق صاحب بھی آئے تھے مگر فقیر کے سامنے نہیں پڑے“ (انکشاف ص ۶۴)

یعنی مولوی شریف الحق صاحب بڑے ہوشیار نکلے کہ انہوں نے پہلے ہی نوعمر چھوکروں کو آپ کے پیچھے لگا دیا اور آپ ان سے اتنے تنگ ہو گئے کہ مولانا شریف الحق صاحب پر گالیاں برسانا شروع کر دیں۔ پھر یہاں مولوی خلیل احمد صاحب نے جو فریب

کھیلا ہے اس کو بھی دیکھ لیجیے۔ ملا انکشاف لکھتے ہیں:

''کچھ عرصہ کے بعد تیسری مرتبہ پھر شور وشغب مچایا گیا چند نوعمر کم علم اطفال کو جمع کر کے بدایوں لایا گیا'' (انکشاف ص۶۳)

اسی صفحہ پر ملا انکشاف ''واللہ اعلم'' کے بعد لکھتے ہیں:

''جب یہ لوگ بدایوں میں پہنچ گئے تو فقیر کے پاس ایک تحریر پہنچی'' (ص۶۴)

اس پورے صفحہ کی عبارتوں سے مولوی خلیل احمد صاحب یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اس تیسری مرتبہ اہل سنت کا نوعمر کم علم اطفال کو بریلی میں جمع کر کے شور وشغب مچانے کا پلان بنانا دنیا کا نام اور فائدہ حاصل کرنے اور حق کو دبانے کے لیے جال بچھانا بدایوں پہنچنے تک مولوی خلیل احمد صاحب کو بے خبر رکھنا اور بدایوں پہنچنے پر اچانک ایک تحریر کے ذریعہ مولوی خلیل احمد صاحب کو اطلاع دینا اہل سنت کی یہ ایسی حرکتیں تھیں جن سے وہ دفعتاً چھاپ مار کر عوام کو اپنی جیت اور مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی یعنی وہابیہ کی شکست بتانا چاہتے تھے چنانچہ یہ اہل سنت ایسا ہی کر گئے۔ مگر ''دروغ گورا حافظہ نباشد'' دوسری ہی سطر میں ملاّ انکشاف اپنے اس من گھڑت افسانہ پر سیاہی پھیر گئے، فرماتے ہیں:

''اس سے قبل بھی مولوی غلام محمد ناگپوری کی تحریریں تیاریٔ مناظرہ کی آچکی تھیں'' (انکشاف ص۶۴)

ملاّ انکشاف کا یہ جملہ صاف بتا رہا ہے کہ تیسری بار کی نشست جو اصل میں مناظرہ کی مجلس تھی اس کی تیاریوں اور تاریخ کے بارے میں ایک مدت سے خط وکتابت چل رہی تھی۔ پھر یہ بار بار تحریروں کا آنا جانا۔ بدایوں میں بیٹھ کر نہیں ہو رہا تھا بلکہ ناگپور اور بدایوں کے درمیان دہلی ہو کر تقریباً پندرہ سو کلومیٹر یا کسی راہ سے کم وبیش فاصلہ یہ خطوط طے کر رہے

تھے اور یادداشت تازے پر تازہ ہوتی جارہی تھی۔ اس مناظرہ کی تیاری جسے تیسری مرتبہ اچانک شوروشغب باور کرانے کی کوشش بتائی ہے۔ خط وکتابت میں ملاحظہ فرمائیں۔ مندرجہ بالا ایک سطر میں مولوی خلیل احمد صاحب کے ان اقراروں کے بعد کون یہ تسلیم کرے گا کہ علامہ کفِ لسان کو بے خبر رکھ کر اچانک چھاپہ ماری کی گئی اور شوروشغب مچا کر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی بے چارگی ومغلوبیت کا تماشا دکھایا گیا۔

چلیے ان نوعمر چھوکروں نے علامہ کفِ لسان پر بہت بڑا ظلم کیا۔ ملّا انکشاف اب یہ بتائیں کہ یہ کتاب ''انکشافِ حق'' لکھنے میں تو کوئی آڑے نہیں آیا ایسا تو نہیں ہوا کہ آپ لکھنا کچھ چاہتے تھے کسی نے زبردستی کر کے لکھوا کچھ اور لیا۔ آپ کی اس کتاب کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ نے یہ کتاب تنہائی میں پوری تحقیق وتدقیق کے ساتھ لکھی ہے اظہارِ خیال کی پوری آزادی کے ساتھ تمام ضروری مباحث ومسائل پر آپ نے علم وفضل کا پورا خزانہ لٹا دیا ہے جن باتوں کی آپ کو اہل سنت سے شکایت تھی وہ بھی آپ نے اس میں جمع کر دی اور آپ کے وہ سوالات جن سے عُلماے اہل سنت گھبرا گئے تھے انہیں سانپ سونگھ گیا تھا ان کے پاس ان سوالات کا کوئی جواب نہ تھا وہ بھی آپ نے اپنی اس کتاب ''انکشافِ حق'' میں لکھ دیئے ہیں شوروشغب مچا کر جن باتوں کو اہل سنت نے دبانا چاہا تھا وہ بھی آپ نے اس کتاب میں تحریر فرما دیا ہے۔

جب سب کچھ اس کتاب میں آ گیا ہے تو اب جوابات سننے کے لیے بھی تیار ہو جایئے۔

مبادیِ مناظرہ

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اس عنوان میں چند

سوالات تحریر کیے ہیں اور یہ حکایت بیان کی ہے کہ یہ سوالات آپ نے مناظرہ سے قبل عُلمائے اہل سنت کے پاس بھیجے تھے جن کو دیکھتے ہی اہل سنت کی ساری پارٹی کو سانپ سونگھ گیا اور ملا انکشاف کے کان میں یہ ڈالا گیا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب نے لوگوں کے سامنے یہ فرمایا: ''ان کا جواب دیں گے تو ہمارے ہاتھ کٹ جائیں گے'' (انکشاف حق ص ۶۵ ردیکھیے)

کسی کے جہل مرکب وحماقت تام میں گرفتار وسرشار رہنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ باتیں تو بچوں اور خبطیوں کی طرح کرتا ہو اور سمجھ یہ بیٹھا ہو کہ میں اکبر عُلما وافضل فُضلا ہوں۔

ملاّ انکشاف اپنے ہی طرز فکر پر اس گمان میں ہیں کہ یہ سوالات آسمان سے آپ پر نازل ہوئے ہیں۔ جن کا اہلِ زمین کے پاس کوئی جواب نہیں اور مبادیِ مناظرہ کے طور پر ان سوالات میں ملاّ انکشاف معصوم ہیں۔ ہم اس سے قبل عرض کر چکے ہیں کہ واقعات کیا تھے ان کی کرید اور چھان بین بیکار ہے۔

جب علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے سب کچھ اس کتاب میں تحریر فرما دیا ہے تو آپ کیا ہیں آپ کی یہ کتاب ''انکشافِ حق'' کیسی ہے سوالات اور دیگر امور میں آپ نے کیا تیر مارا ہے سب سامنے آجاتا ہے۔ یہاں ہم اپنے جوابات لکھ رہے ہیں۔ سوالات ملاّ انکشاف کی کتاب ''انکشافِ حق'' کے ص ۴۷ پر مبادیِ مناظرہ کے تحت دیکھیے ویسے ہمارے جوابات سے سوالات بھی سمجھ میں آجائیں گے۔ نیز اس خط وکتابت کو ضرور دیکھ لیجیے جو اسی مناظرہ کے بارے میں ہے اور ہم نے اسے خط وکتابت کے اخیر میں اسی کتاب میں درج کر دیا ہے۔

۱ :۔ اہلِ سنت و جماعت وہ سوادِ اعظم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لائے ہوئے معتقدات، معمولات اور اوامر ونواہی کے معتقد و عامل ہوں اور انہیں جاننے ان کا مفہوم سمجھنے اور ماننے میں صحابہ کرام اور جماعت اہلِ حق کے ساتھ ہوں۔

۲ :۔ اہلِ قبلہ یا اہلِ **لاالٰہ الااللہ** مومن کا **عَلَم** ہے جب تک وہ ضروریاتِ دین کو مانتا ہے ایمان پر قائم ہے وہ اہلِ قبلہ اور اہلِ **لاالٰہ الااللہ** کہلائے گا فسق و فجور اس کو اہلِ قبلہ ہونے سے خارج نہیں کرے گا خدانخواستہ اگر اس نے کفر وارتداد کو اختیار کیا یا کفر وارتداد پر کفِ لسان کیا تو اہلِ قبلہ یا اہلِ **لاالٰہ الااللہ** نہیں رہے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

۳ :۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کس طبقہ سے تھے اس حساب و کتاب میں آپ اور آپ کے دیوبندی ساتھی پڑے رہیں۔ اہلِ سنت اتنا جانتے ہیں کہ بحمدہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اپنے زمانے اور اپنی صدی کے سب سے بڑے عالم تھے، سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچّے پکّے پیروکار، ساداتِ عُلمائے حنفیہ کے حضور بہت ہی مؤدب اور تمام ائمہ وعُلمائے اہلِ سنت کی تعظیم میں سرگرم رہتے تھے۔

۴ :۔ ہندوستان میں وہابی وہ ہے جو مولوی اسمٰعیل دہلوی کے واسطہ سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا پیروکار ہو اگرچہ فریب دینے کے لیے وہابیت سے انکار کرتا ہو یا وہابیوں کو برا بھلا کہتا ہو......اور حکم کفر وارتداد میں دیوبندی وہ ہے جو توہینِ اُلوہیت ونبوت کا مرتکب ہو یا ان پر یقینی اطلاع رکھتے ہوئے کفِ لسان کرتا ہو۔

۵ :۔ آپ کے کفر وارتداد پر دلیلِ شرعی صاف ہے۔ آپ اکابرِ دیوبند کے توہینی کفر وارتداد سبُّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اطلاعِ یقینی رکھنے کے بعد اس کفر وارتداد سے

کفِ لسان کررہے ہیں بلکہ کفر وارتداد کو اسلام و ایمان ماننے منوانے پر پوری طاقت صرف کررہے ہیں۔ اس لیے آپ کے کفر وارتداد میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

۶:۔ آپ نے بہت سے عُلما کے نام گنوا کر ان کا حکم ہم سے دریافت کیا ہے، شاید ہی کوئی عالم کہلانے والا ایسا احمق ہو جو دعویٰ تو کرے خود......اور دلیل و حکم اپنے خصم سے طلب کرے۔

اے علامہ کفِ لسان! اگر ان عُلما کے اقوال آپ کے کفِ لسان پر دلیل ہیں تو ہر ہر عالم کے بارے میں تفصیل سے بیان کیجیے کہ اس نے حسام الحرمین کا اس طرح رد کر کے ان گالیوں اور گستاخیوں کی یہ یہ تاویل کی ہے پھر دیکھیے کہ بفضلہٖ تعالیٰ وتوفیقہ ہمارا قلم کس طرح جنبش میں آتا ہے اور ان عُلما کے متعلق شرعی حکم ہم کس طرح بیان کرتے ہیں۔ ویسے آپ نے اپنی دانست میں جہاں جہاں کچھ عُلما کو بطورِ شہادت پیش کیا ہے وہیں ہمارے جواب میں آپ کی سفاہت واضح ہو جائے گی۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے ص ۴۸/ سے ص ۴۹/ تک اہل سنت کے مناظرہ سے بھاگنے کا ذکر کیا ہے۔ اہل سنت نے کسی مصلحت سے مناظرہ سے گریز کیا، صرف تنہائی میں افہام و تفہیم کے لیے تیار ہوئے، ملا انکشاف نے بدایوں کے مولویوں کو بلوانا چاہا تو عُلمائے اہل سنت نے اس غرض سے کہ اس طرح عوام کو فریب دینے کے موقعے ملیں گے اس سے بھی انکار کر دیا وغیرہا۔

ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی ان باتوں کے جواب میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں پر لعنت کرے۔ ویسے ہم پوری قوت کے ساتھ کہتے ہیں کہ بدایوں کے وہ مخصوص حضرات جو مناظرہ کے لیے درمیان میں تھے وہ خود گواہی دیں گے کہ یہ سب اہل

سنت پر جھوٹے الزامات ہیں پھر وہ شخص جس کی اسی کتاب میں ہم نے اس کے کتنے ہی جھوٹ گنوادیئے ہیں اور آگے مزید دکھائیں گے۔ اس سے کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ باتیں بنانے اور جھوٹ بولنے سے کام نہ لے گا۔ بدایوں کے لوگ بھولے نہیں ہیں کہ پہلی مرتبہ مناظرہ کا وعدہ کرکے آپ کیسے بدایوں سے فرار ہوگئے اور اہل سنت اور علمائے اہل سنت کتنے پریشان ہوئے اور دوسرے مناظرہ کے وقت آپ کی کیسی کیسی ناز برداریاں کرنی پڑیں۔

چلیے آپ کی ایک ناز برداری اور سہی کہ جب حق طلبی ہی اصل منشا ہے اور کالی کوٹھری کی اندھیری آپ کی مغلوبیت ومظلومیت کا سبب بن گئی تھی تو اب بھی کیا بگڑا ہے آپ جس وقت چاہیں سرِ عام مناظرہ کے لیے نہ صرف بدایوں بلکہ دیوبند سے نجد تک کے گنے چنے علما کو جمع کریں۔ اہل سنت کو اطلاع دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ علمائے اہل سنت تیار ملیں گے مگر ہم جانتے ہیں کہ خود آپ اور آپ کے ساتھی براتی اور آپ کے گھر سے دیوبند تک ...... آپ کا کوئی حامی اس کے لیے تیار نہ ہوگا۔ اگر کوئی پُر جوش نادان حامی جوش میں آیا بھی تو آپ اور آپ کا دیوبندی کنبہ اسے دبا دے گا۔

یہ اچھی طرح یاد رکھیے کہ اب ہمیں نہ آپ کے الزامات کا رنج ہے نہ آپ کے مناظرہ کے لیے تیار نہ ہونے کا غم ...... اس لیے کہ آپ نے اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' دنیا کے سامنے اس طرح کھول کر رکھ دی ہے کہ وہ خود بتادے گی کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی میں کیا کیا عیب ہیں جنہیں وہ الزام تراشیوں میں چھپا رہے ہیں۔

اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کا ذکر حضرت مولانا مشاہد رضا خاں صاحب کی حکایت بیانی کے سلسلہ میں صرف پھبتیاں کسنے کے لیے چھیڑا ہے۔ اصل مسئلہ کفر پر کوئی بحث نہیں ہے اس لیے اصل مسئلہ کو ہمارے اٹھانے

کی ضرورت نہیں ہے۔ آگے جہاں مولوی خلیل احمد صاحب نے اس مسئلہ کو اٹھا کر یہ سمجھا ہے کہ لاجواب ہے ان شاء المولیٰ تعالیٰ وہیں آپ ملاحظہ فرمالیں گے کہ آپ جہالت وحماقت میں کیسے اپنی مثال آپ ہیں۔

اس کے بعد ملّا انکشاف نے ص۵۰؍ پر مناظرہ کی روداد بیان کرتے ہوئے اکابر دیو بند اوران کی کفریہ عبارتوں کی صفائی کی ہے۔آپ لکھتے ہیں:

''پھر فقیر نے سوال کیا کہ علماء دیو بند نے جب صریحاً انکار اوراس مضمون خبیث سے تبری وتحاشی بیان کردی اوراس عبارت کا مطلب بھی بتادیا اس کے بعد فاضل بریلوی کی کوئی تحریر جو خاص ان ہی کی ہو جس میں انہوں نے ان کے انکار اور تبری وتحاشی کے علم کا اقرار کرتے ہوئے پھر بھی ان کے لیے حکم کفر وارتداد باقی رہنے کو بیان کیا ہو تو دکھایئے۔اس کے جواب میں ''وقعات السنان'' کو پیش کیا۔فقیر نے کہا میری شرط کے مطابق یہ رسالہ نہیں ہوا کیونکہ میری شرط تو یہ ہے کہ فاضل بریلوی کی تصنیف ہو کیونکہ کفر کا فتویٰ دینے والے وہی تو ہیں۔ یہ رسالہ تو مولوی مصطفیٰ رضا خاں صاحب کا لکھا ہوا ہے لہٰذا اس کو پیش کرنے سے کیا فائدہ خاص فاضل بریلوی کی تصنیف دکھایئے۔میرے سوال کا جواب جب ہی ہوگا۔ چنانچہ اس کے جواب میں عاجز ہو گئے'' (انکشاف ص ۶۷)

پہلے ہم مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے ہی اندازِ فکر پر اس تحریر کے متعلق گفتگو کریں۔علامہ کفِ لسان کی اس تحریر نے آپ کے کفِ لسان کی تاریخ ہی کو مسخ کرکے رکھ دیا ہے۔ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب ابتدائے عمر سے جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت

امام بریلوی قدس سرہ نے بسط البنان کا جواب لکھا ہی نہیں ہے اور آپ جوانی کی عمر سے اس سے بھی اچھی طرح واقف ہیں کہ ''وقعات السنان'' جو بسط البنان کا جواب ہے وہ حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا ہے۔ مگر یہ ملاّ کفِ لسان کے عجائب سے ہے کہ آپ نے بسط البنان ابھی اچانک بڑھاپے میں دیکھ کر کفِ لسان کیا ہے، رہے وقعات السنان کے بارے میں ملاّ انکشاف کے نخرے تو اس کی دو ہی صورتیں نظر آتی ہیں۔

۱ :۔ یا تو علامہ کفِ لسان اتنے بدھو ہیں کہ سرے سے وقعات السنان کا مضمون ان کی سمجھ میں ہی نہیں بیٹھ سکا۔

۲ :۔ یا سمجھ میں تو ٹھیک بیٹھ گیا مگر صفتِ دیوبندیت سچائی سے انکار پر مجبور کرتی ہے۔

اے علامہ کفِ لسان ! جب آپ حق پرست، حق کے متلاشی ہیں، حق کو قبول کر لیتے ہیں تو وہ خواہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی طرف سے میسر ہو یا حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے، آپ ایمان و کفر جیسے بنیادی معاملہ میں تریا ہٹ کی طرح اس شرط پر کیسے اڑ گئے کہ اعلیٰ حضرت کی تصنیف ہو جب ہی میں مانوں گا ورنہ جہنم میں چھلانگ لگاؤں گا۔ پھر آپ وقعات السنان کو نہیں مانتے ہیں تو آپ کو یہ بتانا ہوگا کہ آپ کو اس کے کون سے مضامین سے اختلاف ہے اور کیوں اختلاف ہے؟ صاف صاف یہ اقرار کیجیے کہ آپ اور پوری دیوبندی قوم کے پاس وقعات السنان کا جواب نہیں یہ یاد رکھیے کہ وقعات السنان، بسط البنان کے رد میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے گھر سے خود ان کے زمانہ میں شائع ہوئی تھی، یہ کون مانے گا کہ اتنی ذمہ داری کی کتاب اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے دیکھی بھی نہ ہو۔ بایں ہمہ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے وقعات السنان کا ذکر

فرما کر اسے بسط البنان کا قاہر رد فرمایا ہے۔عبارت یہ ہے۔

''اشرف علی سے زیادہ اپنی مراد کون بتا سکتا ہے۔اس نے جو عرق ریزی وحرکت مذبوحی بسط البنان میں کی ہے اس پر شدید قہر الٰہی ''وقعات السنان''وغیرہ میں ملاحظہ ہوں''(فتاویٰ رضویہ ۶/ ۴۷)

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے ص ۵۱؍ پر ''الغرض'' کہہ کر پھر ان ہی باتوں کو دُہرایا ہے جنہیں وہ بار بار کہہ چکے ہیں۔اہل سنت پر آپ نے الزام رکھا ہے کہ وہ حق طلب نہیں ہیں اور خود اپنی حق گوئی وحق طلبی کی تعریف کو اپنے منہ میاں مٹھو آسمان پر پہنچایا ہے۔ہم عرض کریں گے کہ اہلِ حق کا یہ پرانا تجربہ ہے اور مولوی خلیل احمد بدایونی کی یہ کتاب ''انکشافِ حق'' بھی یہی مشاہدہ کرارہی ہے کہ حق گوئی وحق طلبی اور قواعد شرعیہ میں اور دیوبندیت ووہابیت میں تضاد وتناقض ہے۔دونوں کسی فرد واحد یا مولوی خلیل احمد صاحب میں جمع نہیں ہوسکتے جو حق گو، حق طلب اور قواعدِ شرعیہ کا دلدادہ ہے وہ دیوبندی وہابی ہرگز نہیں ہوسکتا اور جو وہابی دیوبندی ہے وہ حق گو، حق طلب اور علومِ شرعیہ کا طلب گار نہیں پایا جاسکتا۔جب ایمان ہی مسلوب ہوگیا تو باقی سب ڈھونگ اور فریب ہے۔

ملاّ انکشاف کا اس صفحہ پر یہ پھبتی کسنا کہ کیا اہل سنت شریعتِ مطہرہ کے ٹھیکیدار ہیں؟ کیا وہ جنت و دوزخ کے مالک ہیں؟۔سراسر عجز و جہالت ہے۔آپ نے ایسی ہی لغویات پر کفِ لسان کیا ہے۔اے جناب ملاّ انکشاف صاحب! دعویٰ تو آپ نے اکبر عُلما ہونے کا کیا ہے اور آپ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ٹھیکیدار تو کوئی نہیں ہوتا مگر شریعتِ مطہرہ کا صحیح صحیح حکم بیان کردینا ایک مومن کی سب سے بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ایسے ہی ایمان و کفر کی تمیز کراکے جنت و دوزخ سے خوف دلانا ایک مسلمان کا اوّلین فرض ہوتا ہے۔کسی

چور، شرابی، زانی کے سامنے چوری، شراب نوشی، زنا کا حکم اگر کوئی سنّی بیان کرے اور اس کے جواب میں کوئی یہ کہہ دے کہ: کیا تو شریعتِ مطہرہ کا ٹھیکیدار ہے؟......تو وہ بدترین فاسق وفاجر بازاری ہلڑ باز ہی ہوسکتا ہے اگر چہ وہ مولویت کا جامہ ہی کیوں نہ پہنا ہو۔

اسی طرح اگر کوئی مخلص سنّی کسی قادیانی کو نصیحت کرتا ہے کہ: تو جن توہینوں اور ضروریاتِ دین کے انکار میں مبتلا ہے وہ کفر وارتداد ہے اور اس کا نتیجہ جہنم ہے......اس پر اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ کیا تو جنت ودوزخ کا مالک ہے؟......تو وہ پکا خبیث ترین شیطان ہے اگر چہ اکبر عُلما ہی کیوں نہ بنا پھرتا ہو۔ اے علامہ کفِ لسان! کچھ آپ سمجھتے بھی ہیں کہ آپ کا ٹھکانہ کہاں ہے؟

علامہ کفِ لسان نے اسی سے متصل بدایوں کا فتنہ پھر جگایا ہے۔ اس سے پہلے ہم جواب دے چکے ہیں ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ بقیہ مباحث مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے مستقل عنوان کے تحت آتے ہیں۔

اس کے بعد ص ۵۲/ پر ''القصہ'' کہہ کر ملّا انکشاف خلیل احمد صاحب بدایونی نے ہماری حیلہ بازی وفریب دہی کا واقعہ بہت ہی دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ناظرین بھی علامہ کفِ لسان کے سُر والے راگ اور ان کی دل آویزیوں پر جھوم اٹھیں گے اور انہیں ان کے فن کی داد دیں گے، آپ فرماتے ہیں:

> ''فقیر نے علماء ہندوستان کا فتویٰ مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم کے بارے میں جو ۱۳۰۰ھ میں شائع ہوا جس میں مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی اور مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری اور مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم کثیر علماء کی تحریریں ومہریں اور دستخط

ثبت ہیں پیش کیا جس کا نام اِبطالِ اَغلاطِ قاسمیہ ہے۔ ان حضرات نے
مولوی محمد قاسم صاحب کو نہ کافر کہا نہ مرتد اور نہ ہی من شک فی کفرہ
وعذابہ فقد کفر کا حکم دیا۔ ان حضرات کے بارے میں کیا حکم دیتے
ہیں۔ اس کے جواب سے عاجز و ناچار ہو گئے تو مولوی غلام محمد نے جن
کے نام میں اور غلام احمد کے نام میں تھوڑا سا ہی فرق ہے اس کو دیکھ کر دھوکا
یہ دیا کہ اس کتاب میں مطبع کا نام تو ہے ہی نہیں صریح جھوٹ فریب دینے
کے لیے کہہ دیا، حالانکہ اس میں مطبع کا نام باریک قلم سے انگریزی میں لکھا
ہوا ہے مگر یہ ان کا فریب تھا جو جان بچانے کے لیے دیا گیا تھا۔ الیٰ قولہ۔
بمبئی کے مطبع میں شائع ہوئی ہے جو صاحب چاہیں دیکھ سکتے ہیں ہمارے
پاس موجود ہے۔ بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن'' (انکشاف ص ۶۹)

جی ہاں! ملّا انکشاف نے ایک ایسی پرانی کتاب ضرور پیش کی تھی جو آگے پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ اوّل و آخر کے اوراق غائب تھے۔ مطبع اور مؤلف کا نام ونشان نہ تھا۔ چلیے ہم مان لیں کہ اب وہ کتاب آپ کے پاس پوری سالم کی سالم بمبئی کے مطبع اور مصنف کے نام کے ساتھ موجود ہے مگر اس مجلس میں جب ہم مطبع ومصنف وغیرہ کو تلاش کر رہے تھے مل نہیں رہا تھا آپ سے طلب کر رہے تھے آپ بتا نہیں سکتے تھے جس پر ہم نے آپ کی کتاب کو رد کر دیا تھا۔ یہ ذمہ داری آپ کی تھی کہ دعویٰ کرنے کے بعد دلیل میں مطلوبہ اَشیا کو آپ فراہم کرتے سالم شہادت کا پیش کرنا آپ کے ذمہ تھا۔ عیب ونقص سے بری ثابت کرنا آپ کا کام تھا آپ کو چاہیے تھا کہ مطبع ومصنف وغیرہ بتا کر خصم کو مطمئن کرتے ایسا تو نہیں ہوا کہ آپ کی اس باریک لکیر یا تحریر پر ہم نے انگوٹھا رکھ دیا ہو اور کتاب چھین کر لے

بھاگے ہوں، کتاب تو آپ کے پاس ابھی تک ہے۔

اے ملاّ انکشاف! دعویٰ تو آپ کریں اور آپ کی دلیل کو بے عیب و بے نقص ہم ثابت کریں۔ واہ رے پُرفن اکبر جہاّلِ دیو بند! شاید دنیا نے بہت کم ایسا فنکار دیکھا ہوگا جو اکبر عُلما (عُلما میں سب سے بڑا عالم) ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اور اپنے کلام میں اکبر جہاّل (جاہلوں میں سب سے بڑا جاہل) کی طرح چھچھوری حرکتیں کرتا ہو الٹا خصم کو الزام دیتا ہو۔ کتاب ہماری ہم نے پوری ذمہ داری کے ساتھ پیش کیا اور بمبئی کے مطبع کا نام تم نے دیا۔ مصنف الگ غائب کتاب مولوی خلیل احمد پیش کر رہے ہیں اور فریب ہم دے رہے ہیں؟۔

علامہ کفِ لسان کی ان جہالتوں پر مستزاد اور ملاحظہ فرمالیں۔ آپ نے غلام محمد کو غلام احمد سے قریب کر کے اپنی دانست میں قادیانی سے ملا کر بڑا علمی و دینی جوہر دکھلایا ہے الحمدللہ کہ دعوائے نبوت کرنے والوں کی نہ ہم نے حمایت کی، نہ اس کا راستہ کھولنے والوں کی تائید کی۔ یہ شرف مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی کو ہی حاصل ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اور آپ کے زمانہ کے بعد بھی اسی زمین پر نبوت کا دروازہ کھولا، مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کر دیا اور دلیل میں مولوی قاسم نانوتوی کو پیش کر دیا اور اکبر عُلماے دیو بند مولوی خلیل احمد بدایونی ان کی حمایت و تائید میں سرگرم ہیں لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی سے تعلق و مناسبت ہوگی تو مولوی قاسم نانوتوی کے وسیلہ سے مولوی خلیل احمد بدایونی کو۔ بحمدہ تعالیٰ ہم اس خباثتِ کفر پر مولوی قاسم نانوتوی، مرزا غلام احمد قادیانی اور ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔

ملاّ انکشاف کا یہ بیان کہ انہوں نے اِبطالِ اَغلاطِ قاسمیہ کو پیش کیا تو اہل سنت جواب سے عاجز رہے، صرف احمقانہ خوش فہمی ہے۔ اِبطالِ اَغلاطِ قاسمیہ ہو یا کوئی رسالہ اگر

کسی نے مولوی قاسم نانوتوی یا کسی دیوبندی کے اغلاط کو جمع کرکے اس پر عُلما کی تصدیق کرالی ہے تو وہ غلطیاں اپنی جگہ مسلم اور مولوی قاسم نانوتوی تھے بھی ایسے ہی غلط کار جواُن کے زمانے کے عُلما کو ان کے خلاف قلم اٹھانا پڑا مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ عُلما مولوی قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارتوں پر یقینی طور سے مطلع تھے۔ اگر آپ کو اِبطالِ اَغلاطِ قاسمیہ میں کفر کا حکم نہیں ملا تو یہ عدمِ علم پر دال ہے کہ وہ عُلما ان کے کفر وارتداد کو جانتے ہی نہیں تھے اور عدمِ علم عدمِ وجود پر دلالت نہیں کرتا۔ آپ مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی اور مولانا ارشاد حسین رامپوری کی بات کررہے ہیں۔ مولوی عبدالحیٔ صاحب تو ۱۳۰۴ھ میں انتقال کرگئے اور مولانا ارشاد حسین صاحب ۱۳۰۹ھ میں وفات پائے۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے تو ۱۳۲۰ھ میں حکم کفر دیا۔ مولوی عبدالحیٔ لکھنوی سے ۱۶/سال بعد تک اور مولوی ارشاد حسین صاحب سے گیارہ سال بعد تک اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ مولوی قاسم نانوتوی کو مسلمان ہی سمجھتے رہے اوران کے کفر سے بے خبر تھے۔ اگر وہ دونوں اِبطالِ اَغلاطِ قاسمیہ لکھنے تک یعنی تقریباً ۱۳۰۰ھ تک کفر سے بے خبر تھے تو اسی سے بیس سال بعد تک خود حکمِ کفر بیان کرنے والے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ اس کے کفر سے بے خبر تھے تو اتنی مدت تک خود اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے بے خبر رہنے سے کب یہ لازم آیا کہ مولوی قاسم نانوتوی نے کفر کیا ہی نہیں جو مولوی عبدالحیٔ اور مولانا ارشاد حسین صاحب کے نہ جاننے سے یہ لازم آئے گا کہ مولوی قاسم صاحب نے کفر کیا ہی نہ تھا، اگر آپ اس طرح نہیں سمجھتے ہیں تو ایسے سمجھیے کہ:

> بہت سے لوگ آپ (مولوی خلیل احمد بدایونی) کو ابھی تک وہی پرانے متشدد سنّی مسلمان سمجھتے ہیں آپ کے حال سے بے خبر ہیں کہ آپ ۵-۶

سال پہلے ہی کافر و مرتد ہو چکے ہیں تو ان لوگوں کے بے خبر رہنے اور آپ کو مسلمان سمجھنے اور کہنے سے یہ لازم نہیں آئے گا کہ آپ ۵-۶ سال پہلے کافر و مرتد نہیں ہو گئے ہیں۔

ص ۵۳؍ سے آگے تک ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے اہل سنت کو خوب کوسا ہے، غیظ و غضب میں کذب، بہتان، فریب کے الزامات رکھے ہیں۔ اپنی صفائی، پاکیزگی، بے گناہی کی ڈینگیں ماری ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"ان دونوں کتابچوں میں یہ کذب اور دروغ بیانی کی گئی ہے عوام کو فریب دینے کے لیے کہ مولوی خلیل احمد نے مذہب بدل دیا نعوذ باللہ میں بحمد اللہ مومن مسلمان اہل سنت و جماعت حنفی المذہب جیسے پہلے تھا ویسے ہی اب بھی ہوں" (انکشاف ص ۷۰)

جی ہاں! اہل سنت کا یہ قول بالکل سچا ہے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے مذہب یعنی دین بدل دیا ہے اس سے پہلے آپ ایمان کو ایمان، کفر کو کفر کہتے تھے پھر اہل سنت نے دیکھا کہ آپ ایسے بدل گئے کہ کفر کو ایمان بتانا شروع کر دیا اور کافر و مرتد کو مومن کہنے لگے ہیں لہٰذا اُن کا یہ مشاہدہ اور فیصلہ صحیح ہے کہ آپ نے دین بدل دیا ہے مگر ہمارا یہ اندازہ ہے کہ اہل سنت مولوی خلیل احمد صاحب کی کیفیت دیکھ کر دھوکا کھا گئے ورنہ آپ پرانے خرانٹ پُرفریب وہابی دیوبندی ہیں جس طرح دیوبندی اپنے آپ کو سنّی حنفی ماتریدی کہتے ہیں بلکہ قادیانی بھی سنّی حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں آپ بھی دعویٰ کر رہے ہیں۔ یہی وہ لیبل ہیں جن کو اپنے آپ پر چپکا کر اہل سنت کو بد دین بنانا چاہا ہے۔ یہ آپ کا کہنا درست ہے کہ آپ پہلے دیندار تھے اب بھی ہیں، تقیہ کر کے آپ متشدد سنی بنے ہوئے تھے ورنہ پہلے بھی

دیوبندی دین پر تھے اور اب بھی دیوبندی ہیں۔

آپ کا یہ کہنا کہ...... ''میں ضروریات دین متین وضروریات اہلِ سنت وجماعت کو حق مانتا ہوں'' ...... وہابیوں دیوبندیوں کی طرح کھلا ہوا فریب ہے۔ اگر یہ خبیث بدبخت ذرا ایمان رکھتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر اور عدمِ توہین وتحقیر کو ضروریات دین سے مانتے تو ہرگز ہرگز گستاخیوں اور گالیوں کا ارتکاب نہ کرتے اور اگر یہ خباثت کرلی تھی تو دنیا سے بغیر توبہ کے نہ جاتے ...... یہی حال آپ (مولوی خلیل احمد بدایونی) کا ہے جس کا آپ بکثرت عُلمائے عظام کے سامنے اعتراف کرچکے ہیں اور آپ کی یہ کتاب ''انکشافِ حق'' کھل کر گواہی دے رہی ہے۔

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بڑے بھولے پن اور مسکینی سے فرماتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ملا انکشاف ہیں بھی علم وعقل کے مسکین۔

''کیا اکابر علماء دیوبند کو کافر ومرتد نہ کہنے اور کفِ لسان کرلینے سے دین و مذہب بدل جاتا ہے؟'' (انکشافِ حق ص ۷۰)

جی ہاں! جو بھی اکابر دیوبند کی توہینی کفریات پر یقینی اطلاع رکھتا ہے تو کافر نہ کہنے یا کفِ لسان کرنے سے کافر ومرتد ہوجائے گا...... ایمان کو ایمان اور کفر کو کفر اسی طرح مومن کو مومن اور کافر کو کافر سمجھنے ماننے کا نام ہی ایمان واسلام ہے جو مومن کا دین کہلاتا ہے...... اسلام کسی ایمان وکفر کے معجون مرکب کا نام نہیں ہے ...... جب اکابر دیوبند کفر وارتداد کے مرتکب ہیں تو انہیں کافر ومرتد ماننا اور کہنا ہی دین اسلام ہے......اور یہ حکم خود شریعت اسلامیہ نے بتایا ہے۔ آپ خود دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہیں اپنے کفِ لسان اور انکار سے آپ کے کفر وارتداد میں شک نہیں رہا اور یقیناً آپ کا دین بدل گیا بیکار

فضول باتوں حیلہ سازیوں سے آپ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں بن سکتے اس کے لیے دیوبندی دین سے سچی توبہ ہی درکار ہے۔

اس کے بعد ملا انکشاف کی مزید سفاہت دیکھیے، لکھتے ہیں:

''فاضل بریلوی کا فتویٰ کیا دین و مذہب بن گیا'' (انکشاف ص۱۷)

جی ہاں! مولوی کہلانے کے باوجود ملاّ انکشاف کو علم نہیں اور اکبر عُلما بننے کے بعد بھی آپ کو یہ تمیز ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ تو بڑی بات ہے ایک عام غیر عالم مسلمان کی تحریر بھی دین و مذہب بن سکتی ہے مثلاً زید ایک غیر عالم مسلمان ہے اس نے ایک کاغذ پر یہ لکھ دیا کہ:...... ''اللہ تعالیٰ خوبیوں والا ہے اس میں کوئی عیب و نقص نہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کی تعظیم و توقیر فرض ہے'' ......تو اسلام کا ماننے والا وہ کون سا بدنصیب احمق ہوگا جو یہ کہے گا کہ: زید کی یہ تحریر دین و مذہب نہیں، سوائے اکبر عُلماے دیوبند مولوی خلیل احمد کے۔ جو یہ ماننے کے لیے تیار نہیں۔

ملاّ انکشاف نے اسی صفحہ پر اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے فتوائے کفر کے بارے میں لکھا ہے کہ: ''ہم عصر علماء ہندوستان بھی متفق نہیں'' (ایضاً)

عرض ہے کہ عدمِ اتفاق کے وہ معنیٰ کارآمد نہیں جو ملاّ انکشاف نے اپنی جہالت سے سمجھ رکھے ہیں وہ عُلما جو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتوائے کفر سے دس (۱۰) پندرہ (۱۵) یا کم و بیش سال پہلے ہی وفات پا چکے ان کے عدمِ اتفاق کا بیان نری حماقت و سفاہت ہے، ہاں وہ عُلما جو فتوائے کفر کے وقت موجود تھے یا ملاّ انکشاف کے زمانۂ ہوش و حواس تک پائے جاتے ہوں اور انہوں نے اختلاف کیا ہو یا وہ عُلما جو فتوائے کفر سے پہلے تو گزر چکے تھے مگر وہ خاص ان عبارتوں پر بحث کر گئے ہوں تو ان کے بارے میں ملاّ انکشاف کو بتلانا

ہوگا کہ وہ کون ہیں اور انہوں نے کون سے مباحث و دلائل سے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں میں عدمِ کفر کو ثابت کیا ہے اور اگر ان عُلما نے ایسے ہی دلائل پیش کیے ہیں جیسے ملاّ انکشاف نے اپنی کتاب انکشاف حق میں تو یہ عدمِ اتفاق ہرگز نہیں بلکہ الٹا دیوبندیوں کو کفر وارتداد میں پھانس دینا ہے۔ ملاجی! یہ بچوں کا کھیل یا مختل الحواس بوڑھوں کا خبط نہیں چلے گا جو یہ کہہ دیا کہ:...... ''ہم عصر علماء ہندوستان بھی متفق نہیں''......اور مطمئن ہوگئے کہ ان کی کسی کتاب میں تکفیر موجود نہیں۔

ملاّ انکشاف نے اسی صفحہ پر دوجگہ اور اپنی اسی کتاب میں متعدد مقامات پر دھوکا دیا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے چاروں اکابر دیوبند پر کفر وارتداد کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے وہ ان کی انفرادی رائے ہے اور اس رائے کو اصطلاحی اجتہاد قرار دے کر اسی ص۵۴ پر آپ نے سیدنا امام اعظم اور دیگر ائمہ مذاہب رحمہم اللہ تعالیٰ کے اجتہادات سے مقابلہ تک کیا ہے۔

ملاّ انکشاف کے وہم پر دنیائے علم کا اتنا بڑا حادثہ کہ ایک مدعیِ علم وفن اپنے نخوت علم پر دین بدلنے کی جرأت کرگیا ہو، دین بدلنے کی وجوہات بیان کرنے پر اس کی یہ بچکانہ حرکتیں اور جاہلانہ حماقتیں یقیناً اہل دیوبند کے لیے خوشی کا نہیں ماتم کرنے کا موقع ہی فراہم کریں گی جس کو یہ بھی تمیز نہیں کہ میں اسلام کی منصوص اعتقاد بیانی کے مقابلہ میں ائمہ فقہ کے فقہی اجتہاد ورائے کو کیسے پیش کردوں۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا فتویٰ **اوّلاً** تو تنہا ان کا بیانِ حکم نہیں بلکہ ہزاروں معتمد عُلما آپ کے ساتھ ہیں۔

ثانیاً وہ فتویٰ اجتہاد ورائے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ تعظیم وتوقیر نبوت جیسے اہم قرآنی ضروریات دین ومعتقداتِ اسلام سے متعلق ہے کہ اگر کسی نے خلاف کیا اور توہینِ

نبوت کا مرتکب ہوا تو سرے سے مسلمان ہی باقی نہیں رہے گا اجماعی طور پر کافر و مرتد ہو جائے گا اور اس کے مرتد ہو جانے پر جو بھی اطلاع یقینی رکھتا ہے اس پر بھی فرض ہو گا کہ وہ اس کے مرتد ہو جانے پر یقین رکھے ورنہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ یقینی اطلاع کی بنیاد پر ہی ہزاروں مخلص عُلما اور کروڑوں عوام اکابر دیوبند کو کافر و مرتد مانتے ہیں جن میں دورِ اوّل کے وہ عُلما بھی ہیں جن کے سامنے آتے ہوئے یہ اکابر دیوبند گھبراتے رہے آخر توہین نبوت کا وبال یہ ہوا کہ توبہ تک نصیب نہ ہوئی حالت کفر و ارتداد ہی میں مر کر مٹی میں مل گئے۔ وہ لوگ یا عُلما جنہیں یقینی طور پر اطلاع نہ ہوئی ان کے بارے میں ملاّ انکشاف کا یہ کہنا کہ انہوں نے دیوبندیوں کے کفر کا ذکر ہی نہ کیا اور ان کے ذکر نہ کرنے کو انکار بتانا ملاّ انکشاف کا بہت بڑا فریب اور لوگوں کو دھوکا دینا ہے کہ عدمِ ذکر یا عدمِ علم، عدم وجود کو مستلزم نہیں۔

رہے وہ دیوبندی نجس کیڑے گبرولے جو توہینی کفر کی نجاست میں رینگ رہے ہیں اور انہیں اس نجاست میں لذّت محسوس ہوتی ہے وہ اگر اختلاف کر رہے ہوں تو ان کا اختلاف کفر کو اسلام اور نجاست کو پاکیزہ نہیں بنا دے گا۔

آگے ملاّ انکشاف نے اپنی انتہائی لطافت علم و عقل کی نمائش یوں کی ہے لکھتے ہیں:

”وہ (اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ) ایک معروف عالم تھے اس کے معنی یہ تو نہیں کہ وہ بشر نہ تھے فرشتے تھے یا نبی یا رسول تھے نعوذ باللہ“

الحمد للہ کہ دنیا کے کروڑوں مسلمان اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو فرشتہ، نبی، رسول، معصوم ہرگز ہرگز نہیں سمجھتے سب بشر ہی مانتے ہیں ہاں یہ ضرور اللہ عزوجل کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اعلیٰ حضرت اور آپ کے قلم کو اپنی حفاظت و طاعت میں رکھا تھا۔

مگر اے ملاّ انکشاف! آپ اپنی تو بتایئے کہ کیا آپ دیوبندی ملاّؤں مولوی رشید

احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی انبیٹھوی کو فرشتہ یا نبی، رسول، معصوم سمجھتے ہیں کہ ان سے فسق و فجور، کفر و ارتداد سرزد ہی نہیں ہوسکتا یا آپ نے اپنے آپ کو نبی، رسول، فرشتہ سمجھ رکھا ہے کہ آپ حرام قول و فعل اور کفر و ارتداد سے معصوم ہیں؟

اے ملّا انکشاف! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ان ہتھکنڈوں سے دیوبندیوں کی توہین نبوت پر پردہ ڈالیں اور لوگوں کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے خلاف بھڑکائیں تو اس طرح آپ کے فریب میں کوئی مخلص نہیں آسکتا بلکہ آپ اور آپ کے دیوبندی پیشواؤں سے شدید نفرت ہی پیدا ہوگی۔

آگے ص ۵۴ سے ص ۵۵ تک ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی، سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جلیل القدر صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہادات کے ساتھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے فتوائے ارتداد کا مقابلہ کیا ہے اور یہ ذہن دینے کی کوشش کی ہے کہ جب اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی ذات اور علم و فضل ائمہ اربعہ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے برابر نہیں ہوسکتے تو اعلیٰ حضرت کا دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ دینا کہاں برابر ہوسکتا ہے جب ائمہ اربعہ اور صحابۂ کرام میں اختلاف ہوسکتا ہے تو اعلیٰ حضرت کے فتوے میں کیوں اختلاف نہیں ہوسکتا اور اختلاف کرنے والے کو کیسے خارج از اسلام کیا جاسکتا ہے۔

مگر اس عقل کے مارے کو اتنی تمیز نہیں رہی کہ کیا ائمۂ اربعہ سیدنا امام اعظم، سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی، سیدنا امام احمد بن حنبل اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسے احکام شرع بیان فرمائے ہیں جن میں دیوبندیوں جیسی توہین نبوت کو اسلام بتایا گیا ہو اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اس کے خلاف کفر و ارتداد کا حکم

دے رہے ہوں۔ اس علم و عقل کے کورے بزعم خود اکبر عُلما کو غیظ و غضب میں (کہ اہلِ سنت نے مجھ کو مرتد کہہ دیا) اتنا بھی ہوش نہیں رہا کہ کہاں ائمہ اربعہ اور صحابۂ کرام کے فقہی وفروعی اجتہادات کہ جن میں اختلاف کی گنجائش ہوتی ہے اور کہاں تعظیم و توقیر نبوت جیسے قرآنی عقائد و اصول و ایمان کہ جن میں خلاف سے ایمان و اسلام باقی نہیں رہتا دونوں کا مقابلہ سخت جہالت ہے۔

اس کو آسانی سے یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب اپنی عدت کا سوال امام شافعی اور امام اعظم کے حضور رکھیں تو ضرور فقہی اجتہاد پر مولوی خلیل احمد صاحب کے لیے حیض اور پاکی کا اختلاف سامنے آسکتا ہے مگر کسی بچّے کا یہ قول...... ”اللہ تعالیٰ ایک ہے، بے عیب ہے“ ...... پوری دنیائے اسلام کے سامنے رکھیں کوئی صحابی، کوئی امام، کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی قطب اس میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں کر سکے گا۔ اگر کسی نے انکار کیا تو تمام متفق ہوکر اسے کافر خارجِ اسلام جہنمی ہی مانیں گے اور بتائیں گے۔ حالاں کہ آج کا وہ بچّہ اپنی ذات اور علم و فضل میں عُلما، ائمہ دین، صحابۂ کرام کے برابر ہرگز ہرگز نہیں۔ مگر واہ رے دَل بدلو علامہ! ذات کے مقابلہ پر احکام دین کے مقابلہ کی بنیاد رکھ دی اور خم ٹھونک کر اپنے دین بدلنے اسلام کو چھوڑ کر کفر و ارتداد اختیار کرنے پر زوردار دلیل بھی سمجھ بیٹھے اور عوام پر دھونس بھی جما رہے ہیں۔

اسی ص ۵۵/ کی آخری سطروں میں ملاّ انکشاف لکھتے ہیں:

”شریعت مطہرہ کی نظر میں ہزار کافروں کے بارے میں خطا ہو جانا ہلکی اور سہل گناہ ہے ایک مسلمان کو خطاءً کافر کہنے کی خطا سے“ (انکشاف ص ۲۷)

ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو دیوبندی ملاّؤں کی اتباع میں کس قدر غلو

ہونا چاہیے اس کا اندازہ آپ کو اس سے ہو جائے گا کہ مولوی محمود حسن کے لفظ ''ذری'' کی طرح آپ نے ''ہلکی'' کا لفظ گناہ کی صفت کے لیے استعمال کیا ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ حواس باختگی میں آپ نے ہلکی کو لفظ خطا کی صفت سمجھ لیا ہو لیکن جہالت پھر بھی برقرار رہے گی اس لیے کہ لفظ ''خطا'' نہیں بلکہ ''خطا کا ہو جانا'' موصوف ہے جو مذکر ہے اور واقعہ یہ ہے کہ ''خطا کا ہو جانا'' مبتدا ہے اور ''ہلکی اور سہل گناہ ہے'' خبر ہے اور ''ہلکی اور سہل'' دونوں گناہ کی صفتیں ہیں ہاں جہالت سے فرار کی ایک صورت مولوی خلیل احمد صاحب کے سامنے ضرور رہ جاتی ہے کہ لفظ گناہ آپ کے نزدیک نہ مذکر ہے نہ مؤنث بلکہ مخنّث اگر آپ مؤنث کی طرح تصرف فرمائیں تو کس کی مجال جو آپ پر اعتراض کر سکے۔ یہ ہے ملّا انکشاف کی اُردو دانی اور اُردو دانی کا دعویٰ کر کے دیوبندیوں کی کفری عبارتوں میں تاویل کی جاہلانہ جرأت اور اہل سنت کو اُردو سے جاہل بنانے کا شوق۔

ہمیں اس قسم کے اعتراضات سے کوئی دلچسپی نہیں مگر ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد نے اسی کتاب میں اپنی قابلیت کی جو ڈینگیں ماری ہیں اور اہل سنت پر جو ناروا حملے کیے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہ انہی کے منہ پر مار دیئے جائیں۔

اب ملّا انکشاف کی اس عبارت کے اصل مفہوم پر نظر ڈالیے اور آپ کے دل و دماغ کی خباثت ونجاست کا اندازہ کیجیے آپ کے نزدیک توہین نبوت کی حیثیت ایک معمولی سی خطا سے زیادہ کچھ نہیں ہزاروں کافروں کے بارے میں خطا کی طرح ہلکا سا سہل گناہ ہے اور اگر ان گلیر گستاخانِ نبوت دیوبندی ملّاؤں کو کافر کہہ دیا تو یہ توہینِ نبوت سے بڑھ کر بہت ہی بڑا گناہ ہوگا۔ دیکھ لیجیے کہ یہ نجاست کے کیڑے کس طرح توہینِ نبوت کی نجاست غلیظہ میں رینگ رہے ہیں۔ حالانکہ عظمتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تمام مسلمانوں

کی جان و مال قربان، تعظیم وتوقیرِ نبی اسلام کا اوّل بنیادی مسئلہ ہے اگر عظمتِ رسول باقی نہ رہی تو اسلام کی بنیاد و عمارت ہی ڈھ کر رہ جائے گی۔ ہارون رشید کے جواب میں سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا:

"یا امیر المومنین مابقاء الامة بعد شتم نبیها"

پھر فرمایا:" من شتم الانبیاء قتل "

(شفا شریف/قسم رابع/ باب اول/فصل فی الحجۃ فی ایجاب من سبہ او عابہ علیہ السلام/ص ۷۷ تحقیق: عبدہ علی کوشک/مطبع: جائزۃ دبیّ الدولیۃ، دبئ)

اے امیر المومنین! امت مسلمہ اسلام پر باقی ہی نہیں رہ سکتی اپنے نبی کی شان میں گستاخیوں کے بعد، جو بھی انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کرے قتل کر دیا جائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین وتوقیر ایسا دینی نا قابل معافی جرم ہے کہ رجوع توبہ کے بعد بھی اکثر ائمہ کے نزدیک توبہ قبول نہیں کی جاتی حاکم شرع کے نزدیک اس کی گردن اڑادی جاتی ہے۔ واہ رے ملّا انکشاف! اپنے وہابی مرتد بن جانے کو جائز قرار دینے کے لیے کیسی کیسی خباثت ونجاست کو قبول کیے ہوئے ہے اور نبوت کی توہین کو ایک معمولی ہلکی خطا گنوانے کے لیے پوری طاقت صرف کر رہا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔

ص ۵۶/ پر علامہ انکشاف نے یہ بتایا ہے کہ عُلما نے کفر کے فتوے ہمارے پیشواؤں پر دیئے ہیں۔

''چنانچہ خطیب بغدادی نے امام اعظم پر اور فلاں نے فلاں پر فتوے دیئے''

چوں کہ آگے قریب ہی ص ۵۸/ پر ملا انکشاف نے پھر ان ہی حضرات کی فہرست گنوائی ہے

اور کچھ تفصیل سے کام لیا ہے اس لیے فضول تکرار سے بچتے ہوئے ہم ان مسائل پر وہیں گفتگو کریں گے البتہ ص ۵۶/ سے ص ۵۷/ تک آپ کی اور باتوں کی طرف توجہ ضروری ہے۔

ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی لکھتے ہیں:

''کیا ان فتوے دینے والوں کے شاگردین معتقدین نے ان کے ان تکفیری فتوؤں کو دین و مذہب اور عقیدہ بنالیا اور تمام مسلمانوں کو دعوت دی کہ ان لوگوں کو کافر ماننا ضروری ہے جو ان کو کافر نہ مانے گا کافر ہو جائے گا''

ہاں ملاّ انکشاف! اگر آپ نے کچھ پڑھا بھی ہوگا تو آپ کا ارتداد، حق کو قبول نہیں کرنے دے گا ورنہ آپ کی حیثیت علمی دھونس جمانے والے جاہل سے زیادہ کچھ نہیں، تکفیری نزاکتوں سے آپ نابلد ہیں۔

جن فتوؤں میں گنجائش تھی کہ فتوے دینے والوں کے شاگرد، معتقد اُن فتوؤں کو دین و مذہب اور عقیدہ نہ بنائیں وہاں انہوں نے دلائل کے ساتھ اختلاف کیا اور جہاں دین و مذہب اور راسخ عقیدہ بنانا ضروری تھا انہوں نے پورے اتفاق و اتحاد کے ساتھ صفائی سے ایمان اور کفر و ارتداد کا حکم بیان فرمادیا کہ روز اوّل سے قیامت تک جو بھی اختلاف کرے گا اسلام سے خارج ہوجائے گا اور تمام مسلمانوں کو دعوت دی کہ اگر کافر نہ مانو گے تو خود کافر و جہنمی بن جاؤ گے۔

ان ہی عقائدِ راسخہ میں تعظیم و توقیر کا قرآنی حکمِ محکم ہے کہ صحابہ کرام، ائمۂ دین ان کے اصحاب و مشائخ، ان کے شاگرد، معتقد، مقلد تمام توہین نبوت کے کفر و ارتداد پر متفق ہیں۔ دیوبندی کفریات اسی توہین نبوت پر مبنی ہیں جن میں سرے سے تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ...... نہ کسی ایسی سبیل کی صورت ہے کہ دین و مذہب اور عقیدہ نہ بن سکے دیوبندیوں

کے یہ ایسے کفر وارتداد ہیں کہ جس جس کو یقینی علم ہو جائے اُن کا اِن اکابر دیوبند کو کافر ماننا ضروریاتِ دین سے ہے ورنہ خود کافر و جہنمی ہو جائے گا۔ آگے ملاّ انکشاف لکھتے ہیں:

''بلکہ ان فتوؤں کے خلاف علماء نے ان کے اقوال میں صحیح محمل نکالے اور ان کو مسلمان بزرگ و ولی مانا'' (انکشاف حق ص ۷۳)

التزامی طور پر صریح توہین نبوت پر محمل نکالنے کا الزام عُلما پر دھرنا مولوی خلیل احمد کا سراسر جھوٹ فریب اور اِفترا ہے یہ خباثتِ طبع دیوبندیوں کے حصّوں میں ہی آئی ہے۔ خالص کفری عبارات لکھنے والے چاروں دیوبندی اور ملاّ انکشاف سمیت پورا دیوبندی قبیلہ تو ان کفری عبارتوں کا صحیح محمل نہیں پیش کر سکا ملاّ انکشاف نے بڑھ بڑھ کر جو لکھنؤ، رامپور، بدایوں، گجرات وغیرہ کا ذکر کیا ہے کہیں کوئی تحریر صحیح محمل کی آپ کو اور دیوبندیوں کو تو میسر نہ ہو سکی تو خصم جن کا دعویٰ یہ ہے کہ دیوبندیوں کی یہ عبارتیں التزامی طور پر صریح کفریات سے بھری ہوئی ہیں جن میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں سوائے توبہ کے نجات کی کوئی صورت نہیں۔ ان سے ملاّ انکشاف کا یہ مطالبہ کہ وہ گھسیٹ تان کر کسی بھی محمل پر اتارے ان کفریات صریحہ کو ایمان و اسلام قرار دے اور ان گستاخ دیوبندیوں کو نہ صرف مسلمان بلکہ بزرگ ولی مانے صریح جہالت وحماقت ہے۔ پتھر کے کیڑوں اور گولر کے بھنگوں کا تو کوئی سُر ہوگا مگر ملاّ انکشاف ان سے بھی گرے ہوئے ایسی گا رہے ہیں کہ کوئی سُر ہی نہیں ملتا۔

آگے ص ۷۵/ پر آپ فرماتے ہیں کہ:

''ان لوگوں [عُلماے اہل سنت] نے یہ فارمولا مذکورہ علمائے دیوبند کے لئے بنالیا ہے کہ جو کوئی ان کے کافر و جہنمی ہونے میں شک اور تردد کرے وہ بھی کافر ہے'' (انکشاف ص ۷۴)

اور اس کے بعد آپ اپنی صفائی میں فرماتے ہیں:

''اور فقیر ان وعیدوں کی بنا پر جو کہ مسلمانوں کے کافر کہنے کی بنا پر احادیثِ صحیحہ میں آئی ہیں اپنے دین وایمان کے تحفظ اور یوم الحساب کے منازل کے خوف سے اور اپنے کو حسابِ عظیم سے بچانے کے لئے ان حضرات کو کافر وجہنمی کہنے سے کفِ لسان کرتا ہے اور اس کو ہی حق اور صحیح مانتا ہے اور اس بنا پر فقیر کو ان لوگوں نے کافر ومرتد ہونے کا گمان کیا ہے'' (ایضاً ص ۴۳،۴۷)

اہل سنت پر یہ کذب وبہتان ہے کہ وہ کسی ذاتی فارمولے کے تحت کسی کو کافر ومرتد بناتے پھرتے ہیں اہل سنت نے شریعتِ مطہرہ کے حکم کے مطابق ہی یہ کہا ہے کہ اکابرِ دیوبند اپنی صریح التزامی توہینِ نبوت کی وجہ سے کافر ومرتد بن گئے ہیں...... اب جو شخص بھی ان کے کفر وارتداد پر یقینی طور پر مطلع ہونے کے بعد ان کو مسلمان سمجھے گا، انہیں کافر ومرتد نہ مانے گا یا کفِ لسان کرے گا وہ بھی خارجِ اسلام ہوجائے گا...... ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب جنہیں یقینی طور پر اطلاع ہے وہ بھی اپنے کفِ لسان کی وجہ سے کافر ومرتد ہوچکے ہیں...... رہا آپ کا یہ قول کہ آپ نے ان حدیثوں کی بنیاد پر جو مسلمان کو کافر کہنے کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں کفِ لسان کرلیا ہے سرے سے لغو وباطل ہے...... یہاں کسی ایسے مسلمان کو جس نے صریح کفر وارتداد ہی نہیں کیا ہے اس کو کافر ومرتد کہنے کا سوال ہی قطعاً نہیں ہے بلکہ توہین وتحقیر نبوت و سَبُّ النَّبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کفر وارتداد کی وجہ سے کافر ومرتد ماننے کا سوال ہے جس پر قرآن حکیم، احادیثِ کریمہ اور اجماعِ امت کھلے طور پر دلالت کررہے ہیں اور یہ کسی شخص کا ذاتی نہیں بلکہ شریعتِ مطہرہ کا وہ فارمولہ ہے جو دیوبندیوں اور قادیانیوں پر صحیح صادق آتا ہے۔ جن میں ملاّ انکشاف بزعم خود اکبر علما مولوی خلیل احمد صاحب بھی شریک ہیں...... رہا ملاّ انکشاف کا اپنے

کفِ لسان کو تحفظ دین سمجھنا تو یہ شیطانی فریب ہے۔ ایمان کو ایمان اور کفر کو کفر سمجھنا اور ماننا ہی دینی تحفظ ہے اور یہی قرآن حکیم، احادیثِ کریمہ اور ائمہ دین کی تعلیم ہے......رہے اس پر دلائل تو ان شاء المولیٰ تعالیٰ ہم ان ہی مقامات پر جہاں دُوہرا کر ملاّ انکشاف نے ''انکشافِ حق'' میں دلائل دیئے ہیں یہ دکھائیں گے کہ یہیں ہمارے دلائل موجود ہیں۔

ملاّ انکشاف کے معرکہ خیز توہمات

یہاں ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی دانست کے وہ بلند ترین مباحث پیش کیے ہیں جن کے متعلق آپ کا وہم ہے کہ ان کا کوئی جواب ہی نہیں ہوسکتا آپ ص ۵۸/ کی آخری سطر سے ص ۵۹/ تک لکھتے ہیں:

''اب سوال یہ ہے کہ یہ فارمولا خاص علماء دیوبند کے لئے ہے یا ہر وہ شخص جس پر کسی عالم نے حکمِ کفر دیدیا ہو اس کیلئے بھی ہے۔ ہم پہلے بھی بتا چکے اور پھر بتاتے ہیں کہ امتِ مرحومہ کی کثیر تعداد بزرگوں کی ایسی گزر چکی ہے جن پر ان کے زمانہ کے علماء نے کفر کے فتوے لگائے مگر امتِ مسلمہ نے نہ ان کو کافر مانا اور نہ ان فتوؤں کو قابلِ عمل قرار دیا گیا۔ وہ علماء فاضل بریلوی سے علم میں عمل میں تحقیق میں کم تھے یا وہ علمائے اہل سنت کے نزدیک معتبر و مستند نہ تھے؟'' (ایضاً ص ۴۷)

آپ نے اپنی اس طویل تحریر میں جو منطق جھاڑی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

پچھلے بہت سے بڑے بڑے عُلماے اہل سنت نے بزرگوں اور عالموں پر کفر کے فتوے لگائے مگر یہ فتوے امت میں غیر مقبول و نا قابلِ عمل ٹھہرے......لہٰذا اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے فتوے عُلماے دیوبند کے کفر و ارتداد کے متعلق بھی غیر مقبول و نا قابلِ

عمل ہونا چاہیے......آخر اعلیٰ حضرت ان علما کے برابر تو نہیں تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ دین اگر ایسے ہی ملاؤں کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو ڈھا کر ہی رکھ دیں جنہیں یہ بھی تمیز نہیں کہ

کون سا فتویٰ کس بات پر قبول کیا جاتا ہے کہ اس میں اختلاف کی گنجائش نہیں ہوتی۔

اور کس فتوے کو کس بات پر قبول نہیں کیا جاتا کہ جس میں اختلاف کی کوئی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

معلوم نہیں ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے کیا پڑھا ہے اور کہاں پڑھا ہے جو تمام احکام کو ایک ہی نظر سے دیکھ لیا ہے اور اپنے کفِ لسان کو صحیح قرار دینے کے لیے گھسیٹ تان کر ایسے جاہلانہ اصول اور مثالیں بیان کر رہے ہیں جن سے دیوبندی کفریات اور آپ کے کفِ لسان کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔

چلیے ذرا ملّا انکشاف کی اصل پر ہی گفتگو ہو جائے۔ کئی بزرگوں پر حکم کفر کے اسباب الگ الگ......امام اعظم پر حکم کفر کا سبب الگ......دیوبندیوں اور قادیانیوں پر حکم کفر کے اسباب الگ الگ......اور وہ تمام اسباب بہر حال مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک توہین نبوت کی اصل پر ایک ہیں۔

اب کوئی اس عقل کے مارے مولوی خلیل احمد صاحب سے پوچھے کہ جب توہین نبوت پر وہ بزرگ اور امام اعظم چھوڑ دیئے گئے تو خود آپ نے اور آپ کے دیوبندی ملاؤں نے قادیانیوں کے کفر کو کیوں تھام رکھا ہے؟ انھیں بھی اسی اصل پر کیوں نہیں چھوڑ کر پکّا مسلمان بلکہ ولی ماننے کا آپ نے حکم دیا؟......اگر آپ کی اصل میں کچھ لچک تھی کہ قادیانی حکم کفر سے نہیں چھوٹ سکتے تو دیوبندی مرتد کہاں سے چھوٹ سکتے ہیں؟......دیکھا ملا جی

آپ نے! کہ آپ کی اس اصل میں کیا خرابی ہے۔

آگے ملّا انکشاف نے اس سلسلہ میں اپنی خباثتِ دل و دماغ کا جو اظہار کیا ہے اسے دیکھ لیجیے لکھتے ہیں۔

"جاننا چاہیئے کہ ان علماء مکفرین نے بھی اکثر اپنے فتوے کفر کی بنیاد تنقیص وتوہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی قرار دے کر حکم کفر لگایا پھر بھی مسلمانوں میں نہ وہ فتوے مقبول نہ ان پر عمل کیا گیا" (ایضاً)

یہاں یہ خیال رکھیے کہ اکثر عُلماے دیوبند پر کفر وارتداد کے فتوے اسی لیے دیئے گئے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین و تنقیص کی ہیں منہ بھر کر گالیاں دی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص ایسا جرم ہے جو اور دوسرے کفر وارتداد سے زیادہ سخت ومہلک ہے۔ اس لیے اس ملّا انکشاف نے دیوبندی مرتد کی صفائی و بے گناہی کے لیے یہ تمہید باندھی کہ تنقیص وتوہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے جب پچھلے معتمد عُلماے اہل سنت میں قابل عمل نہ ہوے تو عُلماے دیوبند نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین اور گستاخیاں کی ہیں اور ان پر کفر وارتداد کا حکم لگایا ہے آج کیسے مقبول و قابلِ عمل ہوسکتا ہے۔ یہ ہے ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی انتہائی خباثت ونجاستِ طبع کہ آپ کس کس طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توہین و تنقیص، گستاخیوں اور گالیوں کو روا رکھنے پر پوری قابلیت وطاقت صرف کررہے ہیں اور یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ پچھلے زمانہ سے اب تک عوام میں نہیں بلکہ معتمد عُلما وفقہا وائمہ میں توہین و تنقیص نبوت کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین اور گستاخیوں کو معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کردینا مجرموں کو چھوڑ دینا ان سے بے پرواہ

رہنا اگران کے خلاف فتوے دیئے گئے ہوں تو انھیں رد کر کے نا قابل عمل ٹھہرانا عُلماے اہلِ سنّت میں عام تھا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ یہ دیوبندی کفریات کی حمایت کا نتیجہ ہے جس نے مولوی خلیل احمد کو کفر وارتداد کی نجاست میں ملوث کر کے جہنم تک پہنچا دیا ہے۔

یہیں یہ بھی دیکھ لیجیے کہ ہزار بہانے سہی مگر مولوی خلیل احمد بدایونی کو اپنے دیوبندی اکابر کی توہین رسول کا پورا پورا اعتراف ہے لیکن اس اُعْجُوبَۂ روزگار ملّا انکشاف پر یہ الزام برقرار رہے گا کہ جب توہین نبوت کی بڑے بڑے معتمد عُلماے اہلِ سنت کے نزدیک کوئی وقعت نہیں تو خود تو نے قادیانیوں پر کیسے کفر وارتداد توہین نبوت کا جرم برقرار رکھا ہے۔

ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنے ناپاک مقصد کے لیے اسی ص ۵۸ر سے جو مثالیں شروع کی ہیں انھیں بھی ملاحظہ فرمائیں، یہاں ہم یہ واضح کر دیں کہ ہم صرف ان ہی مسائل پر گفتگو کریں گے جن کی تفصیل مولوی خلیل احمد صاحب نے خود بیان کی ہے......رہیں مبہم مثالیں تو ان کے جواب ہی کی ضرورت نہیں نہ ان میں ہم وقت ضائع کر کے ملّا انکشاف کے لیے بہانوں کا کوئی موقع فراہم کریں گے۔

۱:۔ ملّا انکشاف کی مثال ۱ کا خلاصہ یہ ہے خطیب بغدادی نے جو ایک بڑے محدث ہیں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول پر کہ: نبی کو میرا اِتباع کرنا چاہیے۔آپ پر کفر کا فتویٰ دے دیا۔

ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے خود ہی اس کی وجہ بھی بتائی ہے کہ خطیب بغدادی نے امام اعظم کے اس جملہ میں لفظ بـنـی (ب ن ی) کو لفظ نبی (ن ب ی) سمجھ لیا اور کسی امتی کا نبی کو یہ کہنا کہ ’’میری اِتباع کرنا چاہیے‘‘ کفر ہے...... چنانچہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلدین نے خطیب بغدادی کا رد کیا کہ انہوں نے بـنـی (ب ن ی) کو

نبی (ن ب ی) سمجھ کر کفر کا فتویٰ دیا ہے......اور یہ غلط ہے اس لیے کہ امام اعظم نے ان محدث راوی کو اِتباع کرنے کے لیے کہا ہے جو آپ کے زمانہ میں تھے......اور ان کا نام بنی (ب ن ی) تھا۔

ملاّ انکشاف اکبر جہلاے دیوبند اس واقعہ کو اپنے کفِ لسان کی تائید سمجھ کر لکھتے ہیں:

''غور کیجیے توہین کا الزام دے کر ہی کافر کہا گیا تھا'' (انکشاف ص ۷۵)

جی ہاں لوگ آپ کے غور وخوض کو اچھی طرح دیکھ رہے ہیں کہ کتنا گہرا اور وسیع یا تنگ ہے آپ کو اپنے غور وفکر کا عیب کہاں دکھائی دے گا آپ اپنی علمی گہرائی دیکھیے آپ خود ہی بنی (ب ن ی) کو نبی (ن ب ی) سمجھ کر فتویٰ دینے کی غلطی کو بیان بھی کر رہے ہیں اور دوسری جگہ وہیں یہ کہہ کر کہ...... ''توہین کا الزام دے کر ہی کافر کہا گیا تھا'' ......لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے توہین نبوت کا جو الزام رکھا تھا اس الزام کو برقرار رکھتے ہوئے امام اعظم کے شاگردوں نے امام اعظم کو توہین نبوت سے بری ثابت کیا ہے۔ یہ ہے ملاّ انکشاف کا سراسر عوام کو فریب اور دھوکا دینا تاکہ عوام ان کے کفِ لسان کو جائز سمجھیں یہ ہے آپ کے غور وخوض کی دعوت اور اس پر کفِ لسان کا گھمنڈ۔

اب اس عقل کے مارے بدھو اہل دیوبند کے اکبر عُلما کو کون سمجھائے کہ جب لفظ نبی (ن ب ی) ہی باقی نہ رہا بلکہ وہ ایک محدث راوی کا نام بنی (ب ن ی) نکلا تو امام اعظم کی صفائی کی صورت تو صاف یہ نکلی کہ اس میں سرے سے توہین نبوت ہی نہیں ہے نہ امام اعظم پر توہین نبوت کا فتویٰ لگ سکتا ہے پھر ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد اس کو توہین نبوت برقرار رکھ کر کیسے دیوبندیوں کی صفائی کر سکتے ہیں جن کی توہین نبوت والی عبارتوں میں الٹ پھیر کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ چلیے ملاّ انکشاف کو ان کے گھر تک ہی پہنچا دیں

مولوی قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس والی عبارت کو لے لیجیے۔

''بلکہ بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا'' (تحذیر الناس ص ۴۱ مطبع: مکتبہ تھانوی دیوبند)

ملّا انکشاف اپنی پوری صلاحیت و طاقت سمیت مولوی قاسم نانوتوی کی اس معروف عبارت کے جس لفظ کو چاہیں ہٹا کر حسب خواہش اپنا لفظ داخل کریں پھر دیکھیں کہ اس میں سمانے کی گنجائش ہے یا نہیں؟...... کیا ملّا انکشاف کے نزدیک یا دیوبندی تاویلات میں مولوی قاسم نانوتوی نے ''کوئی نبی'' (ن ب ی) کی بجائے ''کوئی بنی (ب ن ی) پیدا ہو جائے'' کہا تھا؟...... اور علماے اہلِ سنت نے بنی (ب ن ی) کو نبی (ن ب ی) بتا کر کفر کا فتویٰ دے دیا...... کیا ملّا انکشاف لفظ ''بنی'' (ب ن ی) کو نانوتوی کی عبارت میں داخل کر سکتے ہیں؟۔

جب خطیب بغدادی کی سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں الفاظ کی غلط فہمی جیسی کوئی مثال دیوبندیوں کی کفریہ توہینی عبارتوں میں نہیں تو امام اعظم پر دیوبندی مرتد ملاؤں کو قیاس کرنا اور اس سلسلہ میں خطیب بغدادی پر اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو اور امام اعظم کے شاگردوں پر اپنے آپ کو قیاس کرنا ملت اسلامیہ کو کتنا بڑا فریب اور دھوکا دینا ہے کہ لوگ ملّا انکشاف کے جھوٹے کفِ لسان پر اس کو بہت بڑی دلیل سمجھیں۔

۲ :۔ ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ پر تکفیر کا بھی ذکر کیا ہے آپ علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ''شرح شفاء'' سے تکفیر کی جو وجہ بیان کرتے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔

''اور لکھا کہ اس گروہ کا سردار شیخ اکبر اپنے کو کہلاتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ میں

سونے کی اینٹ ہوں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم چاندی کی اینٹ ہیں اور یہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فیض پاتے ہیں'' (ایضاً ص ۷۵)

اس کے بعد ہی ملاّ انکشاف خاص طور پر غور کی دعوت دیتے ہیں۔

''غور کیجئے حضرت شیخ اکبر کو بھی توہین و تنقیص کا الزام دے کر کافر و مرتد بتایا گیا محققین علماء نے ان کے اس فتوے کو ظاہر بینی اور کم فہم پر محمول کر کے ترک کر دیا اور امتِ مرحومہ نے نہ اس فتوے کو قبول کیا نہ عمل کیا'' (انکشاف ص ۷۶)

جی ہاں غور ہی نہیں بلکہ ملاّ انکشاف کی طرح فیصلہ بھی کر لیجیے کہ جس طرح حضرت شیخ اکبر سے توہینِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کفر سرزد ہوا اسی طرح دیوبندیوں سے بھی واقع ہوا جس کی وجہ سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے کفر کا فتویٰ دیا مگر عُلماے محققین خصوصاً ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد نے آخری عمر میں محقق اکبر بن کر بڑھاپے کی جدید تحقیق سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے اس فتوے کو ان کی ظاہر بینی اور کم فہمی پر محمول کر کے ترک کر دیا اور تمام دیوبندیوں نے اسے قبول نہ کیا نہ اس پر عمل کیا تو جس طرح شیخ اکبر کے کفر کا انکار کرنے والے محققین کی تکفیر نہیں کی گئی بلکہ مسلمان سمجھا گیا تو ملاّ انکشاف محقق دیوبند مولوی خلیل احمد کی تکفیر کیسے کی جا سکتی ہے جنھوں نے اب آخری عمر میں دیوبندیوں کی تکفیر سے توبہ کر کے کفِ لسان کر لیا ہے۔

یہ ہے ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی خباثتِ طبع کی انتہا کہ بارگاہِ رسالت میں دیوبندیوں کی گستاخیوں، توہینوں، گالیوں کو جائز قرار دینے کے لیے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ پر توہینِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہتان جڑ دیا اور عُلما پر بھی اتہام دھر دیا کہ انھوں نے حضرت شیخ اکبر کے اتنے بڑے جرم کو الفاظ کے باطنی معنی پر

محمول کر کے چھوڑ دیا۔

اور وہ باطنی معنی کیا ہیں وہ بطن در بطن منتقل ہو کر ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب ہی کے بطن میں آ کر ایسے قرار پا گئے کہ ضرب پر ضرب پڑنے کے باوجود بطن سے باہر نہ آ سکے آپ کے انکشاف حق کی گود اس معنی کے وجود سے خالی رہ گئی۔

اور جب آپ کے نزدیک ان عُلما نے جنہوں نے تحقیق کر کے حضرت شیخ اکبر کے کفر کا رد کیا ہے باطنی معنی کو ظاہر نہیں کیا تو محقق اکبر ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب اکابر دیوبند کے کفریات کے باطنی معنی کو کیسے ظاہر کرتے اور ہونا بھی چاہیے کہ آپ فرقۂ باطینہ کے گہرے امین ہیں۔

اے ملّا انکشاف! جب آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت شیخ اکبر کی عبارت میں باطنی معنی ہیں تو انھیں نکال کر دکھاتے اسی طرح دیوبندیوں کے کفریہ اقوال میں کون سے باطنی معنی ہیں انہیں کھول کر سامنے رکھتے پھر بتاتے کہ ان میں یہ مماثلت ہے جس طرح شیخ اکبر کو کسی باطنی معنی پر چھوڑ دیا گیا ہے اسی طرح باطنی معنی پر اکابر دیوبند کو چھوڑ دیا جائے تو دنیا دیکھ لیتی کہ آپ کفِ لسان کے کتنے بڑے محقق ہیں اور آپ کی اس نام نہاد تحقیق کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس مقام پر ہم مسلمانوں سے عرض کریں گے کہ وہ ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی گمراہ گری سے ہوشیار رہیں اپنے معتمد و مقتدا عُلما کا دامن مضبوطی سے تھام رکھیں ایسے الفاظ اور عبارتیں جو بزرگانِ دین کی کتابوں میں ناقابل تاویل پائی جاتی ہیں انھیں الحاق قرار دیا جائے گا اس لیے کہ دشمنانِ دین نے اسلام اور بزرگانِ اسلام سے بدظن کرنے کے لیے اس قسم کی عبارتیں بڑھائی ہیں یا ان میں ہیر پھیر کیا ہے اور جب کہ ابتدائی زمانہ میں یہ کتابیں یوروپ میں بکثرت چھپی ہیں یا اسلامی سلطنتوں میں عیسائی اور یہودی

ماہرین کے انتظام میں چھاپی گئی ہیں ان دشمنانِ دین کو الحاق وتبدیلی کے خوب مواقع حاصل ہوئے ہیں ان میں شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حضرت علامہ محمد علاء الدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ ''درمختار'' میں فرماتے ہیں:

”نعم فيه كلمات تباين الشريعة و تكلف بعض المتصلفين لارجاعها الى الشرع لكنا تيقنا ان بعض اليهود افتراها علىٰ الشيخ قدس سره فيجب الاحتياط بترك المطالعة تلك الكلمات“

(الدرالمختار ج٦ص ٢٨٨،مطلب :فی حال الشیخ الاکبر سیدی محی الدین بن عربی)

یعنی اس میں ایسے کلمات ہیں جو شریعت کے متباین وخلاف ہیں اور بعض متصلفین نے ان کلمات کو شرع کی طرف لوٹانے میں تکلف کیا ہے لیکن ہم یقین حاصل کر چکے ہیں کہ بعض یہود نے ان کلمات سے شیخ قدس سرہ پر بہتان باندھا ہے پس اس طرح احتیاط واجب ہے کہ ان کلمات کا مطالعہ ترک کردیا جائے''

علامہ حصکفی دنیائے اسلام کے وہ عالم جلیل ومتقدا ہیں جنہیں پورا دیوبند معتمد ومستند تسلیم کرتا ہے، اکبر علمائے دیوبند ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی جو علامہ حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگردوں کے شاگردوں کی شاگردی کا دعویٰ کرنے والوں کی دروں کی خاک چاٹ چاٹ کر بھی بدھو کے بدھو رہے ان کی گمراہ گری بھلا کب حضرت علامہ موصوف کے مقابلہ میں قابل التفات ہوسکتی ہے۔

شاید ملاّ انکشاف گھگیائیں کہ جس طرح حضرت شیخ اکبر کی کتابوں میں الحاق اور الٹ پھیر کو تسلیم کرکے ان پر کفر کا حکم نہیں مانا گیا ہے ایسے ہی ہمارے دیوبندی پیشواؤں کی

کتابوں میں بھی الحاق وغیرہ فرض کر کے انھیں چھوڑ دیجیے انہیں کفر وارتداد کے حکم سے نجات دلا دیجیے تو ہم عرض کریں گے کہ وہاں حضرت شیخ اکبر کی ان عبارتوں میں نسبت کی تصدیق کے لیے کوئی صورت ہی باقی نہیں رہی تھی مگر یہاں مصیبت تو یہ ہے کہ خود صاحب کتاب دیوبندی اکابر نے اپنی کفریہ عبارتوں کا اقرار کیا ہے اور ان ہی عبارتوں کو **علی حالہا** برقرار رکھ کر ان کے حامی ان کی زندگی سے اب تک ان کفریہ اقوال پر مناظرے کرتے چلے آئے ہیں اس صورت میں الحاق وتبدیلی کی سرے سے قطعاً کوئی گنجائش نہیں اور شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ پر دیوبندی گستاخوں کو قیاس کرنا لغو وجہالت ہے۔

اسی نمبر میں ص ۶۰؍ پر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے کچھ پھلجھڑیاں چھوڑی ہیں، عرض ہے کہ

بیشک حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ان کی تکفیر کو دین ومذہب کا عقیدہ بنا کر نہیں پیش کیا جاسکتا...... نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو نہ مانے وہ کافر ہے اس لیے کہ وہاں نسبت ہی میں احتمالات ہیں...... اور جن علما نے عبارتوں پر فتویٰ دیا ہے، عبارتوں کے وجود کی بنیاد پر وہ معذور ہیں ان پر کوئی الزام نہیں...... اور جہاں جہاں نسبت میں احتمال...... یا عبارتوں میں تاویل...... یا توبہ کی صورت ہوگی...... وہاں نہ عقیدہ بنایا جائے گا...... نہ ان لوگوں کو جو نہ مانیں...... کافر کہا جائے گا۔

مگر دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں میں نہ نسبت کا احتمال ہے...... نہ تاویل بعید تک چلتی ہے...... نہ توبہ پائی جاتی ہے...... اس صورت میں ان دیوبندیوں کی تکفیر یقیناً دین ومذہب کا عقیدہ قرار پائے گا...... اور شرعاً یہ حکم صحیح عائد ہوتا ہے کہ اکابر دیوبند کے توہینی کفر وارتداد پر یقینی طور پر مطلع ہونے کے بعد جو تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے...... اگر چہ ایک ہی معتمد عالم نے

فتویٰ دیا ہو......حالاں کہ اکابر دیو بند کی تکفیر اِبتدا سے اب تک ہزاروں عُلما نے کی ہے۔

رہی تکفیر کی خطرناکیاں تو بحمدہ تبارک وتعالیٰ عُلماے اہل سنت اِن ملا انکشاف مولوی خلیل احمد اور پورے دیو بندی کنبے سے بدرجہا بہتر سمجھے ہیں اس طرح کے ٹسوے مولوی خلیل احمد صاحب کے کف لسان پر شاید دیو بندیوں کے نزدیک دلیل بن جائیں مگر دین و مذہب کو ان سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

ص ۶۰ / سے ص ۶۲ / تک نمبر ۳ ۴ ۵ ۷ ۸ میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے عبارتوں کو نقل کیے بغیر یہ تصور دینے کی کوشش کی ہے کہ توہین رسالت کی پہلے زمانہ ہی سے کوئی اہمیت نہ رہی کفر کا فتویٰ دے دینا عام بات تھی اور وہ توہین رسالت پر کفر کے فتویٰ کوئی نہ کوئی وجہ پیدا کر کے مانے نہیں گئے اسی طرح دیو بندی گستاخوں پر کفر کے فتویٰ بھی نہیں مانے جاسکتے۔

ملا انکشاف کی طبعی خباثت جو توہین رسالت کو معمولی بات قرار دے کر دنیا کے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سب سے اعلیٰ مقام کو گھٹا کر توہین وتحقیر کی جو راہ کھولنا چاہتی ہے اس کا تو اس بدنصیب سے شکوہ ہی فضول ہے مولوی خلیل احمد بدایونی نے خود اپنی اور اپنے چہیتے پیشوا گستاخ اکابر دیو بند کی جھوٹی عزت وآبرو بچانے کے لیے انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عزت وآبرو سے جو کھیلا ہے اس کی اس مسلوبِ الایمان سے شکایت ہی بیکار ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو اتنی توفیق نہ ہوئی کہ وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں ان توہینی کفریہ عبارتوں کو نقل کرتے ان پر جو کفر کے فتوے دیئے گئے ہیں انھیں بیان کرتے پھر جن اسباب پر وہ فتوے نہیں مانے گئے انھیں تحریر کرتے پھر وہی اسباب

دیوبندیوں کی ان توہینی عبارتوں میں نکال کر حکمِ کفر نہ لگنے کو ثابت کرتے جب یہ سب کچھ نہیں تو ان کا دعویٰ ہی باطل ہے۔

ہاں مسلمانوں کو ملاّ انکشاف کی مکاری اور فریب سے ہوشیار رکھنے کے لیے ہم یہ ضرور عرض کریں گے کہ ناظرین ص ۶۰ ر سے آگے تک ان نمبروں کی وہ عبارتیں دیکھ لیں جو پکار کر کہہ رہی ہیں کہ صرف دھوکا دینے کے لیے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے انہیں ان نمبروں میں لکھ ماری ہیں ص ۶۰ ر نمبر ۳ میں آپ کی وہ عبارت دیکھیے جس کا مفہوم یہ ہے۔

''امام قاضی عیاض اور آپ کی اتباع میں بعض اور حضرات نے بھی حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بد مذہب اور گمراہ کہا'' (انکشاف ص ۶۷)

یہ تو نہ پوچھیے کہ ملا جی آپ نے اس گمرہی و بد مذہبی کو کیوں نہیں بیان کیا۔ اور اس کی صفائی عُلما نے کیا کی اس کو کیوں ہضم کر گئے۔ ہاں ''مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری'' کو یاد دلا کر یہ ضرور دریافت کر لیجیے کہ:

اے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب! دیوبندیوں کی بدترین توہینِ رسالت پر تو کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے اس کفر و ارتداد کو اٹھانے کے لیے آپ کی بد مذہبی و گمرہی کی دلیل کہاں کام دے گی؟...... دونوں کی علت ایک کہاں ہو سکے گی؟...... یہ کیسا مکر و فریب ہے کہ دیوبندیوں کے کفر و ارتداد کو اٹھانے کے لیے اسے گمرہی و بد مذہبی پر قیاس کیا جائے ...... کیا اسی قابلیت پر اکبر عُلما بننے اور کفِ لسان کرنے کا شوق چرّایا تھا...... کیا آپ نے اسی کتاب میں گمراہوں کو مسلمان نہیں مانا ہے؟...... پھر مسلمان پر کافر کو قیاس کرنا آپ کی کافرانہ جہالت ہی تو ہوگی۔

یہی حال نمبر ۲ ص ۶۱ ر پر آخری سطر سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثال پیش کر

نے کا ہے، آپ لکھتے ہیں:

''امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر الزام بدمذہبی اور گمراہی لگایا اور طرح طرح کے فتنے اٹھائے اور آپ کو بدنام کرنے کی ناکام کوششیں کیں'' (ایضاً ص ۷۸)

وہ بدمذہبی اور گمراہی کیا تھی اور اس کی کیا صفائی کی گئی اس کو تو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بیان نہیں کر سکے نہ اس سے اب ہمیں کوئی غرض۔ البتہ یہاں بھی ملّا انکشاف کا وہی مکروفریب دیکھ لیجیے کہ بدمذہبی و گمراہی کے الزام کو دیوبندیوں کے کفروارتداد کے مقابلہ میں پیش کیا گیا ہے تاکہ لوگ دھوکا کھا کر امام بخاری کی طرح دیوبندی گستاخ کافروں مرتدوں کو مسلمان بلکہ مسلمانوں کے پیشوا سمجھنا شروع کر دیں اور جن اکابر عُلماے اہل سنت نے دیوبندی گستاخوں پر کفروارتداد کا فتویٰ دیا ہے انہیں فتنہ پھیلانے والے بدنام کرنے والے یقین کر لیں۔ یہ آپ کی علمیت ہے یا سراسر کیدوفریب؟ یہاں بھی آپ نے اپنی ہی اصل پر مسلمان پر کافر کو قیاس کیا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم

ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی اس صفائی سے کیا عُلماے دیوبند مطمئن ہیں؟۔ اور اسی کتاب میں اس قسم کی ایک نہیں بکثرت جہالتیں بنام علم وفن دکھائی ہیں، ان کو دیکھتے سمجھتے ہوئے بھی کیا ان کو اعلمِ عُلماے دیوبند اور اپنا پیشوا بنانے کے لیے یا کم از کم اہلِ علم میں جگہ دینے کے لیے تیار ہیں؟ اس سے بھی زیادہ پُرفریب اور حماقت انگیز بیان ص ۶۲/۸ میں ملاحظہ فرمائیں، ملا انکشاف لکھتے ہیں:

''امام احمد بن حنبل مجتہد مطلق کے ساتھ ایک کلمۂ حق کہہ دینے پر کیا کیا شور وغوغا اور فتنے اٹھے آپ کی ایذارسانی میں کون سی کمی کی گئی۔ مشہور اور معروف واقعہ ہے'' (ایضاً)

ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد نے اس قول حق کو نقل نہیں کیا اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ میرے منہ پر پڑنے والا ہے جیسے بھی ہو ملّا انکشاف کو اپنی ہانک کر لوگوں کو فریب دینا تھا۔ سیّدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کلمۂ حق کہا وہ یوں ہے۔

''قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس کی صفت ہے مخلوق نہیں ہے''

اسی قول حق پر معتزلیوں نے آپ کے خلاف فتنہ پیدا کیا اور آپ کو ایذائیں پہنچائیں ایک مومن امام موصوف کے قول کو کلمۂ حق ہی کہے گا مگر ایک بے ایمان، توہین رسالت اور کفر و ارتداد کا حامی دماغ میں یہ ضرور نجاست رکھے گا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی ہی توہین ہے جیسے مولوی اشرف علی تھانوی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تحقیر کی ہے اور وہ مسلوب الایمان مولوی اشرف علی تھانوی کی توہین کو ایسا ہی قرار دے گا جیسے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے قولِ مذکور کو حق تسلیم کر لیا گیا ہے، ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے اس عقیدہ کو اچھی طرح یاد رکھیے جو انہوں نے اسی کتاب میں بیان کیا ہے کہ

''اس سے قبل بڑے بڑے ائمہ و علماء پر توہین رسالت ہی کی بنیاد پر کفر کے فتوے دیئے گئے اور وہ نہیں مانے گئے لہٰذا مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ اکابر دیوبند پر جو توہین رسالت کی وجہ سے کفر کے فتوے دیئے گئے ہیں وہ بھی نہیں مانے جائیں گے''

یعنی دیوبندیوں کی توہین و تحقیر رسالت ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کو بھی تسلیم ہے۔ ناظرین خود اندازہ لگالیں کہ یہ شخص دیوبندی گستاخوں کی حمایت میں کتنا اندھا ہو گیا ہے کہ ان کی نجس و خبیث توہین و تحقیر اور اپنی ناپاک کفری حمایت کو سیدنا امام احمد بن

حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ ایمانی کلمات کی طرح حق قرار دے رہا ہے۔ یہ شخص اپنے کفِ لسان کی ہٹ دھرمی پر یہ تمیز بھی کھو بیٹھا ہے کہ میں حق صریح کو باطل اور باطل کو حق، ایمان کو کفر اور کفر کو ایمان بک رہا ہوں۔ پھر اس پر مزید حماقت دیکھیے، آپ اس اپنی کفری حمایت کو حق بتلا کر یہ بھی کہہ گئے کہ:

"جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبختوں نے نہیں چھوڑا تو میری کیا حقیقت" (ایضاً ص ۷۹)

یعنی توہین وتحقیر رسالت کی میں جو حمایت واشاعت کر رہا ہوں وہ میرا (ملا انکشاف مولوی خلیل احمد کا) ایسا ایمانی فعل ہے کہ جس پر انگلی تک نہیں اٹھائی جاسکتی۔ مگر جب لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صمدیت اور قدوسیت اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معصومیت اور پاکیزگی پر حملے کیے تو میری توہینی کفر کی حمایت پر اگر مجھ کو برا بھلا کہیں تو کوئی تعجب نہیں، یہ ہے ملّا انکشاف کی نجس وخبیث توہین وتحقیر کی حمایت جسے آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں حق قرار دے کر یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اواس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملے ناجائز ہیں اسی طرح میری توہین رسالت کی حمایت کو برا کہنا بھی ناجائز ہے۔ لا حول و لا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم

۵ :۔ پر بھی تھوڑی گفتگو سُن لیجیے۔ اس نمبر میں مولوی خلیل احمد صاحب حضرت منصور علیہ الرحمہ کے قول "انا الحق" کو پیش کر کے علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مطلب کا ذکر کیا ہے مگر وہ مطلب کیا ہے اس کو بیان نہیں کر سکے۔

چوں کہ حضرت منصور کے قول" انا الحق " کی تاویل ممکن تھی اس لیے تاویل کرنے والوں پر الزام عائد نہ ہوا......اور جو حکم کفر دینے والے قول موجود سے شریعتِ مطہرہ

کی عظمت وحرمت کے تحفظ کی نیت رکھتے تھے ان پر کوئی دینی و دینوی محاسبہ نہیں۔

مگر دیوبندیوں کے وہ اقوال جن پر کفر وارتداد کا حکم دیا گیا ہے ان میں تو سرے سے کسی بھی تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ کفر بکنے والوں سے لے کر آج تک مولوی خلیل احمد سمیت ان کے سارے حمایتی کوئی ایسی تاویل نہ پیش کر سکے جو حکم کفر وارتداد کو اٹھا دے بلکہ جوش حمایت میں الٹی سیدھی تاویل کر کے الٹا ان دیوبندی اکابرین کو کفر وارتداد میں دھنسا کر رکھ دیا ہے حضرت منصور رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول ''**انا الحق**'' کے بارے میں عُلما و مشائخ میں یہ تاویل مشہور ہے کہ آپ کی کیفیت شجرِ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرح تھی ہم چاہتے ہیں کہ شیخ باطن ملاّ انکشاف کے مزاج کے مطابق اس پر تھوڑی سی گفتگو کر لیں۔

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک درخت سے یہ آواز سنی تھی ﴿**یٰموسیٰ انی انا اللہ رَبُّ العلمین**﴾ [سورہ قصص:۳۰] اے موسیٰ! بے شک میں اللہ رب العالمین ہوں۔

حالاں کہ وہ درخت خدا تھا نہ یہ اس کا قول تھا اسی کیفیت کو حضرت منصور علیہ الرحمہ کے لیے تاویل میں تسلیم کر کے آپ کو مومن کامل اللہ کا ولی مانا گیا ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے جو حضرت منصور کی دُہائی دی ہے ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ اس مثال کی علت کی بنیاد پر کیا دیوبندی گستاخوں کے توہینی اقوال کو بھی آپ ایسے ہی شمار کرتے ہیں کہ یہ توہین وتحقیر دیوبندی اکابر نے نہیں کی بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس میں نازل فرما کر اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین وتنقیص کو جائز کر دیا قرآن حکیم نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر فرض کی تھی اور ختم نبوت کے عقیدہ کو جو بیان فرمایا تھا سب حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس نے منسوخ کر دیا پھر لوگ اس باطنی تاویل کو سمجھ نہیں رہے تھے۔

ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد نے آخری عمر میں انکشاف حق لکھ کر ایسی مثالوں سے سمجھا دیا جن میں اول زمانہ ہی سے توہین رسالت کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی تھی اگر توہین رسالت پر فتوے دیئے بھی گئے تو انہیں نہیں مانا گیا یہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد کی اپنے کف لسان کے لیے دیوبندیوں کی صفائی کہ اپنے ساتھ اپنے ان دیوبندی پیشواؤں کی بھی حجامت (تحلیق) کرڈالی۔

اور اگر مولوی خلیل احمد صاحب اب شجر موسیٰ علیہ السلام کی یہ تاویل منظور کرنے کو تیار نہیں تو اپنی کوئی دوسری تاویل پیش کریں اور دیوبندی گستاخوں پر اس کی علت کو چسپاں کریں پھر دیکھیں کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

اگر خلیل احمد صاحب بدایونی کا کچھ بھی شعور بیدار ہوا ہو تو وہ سمجھ لیں کہ دیوبندی گستاخوں کے قطعی کفر وارتداد پر ان کا باطل کف لسان کسی مثال کسی تاویل پر انھیں حماقت جہالت اور کفر سے نہیں بچاسکے گا۔ رہا آپ کا بار بار یہ کہنا کہ پیروں مریدوں کا اِتباع نہیں اور یہاں پھر اسی کو دُوہرانا تو عرض ہے کہ آپ سے کس نے کہا کہ آپ ضرور اِتباع کیجیے۔ آپ کے پیر ومرشد نے یقیناً ان دیوبندیوں کو صحیح کافر ومرتد کہا تھا جن کا کفر وارتداد قطعی نا قابلِ تاویل تھا اور اسی پر مارہرہ مطہرہ سے متعلق مریدین، متوسلین، معتقدین قائم ہیں مولوی خلیل احمد بدایونی اگر نہ مان کر مارہرہ مطہرہ سے پیری مریدی کا رستہ ہی توڑ لیں اور دیوبندی گستاخ مرتدین کا اِتباع کر کے سیدھے جہنم میں چھلانگ لگاتے ہیں تو لگائیں۔ بحمد اللہ تبارک وتعالیٰ مارہرہ مطہرہ کے وابستگان اور ان کے پیران عظام اسی راستہ پر ہیں جس کو شریعت مطہرہ نے مسلمانوں کے لیے متعین فرمایا ہے وہ ہرگز دیوبندی گستاخوں کی توہین وتحقیر رسالت اور ان کے کفر وارتداد کو ایمان نہیں کہیں گے نہ ملا انکشاف کی طرح دیوبندیوں کی صفائی کریں گے نہ

ان کی باطل صفائی کو قبول کریں گے ۔اے ملا انکشاف ! اچھی طرح یاد رکھیے کہ دیوبندیوں کے ناقابل تاویل کفریات حضرت ابن منصور حلاج رحمہ اللہ تعالیٰ کے قابل تاویل قول کی طرح نہیں ہیں کہ حضرت سیدنا جنید بغدادی اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اختلاف کی مانند قابل احتمال وتاویل سمجھ کر چھوڑ دیئے جائیں گے اور اکبر علماے دیوبند ملا انکشاف اپنی جہالت وحماقت سے یہ دلیل پکڑیں گے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دادا پیر حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں مانا تو ہم اپنے پیرومرشد کا قول مان کر کیوں کافر کہیں گے۔ یہ اچھی طرح ذہن میں بٹھا لیجیے کہ قطعیات میں ہرگز استاد وشاگرد، پیرومرید کا اختلاف قطعی نہیں مانا جاسکتا اور ظن واحتمال میں اختلاف کی گنجائش ہوتی ہے۔

ظنیات واحتمالیات کو قطعیات پر قیاس کرنا یا قطعیات کو ظنیات واحتمالیات پر قیاس کرنا دونوں کو ایک سمجھنا مولوی خلیل احمد بدایونی کی علمیت نہیں سراسر جہالت وبددینی ہے اور اس کی اشاعت شیطانی فریب ہے۔

یقین واحتمال پر ایک ضروری بحث

شاید ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی یہ کہیں کہ ہم علماے دیوبند کے کفریات کو محتملات میں شمار کرتے ہیں اور اس طرح ہم نے محتمل پر محتمل کو قیاس کیا ہے۔

تو [**اولاً**] ہم کہیں گے کہ یہ صرف باتیں بنانا ہوگا اس لیے کہ ملا انکشاف نے نہ صرف کفر محتمل پر قیاس کیا ہے بلکہ دیوبندیوں کے کفریات کو ائمہ کرام وعلماے عظام کے اقوال ایمانیہ پر قیاس کرنے کی جرأت وبے باکی دکھائی ہے، دیوبندی کفریات کو ائمہ وعلما کے ایمانی اقوال کی طرح گنایا ہے۔

ثانیاً ملا انکشاف اکبر واعلم علماے دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب علم مناظرہ

سے جاہل ٹھہریں گے جب تک خصم سے دیوبندیوں کے کفریات قطعیہ کو طے نہ کرالیں انھیں خصم کے نظریہ کے مطابق ہی کفریات قطعیہ کی مثالیں دے کر الزام کو اٹھانا ہوگا اور یہ وہ یا ان کے تمام دیوبندی اکابر قیامت تک نہیں کر سکتے۔

یا پھر ان پر لازم تھا کہ پہلے وہ صرف دیوبندیوں کے کفریات قطعیہ کو محتمل ثابت کرنے کے لیے اہل سنت کے ساتھ تحریری یا تقریری طور پر باقاعدہ مباحثہ سے ایک نتیجہ پر پہنچتے پہنچاتے مگر وہ جانتے ہیں کہ ان کے دیوبندی اکابر یہ طے نہ کر سکے تو ملا انکشاف جیسے ٹوٹ پونجئے اصاغر کیا طے کر سکتے ہیں وہ تو حکم کفر پر ایسے چراغ پا ہوئے ہیں کہ دل و دماغ قابو میں نہ رہے جس کی گواہی آپ کی یہ کتاب ''انکشافِ حق'' دے رہی ہے۔

ص ۶۲ ؍ سے ص ۶۳ ؍ کی چند سطروں تک ملاّ انکشاف نے ناصح مشفق بن کر عزیزوں کو پرفریب نصیحت فرمائی ہے جس پر تبصرہ کی حاجت نہیں ہاں ان پر خود ان کے الفاظ ضرور لوٹتے ہیں حق گوئی و حق طلبی سے آپ کو کوئی واسطہ نہیں، صراطِ مستقیم سے ہٹ کر آپ شیطانی راہ پر گامزن ہیں آپ کی یہ عبارت جو دو شعروں کا ترجمہ ہے۔

''بے ایمان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اولاد بتائی اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر بتایا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبختوں نے نہ چھوڑا تو میری کیا حقیقت ہے'' (انکشافِ حق ص ۷۹)

بیشک دیوبندیوں وہابیوں پر پوری پوری صادق آتی ہے جن کے ساتھ مولوی خلیل احمد صاحب بھی لٹکے ہوئے ہیں آپ دیکھ لیجیے ان بے ایمانوں نے اللہ تعالیٰ کو نہ چھوڑا، کذب (جھوٹ)، ظلم اور دوسرے عیب و نقص اللہ تعالیٰ کے لیے روا رکھے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بدترین گستاخیاں کیں گالیاں دیں تو جب یہ بے ایمان

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص و توہین سے باز نہ آئے تو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو کب چھوڑنے والے ہیں جنہوں نے ان دیوبندیوں کی گستاخیوں پر ضربیں لگائی ہیں، دوسری دیوبندی کتابوں کو چھوڑیئے ملا انکشاف کی اس کتاب ''انکشافِ حق'' کو دیکھ لیجیے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی شان میں کیسے کیسے بیہودہ الزام و اِفترا سے بھری ہوئی ہے۔

اسی ص ۶۳؍ سے آگے تک ملاّ انکشاف بجنوری بدایونی نے اپنے کفِ لسان پر نمبروار دلائل شروع کیے ہیں ملاحظہ فرمائیں!

۱ :۔ اس نمبر میں آپ نے فرعون کے ساتھ دیوبندیوں کا رشتہ جوڑ دیا ہے کہ جس طرح فرعون کے کفر پر کفِ لسانی ہی نہیں بلکہ اس کو مسلمان سمجھنے والوں کو نہ صرف مسلمان بلکہ عارف و ولی مانا جاتا ہے۔ اس طرح دیوبندیوں کے کفریات پر ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو کفِ لسان کرنے پر مسلمان مانا جائے۔

ہم نے اپنے خط بنام خلیل احمد بدایونی کو اسی جواب کے ساتھ ص ۳۵؍ پر درج کر دیا ہے اور اپنے جواب میں تفصیلی بحث کر دی ہے اسے وہیں ملاحظہ فرمائیے۔

ملاّ انکشاف کی تکرار پر ہم یہاں اتنا ضرور عرض کریں گے کہ بالکل ٹھیک ہے ضرور آپ کے کفِ لسان پر آپ کو مسلمان سمجھا جائے گا آپ اتنا ہی کیجیے کہ جس طرح قرآن حکیم میں فرعون کا ایمان لانا ثابت ہے اور اسی کا سہارا لے کر حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، علامہ جامی اور دوسرے بزرگوں (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے فرعون کے اسلام کو سمجھا ہے آپ بھی دیوبندی گستاخوں کی توبہ ثابت کر دیں اور مسلمان بن جائیں اور ہم جانتے ہیں کہ عام وخاص دیوبندی نارِ جہنم کو تو گوارہ کر لیں گے مگر توبہ کے عار کو برداشت نہیں کریں گے یا پھر

ملاّ انکشاف اپنی خود فکر کریں فرعون کی طرح توبہ کر کے مسلمان بن جائیں بار بار فرعون کا ذکر کر کے نہ کفِ لسان جائز ہو جائے گا نہ آپ مسلمان بن جائیں گے، حقائق و معانی سے منہ موڑ کر بال ہٹ کی طرح فرعون کی تکرار کوئی ایمانی فائدہ نہیں دے گی۔

فرعون کے سلسلہ میں ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے جو بحث اٹھائی تھی بتوفیقہ تعالیٰ ہم اس کا مفصل جواب اپنے خط میں دے چکے ہیں جو اسی کتاب کے شروع میں درج کر دیا گیا ہے یہاں بھی اس کا حوالہ دے کر ہم نے اصل مبحث کو بیان کر دیا ہے چوں کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے مقالہ ۲۴ ص ۲۲۳ / سے ص ۲۲۴ / تک فرعون کا ذکر کر کے مجھ پر جھوٹ اور بہتان کا الزام رکھا ہے اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ اسی فرعون کی بحث میں یہاں ہم اس کا جواب دے دیں تا کہ پھر ناظرین کو شروع سے مطالعہ کی زحمت نہ اٹھانی پڑے مولوی خلیل احمد نے ص ۲۲۳ / سے ص ۲۲۴ / تک فرعون کے سلسلہ میں مجھ (غلام محمد خاں ناگپوری) پر جو الزام رکھا ہے وہ یوں ہے۔

۱ :۔ میں نے اس خط میں جا بجا کذب اور دروغ گوئی سے کام لیا۔

۲ :۔ میں (غلام محمد خاں ناگپوری غفرلہ) نے مولوی خلیل احمد بدایونی پر الزام رکھ دیا کہ وہ فرعون کو مسلمان بتاتے ہیں۔

۳ :۔ (مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے) قول میں سوال ان حضرات کے بارے میں تھا جو فرعون کو مومن و مسلمان مانتے ہیں۔ غلام محمد خاں نے مولوی خلیل احمد بدایونی پر یہ بہتان رکھ دیا کہ وہ فرعون کو مسلمان مانتے ہیں۔

۴ :۔ (مولوی خلیل احمد بدایونی کو) غور و فکر کے بعد یہ ثابت ہوا کہ غلام محمد اور غلام احمد ان دونوں ناموں میں تھوڑا سا ہی فرق ہے قادیانی غلام احمد کہلا کر کیا کچھ کر گیا؟ اور

ناگپوری غلام محمد کہلا کر کیا کیا کرے۔

جواباً عرض ہے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے ہمارے جس خط کا حوالہ ''انکشافِ حق''، ص۲۲۴ر پر دیا ہے ہم نے اپنے اس تحریر کو بِتَمامِہٖ اپنی اسی کتاب عجائب انکشاف کے شروع میں شائع کر دیا ہے ناظرین ملاحظہ فرمالیں۔ ہمارے خط سے جو اُفتاد مولوی خلیل احمد بدایونی پر پڑی ہے اور انہیں اپنی جہالت وحماقت کا یقین ہو گیا ہے اسے چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کے لیے ملاّ انکشاف لوگوں کو یہ فریب دینا چاہتے ہیں کہ غلام محمد خاں نے اپنے اس خط میں جھوٹ اور بہتان بھر دیا ہے جس طرح ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو ۹ر سال سے زیادہ ہوئے ہمارے اس خط کے مضامین کا جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی نہ آئندہ وہ اس کی ہمت کر سکتے ہیں نہ ان کے پاس ان مضامین کا جواب ہوسکتا ہے اسی طرح ہمارا چیلنج ہے کہ ملاّ انکشاف ہمارے خط میں جھوٹ اور بہتان کو ثابت نہیں کر سکتے۔ دروغ گوئی، بہتان، کید وفریب تو ملاّ انکشاف خود کریں اور الزام دوسروں کے سر رکھیں۔ ہم نے اوپر اسی بحث کی اِبتدا میں فرعون اور ملاّ انکشاف کے بارے میں اپنے خط کا خلاصہ اور حقیقت کو پیش کر دیا ہے۔ ناظرین پھر دیکھ لیں بات چھپی نہ رہے گی۔

نمبر **۲** میں ملاّ انکشاف نے دیوبندی اکابر کو بچانے کے لیے اپنی صفائی کی خاطر ابوطالب کی دُوہائی کی سعادت حاصل کی ہے۔

ملاّ انکشاف کی بلا سے ابوطالب کی طرح دیوبندیوں پر ٹخنوں تک ہی عذاب ہو یا چاروں طرف سے تہ بہ تہ جہنم کی آگ گھیری ہو انہیں تو اپنے کفِ لسان کی فکر ہے کہ ابوطالب کے جہنمی ہونے کے بعد بھی مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام کفِ لسان پر کافر نہیں ہوسکتے تو دیوبندیوں کے جہنمی بلکہ ابدی عذاب میں گرفتار ہونے کے بعد بھی صرف کفِ

لسان پر مولوی خلیل احمد بدایونی پر کفر وارتداد کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے اور وہ کیونکر جہنمی بن سکتے ہیں ان کی بلا سے دیو بندی جہنم میں جائیں معلوم نہیں ملاّ انکشاف نے کیا سمجھ کر مثال دی ہے دیو بندیوں کو ایسا ہی سپوت چاہیے وہ ضرور انہیں گود میں لے لیں۔

اب اصل مسئلہ کی طرف توجہ فرمایئے ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس نمبر میں ابو طالب کے خاتمہ علی الکفر ہونے پر جمہور عُلما مفسرین ومحدثین کے متفق ہونے کو بیان کر کے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے رسالہ کا ذکر کیا ہے جو خاص ابو طالب کے خاتمہ علی الکفر کو ثابت کرنے پر مشتمل ہے اور اس پر [تاج الفحول] مولانا عبدالقادر بدایونی کی تصدیق وتائید ہے اس کے بعد ملاّ انکشاف نے اپنے اصل مقصد کو یوں بیان کیا ہے۔

> ''مگر حضرات سادات کرام مارہرہ اس کے بارے میں ساکت ہیں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے کیا ابو طالب جن کا خاتمہ علی الکفر ہونے کی تصریحات سے کتب معتبرہ حدیث وفقہ بھری ہوئیں ہیں لیکن ان کے بارے میں کفِ لسان وسکوت کرنے والوں پر حکم کفر وارتداد کیوں نہیں'' (انکشافِ حق ص ۸۱)

ملاّ انکشاف بدحواسی میں سادات مارہرہ مطہرہ پر حکم کفر بیان کر گئے اسے چھوڑیئے اور آپ کا جو اصل مقصد ہے اس کو سامنے رکھیے آپ نے کہا ہے کہ جمہور عُلما ابو طالب کے خاتمہ کفر کے قائل ہیں تا آنکہ دیو بندیوں پر کفر وارتداد کا فتویٰ دینے والے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے بھی اپنے رسالہ میں ابو طالب کا کفر پر خاتمہ ثابت کیا ہے۔

مگر مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام جو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مشائخ طریقت میں ہیں ابو طالب کے کفر سے سکوت کرتے ہیں کفِ لسان کرتے ہیں لہٰذا

جس طرح اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ اوران کے ماننے والے مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام کو ابو طالب کے کفر سے کفِ لسان پر کافر نہیں کہہ سکتے اسی طرح ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو بھی دیوبندیوں کے کفریات سے کفِ لسان پر کافر و مرتد نہیں کہہ سکتے۔

اولاً ہم دریافت کریں گے کہ مارہرہ مطہرہ کے سکوت کو آپ نے کیسے سمجھا کہ یہ حکم بیان کرنے سے سکوت ہے آپ نے کس طرح کفِ لسان پر دلیل پکڑی اور اپنے کفِ لسان کے ساتھ ملا دیا بغیر تحقیقات پیش کیے ہوئے کفِ لسان کا دعویٰ کیسے کر دیا چلیے مارہرہ مطہرہ کے کفِ لسان کو مان لیجیے اس لیے کہ ہمیں تو آپ کے مسلمات پر ہی گفتگو کر کے آپ کی باطل پرستی کو ثابت کرنا ہے۔

ثانیاً عرض ہے کہ وہاں ضعیف حدیث کی وجہ سے کہ ابو طالب ایمان لے آئے احتمال ضعیف موجود ہے لیکن دیوبندیوں کے کفر و ارتداد میں کسی ضعیف احتمال کی قطعی کوئی گنجائش نہیں خود گستاخ دیوبندیوں نے زندگی بھر ضرب پر ضرب پڑنے کے باوجود توبہ نہیں کی ان کے حامی متبعین نے آج تک ان کی توبہ کا کوئی نشان نہیں دیا بلکہ ان کفری اقوال کو برقرار رکھ کر مناظرے کرتے کراتے رہے نہ کسی معتمد سنی سے ان گستاخ دیوبندیوں کی توبہ کی ضعیف سے ضعیف روایت پائی جاتی ہے تو ابو طالب کے احتمال پر دیوبندیوں کے یقین کا قیاس کیسا؟

آپ ملّا انکشاف کی اسی کتاب ''انکشافِ حق'' کو دیکھ لیجیے آپ نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی خاطر تکفیر میں احتیاط کا بار بار ذکر کرتے ہوئے ضعیف سے ضعیف احتمال پر حکم کفر نہ دینے کے لیے پورا زور صرف کیا ہے۔

آگے کچھ ہی دور ص ۸۵/ پر اپنے مقصد کی قوت کے لیے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی احتیاط کا یہ جملہ بھی نقل کیا ہے۔

''جب تک وجہ کفر آفتاب سے زائد☆ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے

لیے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے" (انکشافِ حق ص ۹۹)

اب آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی کتابِ مستطاب جس کا ذکر ملاّ انکشاف نے اپنے مطلب کے لیے یہیں کیا ہے "شرح المطالب فی مبحث ابی طالب" فصل ہشتم کی وہ عبارت دیکھیے جس سے ابوطالب کے حکم پر روشنی پڑتی ہے اور ضعیف احتمال کا فائدہ واضح ہوتا ہے، فرماتے ہیں:

"اگرچہ قول حق وصواب وہی کفر وعذاب......اور اس کا خلاف شاذ ومردود و باطل ومطرود......پھر بھی اس حد کا نہیں کہ معاذ اللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو ......اور ان اعداء اللہ کا کافر وابدی جہنمی ہونا تو ضروریات دین سے ہے جس کا منکر خود ہی جہنمی کافر......تو فریقین کا نہ کفر یکساں ......نہ ثبوت کفر یکساں ......نہ عمل یکساں......نہ سزا یکساں...... ہر جگہ فرقِ زمین و آسمان......پھر مماثلت کہاں" (شرح المطالب ص ۶۵، ۶۶، طبع رضا اکیڈمی ممبئی)

یعنی ابوطالب کے بارے میں حق اور صواب عقیدہ تو یہی ہے ان کی وفات کفر پر ہوئی اور وہ عذاب میں گرفتار ہیں جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے اور اس کے خلاف یہ عقیدہ رکھنا کہ ابوطالب دنیا سے ایمان پر گئے بہت کمزور مردود، باطل ومطرود ہے اس عقیدہ کو حق وصواب نہیں کہہ سکتے مگر پھر بھی ابوطالب کے بارے میں یہ عقیدہ کہ ان کی وفات کفر پر ہوئی یقین کے اُس درجہ میں نہیں ہے کہ اگر کوئی اس کے خلاف یہ عقیدہ رکھے کہ ان کی وفات ایمان پر ہوئی یا سکوت اختیار کرے تو اس ایمان اور سکوت کی وجہ سے اس پر کفر وارتداد کا حکم دیا جائے پھر یہ جہالت سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر حکمِ کفر ایسا ہی سمجھا جائے گا یعنی ہر حکم کے کفر پر سکوت

☆ انکشاف کے قدیم وجدید دونوں نسخوں میں لفظ "زائد روشن" ہی لکھا ہے جب کہ اعلیٰ حضرت کی تمہید ایمان کے جتنے نسخے ہمارے سامنے موجود ہیں سب میں "زیادہ روشن" تحریر ہے

کرنا درست ہوگا بلکہ جہاں یقینیات سے کسی کا کفر وارتداد ثابت ہوگا وہاں اس کے کافر اور ابدی جہنمی ہونے کا ایسا پختہ عقیدہ رکھنا ہوگا کہ خلاف پر یا سکوت و کفِ لسان پر خود کافر ہو جائے گا جیسے ابلیس اور ابولہب کا کافر وابدی جہنمی ہونا کہ اگر کسی نے ان دونوں ملعونوں کے کافر و جہنمی ہونے سے انکار کیا یا کفِ لسان کیا تو خود کافر ہو جائے گا اس لیے کہ ابولہب اور ابلیس کا کافر وابدی جہنمی ہونا یقینیات سے ہے بحکمِ قرآن ضروریاتِ دین میں داخل ہے۔

دونوں فریق یعنی ابوطالب اور ان جیسوں کا گروہ......اور دوسری طرف ابلیس اور ابولہب اور ان جیسوں کا گروہ...... دونوں گروہ ایک جیسے نہیں ہیں......نہ دونوں فریق کا کفر ایک جیسا ہے......نہ دونوں کے کفر کا ثبوت یکساں ہیں......نہ دونوں کی سزا ایک جیسی...... دونوں گروہوں میں مماثلت نہیں ہے۔ دونوں کا حکم ایک نہیں ہوسکتا لہٰذا دونوں جگہ سکوت و کفِ لسان کام نہیں دے گا......ابوطالب کے کفر پر سکوت و کفِ لسان سے بلکہ اسے مومن ماننے سے کفر کا حکم نہیں دیا جائے گا......مگر ابلیس اور ابولہب کے کفر سے سکوت اور کفِ لسان کرنے پر ضرور کافر ہو جائے گا۔

اگر دل میں کدورت، عداوت، حسد، ہٹ دھرمی، اپنی بات کا پالنا، فضول تعصب، بد دینی نہیں ہے تو ایک مومن و مخلص شخص اچھی طرح سمجھ لے گا کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی یہ عبارتیں بہت سے ان امور کو کھول دیتی ہیں ان کا فیصلہ کر دیتی ہیں جن میں ملاّ انکشاف سرگرداں ہیں یا بنے ہوئے ہیں اور اگر مخلص اہل علم ہیں تو اس کا بھی اقرار کریں گے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے یہ ارشادات ائمہ ہُدیٰ اور معتمد عُلماے دین کی شرعی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

مگر ہم جانتے ہیں کہ دیوبندی دشمنی ملاّ انکشاف کو کچھ سمجھنے نہیں دے گی۔ عبارتوں کے مفہوم و معانی کو سمجھنے کی صلاحیت باقی رہ گئی ہوتی تو ملاّ انکشاف اعلیٰ حضرت

امام بریلوی قدس سرہ کی کتاب ''شرح المطالب'' کا نام لے کر کبھی ابوطالب کے بارے میں مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام کا ذکر نہ کرتے مگر ان کی بد دینی سے جوان کی عقل سلب کر لی گئی ہے وہ جہالت وحماقت سے بڑھ کر سیدھے جہنم تک پہنچا دے گی۔

یہاں یہ بات واضح ہے کہ جب ابوطالب کے بارے میں مرتے وقت ایمان لے آنے کی ضعیف روایت ملتی ہے تو ضعیف احتمال پر ابوطالب کے کفر پر سکوت و کفِ لسان مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام کو کافر نہیں بنادے گا اور ضعیف احتمال پر حکم کفر نہ دینا یا سکوت و کفِ لسان ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کے مسلمات سے ہے جو ان کی کتاب میں جا بجا موجود ہے بخلاف اکابر دیوبند کے توہینی اقوال کفریہ کے جو یقینیات سے اس طرح ثابت ہیں جن میں ضعیف سے ضعیف کسی احتمال کی کوئی گنجائش نہیں ان پر اطلاع یقینی کے بعد کفِ لسان نے مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی کو اسلام سے خارج کر دیا ہے۔

۳:۔ ص ۶۵؍ پر ملاّ انکشاف نے مولانا عبدالمقتدر بدایونی اور ''سدالفرار'' کا ذکر کیا ہے پھر اسی بحث کو دوبارہ مقالہ ۸ ص ۱۰۳؍ سے ص ۱۰۸؍ تک طوالت سے اسی کو دوہرایا ہے۔

۴:۔ ص ۶۶ پر آپ نے مولوی اسماعیل دہلوی پر کفر کے فتوے اور کفِ لسان کا ذکر کیا ہے پھر مقالہ ۸ ص ۱۰۳؍ سے ص ۱۰۸؍ تک طوالت سے اسی کو دُوہرایا ہے۔

۵:۔ اسی ص ۶۶؍ پر آپ نے مولانا سلامت اللہ صاحب رامپوری اور دیگر علُماے رامپور وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے پھر مقالہ ۱۹ ص ۱۹۰؍ سے ص ۱۹۴؍ تک اسی کی تطویل کی ہے۔

۶:۔ ص ۶۷؍ پر ملاّ انکشاف نے مولوی عبدالحئ صاحب و مولوی نذیر احمد خاں صاحب کو پیش کیا ہے پھر مقالہ ۱۶ میں ص ۱۷۵؍ سے ص ۱۷۷؍ تک طوالت سے دوہرایا ہے۔

ان نمبروں کے جوابات ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ ان نمبروں کے حوالہ کے ساتھ ان ہی مقالات میں ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے جو دلچسپ ہوں گے اور ان سے واضح

ہو جائے گا کہ ملّا انکشاف اپنے جن نمبروں اور مقالات کو لاجواب سمجھ رہے ہیں وہ ان کی نِری جہالت وحماقت کا نمونہ ہیں اور آپ دنیاے علم میں ایک اُعجُوبۂ روزگار اور تماشاے اہل فن ذات ہیں چوں کہ ایرادات، سوالات وغیرہ ایک ہی قسم کی مستقل بحث ہے اس لیے شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب اور حضرت محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رحمہما اللہ تعالیٰ کے متعلق یہاں ملّا انکشاف کے جاہلانہ ومعاندانہ الزامات کا جواب بھی ''سدالفرار'' کے ضمن میں وہیں ملاحظہ فرمائیں ویسے اس سلسلہ میں ضروری بحث ہم نے پیش کر دی ہے جو ایک دیندار کے لیے کافی ہے۔

ص ۳۷۳ سے ص ۳۷۶ تک ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایک چرواہے کا واقعہ مثنوی شریف سے نقل کیا ہے جس سے آپ اپنے کفِ لسان ہی نہیں بلکہ گستاخ دیوبندیوں کے کفر وارتداد اور توہین رسالت کے ایمان و اسلام ہونے پر دلیل پکڑنا چاہتے ہیں بلکہ صاحبِ قرب، ولی تک ثابت کرنا چاہتے ہیں ملّا انکشاف بدایونی یا تو پورے کے پورے بھوندو ہیں جو اپنی موٹی عقل کی وجہ سے یہ سمجھ ہی نہ سکے کہ میں اس واقعہ کو کیوں بیان کر رہا ہوں اور میرے ہاتھ کیا آئے گا میرا ایمان واسلام باقی بھی رہے گا یا رخصت ہو جائے گا یا آپ پرانے دیوبندیوں وہابیوں کے بھی کان کتر گئے کہ ﴿ان اللہ علی کل شيٍ قدیر﴾ [سورۂ بقرہ:۲۰] کے لیے جو دلیل ان پرانے دیوبندی وہابی استادوں کو بھی نہ سوجھی وہ آنجناب اکبر عُلماے دیوبند ملّا انکشاف دیوبندی نے مثنوی شریف سے نکال کر دکھادی اور وہ بھی اتنی مستحکم کہ جس پر وحی خداوندی موجود ہے۔ شاباش ''آنکہ پسر نہ کرد پدر آں تمام کرد'' پڑھیں پرانے، اکبر عُلماے دیوبند ہونے کی بنیاد پر یا ''آنکہ پدر نہ کرد پسر آں تمام کرد'' لکھیں نئے سپوت ہونے کی وجہ سے۔

اب کیا ہے ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے عقیدے کے خدا کی جوتیاں

سی کر اسے پہنائیں گے اپنے خدا کے سر میں کنگھا کریں گے سر میں تیل لگا کر مالش کریں گے، اپنے خدا کو کپڑے سی کر پہنائیں گے۔ ملاّ انکشاف کے خدا کے سر میں جو جوئیں پڑ جائیں آپ انہیں ماریں گے۔ آپ کا خدا بیمار ہوگا تو اس کی تیمارداری کریں گے پاؤں دبائیں گے۔ اپنے خدا کے سونے کی جگہ صاف کریں گے آپ کا خدا جب بھوکا ہوگا تو آپ نہ صرف دودھ پنیر بلکہ پلاؤ، بریانی اس کے گھر پر پہنچائیں گے وغیرہا اس لیے کہ ملاّ انکشاف کے قول کے مطابق وہ چرواہا جو یہی کر رہا تھا اس کے بارے میں اولوالعزم رسولوں میں سے ایک رسول سیدنا موسیٰ کلیم اللہ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کا فتویٰ کفر جو شریعت مطہرہ کے مطابق تھا قبول نہیں ہوا بلکہ اُلٹا آپ پر عتاب کیا گیا تو شریعت مطہرہ کی کوئی حقیقت نہ رہی بس اب کیا ہے مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کی طرف سے ان کے دھرم پر اجازت ہے کہ کوئی خبیث اللہ تعالیٰ کی شان میں جیسی چاہے گستاخیاں کرے، عیب لگائے اور ان کو دلیل بنا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توہین وتنقیص کرے سب جائز ہے بلکہ چرواہے کی طرح قابل تعریف اور قربِ الٰہی وولایت حاصل ہونے کا ذریعہ......العیاذ باللہ تعالیٰ

ناظرین خود دیکھ لیں کہ اس ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد نے کیسا گمراہ کن کفر انگیز قیاس کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شریعت کے مطابق کفر کا فتویٰ بارگاہِ رب العُلیٰ میں مقبول نہ ہوا اور حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ اپنے فتوے کو واپس لے لو اور اس چرواہے کو خوشخبری سنا دو کہ تو مقبول بارگاہ ہے کافر نہیں ہے یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم شرع اٹھانا پڑا تو اعلیٰ حضرت امام بریلوی کا حکم کیسے باقی رکھا جا سکتا ہے سنّی مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ملاّ انکشاف بدایونی کے قیاس وحکم پر عمل کرتے ہوئے دیوبندیوں پر سے حکمِ کفر اٹھا لیں۔ واہ رے ملاّ شاباش۔ ملاّ انکشاف کی یہ عبارت دیکھ لیجیے، لکھا ہے:

''پھر آپ نے ان اکابر دیوبند پر کافر و مرتد و جہنمی یقینی قطعی ہونے کا حکم کس بل بوتے پر لگا دیا'' (انکشاف ص۹۱)

پھر ملّا انکشاف کی دین میں خوفناک فتنہ انگیزی ملاحظہ فرمائیے کہ دیوبندیوں کے بدترین کفریات کو ایمان بتانے کے لیے آپ نے علت کیسی نکالی ہے، لکھتے ہیں:

''یعنی ہم ظاہر اور ظاہر کی باتوں کو نہیں دیکھتے ہم دل کو دیکھتے ہیں اور حال کو'' (ایضاً)

مگر وہاں تو اللہ تعالیٰ چرواہے کے دل، حال اور اصطلاح کو جانتا تھا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل فرما کر اس کے کفر نہ ہونے بلکہ مقبول بارگاہ ہونے کی خبر دے دی (دیکھیے آپ کی وہی کتاب ص۷۶) مگر یہاں دیوبندی گستاخوں کے دل، حال، اصطلاح اور کفریات بکنے کے بعد بھی کفر و ارتداد نہ ہونے بلکہ مومن بلکہ ولی ہونے کا علم مولوی خلیل احمد بدایونی کو کہاں سے ہو گیا آپ پر کس کی جانب سے یہ وحی نازل ہو گئی کہ دیوبندیوں کے اقوال کفریہ ظاہر میں ہزار کفر و ارتداد ہیں مگر باطن میں ایمان ہی ایمان بلکہ ولایت و قرب کا ذریعہ ہیں پھر اس سوال کا جواب ملّا انکشاف کو دینا ضروری ہوگا کہ

دیوبندی مرتدین کے دلوں کا حال ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب پر منکشف ہو جانے کے بعد آپ کو اس چرواہے اور دیوبندی مرتدین میں کونسی علت مشترک نظر آئی؟......جس کی وجہ سے چرواہے کی طرح دیوبندی گستاخوں کو چھوڑ دینے کے لیے آپ تیار ہو گئے......اور دونوں کے حالات منکشف ہو جانے کے بعد آپ نے اس علّت کو اس مقام پر کس لیے بیان نہیں کیا؟

یہاں ایک بات دلچسپ اور اہم ہوگی کہ چرواہے کے واقعہ میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے چرواہے کے اقوال کو کفریات ہی تسلیم کیا ہے بلکہ اس پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کفر دینے کو شریعت کے مطابق مانا ہے اسی طرح ملّا انکشاف نے گستاخ

دیوبندیوں کے گستاخانہ اقوال کو کفر وارتداد ماننے ہی کا ذریعہ دکھایا ہے اور زور مارا ہے کہ جس طرح چرواہے کو اس کے کفریات کے باوجود چھوڑ دیا گیا اسے مومن ماننے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح میرے مرتد دیوبندی پیشواؤں کو بھی چھوڑ دو ظاہری کفر وارتداد پر حکم کفر مت دو باطن کا سہارا لے کر دیوبندیوں کے ان کفریات کو تسلیم کرلو۔

اب ان ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی سے پوچھا جائے کہ اے ملاّ جی! آپ نے دیوبندی قوم سے یہ پوچھ بھی لیا ہے کہ دیوبندی گستاخوں کی صفائی کے لیے آپ پہلے ان دیوبندیوں کے اقوال کو کفر وارتداد مان رہے ہیں اور منوا رہے ہیں...... اے دیوبندیو! تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟...... آپ چوں کہ اپنے دعوے کے مطابق ابھی نئے نئے دیوبندی زمرے میں داخل ہوئے ہیں اس لیے ان سے پوچھ لینا آپ کے لیے ضروری ہے...... اگر دیوبندی اس پر اعتراض نہ کریں آپ کی ہمنوائی کریں تو چرواہے یا چرواہے جیسا اور معاملہ پیش کرنا آپ کے لیے آپ کے طور پر تسلی کا باعث ہوسکتا ہے مگر ہمیں یقین ہے کہ دیوبندی برادری مولوی خلیل احمد بدایونی کو جاہل، اجہل، احمق بنانے کے لیے تو تیار ہوجائے گی مگر اپنے اکابر دیوبند کے اقوال کو کفر وارتداد، توہین وتحقیر رسالت تسلیم کرنے کے لیے آمادہ نہ ہوگی ملاّ انکشاف کی یہ ساری محنتیں پادرہوا ہی ٹھہریں گی اس لیے کہ پوری دیوبندی جماعت تمام توہینی عبارتوں کے بے غبار ہونے پر ایمان رکھتی ہے۔

ابھی چرواہے کے بارے میں اصل مبحث پر گفتگو باقی ہے ملاّ انکشاف کا جو حشر ہو رہا ہے وہ ان کے جھوٹے کفِ لسان کا نتیجہ تھا مگر جس خلجان اور گمراہ گری کو انہوں نے مسلمانوں میں چھوڑنا چاہا ہے اس کا دور ہوجانا ضروری ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوگا کہ جو حکم ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد پر عائد ہوگا اس سے مولانا روم بھی نہیں بچ سکیں گے تو عرض ہے کہ ملاّ انکشاف نے مثنوی شریف سے اشعار تو نقل کردیئے اور ترجمہ بھی کردیا مگر ان ہی

اشعار میں سے ان آخری شعروں کا مطلب اپنی بددینی و جہالت سے سمجھ نہ سکے جن میں حضرت مولانا روم نے خاص طور پر وحی الٰہی کی اس ہدایت کا ذکر فرمایا ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تبعیت میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو ان کفریات کے بولنے سے منع کر دیا گیا ہے وہ اشعار اور ان کا وہ ترجمہ جو مولوی خلیل احمد صاحب نے کیا ہے ذیل میں درج ہے۔

''ہر کسے را سیرتے بنہادہ ایم   ہر کسے را اصطلاحے دادہ ایم

در حق او مدح در حق تو ذم   در حق او شہد در حق تو سم

یعنی اے موسیٰ ہم نے ہر کسی کے لیے ایک جدا خصلت دی ہے اور ہر کسی کو ایک اصطلاح دی ہے وہ (چرواہا) جو کچھ کہہ رہا تھا وہ اس کے حق میں مدح تھا تیرے حق میں ذم ہے اس کے حق میں شہد تھا تیرے حق میں زہر ہے'' (انکشاف ص ۹۰)

یعنی اے موسیٰ! (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہم نے مختلف لوگوں کو مختلف سیرتیں حالات اور اصطلاحیں (مخصوص زبانیں) جو مخصوص معانی پر دلالت کرتی ہیں عطا فرمائی ہیں وہ چرواہا ہماری خاص عطا کردہ سیرت و حال پر ہماری عنایت کی ہوئی خاص اصطلاح میں ہم سے خطاب کر رہا تھا وہ اس چرواہے کے حق میں مدح و شہد، اسلام و ایمان تھا مگر اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ چرواہا جن الفاظ کو استعمال کر رہا تھا وہ تمہارے اور تمہاری تبعیت میں مخلوق کے لیے مدح و ایمان رہے گا بلکہ حسب شرع جس طرح تم نے حکم کفر بیان کیا تھا وہ تمہارے اور مخلوق کے لیے ذم و کفر ہی رہے گا جو زہر قاتل کی طرح ایمانی ہلاکت سے کہنے والوں کو جہنم پہنچا دے گا۔

یہاں حضرت مولانا روم نے وحی کے مفہوم کو اشعار میں نقل کر کے اپنی ذمّہ داری کو پوری کرتے ہوئے کتنی وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا کہ خبردار چرواہے کے عدم کفر کا حکم

حسب وحی خداوندی صرف اپنے مورد تک یعنی چرواہے تک محدود رہے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک آنے والے مومنین کے لیے یہ اجازت نہیں کہ وہ یہ الفاظ استعمال کریں ورنہ مدح وایمان نہیں بلکہ ذم وکفر ہوکر ہلاک کردے گا۔ مگر واہ رے علامہ انکشاف آپ دیوبندیوں کو ان کے بدترین توہین رسالت کے یقینی حکم کفر وارتداد سے بچانے کے لیے کفریات کو ایمانیات بتارہے ہیں اور ڈھٹائی سے یہاں تک بکواس کرگئے کہ

جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم کفر سے متعلق شرعی فتویٰ مقبول بارگاہ خداوندی نہ ہوا تو ان اہل سنت نے اکابر دیوبند پر کافر ومرتد جہنمی ویقینی وقطعی ہونے کا حکم کس بل بوتے پر لگادیا حالاں کہ وحی الٰہی نے صرف چرواہے کا اِستثنا کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کفر کو شدت کے ساتھ برقرار رکھا ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چرواہے کے اقوال پر جو شرعی حکم کفر بیان فرمایا تھا وہ آپ کے رسالت کی سب سے بڑی ذمہ داری تھی جب خدائے قدوس نے وحی کے ذریعہ چرواہے کے حال واصطلاح کو ظاہر فرمادیا تو آپ نے صرف چرواہے کے حکم سے رجوع فرمایا ملاّ انکشاف اپنی بددینی کی جہالت وحماقت سے یہ سمجھ بیٹھے کہ چرواہے کا واقعہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے سب کے لیے ان اقوال کفریہ پر سے حکم کفر ہی اٹھادیا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان عقائد باطلہ کی ہی تبلیغ شروع کردی کہ اللہ تعالیٰ کھاتا، پیتا، سوتا، جاگتا، بیمار ہوتا ہے وغیرہا نعوذ باللہ من ذالک۔

پھر ملاّ انکشاف کی حمایت کفر وارتداد کا جوش اتنا بڑھا کہ آپ نے سارے کفریات ہی کو حکم کفر سے آزاد کردیا اور اسلام کو ایمان وکفر کا معجون مرکب بنا کر رکھ دیا اور جب سارے کفریات ہی ایمان قرار پاگئے تو کس کو ضرورت ہے کہ بنام اسلام دنیا کی مشقتیں برداشت کرے اور ملاّ انکشاف کے دھرم پر اسلام کو قبول کرے۔ لاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔ تقریباً ۷۶ صفحات سیاہ کرنے کے بعد ملاّ انکشاف نے مقالات شروع کیے ہیں۔

مقالہ ۱

اس مقالہ میں ملاّ انکشاف نے لکھا ہے:

''مسئلہ تکفیر تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے'' (انکشاف ص۹۲)

اور اس کی تفصیل میں آپ نے عجیب حرکتیں کی ہیں اہل سنت سے عناد و مخالفت کے جوش میں آپ کو اپنی تضاد بیانیوں کا ہوش تک نہیں رہا ہے آپ کے اس خاص عنوان کی تفصیل جو آپ نے اس مقالہ میں بیان کی ہے یوں ہے۔

۱ :۔ مسئلہ تکفیر تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے۔

۲ :۔ پہلے سے مسلمانوں کا اس پر عمل رہا ہے۔

۳ :۔ اگر کسی عالم یا چند عُلما نے کسی شخص پر حکم کفر لگایا ہے تو تمام مسلمانوں پر لازم نہیں کہ ان لوگوں کے کہنے پر بغیر تحقیق کے ایمان لائیں اور اس کو کافر کہتے پھریں۔

٤ :۔ بلکہ بغیر تحقیق کے ایمان لانا اور اس کو خلافِ شرع سمجھنا خلافِ شرع ہے۔

٥ :۔ جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بشر ہے غیر معصوم ہے۔

٦ :۔ پھر کسی قول کے مطلب سمجھنے میں اختلافِ اَفہام (سمجھ سمجھ میں اختلاف ہونا) امر مسلّم ہے۔

۷ :۔ مجتہدین کرام (جیسے امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی بھی انفرادی اجتہادی رائے قطعی و یقینی نہیں مانی گئی ہے۔

۸ :۔ پھر کجا غیر مجتہد مقلد عالم کی رائے انفرادی وہ بھی تکفیرِ مسلم کے معاملہ میں کیسے قطعی ہوسکتی ہے۔

آپ کی اس تحریر کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی عالم یا مفتی یا فقیہ بلکہ مجتہد نے بھی تکفیر کی ہے تو لوگ یعنی ہر نتھو بدھو، بھوندو جب تک خود تحقیق نہ کرلیں ہرگز تقلید نہ کریں (۱) اس لیے کہ تکفیر مسلم تحقیقی ہے تقلیدی نہیں ہے جب مجتہد معصوم (۲) نہیں ہوتا اس کی اجتہادی رائے یقینی وقطعی (۳) نہیں ہوسکتی تو فقہاے کرام سے لیکر آج کے عام عُلما تک کیا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ پھر چوں کہ ہر ایک کی سمجھ میں اختلاف ہوتا ہے اس لیے ممکن ہے کہ مجتہد کی سمجھ میں نہ آیا ہو مشائخ وفقہا سے لیکر عام عُلما کی سمجھ پر تو اور بھی اعتماد نہیں ہوسکتا (۴) اس لیے لوگوں کو چاہیے کہ خود اپنی سمجھ پر بھروسا کریں اپنی تحقیق پر اعتماد رکھیں سمجھ میں آجائے تو تکفیر کریں ورنہ صاف انکار کردیں تقلید ہرگز نہ کریں (۵)۔

یہ ہیں ملاّ انکشاف کی اسلام شکنی جس کے لیے غیر مسلم طاقتوں کی ضرورت نہیں تنہا ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کی ذات ہی کافی ہے۔

یہاں ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے جو کھلی چھوٹ دی ہے وہ یہ ہے کہ مشائخ اپنے مجتہد اور ان کے اصحاب کے قول کو اپنی ذاتی تحقیق پر رد کرسکتے ہیں اسی طرح درجہ بدرجہ فقہا وعُلما اقوال کو رد کردیں گے۔

۱:۔مگر ملاّ انکشاف کی تقلید کریں اس لیے کہ آپ ان سب سے ماوراء اعجوبۂ زمانہ مخلوق ہیں۔

۲:۔کہیں ملاّ انکشاف نے اپنے آپ کو تو معصوم نہیں سمجھ رکھا ہے کہ آنکھ بند کر کے آپ کی اور آپ کی کتاب ''انکشافِ حق'' کی تقلید کریں۔

۳:۔شاید ملاّ انکشاف نے اپنی رائے کو قطعی ویقینی سمجھ رکھا ہے۔ہاں ملاّ انکشاف پر ضرور بھروسہ کرلیں۔

۴:۔ملاّ انکشاف کی بھونڈی سمجھ پر ضرور اعتماد کیا جاسکتا ہے۔

۵:۔ملاّ انکشاف کی معرکہ خیز تحریر کا خلاصہ یہ نکلے گا کہ آپ کی کتاب ''انکشافِ حق'' کو دریا میں بہادیں جب ائمہ دین فقہاے کرام عُلماے عظام پر اعتماد نہیں ہوسکتا تو جہالت مآب حماقت بردار ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی پر کیا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

تا آنکہ ان سب کے اقوال کو عام لوگ اپنی اپنی تحقیق سے ان کی تقلید نہ کرتے ہوئے رد کر سکتے ہیں۔ تو پھر اُعجُوبَۂ روزگار، یکتائے زمانہ، اکبر عُلماے دیو بند، اعظمِ فضلاے وہابیت ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنی تحقیق کے بل بوتے پر کفریات دیو بند سے کفِ لسان کریں تو ان کے اصول پر ملاّ انکشاف کی کون تقلید کرے گا جب بڑے بڑے ائمہ، فقہا، عُلما کے قول کو رد کیا جا سکتا ہے تو ملاّ انکشاف جیسے بدھو کی کیا حقیقت؟

مزید برآں جانِ دیو بندیت ووہابیت ملاّ انکشاف کی اس کھلی چھوٹ پر نئے نئے فرقے بدترین عقائد کفریہ کے ساتھ وجود میں آئیں گے اور وہ ملاّ انکشاف کے نئے دھرم پر قطعی یقینی اسلامی جماعتیں کہلائیں گی جو آپ کے عقیدے میں جہنم سے آزاد قطعی جنتی ہوں گی۔ ملاّ انکشاف کی اس تحریر سے جو خطرناک نتائج نکلتے ہیں ان کی تفصیل بہت طویل ہے یہاں ہمیں ایک دوسرے امر کی طرف توجہ دینی ہے وہ یہ کہ یہاں تک آپ کی تحریر سے آپ کا دعویٰ تو متعین ہو گیا جسے ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ اب اس دعوے پر آپ کی دلیل دیکھیے جسے آپ نے اپنی اس تحریر (مقالہ ۱) سے متصل نقل فرمایا ہے، ملاّ انکشاف لکھتے ہیں:

”ہمارے فقہاء کرام کا ارشاد ہے جس کو علامہ حموی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اشباہ والنظائر میں بحر الرائق سے نقل فرمایا ہے (آپ کی منقولہ عبارت آپ ہی کے ترجمہ کے ساتھ درج ذیل ہے۔)

یقع فی کلام اھل المذھب تکفیر کثیر لکن لیس من کلام الفقھاء الذین ھم المجتھدون بل غیرھم ولا عبرۃ بغیر الفقھاء

یعنی اہل مذہب کے کلام میں بہت سی تکفیریں واقع ہوئی ہیں مگر وہ تکفیریں فقہاء مجتہدین کے کلام سے نہیں ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور علماء مشائخ

کے کلام سے ہیں اور غیر فقہاء مجتہدین کے فتوی کفر کا کچھ اعتبار نہیں ہے“

(انکشاف ص۹۲)

اسی مفہوم کو ملاّ انکشاف نے متصل ہی ایک دوسری مثال سے ص ۸۷/ پر تقویت دی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

”خوارج کی تکفیر بہت سے علماء نے کر دی ہے مگر ہمارے مجتہدین فقہاء کا یہ کلام نہیں ہے اور غیر مجتہدین فقہاء کا اعتبار نہیں ہے۔ لہٰذا ان کے حکم تکفیر کو نہیں مانا گیا“ (ایضاً ص۹۳)

ان دونوں مثالوں کے بعد ملاّ انکشاف کا ان عبارتوں پر تبصرہ دیکھیے۔

”مسلمانوں انصاف اور ایمان کے ساتھ غور کرو جب کہ ہمارے ائمہ صاف صاف تصریح فرما رہے ہیں کہ غیر مجتہدین کے کفر کے فتوؤں کا کچھ اعتبار نہ کیا جائے“ (ایضاً ص۹۳)

دوسطروں بعد ملاّ انکشاف کا اصل مقصد بھی دیکھ لیجیے، لکھتے ہیں:

”اب ان عقل کے پتلوں سے پوچھئے کہ فاضل بریلوی کیا مجتہد تھے“ (ایضاً)

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی دشمنی اور مخالفت نیز اہل سنت کی عداوت میں مولوی خلیل احمد بدایونی کس قدر راندھے اور مسلوب العقل ہو گئے ہیں اسے آپ کی ان عبارتوں اور دلیلوں میں ملاحظہ فرمالیں۔

ایک طرف ملاّ انکشاف نے دعوے میں یہ لکھ مارا کہ: تکفیر کا مسئلہ تحقیقی ہے تقلیدی نہیں ہے بلکہ اس امر میں یعنی تکفیر مسلم میں مجتہدین کی انفرادی رائے بھی قطعی ویقینی نہیں مانی گئی ہے تو عام فقہا وعُلما کی تقلید کیسے کی جاسکتی ہے......یہیں اسی تحریر میں آپ نے لوگوں کو

پرزور تعلیم دی ہے کہ وہ خود تحقیق کریں تقلید نہ کریں یہی شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔

دوسری طرف ملاّ انکشاف نے اس دعوے کی دلیل میں یہ بیان کیا ہے کہ خبردار خواہ عام لوگ ہوں یا عُلما یا فقہا ان سب کو تکفیر مسلم میں مجتہدین کرام ہی کی تقلید کرنی ہوگی اگر اپنے اپنے زمانہ میں فقہا وعُلما تکفیر مسلم کا فتوے دیں تو وہ نہیں مانا جائے گا اس لیے کہ یہ فتوے دینے والے مجتہد نہیں۔

یعنی دعوے تو یہ کہ تکفیر کا مسئلہ تحقیقی ہے تقلیدی نہیں ہے فقہا وعُلما سے لے کر عوام تک کو چاہیے کہ خود تحقیق کریں مجتہد کی بھی تقلید نہ کریں۔

اور دلیل یہ کہ تکفیر کا مسئلہ تقلیدی ہے عام لوگوں سے عُلما وفقہا تک کو چاہیے کہ وہ مجتہد کی تقلید کریں۔

یہ ہے ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی جہالت وحماقت آپ خود پر حکم کفر سے اس قدر غیظ وغضب میں ہیں کہ دعویٰ ودلیل میں موافقت کی تمیز بھی نہ رہی بس اندھے کی لاٹھی گھمار ہے ہیں۔

اب آپ ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی خاص اس دلیل کا انجام دیکھیے جس سے انہوں نے اپنے باطل مقصد کے لیے غلط اور انتہائی پرفریب طریقہ سے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ''مجتہدین کے فتوؤں کا ہی تکفیر مسلم میں اعتماد ہے غیر مجتہدین کے تکفیری فتوؤں کو نہیں مانا جائے گا تو اب مجتہدین کے بعد ہزار کفریات واقع ہوں کوئی بدبخت اسلام کے دعوے کے ساتھ بدترین کفریات بکتا پھرے ملاّ انکشاف کے نزدیک چوں کہ مجتہد تو کوئی ہے ہی نہیں نہ کوئی مجتہد کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے لہٰذا آپ کی تعلیم پر پوری ملتِ اسلامیہ اس کو ہرگز کافر نہ کہے اسے مسلمان مانیں ملاّ انکشاف کی اس شریعت پر مرزا غلام احمد قادیانی پر حکم کفر نہیں لگ سکے گا اگر اس قادیانی پر حکم کفر دیا بھی گیا ہے تو ملاّ انکشاف ثابت کر چکے ہیں کہ

''غیر فقہاء مجتہدین کے تکفیری فتوے کا کچھ اعتبار نہیں کیا جائے گا'' (ایضاً ص ۹۳)

خود ملّا انکشاف اور دیوبندی ملاؤں نے جو کفر کے فتوے دیئے ہیں آپ ہی کے مذہب پر آپ کے اور دیوبندیوں کے منہ پر مارے جائیں گے اس لیے کہ ملّا انکشاف سمیت تمام دیوبندی مجتہد نہیں ہیں بلکہ ملّا انکشاف ہی کی تعلیم پر مدارج خمسہ وسبعہ کے عُلما کے درجوں تک نہیں پہنچتے نہ ملّا انکشاف ان دیوبندی مولویوں کو ان درجوں تک ثابت کر سکتے ہیں بلکہ آپ ہی کے قول پر ثابت کرنا محال ہے لہٰذا ملّا انکشاف کے نئے مسلک پر دیوبندیوں کے ان تمام فتوؤں کو رد کر کے امت مسلمہ کو مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی یہ انکشافی تعلیم دی جائے گی کہ وہ غلام احمد قادیانی کو مسلمان سمجھیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.

یہ ہے ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کی غلاظتِ عقل...... معلوم نہیں اہل دیوبند نے آنجناب کو اپنی پسری میں قبول کیا ہے یا نہیں؟...... ویسے دعویٰ تو ملّا انکشاف نے اکبر عُلما کا کیا ہے جس کا مفہوم **ابو العُلماء الدیوبندیہ** ہے۔

ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو ان کی بد دینی میں سر پھوڑنے دیجیے اور اصل مسئلہ کی طرف رجوع کیجیے۔

سب سے پہلے ملّا انکشاف کے اس قول کو سامنے رکھیے۔

''مسئلہ تکفیر تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے'' (انکشاف حق مقالہ ۱/ص ۹۲)

ملّا انکشاف کا یہ وہ قول ہے جس کے خلاف کو انہوں نے خلاف شرع کہا ہے اور ہر نتھو بدھو جاہل واجہل کے لیے آزادی کی راہ کھولی ہے کہ وہ ہزار مقلد ہوں مگر تکفیر میں ہرگز تقلید نہ کریں خود تحقیق کریں اب ہمارے معتمد ائمہ دین کے ارشادات و ہدایات کو ملاحظہ فرمالیں!

حضرت ملا علی قاری شرح کتاب فقہ اکبر ص ۲۱۶ شائع کردہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان پر فرماتے ہیں:

”(**ومنها ان ایمان المقلد الذی لا دلیل معه صحیح**) قال ابو حنیفة رحمه اللّٰه و سفیان الثوری ومالك والا وزاعی والشافعی واحمد وعامة الفقهاء واهل الحدیث رحمهم اللّٰه تعالیٰ: صح ایمانه وَلکنه عاص بترك الاستدلال“

(منح الروض الازهر فی شرح الفقه الاکبر/مبحث ایمان المقلد جائز/ص ۴۰۳)

یعنی وہ مقلد جو اپنے نزدیک کوئی دلیل نہیں رکھتا اس کا ایمان صحیح ہے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، امام سفیان الثوری، امام مالک، امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور عام فقہا اور محدثین رحمھم اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اس کا ایمان صحیح ہے لیکن وہ استدلال کو ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہے۔

یہ وہ ائمۂ مجتہدین ہیں جن کے قول تکفیر کی تقلید اسی مقالہ میں ملاّ انکشاف نے ایسی ضروری بتائی ہے کہ فقہا وعُلما اس کے خلاف حکم دیں تو نہیں مانا جائے گا ہمیں مولوی خلیل احمد بدایونی کی تضاد بیانیاں (ایک ہی بات کا ایک ہی صورت میں ایک ہی صفحہ پر کبھی کچھ کبھی دوسرا حکم بیان کرکے) نظر انداز کرکے اصل حکم معلوم کرنا ہے اور اسی پر ہم گفتگو کریں گے۔ شاید کوئی یہ کہے کہ شرح فقہ اکبر کی عبارت میں تو ایمان کو صحیح بتایا گیا ہے حالاں کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے تکفیر مسلم پر حکم بیان فرمایا ہے تو ہم عرض کریں گے کہ کفر کو کفر ماننا ایمان ہی ہے ائمہ دین جس بات کو کفر کہیں گے مقلد کا بغیر دلیل اس کو مان لینا ایمان ہے خود ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد نے اس کو تسلیم کیا ہے دیکھیے انکشاف حق ص ۷۷ پر ملاّ انکشاف کی یہ عبارت۔

”اگرکسی عالم یا چند علماء نے کسی شخص پر حکم کفر لگا دیا تو تمام مسلمانوں پر لازم نہیں ہے کہ محض ان لوگوں کے کہنے پر بغیر تحقیق کے ایمان لائیں“ (انکشاف ص۹۲)

یہاں ملاّ انکشاف نے حکم کفر کے ماننے کو ہی ایمان بتایا ہے۔

ناظرین کے سامنے دونوں تعلیمات ہیں خود فیصلہ کرلیں کہ کس کی بات مانی جائے گی؟

۱ :۔ جہالت وحماقت مآب ملاّ انکشاف کا یہ کہنا کہ ”تقلیدی ایمان صحیح نہیں ہے“

۲ :۔ ائمہ مجتہدین کا یہ ارشاد کہ ”تقلیدی ایمان صحیح ہے“

ہاں تقلیدی ایمان پر مومن نہ ہونا معتزلہ کا مذہب ضرور ہے چنانچہ اسی کتاب ”شرح فقہ اکبر“ میں اسی صفحہ پر ہے:

”وعند المعتزله مالم یعرف کل مسئلة بد لالة العقل علیٰ وجه یمکنه دفع الشبهة لایکون مومناً“

(منح الروض الازهر فی شرح الفقه الاکبر/مبحث ایمان المقلد جائز/ص ۴۰۳)

یعنی: اور معتزلہ کے نزدیک جب تک ہر مسئلہ کو عقلی دلالت سے اس معیار کے ساتھ نہ جان لے کہ شبہ کو دفعہ کرسکے (یعنی ازالۂ شبہ کرنے والی عمیق تحقیق نہ کرلے) وہ مومن نہیں ہوگا۔

اور یہاں مولوی خلیل احمد بدایونی نے اہل سنت کی مخالفت کے جوش میں مذہب معتزلہ کو اختیار کیا ہے۔ بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ ہم سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں اور عقائد میں ماتریدی ہیں جہاں تک تکفیر کا سوال ہے ہمارے حنفی ماتریدی عُلمائے عظام یہ دیکھتے ہیں کہ جس شخص سے یہ کفر سرزد ہوا ہے اس کفر پر کافر و مرتد ہوجانے کا حکم تمام ائمہ فقہ وکلام کے نزدیک پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر اس کفر پر سب کے نزدیک تکفیر کی جاتی ہے تو یہ عُلمائے کرام

واصحابِ فتویٰ بھی کفر وارتداد کا یقینی وقطعی حکم بیان فرمادیں گے......اگر ان کا کوئی ہم زمانہ عالم ائمہ دین سے دلائل لائے بغیر انکار کرتا ہے تو اس کا انکار لغو وباطل قرار پائے گا اور سب کا اسے کفر وارتداد ماننا ضروری ہوگا......انکار یا کفِ لسان کرنے والے پر حکم کفر عائد ہوجائے گا......اور اگر ائمہ فقہ وکلام میں سے کسی کے قول پر کافر نہیں کہا جاتا ہے تو اگرچہ وہ حنفی ماتریدی نہ ہو، ہمارے حنفی ماتریدی عُلما کفر وارتدادِ یقینی وقطعی کا فتویٰ نہیں دیتے ہیں......اسی کو کہا جاتا ہے کہ تکفیر میں صرف اپنے ہی امام کی تقلید نہیں کی جاتی ہے اس کے باوجود اگر فتویٰ دے دیا تو دوسروں کو ماننا ضروری نہیں اور فتویٰ دینے والے پر بھی کوئی الزام نہیں ہوگا۔ شامی باب الردۃ میں فرمایا:

”قال الخیر الرملی: اقول ولو کانت الروایۃ لغیر اھل مذھبنا ویدل علیٰ ذالك اشتراط کونه مایوجب الکفر مجمعاً علیه“

(ردالمحتار/کتاب الجهاد /باب المرتد/مطلب فی حکم من شتم دین مسلم ۲۷۹/۶)

یعنی: ضعیف روایت بھی ملے تو تکفیر نہیں کی جائے گی) خیر رملی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگرچہ وہ عدم تکفیر کی روایت ہمارے مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی ہو جب بھی تکفیر نہیں کی جائے گی اور تکفیر میں مجمع علیہ ہونے کی شرط غیر مذہب کا قول اختیار کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

اسی عبارت کو ملاّ انکشاف نے ص ۸۸/ پر طحطاوی وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

یہ دیوبندی سپوت ملاّ انکشاف حکم تکفیر کا تقلیدی نہ ہونا اپنی جہالت سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ اگرچہ کسی معتمد عالم نے تمام مذاہب کے مجمع علیہ قول پر تمام شرائط کے ساتھ فتویٰ کیوں نہ دیا ہو مگر جب تک ملاّ انکشاف جیسے عالم کہلانے والے بدھو اتفاق نہ کرلیں وہ فتویٰ ہی مجمع علیہ ہونے سے نکل جائے گا۔ اسی طرح فتویٰ دینے والے عالم کے تمام ہمعصر عُلما کے اقوال نہ مل جائیں کہ وہ اس فتوئ کفر سے اتفاق کرتے ہیں خواہ انہوں نے کفری عبارتوں کو نہ دیکھا

ہو یا گھبرا کر بحث سے کتراتے ہوں ملاّ انکشاف اس کفر کو مجمع علیہ نہیں سمجھیں گے۔

رہا تکفیر کے تحقیقی ہونے کا مطلب تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ عالم جو کفر کا حکم بیان کر رہا ہے ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی جیسا عالم کہلانے والا جاہل نہ ہو، اس کفر کے بارے میں تمام مذاہب کے اقوال کا ماہر ہو یہ جانتا ہو کہ معتمدین مذاہب میں سے کس کس نے تکفیر کی ہے اور کس کس نے تکفیر نہیں کی ہے یا سب نے تکفیر کی ہے۔ وہ یہ جانتا ہو کہ معتمدین مذہب سے کون عُلما مراد ہیں وہ یہ بھی سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو کہ جو کفر سرزد ہوا ہے وہ مجمع علیہ یا غیر مجمع علیہ کفر کے مطابق ہے بے وقوفوں کی طرح حیران نہ ہو کہ میرے زمانہ کے مولوی متفق ہیں یا نہیں۔

یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے اگر اکابر دیوبند کے لیے حکم کفر وارتداد بیان کیا ہے تو آپ کی حیثیت صرف ناقل کی ہے دیوبندیوں کے وہ اقوال ہی ایسے ہیں کہ ان کے کفر وارتداد پر اجماع ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ہرگز ہرگز اجتہاد نہیں کیا ہے نہ ان کی ذاتی انفرادی رائے ہے مولوی خلیل احمد صاحب کا اسے ذاتی رائے بتانا عوام کو فریب دینا ہے۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جو عقل کے مارے ہوئے ہیں دوسروں کو عقل کے پتلے بتا کر اپنی حماقت کا اظہار یوں کر رہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے مجتہدین یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کی طرح اپنی رائے سے فتویٰ دیا ہے تو کیا وہ ائمہ دین کے درجہ کو پہنچے ہوئے تھے وہ تو ایک عالم، مقلد عالم تھے جن کو عُلما کے طبقات خمسہ سے بھی کوئی نسبت نہیں اور یہ سب ملا انکشاف کی جہالت فاحشہ ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے دیوبندی گستاخوں کے بارے میں ائمہ مجتہدین کا اجماعی حکمِ کفر وارتداد نقل فرمایا ہے اس کو ائمہ مجتہدین کی طرح ذاتی اجتہاد و رائے بتانا

ملاّ انکشاف کا جاہلانہ کھسیانہ پن ہے۔ ہمارا چیلنج ہے کہ ایک ملاّ انکشاف ہی نہیں پورا دیوبندی قبیلہ اور ان کے حامی مل کر یہ نہیں بتا سکتے کہ دیوبندی گستاخوں کی تکفیر میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے بیان کردہ احکام کے خلاف ائمہ مجتہدین سے ان گستاخیوں پر یہ اقوال پائے جاتے ہیں اور نہ یہ لوگ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے دیوبندی گستاخوں کے حکم بیان کرنے میں اس طرح ائمہ مجتہدین کی ہمسری کر کے الگ اپنی رائے سے حکم دینے کی جرأت کی ہے۔

اخیر میں ہم تکفیر یقینی کے لیے جن امور کا لحاظ ضروری ہوتا ہے اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے اس سلسلہ میں جو اپنی ذمّہ داریاں پوری کی ہیں ان کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔

۱ :۔ جس بات پر کفر کا حکم دیا جارہا ہے وہ مجمع علیہ کفر ہے فقہا و متکلمین اس مفہوم کے کفر ہونے پر متفق ہیں۔

۲ :۔ جس عبارت پر کفر کا حکم دیا گیا ہے وہ عبارت اس کفر پر ایسی قطعی یقینی دلالت کرتی ہے کہ دوسرا کوئی مفہوم بنتا ہی نہیں، سو (۱۰۰) مفہومات میں سے ایک مفہوم بھی ایمان کا ثابت نہیں ہوتا۔

۳ :۔ اس کفری عبارت کی نسبت قائل کی طرف بلاشبہ صحیح ہے۔

٤ :۔ قائل سے کوئی توبہ کی روایت مروی نہیں ہے۔

جب یہ چاروں امور واضح طور پر موجود ہیں تو ایک عالم دین کا حکمِ کفر نہ بیان کرنا خود کافر ہو جانا ہے اور اس کا انکار و کفِ لسان اِطلاعِ یقینی کے بعد کفر ہے اور ایسے کفر پر ہرگز ہرگز عُلماے دین نے سکوت اختیار نہیں کیا ہے نہ اس پر سکوت اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے بلکہ خود ان گستاخ دیوبندیوں نے تا آنکہ ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد نے بھی اپنی

کتاب ''انکشافِ حق'' میں اس کا اعتراف کیا ہے یہ اور بات ہے کہ گمرہی اور بددینی نے ملاّ انکشاف کو ''مجمع علیہ کفر'' کو ''غیر مجمع علیہ کفر'' پر قیاس کرنے کے لیے مجبور کر دیا ہے اور یہ ملاّ جی اسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ تمام کفریات ایک ہی جیسے ہیں اور سب کا ایک ہی حکم ہے کہ قائل کو معاف کر دیا جائے۔

دیوبندیوں کی ساری متعلقہ تصانیف کو دیکھ جایئے اسی طرح مولوی خلیل احمد بدایونی کی اسی ''انکشافِ حق'' کتاب کو شروع سے اخیر تک پڑھ لیجیے کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ مفہوم کے مجمع علیہ کفر ہونے سے انکار کرے، نہ آج تک کسی نے نسبت کا انکار کیا ہے یا ہلکا سا شبہ بھی پیدا ہونے دیا ہے نہ کسی دیوبندی نے توبہ کی خبر دی ہے ہاں اگر زور مارا ہے تو اس بات پر کہ وہ کفری عبارتیں مفہوم کفر پر دلالت نہیں کرتی ہیں۔ مولوی خلیل احمد بدایونی نے بھی فضول مباحث سے دیوبندیوں پر ظلم وستم کرنے کے بعد مایوس ہوکر ''انکشافِ حق'' میں اسی راستے کو اختیار کیا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ تمام دیوبندیوں اور خود ملاّ انکشاف نے اپنی مفہوم بیانیوں میں کفر اٹھانے کے بجائے الٹا ان دیوبندیوں کو کفریات میں جکڑ کر رکھ دیا ہے ہمارے سامنے اس وقت ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بایں پیری وکہنہ سالی نئے دیوبندی کھلاڑی ہیں اگرچہ ملاّ انکشاف نے ساری کتاب میں باطل قیاس، فاسد مباحث، شرعی حکم کفر بیان کرنے والے پر بغیر شرعی بحث ودلائل کے کیچڑ اچھالنے، معائب چینی، گالیاں بکنے اور دیوبندیوں پر حکم کفر بیان کرنے سے برسوں پہلے دیگر عُلما سے حکم کفر مروی نہ ہونے پر تکیہ کیا ہے لیکن جہاں انھوں نے دیوبندیوں کی صفائی میں ان کی عبارتوں کے مفہومات نکالنے کی کوشش کی ہے ان دیوبندیوں کو پھانس کر ہی رکھ دیا ہے، اس کی دلچسپ بحث بتوفیقہٖ تبارك وتعالیٰ اسی مقام پر آتی ہے۔

مقالہ ۲

ملّا انکشاف علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی وہابی دیوبندی بن جانے کے بعد اس زعم میں کہ آپ اکبر واعلمِ عُلما و مشائخ کے عظیم منصب پر براجمان ہو چکے ہیں آپ نے مارہرہ مطہرہ کے اپنے ان مشائخ کو بھی سبق پڑھانا شروع کر دیا ہے جو علوم شرعیہ میں کمال رکھتے ہیں اور عقائد واعمال میں جنہوں نے ائمہ دین کا دامن مضبوطی سے تھام رکھا ہے۔

بیچارے ملّا انکشاف اس میں پیدائشی خطا کار نہیں قصور تو سارا اس وہابیت کا ہے کہ جو بھی اس کی لپیٹ میں آیا وہ یا تو (بقول اسماعیل دہلوی) جاہل رائے بریلوی کو پیر بناتا ہے یا حاجی امداداللہ صاحب کے گن گانے کے باوجود انہیں خاطر میں نہیں لاتا یا پھر ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی طرح اجلہ مشائخ کو جو علم وعمل میں ممتازِ زمانہ تھے انہیں اپنے سامنے طفلِ مکتب سمجھتا ہے اور جہالت خیز اسباق پڑھانے کی جرأت کرتا ہے۔

بفضلہٖ تبارک وتعالیٰ ہمارے عُلمائے اہلِ سنّت خواہ کسی سنّی خانقاہ سے وابستہ ہوں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ عقائد واعمال میں پیر اور مرید دونوں کو ائمہ دین ہی کی تقلید کرنی ہوگی اور انہیں اس کا بھی علم ہے کہ ان تعلیمات سے عُلما ومشائخ کے دفاتر بھرے ہوئے ہیں۔ سنّی اصحاب خانقاہ نے ہرگز ہرگز ائمہ دین کی عقائد واعمال میں مخالفت نہیں کی ہے۔

ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب چند اقوال نقل کر کے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہلدی کی گانٹھ کیا ملی آپ پنساری بن بیٹھے ہیں اور سنّی عُلما ان کے سامنے جاہل ہیں۔

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ اہل سنت کی گھٹی میں یہ تعلیم پلائی ہوئی ہے کہ پیرو مرید دونوں

کے لیے اوّلاً سنّی صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے اور یہ بھی کہ وہ مسائل فقہ کی رعایتوں کے ساتھ ہی اعمال صالحہ کے پابند رہ سکتے ہیں جس کے لیے پیر ہو یا مرید دونوں کو ائمہ فقہ وکلام کی طرف ہی رجوع کرنا ہوگا ہمارے سنّی مشائخ اسی پر عمل کرتے کراتے ہیں اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اہلِ سنت اپنے معتمد عُلمائے کرام حضرت شیخ محدث دہلوی اور دیگر اکابر کی تعلیمات کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

یہاں اہم و **مابه النزاع** سوال یہ ہے کہ دیوبندی گستاخوں کی تکفیر کے معاملہ میں مشائخِ مارہرہ مطہرہ نے ائمہ دین کی تعلیم کو چھوڑ دیا ہے؟...... یا ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی ائمہ دین کی ہدایتوں سے پھر گئے ہیں؟

اس کے لیے ناظرین چند امور کو دیکھ لیں **ان شاء اللہ تعالیٰ** فیصلہ کرنے میں دقّت نہ ہوگی۔ ختم نبوت اسلام کا وہ عقیدہ ہے جو بحکم قرآن ضروریاتِ دین میں داخل ہے جس پر اجماعِ امّت ہے اور ائمہ دین کا اتفاق ہے۔

بانیٔ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اسی عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب لگائی ہے جو ضروریاتِ دین کے انکار میں قطعی داخل ہے اور ہمارے تمام ائمہ واکابر دین نے اس پر کفر وارتداد کا حکم دیا ہے اور اسی کو ذمہ دار عُلمائے اہل سنت نے نقل فرمایا ہے۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ مولوی خلیل احمد صاحب کے دوسرے بیانات کو چھوڑ دیں ان کی معرکۃ الآراء کتاب ''انکشافِ حق'' ہی کو دیکھ لیں کہ ملّا انکشاف نے بدعوائے خود دیوبندی دین اختیار کرنے کے بعد اپنے نئے محبوب پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کو کفر وارتداد سے بچانے کے لیے قرآنی عقیدۂ ختم نبوت کا کیسا خون کیا ہے سارے ائمہ دین ایک طرف اور ملّا انکشاف اپنے دیوبندی نانوتوی پیشوا سمیت ایک طرف۔

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر حکمِ قرآنی کے مطابق ضروریاتِ دین سے ہے۔

جس پر تمام امت وائمۂ دین کا اجماع ہے اور دینِ اسلام پر اعتماد اسی بنیادی عقیدہ پر قائم ہے اور جو توہین وتحقیر کرتا ہے وہ تمام ائمہ دین کے نزدیک اسلام سے خارج کافر ومرتد ہے اور دین کو ڈھانے والا ہے۔

ایک زمانہ سے مسلمان دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ اکابر دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی رشید احمد گنگوہی نے تعظیم وتوقیر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھرپور وار کیا ہے اور جی بھر کر توہین وتحقیر کی ہے اور یہ خباثتیں اب تک ان کی کتابوں میں چھپتی چلی آرہی ہیں جن پر عُلماے عرب وعجم نے کفر وارتداد کا شرعی حکم دیا ہے۔

ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے ان ہی گستاخ دیوبندی پیشواؤں کی اندھی عقیدت وحمایت میں سرشار ہو کر ان کی توہین وتحقیر، کفر وارتداد کو ایمان واسلام اور ان دیوبندی مرتدوں کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے سرگرم ہیں اور ائمۂ دین کے اجماعی حکم کو پسِ پشت ڈال دیا ہے، پھر ستم یہ کہ اس کے لیے آپ نے کذب، فریب، غلط استدلال، باطل مفہوم ومعنی اور ائمۂ دین بلکہ احادیثِ کریمہ پر بھی بہتان میں دریغ نہیں کیا ہے جو آپ کی کتاب ''انکشافِ حق'' سے ظاہر ہے۔

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ مشائخ مارہرہ مطہرہ اپنے ائمہ دین کے ساتھ ہیں، وہ عقائد واعمال میں اپنے ائمۂ ھُدیٰ کی ہی پیروی کرتے ہیں اور ان کی اجماعی پاکیزہ تعلیم پر ہی عمل کرتے ہوئے ان دیوبندی گستاخانِ نبوت کو خارج از اسلام کافر ومرتد مانتے ہیں اور اپنی اور امّت کی دینی وایمانی حفاظت کے لیے تعظیم وتوقیرِ نبوت کی تعلیم دے کر ان گستاخان

دیوبندیوں کے سایہ سے بھی دور رہنے کی ہدایت فرماتے ہیں جو قرآن حکیم اور احادیثِ کریمہ کی تعلیمات کے مطابق ہے اسی لیے مارہرہ مطہرہ کے معتقدین ومتوسلین بلکہ عام اہلِ سنّت اور اصحاب شریعت وطریقت ان پر پورا اعتماد رکھتے ہیں اور ان کی اتباع میں اپنی نجات سمجھتے ہیں۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کی یہ بددینی ہے کہ انہوں نے مشائخ مارہرہ مطہرہ کی اِتباعِ ائمہ دین کو الٹا ائمہ دین کی مخالفت سمجھ رکھا ہے اور خود ائمہ دین کے اجماعی حکم کی مخالفت کر کے اپنے آپ کو ائمہ دین کا پیروکار جاننے کی حماقت میں گرفتار ہیں۔ چوں کہ ملاّ انکشاف کافر و مرتد ہو کر مارہرہ مطہرہ کی بیعت سے نکل چکے ہیں اور مارہرہ مطہرہ سے چمٹے رہنے کے لیے بے قرار بھی ہیں اس لیے انہوں نے یہ راستہ نکالا ہے کہ حکمِ کفر وارتداد میں پیروں کا اِتباع نہیں اور اس سے آنکھ چرائے ہوئے ہیں کہ مشائخ مارہرہ مطہرہ نے ائمہ دین کے اجماعی حکم پر ہی سرِ تسلیم خم کر کے گستاخ دیوبندیوں اور یقینی اِطلاع رکھنے والے ملاّ انکشاف جیسے حمایتوں کو کافر و مرتد مانا ہے۔

مقالہ ۳

تکفیر کی سنگینی و خطرناکی

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی لکھتے ہیں:

"تکفیرِ مسلم کا مسئلہ بڑا سنگین اور خطرناک ہے ہمارے ائمہ کرام اور فقہاء عظام نے اس مسئلہ میں بڑی احتیاط کا حکم دیا ہے اور خود بھی بڑی احتیاط برتی ہے احادیث صحیحہ میں ہے کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والے پر کفر لوٹ پڑتا ہے" (انکشاف حق ص ۹۶)

جی ہاں! بڑھاپے میں آپ نے اچانک "بسط البنان" کیا دیکھی تکفیر کی ساری سنگینی اور خطرناکی آپ کے نومولود انکشاف میں آ گئی ائمۂ کرام وفقہاے عظام کی کتابیں بھی آپ نے بسط البنان دیکھنے کے بعد پڑھنی شروع کیں صحیح بخاری ومسلم وغیرھما کتب احادیث بھی اب بسط البنان کا مطالعہ کرنے کے بعد ہی سمجھ میں بیٹھنے لگی ہیں بسط البنان کا سبق پڑھنے سے پہلے ساری عمر جہالت، مفت کی مولویت اور مفتی بنے رہنے میں ضائع ہو گئی۔

مگر اے ملا جی! آپ اپنی اس بد نصیبی کو کیا کیجیے گا کہ بسط البنان دیکھنے کے بعد آپ جو اکبر واعلمِ علماے دیوبند بن بیٹھے ہیں اور مولوی اشرفعلی تھانوی کے فیضان سے علوم وفنون کے نکات ورموز آپ پر منکشف ہو گئے ہیں پھر بھی آپ علم میں مسکین اور عقل میں بالکل کورے ہی رہ گئے اور جو کچھ علم وفن کی مسکینی تھی وہ بھی آپ نے اپنی بے عقلی سے کید وفریب، کذب وبہتان پر نچھاور کردی۔

بیشک ائمۂ دین وفقہاے کرام نے تکفیر میں احتیاط فرمائی اور اسی کا حکم دیا ہے مگر

خطرناکی وسنگینی کا وہ علم آپ کا کہاں غارت ہوگیا جو صریح کفر وارتداد خصوصاً توہین نبوت ورسالت کے بارے میں ائمۂ دین وفقہائے کرام نے بکثرت شدت کے ساتھ بیان فرمایا ہے جہاں بعض ائمۂ دین کی احتیاط اسی میں ہے کہ اس توہین نبوت کرنے والے کو توبہ کے باوجود قتل کردیا جائے اور اگر بغیر توبہ کے مٹی میں مل گیا ہے تو اس خبیث کے کفر وارتداد، جہنمی ہونے اور ہمیشہ عذاب الٰہی میں گرفتار رہنے کا حکم جزم ویقین سے لگایا جائے اور فتنۂ توہین وتحقیر نبوت کی بیخ کنی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے۔

افسوس ہے کہ ملا انکشاف اپنے دیوبندی پیشواؤں کی عقیدت میں احتیاط والی تعلیم تو بار بار دُہرارہے ہیں جو ان اکابر دیوبند کے کفر وارتداد پر سرے سے چسپاں ہی نہیں ہوتی اور توہین نبوت وتحقیر رسالت پر وہ قطعی حکمِ کفر وارتداد جو ان دیوبندیوں پر یقینی وارد ہوتا ہے اس کے لیے آپ کی فکر ونظر اور عقل وشعور بالکل سلب ہوکر رہ گئے ہیں آپ کے مسلوب العقل ہونے پر یہ کھلی ہوئی دلیل ہے کہ بسط البنان دیکھنے کے بعد اسی ''انکشاف حق'' میں اسی مقالہ میں خود آپ کی نقل کردہ احادیث کریمہ کے **دونوں مفہوم** اب آپ کو **صرف ایک** نظر آنے لگے ہیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب کی عبارت کو پھر دیکھیے، لکھتے ہیں:

''احادیث صحیحہ میں ہے مسلمانوں کو کافر کہنے والے پر کفر لوٹ پڑتا ہے'' (ایضاً)

احتیاط، خطرناکی، سنگینی کی آڑ لے کر آپ لوگوں کو یہ تاثر وتعلیم دے رہے ہیں کہ صریح کفر وارتداد کا جزم ہی کیوں نہ ہو احادیث کریمہ یہ حکم دے رہی ہیں کہ خبردار! کفِ لسان بلکہ کفر وارتداد کا حکم اٹھالینے میں ہی سلامتی ہے۔

اب کیا ہے مولوی خلیل احمد صاحب کے نزدیک قادیانی کیسی ہی بدترین توہین نبوت کرے کفریات کا انبار لگادے مولوی خلیل احمد بدایونی اور ان کے دیوبندی رہنما

نہ صرف کف لسان کریں گے بلکہ قادیانی پر سے کفر وارتداد کا حکم اٹھا کر ساری دنیا سے سفارش کریں گے کہ قادیانی پر سے حکم کفر اٹھالو۔

یہ بھی ممکن ہے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی دیوبندیوں کی طرف سے تنہا وکیل وخود مختار بن کر قادیونیوں پر سے حکم کفر وارتداد اٹھالیں اس لیے کہ آپ جو خود ساختہ اکبرو اعلم عُلماے دیوبند ٹھہرے اور اچانک بسط البنان دیکھنے کے بعد احادیث کریمہ کا یہ مفہوم کہ

''احادیث صحیحہ میں ہے مسلمانوں کو کافر کہنے والے پر کفر لوٹ پڑتا ہے'' (ایضاً)

آپ پر ایسا روشن ومنکشف ہوگیا کہ بیچارے کم علم دیوبندی مولوی ابھی تک اس سے بے خبر تھے۔ احادیث کریمہ کا مطلب کیا ہے؟......اور حکم کفر دیوبندیوں پر سے اٹھتا ہے یا نہیں اٹھتا ہے؟ یہ تو ایک الگ شرعی بحث ہوگی۔

مگر اتنا تو ناظرین ذہن میں رکھیں کہ دیوبندیوں کے کفر وارتداد کا مولوی خلیل احمد صاحب کو اعتراف ضرور ہے ورنہ اس مقالہ میں حدیث اور اقوال فقہا کو پیش کر کے آپ ''اطلاق'' پر زور دیتے ہوئے دیوبندیوں پر سے کفر اتارنے کی سعیِ بلیغ نہ کرتے دیوبندی ہائے ہائے کرتے رہیں کہ اکابر دیوبندیہ کی کفریہ عبارتیں بے غبار ہیں مگر مولوی خلیل احمد نے غبار آلود بنا دینے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔

اب آپ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے استدلال ومفہوم بیانی کے عجائب کی سیر کیجیے جو آپ نے اس مقالہ میں پیش کی ہیں۔

ملا انکشاف نے اس مقالہ میں بخاری ومسلم شریف کی جو حدیث نقل کی ہے اور خود اس کا جو ترجمہ کیا ہے اور مفہوم لکھا ہے اسے ملاحظہ فرمائیں!

''ایما رجل قال لاخیہ : کافر ، فقد باء بھا احد ھما'' (بخاری ومسلم)

’’(ترجمہ از بجنوری) یعنی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے پس بے شک لوٹتا ہے اس کلمۂ کفر کے ساتھ ایک دونوں میں کا‘‘ (انکشاف حق ص ۹۷ مقالہ ۳)

پھر ملا انکشاف نے خود ہی آگے اس حدیث شریف کا یہ معنی بتایا ہے:

’’یعنی جس کو کافر کہا گیا ہے اگر وہ واقعی کافر ہے تو اس پر یہ حکم ہوگا اور اگر ایسا وہ نہیں ہے تو اس کہنے والے پر یہ حکم لوٹے گا یعنی لفظ کافر کہنے کے نشانے کی زد میں ان دونوں میں سے ایک ضرور آئے گا‘‘ (ایضاً)

مولوی خلیل احمد صاحب کے اطلاق کے دعوے پھر دیکھ لیجیے، آپ نے یہیں یہ لکھا ہے کہ:

’’احادیث صحیحہ میں ہے مسلمانوں کو کافر کہنے والے پر کفر لوٹ پڑتا ہے‘‘

یعنی دیوبندی ہو یا قادیانی یا کوئی اسلام کا دعویٰ کرنے والا آپ نے اس کو کافر و مرتد کہا بس یہ کفر و ارتداد آپ پر لوٹ آیا آپ کافر و مرتد بن گئے...... چاہے اس نے کفر کیا ہو یا نہ کیا ہو (اس جملہ کو ’’چاہے اس نے کفر کیا ہو یا نہ کیا ہو‘‘ ناظرین خاص طور پر نظر میں رکھیں اطلاق سے واسطہ پڑنے والا ہے)

اب آپ مولوی خلیل احمد صاحب کی دلیل کو دیکھیے کہ جس حدیث شریف کو آپ نے اپنے اطلاقی دعوے کی شہادت میں پیش کی ہے وہی حدیث آپ کے دعوے کو خاک میں ملا رہی ہے۔ **حدیث شریف تکفیر کے جن دو مقید مفہوم کو بیان کر رہی ہے** خود ملا انکشاف اس کو چھپا نہ سکے آخر ملا انکشاف کو حدیث شریف کا یہ مطلب بھی بیان کرنا پڑا کہ:

’’یعنی جس کو کافر کہا گیا اگر وہ واقعی کافر ہے تو اس پر یہ حکم ہوگا‘‘ (ایضاً ص ۹۷)

یعنی دیوبندیوں اور قادیانیوں کو اگر کافر و مرتد کہا گیا ہے اور اگر وہ بحکم شرع واقعی کافر و مرتد ہیں تو ان دیوبندیوں اور قادیانیوں پر ہی کفر و ارتداد کا حکم ہوگا...... کافر کہنے والوں پر کفر کا حکم نہیں ہوگا۔

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ ہی کی پیش کردہ حدیث اور آپ ہی کی مطلب بیانی نے تو یہ صاف بتا دیا کہ آپ کا یہ دعویٰ ہی جھوٹا ہے کہ......: ''احادیث صحیحہ نے یہ تعلیم دی ہے کہ کافر کہنے والے پر کفر لوٹ آتا ہے'' ......اور آپ ہی کی پیش کی ہوئی شہادت نے آپ پر یہ ڈگری کرادی کہ آپ نے حدیث شریف پر بہتان باندھا ہے۔

اے ملا انکشاف! کچھ آپ کو اندازہ بھی ہوا کہ آپ کی بد دینی نے آپ کے نام نہاد علم وفضل اور آپ کی عقل وفہم کو کیسا رسوا کیا ہے اور یہ بات چھپی نہ رہے گی کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کیسی کیسی کذب بیانی و باطل پرستی سے عوام کو فریب دے رہے ہیں۔

اسی طرح ملا انکشاف نے ص۸۲/ پر دو حدیثیں نقل کی ہیں وہ دونوں حدیثیں بھی دونوں صورتوں پر دلالت کر رہی ہیں اور مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنے صرف ایک اطلاقی پہلو کے دعوے پر پیش کیا ہے جو سراسر باطل اور حدیث شریف پر بہتان ہے۔ چوں کہ تینوں احادیث کا مفہوم ایک ہی ہے اور ایک ہی مفہوم کے دعوے کے لیے ملا انکشاف نے پیش کی ہیں اور ہم نے اوپر اس کا رد کر دیا ہے اس لیے مزید تطویل کی ضرورت نہیں۔ ناظرین خود ان دونوں حدیثوں کو ملاحظہ فرمالیں جو انکشاف حق میں ص۸۳/ [جدید ایڈیشن ص۹۷] پر درج ہیں۔

احادیث کریمہ کی پاکیزہ تعلیم

مولوی خلیل احمد بدایونی کی تینوں نقل کردہ حدیثیں صاف اور پاکیزہ تعلیم دے رہی ہیں کہ:

پہلی صورت:۔ اگر کسی مسلمان کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ اس نے کفر کا ارتکاب کیا ہے تو اسلامی تعلیمات کو سامنے رکھ کر اچھی طرح جانچ لو، سمجھ لو اگر یہ قطعی طور پر ظاہر ہو جائے کہ اس نے واقعی کفر کیا ہے جو ایمان کی ضد ہے تو یقین و جزم کے ساتھ کفر کا حکم لگا دو اس لیے کہ کفر ہرگز ایمان و اسلام نہیں ہو سکتا۔ اسلام میں اس کی قطعی کوئی گنجائش

نہیں ہے کہ ایمان و کفر کے معجون مرکب کا نام اسلام رکھا جائے...... ایسے کافر و مرتد ہو جانے والے پر کفر و ارتداد کا حکم لگا دینا...... ہرگز ہرگز حکم لگا دینے والے پر نہیں لوٹے گا [بلکہ] کفر کا حکم اسی کفر و ارتداد کرنے والے پر ہوگا۔

دوسری صورت:۔ اگر تم نے حکم کفر لگانے میں جہالت برتی اسلامی تعلیمات کے خلاف اس کو کافر کہہ دیا اور اس سے واقعی کفر ثابت ہی نہیں ہے تو تمہارا اس کو جزم و یقین کے ساتھ کافر کہنا خود تم پر لوٹ آئے گا...... اس لیے کہ اس سے کفر نہیں بلکہ اسلام ثابت ہے ......اور اسلام ہرگز ہرگز کفر نہیں ہوسکتا ......اور تم پر الزام عائد ہوگا کہ تم نے اسلام کو کفر اور مسلمان کو کافر یقین کیا ہے اور یہ کفر ہے۔

یہ تینوں حدیثیں تو اتنی صاف صاف کھلی ہوئی پاکیزہ تعلیم دے رہی ہیں مگر یہ بدھو ملا انکشاف اکابر دیو بند کی محبت میں اپنے کفِ لسان کے لیے اطلاق سمجھ بیٹھے اور اس پر مزید حماقت یہ ہے کہ آپ کو یہ گھمنڈ بھی ہے کہ آپ اکبر عُلما سب سے بڑے عالم ہیں۔

پھر ملا انکشاف بدایونی کی یہ جہالت و سفاہت کہاں تک ترقی کر گئی ہے اسے مقالہ ۳۲ر میں آگے اور دیکھ لیجیے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے کفِ لسان کی خاطر حدیث شریف کے اطلاقی معنی لینے کے لیے اکابر عُلمائے اہل سنت کے ایک گروہ پر جھوٹ باندھنے، بہتان دھرنے سے بھی باز نہیں آئے، آپ لکھتے ہیں:

> ’’علماء اہل سنت والجماعت کا ایک عظیم گروہ ان احادیث کے ظاہری معنی کو ہی مانتا ہے اور یہ حکم دیتے ہیں کہ مسلمان کو کافر کہنے والا مطلقاً کافر ہے‘‘

(انکشافِ حق ص ۹۸)

مولوی خلیل احمد بدایونی نے محض باطل عقیدت اور نفس پرستی کے لیے جو دین میں

دست درازی کی ہے اور حکم شرع کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے وہ آپ کی اس عبارت اور ملحقہ جملوں میں موجود ہے اسے سمجھنے کے لیے آپ مندرجہ ذیل بحث ملاحظہ فرمائیں!

اوّلاً تو مولوی خلیل احمد صاحب کا ان اکابر عُلما پر یہ انتہائی ستم ہے جو آپ نے یہ بہتان رکھ دیا کہ انہوں نے حدیث شریف کے ظاہری معنی سے اطلاق سمجھا ہے۔ حالاں کہ حدیث شریف کے ظاہری معنی ہی ہرگز ہرگز اطلاق کے متحمل نہیں اور ان اکابر نے قطعاً یہ نہیں فرمایا کہ ظاہری معنی اطلاق کے ہیں کہ ''کچھ ہو کافر کہا اور کافر ہو گئے'' اس نے واقعی کفر وارتداد کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ مزید وضاحت کے لیے چند امور ذہن میں رکھیے۔

۱:۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی یہ کتاب اور ان کے سارے دلائل ومباحث ان کے دعوے کے مطابق اس لیے ہیں کہ دیوبندیوں کے کفر وارتداد پر آپ کا کفِ لسان یعنی ان دیوبندیوں کو کافر و مرتد کہنے سے زبان کو روکنا صحیح ہے اور حقیقتاً آپ نے اپنی اس کتاب ''انکشافِ حق'' میں اپنی پوری طاقت دیوبندیوں پر سے حکم کفر وارتداد اٹھانے اور حکم کفر نہ لگنے کو ثابت کرنے پر صرف کی ہے اور اسی کی آپ لوگوں کو جگہ جگہ تعلیم دے رہے ہیں۔

۲:۔ اس مقالہ ۳ر میں تکفیر مسلم کی سنگینی اور خطرناکی کا واویلا مچا کر ملاّ انکشاف حدیثوں سے اطلاق کو ثابت کرنے چلے تھے کہ ہر حال میں کافر کا حکم لگانے پر الٹا کفر کا حکم لگ جاتا ہے جس سے ملاّ انکشاف کا مقصد یہ تھا کہ دیوبندیوں نے کفر وارتداد کیا ہو یا نہ کیا ہو بہر حال اگر تم نے ان کو کافر و مرتد کہا تو الٹے کافر و مرتد بن جاؤ گے۔

ان امور کے بعد آپ اب پھر اس مندرجہ بالا عبارت کو دیکھیے جس سے ملاّ انکشاف نے اپنے اطلاق کو مضبوط اور مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لکھتے ہیں:

''علماء اہل سنت والجماعت کا ایک عظیم گروہ ان احادیث کے ظاہری معنی کو

ہی مانتا ہے اور یہ حکم دیتے ہیں کہ مسلمان کو کافر کہنے والا مطلقاً کافر ہے'' (ایضاً)

اور مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ قول بالکل جھوٹ، اکابر عُلماے ملّت پر بہتان اور لوگوں کو فریب دینا ہے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی کے اس قول کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ:......

دیوبندیوں کی طرح قادیانیوں نے واقعی کفر کیا ہو جب بھی ان پر کفر کا حکم لگانے والا الٹا کافر و مرتد ہو جائے گا۔

اب مولوی خلیل احمد بدایونی سمیت جتنے دیوبندی ہیں ان ملّا جی کے قول پر سب کے سب الٹے کافر و مرتد ہو گئے اور اگر قادیانیوں کو کافر کہنے میں مولوی خلیل احمد اور دیوبندیوں کے پاس گنجائش ہے تو اکبر و اعلم عُلماے دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی کا یہ قول سراسر جھوٹ بہتان اور فریب ثابت ہوگا کہ مسلمان کو کافر کہنے والا مطلقاً کافر ہے۔ ابھی حیرت انگیز مباحث کو اور دیکھیے:

آپ نے اکابر عُلماے اہل سنت کی جو فہرست بیان کی ہے اسے آگے اسی مقالہ میں ۸۴/ پر دیکھ لیجیے، ملّا انکشاف لکھتے ہیں:

''چنانچہ امام فقیہ ابو بکر اعمش اور تمام ائمہ بلخ اور اکثر علماء بخارا کا یہی قول ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے'' (ایضاً)

مولوی خلیل احمد بدایونی نے امام اعمش، ائمہ بلخ اور بخارا کے اکثر عُلما کا حوالہ دے کر دھونس تو جما دی کہ کافر ہو جانے پر اتنے بڑے بڑے ائمہ وفقہا متفق ہیں مگر ملّا انکشاف ان عبارتوں کو نقل ہی نہیں کر سکتے جن سے یہ معلوم ہوتا کہ واقعی ان ائمہ وفقہا کا یہی مذہب ہے کہ خواہ کسی نے واقعی یقینی کفر کیا ہو یا حقیقتاً کفر نہ کیا ہو۔

دونوں صورتوں میں ان کو کافر کہنے والوں کو یہ ائمہ وفقہا کافر کہتے ہیں۔ یہ ہماری

عرض ہے کہ نہ صرف امام اعمش اور فقہائے بلخ و بخارا بلکہ پوری دنیا کے تمام سنّی فقہائے حنفیہ کی تمام کتابیں چھان ماریئے کہیں بھی آپ کو اس مفہوم کی عبارتیں نہیں ملیں گی اور نہ مولوی خلیل احمد بدایونی سمت تمام عُلمائے دیوبند میں یہ ہمت ہے کہ وہ اس دعوے کے مضمون کی عبارتیں نکال کر دکھا دیں۔ ملاّ انکشاف کا ان ائمہ وفقہا پر صریح کذب و بہتان ہے۔

شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ کیسے تم نے کہہ دیا کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو اپنے دعویٰ پر دنیا بھر میں دلیل میسر نہیں آسکتی حالاں کہ ملاّ انکشاف نے آگے معتبر ومستند کتابوں کے حوالے دے دے کر دھڑ ادھڑ عبارتیں نقل کی ہیں۔

تو ہم عرض کریں گے کہ ان ہی عبارتوں نے مولوی خلیل احمد بدایونی کا بیڑا غرق کر کے رکھ دیا ہے اور ان کو نقل کر کے ملاّ انکشاف نے اپنی جہالت وسفاہت کو عریاں کیا ہے۔

ذرا ملاّ انکشاف کی عبارتوں کو دیکھیے، ملاّ انکشاف عطف تدارک (۱) کے ضمن میں لکھتے ہیں:

۱:۔ عطف تدارک سے مراد یہاں ملاّ انکشاف کا اپنی متصل عبارت میں لفظ ''بلکہ'' کا استعمال کرنا ہے اس حاشیہ کی غرض یہ ہے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے ناقص العلم والعقل ہونے کے باوجود اکبریت واعلمیت کے گھمنڈ میں عُلمائے اہل سنت پر جو حملے کیے ہیں انہیں پر لوٹتے ہیں۔

لفظ ''بلکہ'' کا استعمال اس لیے ہوتا ہے کہ معطوف علیہ میں جو حکم بیان کیا ہے اس حکم کو معطوف میں ثابت رکھا جائے۔ خواہ وہ حکم معطوف علیہ میں رہے یا نہ رہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ حکم معطوف میں تو نہ رہے اور معطوف علیہ میں رہے۔

جیسے مولوی خلیل احمد بدایونی نے کفر کا اطلاق (حکم) امام اعمش وائمۂ بلخ و بخارا کی طرف منسوب کیا ہے (جو معطوف علیہ ہے) اس کے بعد لفظ ''بلکہ'' (عطف کے استعمال کا تقاضا یہ ہے کہ اسی کفر کا اطلاق (حکم) ان دوسرے فقہا کے لیے حتمی طور پر ثابت کرنا ضروری ہے۔

جن کا ذکر ملاّ انکشاف نے درمختار، ردمحتار، عالمگیری کے حوالے سے کیا ہے۔ جو معطوف ہے۔ خواہ مطلقاً کافر کہنا امام اعمش اور ائمہ بخارا و بلخ کے لیے رہے یا نہ رہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

''بلکہ صحیح اور معتمد مختار للفتویٰ میں تصریح فرمائی گئی ہے کہ اگر مسلمانوں کو نہ بروجہ شتم بلکہ بطور اعتقاد و جزم کے کافر کہے گا تو خود کہنے والا کافر ہو جائیگا۔ درمختار باب التعزیر میں فرمایا: به یفتی اور ردالمحتار و فتاوی عالمگیری میں فرمایا: انه المختار للفتوی اسی پر فتویٰ اور یہی مختار للفتویٰ ہے الغرض امام ابوبکر اعمش اور تمام ائمۂ بلخ اور اکثر علماء بخارا کے نزدیک مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے اور مذہب صحیح اور مفتیٰ بہ پر مسلمان کو بغیر قصد گالی کے یقین اور جزم کے ساتھ کافر کہنے والا کافر ہے'' (ایضاً)

ان عبارتوں میں ملاّ انکشاف نے جو کچھ کہا ہے اسے آسانی کے ساتھ یوں سمجھیے۔

ایک شکل:۔ زید نے کسی مسلمان کو گالی دینے کے لیے کافر (۱) کہا یعنی لفظ کافر کو بطور گالی کے استعمال کیا جیسا کہ فساق و فجار اور اہلِ غضب کی عادت ہے۔

دوسری شکل:۔ زید نے کسی مسلمان کو کافر کہہ دیا اور زید کا عقیدہ بھی یہی ہو گیا کہ وہ کافر ہو گیا حالاں کہ اس مسلمان کے کافر ہو جانے پر کوئی ثبوت اس کے پاس نہیں نہ واقعتاً

(حاشیہ گزشتہ صفحہ) ورنہ ''بلکہ'' کا استعمال ہی لغو ہوگا اور یہی لغویت و جہالت ملاّ انکشاف سے سرزد ہوئی ہے۔
شرح جامی میں ہے:

''کلمة بل بعد الاثبات لصرف الحکم عن المعطوف علیه الی المعطوف نحو جاء نی زید بل عمرو ای بل جاء نی عمرو فحکم المجئی فیه للمعطوف دون المعطوف علیه علی عکس لا والمعطوف علیه فی حکم المسکوت عنه فکانه لم یحکم علیه بشئ لا بالمجئ ولا بعدمه'' (شرح الجامی ص ۳۶۰/طبع: مجلس برکات)

نورالانوار میں ہے:

''فاذا قلت: جاء نی زید بل عمرو کان معناه ان المقصود اثبات المجئ لعمرو ولا لزید فزید یحتمل مجیئ وعدمه'' ۱۲ منہ (نورالانوار ص ۱۲۶)

ا:۔ دیکھیے ملاّ انکشاف کی مندرجہ بالا عبارت میں لفظ ''بروجہ شتم''

اس مسلمان نے کوئی کفر کیا ہے۔

ان گالی والی اور بغیر گالی دونوں صورتوں میں امام اعمش ائمۂ بلخ و بخارا یہ فرماتے ہیں کہ ”زید پر حکمِ کفر ہوگا“ اسی کو ملاّ انکشاف نے اطلاق کہا ہے۔

اور دوسرے فقہاے کرام جن کا حوالہ ملاّ انکشاف نے اپنی اسی عبارت میں درمختار، ردالمحتار، عالمگیری سے دیا ہے اوران کے اقوال کو مختار للفتوی اور بہ یفتی کہا ہے وہ فقہا یہ فرماتے ہیں کہ:

شکل اوّل یعنی گالی والی صورت میں کہنے والے پر کفر کا حکم نہیں ہوگا۔

دوسری شکل جس میں زید نے کسی مسلمان کو بغیر ثبوت کے کفر کے یقین کے ساتھ کافر کہا ہے اس صورت میں زید پر کفر کا حکم ہوگا۔

اس تفصیل سے یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے کہ اطلاق وعدمِ اطلاق کا تعلق مولوی خلیل احمد بدایونی صاحب کی عبارتوں میں صرف (۱) گالی کے طور پر کافر کہنے اور (۲) گالی کے بغیر اعتقاداً کافر کہنے میں ہے حالاں کہ اس شخص سے کفر ثابت نہیں ہے۔ مگر اکبر و اعلم عُلماے دیوبندیہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے شتم (گالی) والے اطلاق کو وہاں چسپاں کر دیا جہاں سرے سے گالی والے مقامات ہی موجود نہیں ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور سیکڑوں ہزاروں عُلما نے آج تک دیوبندیوں پر جو حکم کفر لگایا ہے وہ گالیاں بکنے کے لیے نہیں نہ کوئی عاقل اسی حکمِ کفر بیان کرنے کو گالی سمجھ سکتا ہے اور نہ بلا ثبوت کفر و ارتداد، کافر و مرتد کا حکم بیان کیا ہے بلکہ ان دیوبندی اکابر سے یقینی قطعی التزامی ناقابلِ تاویل کفر سرزد ہونے کا یقینی علم ہونے کے بعد ان دیوبندیوں پر شرعی حکم کفر بیان کیا ہے۔

علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی دیوبندیوں پر سے حکم کفرٹالنے کے لیے سارا زورتو اس پر مار رہے ہیں کہ میرے ان دیوبندی پیشواؤں سے خواہ (۱) صریح یقینی التزامی کفر سرزد ہوا ہو (۲) یا کفر لزومی (۳) یا سرے سے کفر کا غلط الزام ہو...... ہر صورت میں میرے ان دیوبندی محبوبوں کو کوئی کافر کہے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

مگر ملاّ انکشاف کو اس دعوے پر کوئی دلیل نہیں مل سکی......نہ احادیث اور ائمہ وفقہا کی کتابوں میں انہیں کوئی دلیل مل سکتی ہے۔علامہ کف لسان نے اپنی انتہائی جہالت وحماقت سے یافریب دینے کے لیے بلا ثبوت کفر کی عبارتیں ہی دلیل سمجھ کر پیش کردیں۔

یہاں یہ بات ناظرین ضرور ذہن میں رکھیں کہ تمام اکابر واصاغر دیوبندیہ شروع سے ابھی تک یہی کہتے رہے ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے چوں کہ دلائل کے ساتھ دیوبندیوں پر کفر کا حکم لگایا ہے اس لیے ہم اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر حکمِ کفر نہیں لگا سکتے ان کے پیچھے نماز درست ہے۔ یہ بھی دیوبندیہ نے کہا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی ان دلائل کے بعد حکمِ کفر نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے۔مگر ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بدعوائے خود نئے نوے (۹۰) سالہ دیوبندی پیدا ہوئے ہیں جو احادیث واقوال عُلما سے ایسے دلائل لائے ہیں جن کی ان پرانے نئے بڑے بڑے دیوبندیوں کو خبر نہ تھی اور آپ کا اندازہ یہ تھپکی دے رہا ہے کہ

اے خالص دیوبندیو! تم پرانے ڈھچرے کو چھوڑو اگرچہ دیوبندیوں کا کفر وارتداد واقعی ثابت ہو جائے جب بھی گھبرانے کی ضرورنہیں میں شتم (گالی) والے اور بلا ثبوتِ کفر کے دو دلائل لایا ہوں کہ دیوبندیوں کے یقینی کفر وارتداد ثابت ہو جانے کے بعد بھی ان پر کفر وارتداد کا حکم نہیں ہوگا بلکہ الٹا حکم کفر لگانے والے مولانا احمد رضا بریلوی اور عُلمائے عرب

وعجم پر ہی لوٹ جائے گا اس کی پرواہ مت کرو کہ قادیانی پر حکم کفر لگانے والے دیو بندیوں کا کیا حشر ہوگا میں نے بچانے کی تدبیر کر لی ہے اگر چہ میرے یہ اصول ٹوٹتے ہیں ٹوٹ جائیں۔

شاباش ملاّ انکشاف شاباش !ایسا ہونا ہی چاہیے ورنہ آپ اکبر واعلم عُلماے دیو بند کیسے بن سکیں گے؟ ایسے ہی عجیب وغریب انکشافی ملاّ کی دیو بندیوں کو ضرورت تھی۔ ورنہ مولوی ارشاد جیسے معتمد مناظرِ دیو بند یہاں ناگپور میں مولوی خلیل احمد بدایونی کی تعریف وتوصیف کو آسمان تک پہنچا کر ان کے زبردست عالم وولی ہونے کا اعلان نہ کرتے۔

اسی مقالہ میں یہاں تک تو آپ نے ملاّ انکشاف کے اطلاق کی سیر کی آگے اسی مقالہ ۳؍ میں آپ کے قید خانہ کا بھی تماشا دیکھ لیجیے جہاں ملاّ انکشاف تضاد بیانیوں کی زنجیر میں جکڑے ہوئے نظر آئیں گے، لکھتے ہیں:

> ''امتِ مرحومہ کے پیشواؤں نے کسی پر حکم کفر لگانے میں نہ کسی خبر کا اعتماد کیا ہے نہ کسی تخمینہ کا نہ کسی کی ذاتی رائے پر جب تک کہ خود ثبوت اور تحقیق کی روشنی نہ پائی'' (ایضاً ص ۹۹)

پھر آگے آپ اسی مقالہ ۳؍ ص ۸۶؍ پر لکھتے ہیں:

> ''جب تک دلائلِ شرعیہ قطعیہ یقینیہ (جن میں کسی قسم کے شک وشبہ کی راہ نہ رہے) قائم نہ ہو جائیں ہر گز کسی مسلمان کو کافر کہنے کی جرأت نہ کی جائے یہی شریعت کا حکم ہے اسی پر ائمۂ امت اور فقہائے ملّت کا عمل ہے'' (ایضاً ص ۱۰۰)

ملاّ انکشاف نے اس مقصد کے لیے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی عبارتیں بھی نقل کی ہیں، ابن عدی، بیہقی، دارمی کے حوالے بھی دیئے ہیں۔

ملاّ انکشاف کی ان دونوں عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ ملاّ انکشاف مولوی خلیل

احمد بجنوری بدایونی نے حدیث صحیح بخاری ومسلم وغیرہ سے اطلاق والا مسئلہ بیان کیا تھا جھوٹ نکلا۔ ملّا انکشاف نے عام سڑک چھاپ جاہل ملاؤں کی طرح جھوٹ بک دیا تھا کہ کسی مسلمان نے کفر کیا ہو یا نہ کیا اس کو تم نے کافر کہا اور تم کافر ہو گئے۔

اب صحیح اور سچ یہ ہے کہ اگر واقعی دلائلِ شرعیہ قطعیہ یقینیہ قائم ہو جائیں پھر کوئی اس کو کافر کہہ دے تو کہنے والا کافر نہیں ہوگا۔ یعنی ملّا انکشاف کا وہ پہلا اطلاق باطل محض ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ

جب اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے نزدیک دلائلِ شرعیہ قطعیہ یقینیہ قائم ہو چکے تھے آپ نے نورِ ثبوت اور تحقیق کی روشنی پائی تھی کہ اکابر دیوبند نے کفر وارتداد کیا ہے پھر آپ نے دیوبندیوں پر کفر وارتداد کا حکم بیان کیا تھا تو اس سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر ہرگز کفر کا حکم (۱) نہ ہوگا دیوبندیوں پر ہی کفر کا حکم ہوگا۔ افسوس ہے ملّا انکشاف پر کہ اصول شکنی ہو جائے، کذب وبہتان فریب سے ہی کیوں نہ کام لینا پڑے، تضاد بیانیاں ہی کیوں نہ کرنی پڑیں انہیں کچھ حیا نہیں۔

چلے تھے اپنے کفِ لسان کے لیے دیوبندیوں کی صفائی کے لیے مگران کی بلا سے دیوبندی مزید کفر میں پھنستے اور دھنستے چلے جائیں اور انہیں تو پہلے کف لسان کا مالیخو لیا تھا ہی اور اس وصف میں جو درگتی کی ہیں خط وکتابت میں دیکھیے اس کے بعد عُلماے اہل سنت نے کفر کا کیا حکم لگایا......غیظ وغضب نے آپ کو جنون تک پہنچا دیا اب یہ حال ہے کہ

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ   کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

۱:۔ یہی وجہ ہے کہ دیوبندیوں نے اعلیٰ حضرت پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا بلکہ مولوی مرتضیٰ حسین دربھنگوی نے صاف لکھا کہ: اگر مولانا احمد رضا خاں دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ نہ دیتے تو خود کافر ہو جاتے۔ (دیکھیے اشد العذاب)

بہرحال ہمیں آپ کی کفر آشام سنگ باری سے لوگوں کو محفوظ رکھنا ضروری ہے ملاّ انکشاف نے اسی مقالہ ۳ر کے اخیر میں ایک دلچسپ بات کہی ہے، اسے بھی دیکھ لیں آپ نے تحریر فرمایا ہے:

''ہمارے علماء اعلام رحمہم اللہ تعالیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ ہزار کافروں کے باقی رکھنے میں خطا ہونا ایک مسلمان کے فنا کرنے سے ہلکی ہے'' (ایضاً)

ہمیں اس تصریح و تعلیم سے انکار نہیں ہے سخت اعتراض یہ ہے کہ ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو اپنے دیوبندی مرتد پیشواؤں کی جان بچانے کے لیے یہ تصریح تو یاد رہ گئی مگر ان ہی عُلماے اعلام کا وہ سبق بھول گئے کہ

......''اگر کسی مسلمان نے کفر و ارتداد کیا تو اس کو باقی رکھنا ہزار اصلی کافروں کو باقی رکھنے سے بہت زیادہ بھاری ہے''......

مقالہ ٤

اس مقالہ میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے جس مقصد سے اِبتدا کی ہے اس کو ان ہی کے الفاظ میں پھر دیکھ لیجیے، آپ لکھتے ہیں:

”عالمانِ شریعت مطہرہ کسی پر اس وقت تک حکمِ کفر نہیں دیتے جب تک تمام مشائخ کفر پر متفق نہ ہوں“ (انکشافِ حق مقالہ ۴ ص ۱۰۰)

آپ نے اپنے اس مقصد پر جو دلیل بیان کی ہے وہ یہ ہے:

”لا یفتی بتکفیر شئی منها الا فیما اتفق المشائخ علیه “(آپ ہی کا ترجمہ ہے)”یعنی الفاظ و عبارات پر کتب فتاویٰ میں احکامِ کفر بتائے گئے ہیں ان میں سے کسی پر بھی حکمِ کفر نہ دیں گے مگر جس پر مشائخ متفق ہوں“ (ایضاً)

اس کے بعد مولوی خلیل احمد بدایونی نے تنویر الابصار، درمختار کی عبارتیں نقل کر کے ترجمہ کیا ہے، ہم صرف ترجمہ کو پیش کرتے ہیں:

یعنی جان لو کہ کسی مسلمان پر حکمِ کفر نہ دیا جائے جب تک اس کے کلام کو اچھے معنی پر اتارنا ممکن ہو یا اس کے کفر میں اختلاف ہو اگرچہ اس کے خلاف روایتِ ضعیفہ ہو جیسا کہ بحر الرائق (بلفظہ) میں فرمایا اور اشباہ والنظائر (بلفظہ) میں اس کو فتاویٰ صغریٰ کی طرف منسوب کیا اور درد، غرر میں ہے جب کہ مسئلہ میں بہت وجوہ کفر کی ہوں اور صرف ایک وجہ کفر کو منع کرتی ہو پس مفتی پر ضروری ہے کہ اس ایک ہی وجہ پر عمل کرے اور فتویٔ کفر نہ دے“ (ایضاً)

اس کے بعد مولوی خلیل احمد بدایونی نے تحریر المختار اور شرح فقہ اکبر کی عبارتیں نقل

کی ہیں جو اسی مقصد کی تائید کرتی ہیں۔مولوی خلیل احمد نے اپنے مقصد اور دلیل کو جو بیان کیا ہے اس کو آسانی سے یوں ذہن میں رکھیے۔

فتووں کی کتابوں میں جہاں کفریات کی تفصیل بیان کی گئی ہے ان میں بہت سے ایسے بھی کفریات گنائے گئے ہیں جن کے کفر ہونے پر تمام مشائخ ،عُلما کا اتفاق نہیں ہے ان میں کوئی نہ کوئی تاویل ہے جو حکمِ کفر سے بچاتی ہے۔اگر ہمارے زمانہ کا کوئی مفتی فتویٰ کفر بیان کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ پہلے:

۱:۔ اس مسئلہ کفر کو فتووں کی کتابوں میں دیکھے۔

۲:۔ پھر یہ چھان بین کرے کہ اس کفر کے کفر ہونے پر تمام مشائخ متفق ہیں یا نہیں۔

۳:۔ یہ بھی جانچ لے کہ کوئی ضعیف روایت اگرچہ حنفی عُلما کے علاوہ مالکی،شافعی، حنبلی عُلما سے منقول ہو جس میں اس کے کفر ہونے پر اختلاف کیا ہو...... پائی جاتی ہے یا نہیں۔

٤:۔ خود مفتی یہ بھی دیکھ لے کہ اس قولِ کفر میں سو(۱۰۰) معانی میں سے ایک بھی ایسا معنی ہے یا نہیں جو کفر کی نفی کرتا ہو۔

اس کا ماحصل یہ ہے کہ

(**الف**): ۱:۔ اگر اس کفر کے کفر ہونے میں مشائخ ہی اختلاف رکھتے ہوں۔

۲:۔ یا کوئی ضعیف روایت حنفی، مالکی،شافعی، حنبلی عُلما میں سے کسی بھی عالم سے جو سنی ہو مل جائے جس میں اس کفر کے کفر ہونے سے اختلاف کیا ہو۔

۳:۔ یا اس قول میں ایک سو(۱۰۰) معنی میں سے ننانوے(۹۹) معانی کفر کے ہیں مگر ایک معنی کفر کی نفی کرتا ہے......تو مفتی کو چاہیے کہ کفر کا فتویٰ نہ دے۔

(**ب**): ۱:۔ اور اگر اس کفر پر مشائخ متفق ہوں۔

۲:۔ اختلاف کی کوئی ضعیف روایت بھی کسی مذہب والے سے منقول نہیں ہے۔

۳:۔ سو(۱۰۰) میں سے ایک معنیٰ بھی کفر کی نفی کرنے والا نہیں نکلتا ہے (توبہ کی کوئی روایت موجود نہیں، نسبتِ کفر میں کوئی شبہ نہیں)۔

تو اب مفتی کو چاہیے کہ جزم کے ساتھ اس قائل پر کفر کا حکم لگا دے...... اگر اس نے یقینی طور پر یہ سب کچھ معلوم ہونے کے بعد سکوت کیا، کفِ لسان کیا تو خود کافر ہو جائے گا۔

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ یہی ہمارے عُلمائے اہلِ سنت کا مسلک ہے اسی پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے:

صورت اوّل:۔ میں مولوی اسمٰعیل دہلوی، ابن تیمیہ، یزید، معتزلہ پر حکم کفر نہیں دیا کفِ لسان فرمایا......اور

دوسری صورت:۔ میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی نے بحکمِ شرع کوئی رعایت نہیں فرمائی بلکہ رعایت کرنا ہی اپنے ہاتھوں ایمان وکفر کی تمیز اٹھا کر کفریات کو ایمان بتانا تھا جو خود کفر وارتداد تھا اس لیے مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی پیشوایانِ دیوبند پر جزم کے ساتھ کفر کا حکم بیان فرما دیا۔

مولوی خلیل احمد بدایونی اور دیوبندیوں کی بدقسمتی

بخلاف اس کے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہاں جو محنتِ شاقہ اٹھا کر دیوبندی اکابر کو ان کے کفر وارتداد سے بچانے کے لیے اپنی دانست میں عظیم فنی تدبیر کی ہے بالکل رائگاں گئی...... ملا انکشاف نے پورا زور لگا کر یہ تو بیان کر دیا کہ:

"جس کفر پر مشائخ میں اختلاف ہو ضعیف سے ضعیف روایت اگرچہ

غیر مذہب کی ہو مل جائے جو اس کفر کی نفی کرتی ہو تو کفر کا حکم نہ ہوگا‘‘

مگر آپ کی اور دیوبندیوں کی بدقسمتی کہ آپ کو یہ ثبوت ہی نہیں مل سکا کہ دیوبندیوں کے کفریہ اقوال کی طرح اقوال فلاں فلاں کتاب میں ہیں اور فلاں فلاں شیخ نے ان اقوال کے کفر ہونے میں اس طرح اختلاف کیا ہے یا فلاں مذہب کے فلاں شیخ سے یہ ضعیف روایت فلاں کتاب میں منقول ہے کہ دیوبندیوں کی طرح یہ اقوالِ کفریہ شرعاً کفر نہیں ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ دیوبندیوں کے اقوال ہی ایسے خبیث کفریات ہیں کہ مولوی خلیل احمد بدایونی یا کسی بھی دیوبندی حامی کو کسی کتاب کسی شیخ سے ان کفریات دیوبندیہ کو ایمان بتانے یا کفر نہ ہونے کی سند میسر نہیں ہوسکتی اور نہ ان دیوبندیوں کو کفر سے چھٹکارا اور بغیر توبہ کے ایمان نصیب ہوسکتا ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کا صرف اصول بیانیوں سے دیوبندیوں کو کفریات سے بری قرار دینا نِرا کید وفریب، ایمان واسلام کو غارت کرنے اور کفر وارتداد میں پھنسنے پھنسانے کے سوا کچھ نہیں۔

یہاں ناظرین سے ہم درخواست کریں گے کہ وہ اس بات پر خاص نظر رکھیں کہ اتفاقِ مشائخ کے سلسلہ میں ملا انکشاف کی دلیل نے خود ان کے دعوے کو متعین کردیا ہے۔ مشائخ سے مراد وہ سادات عُلماے کرام ہیں جن کی سیادت علوم ومہارت فنون اور کمالِ تقویٰ کو صاحب درِمختار حضرت علامہ حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے مشہور وممتاز فقیہ ومتقی تسلیم کرتے ہیں اور یہ ذہن میں رکھیے کہ حضرت علامہ حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تین سو سینتیس (۳۳۷) سال قبل ۱۰۷۱ھ میں درمختار کی تکمیل فرمائی ہے۔

ملا انکشاف نے جو یہ تصور دینے کی کوشش کی ہے کہ جب تک ہمارے زمانہ کے

علامہ کفِ لسان، طویل البیان لسلب الایمان ، ماہرِ کذب و بہتان مولوی خلیل احمد خان جیسے لوگ اپنے منہ میاں مٹھو اکبر و اعلم عُلما شیخِ شریعت و طریقت بننے والے اتفاق نہ کر لیں تو وہ کفر کفر نہ ہوگا......تو یہ قطعاً مجنونانہ باطل خیال ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کا مبلغِ علم کیا ہے آپ عقل سے کتنے کورے ہیں، تقوے سے کتنے عاری ہیں وہ آپ کی اسی کتاب ''انکشاف حق'' سے ظاہر ہے۔ دین وملت کو آپ کے اتفاق کی بالکل ضرورت نہیں، پھر جب مولوی خلیل احمد بدایونی نے اسی انکشافِ حق میں خود ہی پُر زور الفاظ میں یہ تسلیم کر لیا کہ آپ کے زمانہ کے تمام عُلما......فقہا کے آخری طبقہ تک نہیں پہنچتے تو ملا انکشاف نام نہاد اکبر عُلما بن کر اپنی صدی کے عُلما سے الگ مخلوق نہیں ہیں جو طبقاتِ فقہا کی علاحدہ بستیوں میں بستے ہوں اور دیوبندیوں کو کفر سے بچانے کے لیے سہارنپور اور بدایوں میں ٹپک پڑے ہوں جب ملا انکشاف کے مذہب پر آپ ہی کے اصول پر آپ کے عُلما کے اتفاق کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہ جاتی تو ملا انکشاف کون سے کھیت کی مولی ہیں۔

اس سے آگے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے دوسرا طرز اختیار کیا ہے۔ آپ نے شرح فقہ اکبر کی کچھ عبارتیں اسی مقالہ ۴/ص ۸۸/ پر آخری سطروں میں درج کی ہیں جو ص ۸۹/ تک پھیلی ہوئی ہیں چوں کہ اکثر اس کا مفہوم اوپر کی بحث میں آچکا ہے اس لیے اس پر مزید گفتگو کی ضرورت نہیں البتہ اسی ص ۸۹/ پر ''شرح فقہ اکبر'' سے ایک عبارت نقل کر کے ملا انکشاف نے غلط ترجمہ کیا ہے جس سے دین وملّت میں بہت بڑا فتنہ پھیل سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں اس پر خاص طور پر توجہ دینا ضروری ہے۔

آپ نے ''شرح فقہ اکبر'' سے حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت نقل

کر کے جو ترجمہ کیا ہے وہ حسبِ ذیل ہے:

"وفی المسئلة المذكورة تصريح با نه يقبل من صاحبها التاويل"

یعنی اس مسئلہ مذکورہ میں تصریح ہے اس بات کی کہ جس شخص کی وہ عبارت ہے اس کی ہر تاویل قبول کی جائے ☆۔ (ترجمہ از مولوی خلیل احمد بدایونی ص ۸۹)

بعینہٖ ''شرح فقہ اکبر'' کی اسی عبارت کا ترجمہ آپ نے مقالہ ۵/ص ۹۲/ پر اپنی مقصد براری کے لیے یوں کیا ہے:

"وفی المسئلة المذكورة تصريح با نه يقبل من صاحبها التاويل"

مسئلہ تکفیر میں صاحبِ کلام کی ہر تاویل قبول کی جائے گی۔

(انکشافِ حق ص ۹۲ ترجمہ مولوی خلیل احمد بدایونی، جدید اڈیشن ص ۱۰۶)

اوپر پہلے ص ۸۹/ کے ترجمہ میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے صرف اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کہ ہر کفر کی ہر تاویل قبول کی جائے گی اس طرح کھیل کھیلا یوں لائن باندھی کہ

''اس مسئلہ مذکورہ میں تصریح ہے اس بات کی کہ جس شخص کی وہ عبارت ہے اس کی ہر تاویل قبول کی جائے۔''

شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ اگر چہ تاکیداً کفر کی نوع خصوصی میں تاویل کا ذکر فرما رہے ہیں مگر ملا انکشاف انتہائی بے حیائی کے ساتھ یہ فریب دے رہے ہیں کہ جنسِ کفر کی ہر نوع میں اطلاقاً تاویل قبول کی جائے گی۔ یعنی حضرت علامہ قاری تو ''عدل'' جیسے کثیر المعنی الفاظ کو بابِ کفر میں ذکر کرنے پر تاویل کی ہدایت فرما رہے ہیں مگر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی ڈھٹائی سے الٹا یہ مطلب سکھا رہے ہیں کہ:

کسی نوع کا کیسا ہی کفر کیوں نہ ہو قائل کیسی ہی نہ لگتی ہوئی تاویل کیوں نہ کرے قبول کر لی جائے گی۔

پھر ملا انکشاف نے اپنے اس ناپاک کافرانہ مقصد کو پورا کرنے کے لیے ص۹۲ پر ''شرح فقہ اکبر'' کی اس عبارت کا ترجمہ کھل کر کر دیا کہ آپ کے مقصد پر باریک سا حجاب بھی باقی نہ رہے۔ دیکھیے دوسرا ترجمہ:

''مسئلہ تکفیر میں صاحبِ کلام کی ہر تاویل قبول کی جائے گی'' (انکشاف جدید ایڈیشن ص۱۰۶)

ملا انکشاف کے اس ترجمہ میں مسئلہ تکفیر کی جنسیت اور تاویل کا اطلاق دیکھ لیجیے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی نے لوگوں کو جہنم میں پہنچانے کا کیسا راستہ صاف کیا ہے۔ اب کیا ہے کفر بکنے والا کیسا ہی گاڑھا کفر بکے سخت توہینِ نبوت و رسالت کا مرتکب ہو اس پر شریعت مطہرہ قطعی یقینی التزامی کفر کا حکم ہی کیوں نہ دیتی ہو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد کے نزدیک یہ کفریاتِ خبیثہ بکنے والا بس تاویل کر لے وہ کیسی ہی تاویل ہو لگتی ہو یا نہ لگتی ہو یا سرے سے تاویل ہی نہ ہو۔ بس تاویل کے نام پر قبول کر لو اس پر کفر کا حکم مت دو، اگر دیا ہے تو اٹھا لو۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے شریعتِ مطہرہ کے اصول و احکام میں یہ تبدیل و تحریف کی جرأت اور کید و فریب، کذب و بہتان کی محنت شاقہ صرف اس لیے کی ہے کہ ان کے محبوب مرتد و دیوبندی آقاؤں پر سے حکم کفر اٹھا لیا جائے۔ خود مولوی خلیل احمد بدایونی نے بھی اپنی ہانک کے مطابق اسی ۸۰۔ ۹۰ سالہ بڑھاپے میں دیوبندیوں کی ۸۰۔ ۹۰ سالہ پرانی بوڑھی تاویل اچانک کیا دیکھی کہ سو جان سے فریفتہ ہو گئے اب وہ تاویلیں کیسی ہی گھنونی ہوں۔ لگتی ہوں یا نہ لگتی ہوں ہزار باطل ہوں، ملا انکشاف نے فوراً ہی قبول کر کے پہلے تو صرف کفِ لسان کا ہی اعلان کیا، پھر ان کفریات دیوبندیہ کے طبقات آپ

پر ایسے بے حجاب ہوئے کہ ملا انکشاف نے ان کفریات کو اسلام قرار دیا اور ان مرتد دیو بندیوں کو مومن و مسلم ثابت کرنے کے لیے اصول و احکام شرع کا بھی خون کر کے رکھ دیا۔

یہ نہ سمجھیے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی کے اس ہر کفر کی ہر تاویل سے دیو بندیوں کی تطہیر مقصود ہونے پر ہم نے ملا انکشاف کے ساتھ مبالغہ سے کام لیا ہے یا غلط الزام رکھا ہے آپ خود ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی وہ تحریر دیکھ لیجیے جو آپ نے اپنی اسی کتاب ''انکشافِ حق'' کے ص ۲۵/ پر ثبت فرمائی ہے، لکھتے ہیں:

> ''تکفیر کے بارے میں ہمارے ائمہ کرام نے پھونک پھونک کر قدم رکھا ہے اور ہمیں بھی احتیاط کا حکم دیا ہے جس کا کلام ہو، اس صاحبِ کلام کی ہر تاویل قبول کی جائے گی ایسی صورت میں علماء و اکابر دیو بند کی تکفیر کیسے ہو سکتی ہے جبکہ ان کی عبارات کا وہ مفروضہ مطلب ہی نہیں نہ ان کو قبول نہ اور علماء عصر کو قبول'' (انکشافِ حق ص ۲۵، جدید ایڈیشن ص ۴۵)

اس عبارت کو دیکھ لیجیے ملا انکشاف نے وہی ''قائل کے ہر قول کی ہر تاویل قبول کرنے کا قانون'' بتایا ہے اور اسی اصل پر آپ دیو بندیوں کی تکفیر سے ممانعت کا پاٹھ پڑھا رہے ہیں اور ملا انکشاف کو یہ قانون اور اصل کہاں سے ملی؟...... وہیں سے جہاں آپ نے ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت کا توڑ مروڑ کر غلط ترجمہ کیا ہے۔

رہا دیو بندیوں کی کفریہ عبارتوں کا وہ مفروضہ مطلب خود دیو بندی کفر بکنے والوں کو قبول نہ ہونا تو جب عبارتیں بعینہٖ موجود ہوں بکنے والوں کو ان عبارتوں کا اقرار ہے تو وہ خود اپنے معانی پر شہادت دیں گی خود یہ بتا دیں گی کہ ان میں تاویل چلتی ہے یا نہیں چلتی؟۔ زمانہ گزرنے سے خود بخود معنی میں تبدیلی نہیں ہو جائے گی۔ مجرم کا یا مجرم کے جرم کو چھپانے

والا ملا انکشاف کا انکار کہ ''ہم قبول نہیں کرتے'' یہاں کار آمد نہیں ہوگا، رہا معاصرین کا انکار تو یہ ملا انکشاف کا کید و بہتان ہے۔ وہ معاصر جس کا انکار قابلِ توجہ ہوسکتا ہے مولوی خلیل احمد بدایونی اس معاصر سے کوئی ایسی تحریر نہیں دکھا سکتے جس نے اپنے دلائلِ شرعیہ کے ساتھ دیوبندیوں پر لگائے ہوئے حکمِ کفر کو اٹھایا ہو۔

دیوبندیوں کو واقعی اپنے بخت رسا پر ناز کرنا چاہیے کہ انہیں ایسا ۹۰/سالہ سپوت نصیب ہوا ہے جو ان میں سب سے بڑا عالم وفاضل استاد بن کر دیوبندی اکابر کو کفر سے بچانے کے لیے دیوبندیوں کو ایسے اصول کی تعلیم دے رہا ہے جن سے آج تک وہ محروم و بے خبر تھے اور اب ملا انکشاف کی وجہ سے یہ دیوبندی ضرور دنیا کے سامنے سرخرو ہوجائیں گے۔ مگر اب دیوبندیوں کو مولوی خلیل احمد بدایونی کی نئی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قادیانیوں پر سے حکمِ تکفیر اٹھا دینا واجب ہوگا اس لیے کہ قادیانی کی تاویلیں موجود ہیں اور مولوی خلیل احمد بدایونی کی وجہ سے دیوبندی دین میں اس اصل کا اضافہ ہوگیا ہے کہ ''قائل کی ہر تاویل قبول کی جائے گی خواہ وہ لگتی ہو یا نہ لگتی ہو''۔ دیکھنا یہ ہے کہ آج کا دیوبند اپنے نئے پیشوا مولوی خلیل احمد بدایونی کی تعلیم پر عمل کرتا ہے یا نہیں؟

اب اصل مبحث کی طرف توجہ فرمائیے کہ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ آپ کی اس عبارت کو پھر دیکھیے جس کو ملا انکشاف نے شرح فقہ اکبر سے نقل کیا ہے:

''وفی المسئلة المذکورة تصریح با نه یقبل من صاحبها التاویل''

یعنی وہ مسئلۂ (کفر) جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اس کے بارے میں یہ تصریح ہے کہ اس کے قائل سے تاویل قبول کرلی جائے گی۔

اگر ذرا بھی سوجھ بوجھ ہے کذب و بہتان اور فریب مقصود نہیں ہے تو اسی عبارت سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری جس مسئلۂ کفر میں تاویل قبول کرنے کے فرما رہے ہیں وہ، وہ ہے جس کا پہلے ہی آپ نے ذکر کر دیا ہے اور اس میں ایسا لفظ ضرور ہے جس کے کئی معانی ہیں جن میں سے کسی نہ کسی معنی سے قائل کو نفیِ کفر کا فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔

حضرت ملا علی قاری نے اس قول یا اس جیسے قول کے بارے میں تاویل قبول کرنے کا حکم بیان فرمایا ہے خود یہی عبارت گواہی دے رہی ہے کہ **ہر کفری قول کی ہر تاویل قبول کرنے کی نسبت حضرت ملا علی قاری کی طرف سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔**

پھر یہ بھی دیکھ لیجیے کہ حضرت ملا علی قاری نے کس مسئلہ کا ذکر اس عبارت سے پہلے کیا ہے اور مسئلۂ مذکورہ کا اس عبارت سے کیا تعلق ہے؟

شرح فقہ اکبر میں حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی متعلقہ عبارت یہ ہے:

ففی البزازیة ولو قال لسلطان زماننا: **عادل.** یکفر لانه جائر بیقین ومن سمی الجور عدلا . یکفر، وقیل: لا ، لان له تاویلا وهو ان یقول : اردت به انه عادل عن غیرنا او هو عادل عن طریق الحق ، قال الله سبحانه ﴿**ثم الذین کفروا بربهم یعدلون**﴾[سورة انعام : ۱] انتهیٰ.

وحاصله ان لفظ **عادل** یحتمل کونه اسم فاعل من عَدَلَ عَدۡلًا ضد ظَلَمَ وجَارَ او من عَدَلَ عُدُوۡلًا ای اِعۡرَاضًا ، فاذا کان الفظ محتملافلایحکم بکونه کفرا الّا اذا صرح بانه نوی المعنی الاول فتامل.

ونظیرہ فی المعاملات ماذکروا فی الطلاق والعتاق من الکنایات فانھا یتوقف حکمھا علی النیات ولاسیماوقدذکروا ان المسئلة المتعلقة بالکفر اذاکان لھاتسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ کان الاَولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطأ فی ابقاء الف کافر اھون من الخطأ فی افناء مسلم واحد . وفی المسئلة المذکورة تصریح بانہ یقبل من صاحبھا التاویل“

(منح الروض الازھر فی شرح الفقہ الاکبر/مطلب یجب معرفة المکفرات لاجتنابھا/ص ٤٤٥،٤٤٦)

یعنی: (صاحبِ بزازیہ نے) بزازیہ میں (فرمایا) ہے کہ: اگر کسی نے ہمارے زمانے کے سلطان کے لیے ”عادل“ (یعنی عدل کرنے والا) کہا تو اس پر کفر کا حکم دے دیا جائے گا اس لیے کہ وہ سلطان یقیناً ظالم ہے۔ اور جو **ظلم وجور** کا نام **عدل وانصاف** رکھے اس کی تکفیر کی جائے گی ......اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (عادل کہنے پر اس قائل کی) تکفیر نہیں کی جائے گی اس لیے کہ اس (لفظ عادل) کی تاویل ہے اور وہ (تاویل) اس کا یہ کہہ دینا ہے کہ: میں نے یہ مراد لیا ہے کہ وہ (سلطان) ہمارے غیر سے روگردانی کرنے والا ہے...... یا وہ طریقِ حق سے روگردانی کرنے والا ہے۔ (قرآنِ حکیم میں) اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا﴿ پھر وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا وہ غیروں کو اپنے رب کے ساتھ برابری والا ٹھہرانے والے ہیں ﴾ (یعنی شرک کرنے والے ہیں۔ یہاں عدل کے معنی عدل وانصاف لینا ہی غلط بلکہ کفر ہے) (یہاں تک بزازیہ کی

عبارت) ختم ہوئی۔

علامہ علی قاری فرماتے ہیں:

اس کا حاصل یہ ہے کہ لفظ ''عادل'' اسم فاعل ہے عدل عدلاً سے (جس کے معنی عدل وانصاف کے ہیں) جو ظلم وظالم جور و جائر کی ضد ہے یا (لفظ ''عادل'' اسم فاعل ہے) عَدَل عدولاً سے (جس کے معنی) اعراض (یعنی روگردانی کرنا، پھر جانا) کے ہیں پس اگر لفظ (کئی معانی کا) محتمل ہو تو اس کے کفر ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا ہاں اگر قائل خود صراحت کر دے کہ میں نے وہی اوّل (کفری) معنی مراد لیے تو کفر کا حکم دیا جائے گا۔

اور اس کی مثال معاملات میں ہے طلاق وعتاق جو کنایہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بارے میں عُلما نے فرمایا ہے: ان کا حکم نیت پر موقوف رہے گا۔ خاص طور پر یہ بھی فرمایا ہے کہ: وہ مسئلہ جو کفر سے تعلق رکھتا ہے اگر اس میں ننانوے (۹۹) احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال (معنیٰ) کفر کی نفی کرتا ہے تو مفتی اور قاضی کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ (کفر کی) نفی کرنے والے معنی پر عمل کرے (کفر کا فتویٰ نہ دے کہ وہ مالاً قتل کر دیا جائے)......اس لیے کہ ہزاروں کافروں کے سلامت رکھنے میں خطا ہو جانا ایک مسلمان کے فنا کر دینے میں خطا کر دینے سے زیادہ آسان ہے اور مسئلہ مذکورہ (یعنی لفظ عادل کے استعمال کا ذکر جو اوپر کیا گیا ہے۔اس) کے بارے میں (یا اس جیسے احتمال رکھنے والے مسئلہ کے بارے میں) یہ تصریح ہے کہ اس قائل کی تاویل کو قبول کیا جائے گا۔

شرح فقہ اکبر سے منقول حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ وہ عبارتیں ہیں جن کو پڑھ کر ہر شخص نہایت آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ حضرت علامہ موصوف اس مسئلہ کا حکم بیان فرما رہے ہیں جس کا ذکر انہوں نے اوپر کر دیا ہے اور وہ کسی کھلے ہوئے ظلم و جابر بادشاہ کو عادل کہنے کے بارے میں ہے۔ (اور ''عادل'' میں جو شرعی نزاکتیں ہیں وہ اہلِ علم وفن جانتے ہیں)

اگر اس ظالم و جائر کو کسی نے ''عادل'' کہہ دیا تو اس پر کفر کا حکم دے دیا جائے گا مگر دوسرے فقہا نے یہ فرمایا ہے کہ عادل کے کئی معنی ہیں جن میں وہ معنی بھی ہے جو کفر نہیں ہے ہمیں ایک مسلمان کے قول میں اس معنی کو لینا چاہیے جس میں کفر نہیں اس لیے کہ ائمۂ دین نے یہ فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے قول میں ننانوے ۹۹ / معانی کفر کے ہوں اور ایک معنی کفر کی نفی کرتا ہو تو اسی ایک معنی کو لے کر اس مسلمان قائل پر کفر کا حکم نہیں لگانا چاہیے۔

چوں کہ عادل کے کئی معنی ہیں جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے...... ایسے ہی کوئی لفظ جس کے کئی احتمالات ہوں اور اس میں نفیِ کفر کا بھی معنی ہے...... تو اس میں قائل کی یہ تاویل قبول کر لی جائے گی کہ اس نے وہ معنی لیے ہیں جو کفر نہیں ہیں اور اس پر کفر کا حکم نہیں دیا جائے گا ...... اور اگر قائل نے خود ہی ایسے معنی کا اعتراف کیا جو کفر ہے تو اب کفر کا حکم دے دیا جائے گا...... یہ ہرگز نہیں ہو سکے گا کہ کچھ ہو قائل نے تاویل تو کر لی اگرچہ اس کی تاویل پر الٹے کفر کا اعتراف کیوں نہ ہو جائے...... محض تاویل ہی تاویل پر کفِ لسان کا حکم نہیں ہوگا...... نہ اس کو کافر ماننے سے احتراز کیا جائے گا۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے محبوب پیشوا اکابر دیوبند پر حکم کفر لگ جانے سے بہت دکھی ہیں گھگیا رہے ہیں کہ دیوبندیوں سے اگرچہ بہت بڑے کفریات سرزد ہو گئے ہیں مگر اے سنیو! میں نے ایک عمر تم میں رہ کر گزاری ہے اتنی بات تو سن لو!

دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں میں یہ مت دیکھو کہ تاویل چلتی ہے یا نہیں چلتی ہے؟ کئی معانی کی گنجائش بھی ہے یا نہیں؟...... دیوبندیوں نے جو بھی اور جیسی بھی تاویل کی ہے خواہ اعترافِ کفر ہی کیوں نہ ہو گیا ہو جب بھی اس کو عدمِ کفر (کفر نہ ہونے) کے معنی پر قبول کر کے دیوبندیوں کو کفر وارتداد سے چھٹکارا دلوادو۔ ملاعلی قاری کی عبارت کے جو معنی میں نے بتائے ہیں اسی کو منظور کرلو یہ مت دیکھو کہ وہ معنی جمتے بھی ہیں یا نہیں؟۔

واہ رے ملاانکشاف تمام علم وفن، دین و دیانت، ایمان و اسلام کو کفریات دیوبندیہ پر قربان کر کے رکھ دیا۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وصیت

ملاانکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اسی مقالہ ۴ر میں ص ۹۰ ر تک حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ایک وصیت نقل کی ہے اور اس کا ترجمہ کیا ہے، دونوں کو دیکھ لیں:

”ام الوصية فان تكف لسانك من اهل القبلة ماداموا قائلين لا اِلٰهَ الاالله محمّد رسول الله غير منافقين لها والمنانقة تجويز هم الكذب عليه بعذر او بغير عذر فان التكفير فيه خطر والسكوت لا خطر فيه“ (وصیت امام غزالی)

یعنی: امام موصوف علیہ الرحمہ کی وصیت یہ ہے کہ تو اپنی زبان کو اہل قبلہ کے کافر کہنے سے روک لے جب تک وہ کلمہ طیبہ لا اِلٰہَ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل رہیں بغیر منافقت کے اور منافقت یہ ہے کہ کلمہ شریف کو عذر یا بغیر عذر کے جھوٹ کے ساتھ پڑھنا جائز جانیں یقیناً کافر کہنے میں بڑا خطرہ

ہے اور خاموش رہنے میں کوئی خطرہ نہیں''۔ (ترجمہ از ملا انکشاف، انکشافِ حق ۱۰۳)

ملا انکشاف کا اکبری علم کا غرور خاک میں

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس عبارت پر گفتگو تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ عنقریب ملاحظہ فرمائیں گے پہلے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کے اس اکبری علم کے غرور کو خود ان کے ہاتھوں خاک میں ملتا ہوا دیکھ لیں جس کو انہوں نے اہل سنت کے ایک عالم جلیل حضرت مولانا مشاہد رضا خاں پیلی بھیتی کے مقابلہ میں کاذبانہ پیش کیا تھا۔ ''ابھی تک بیچارہ عبارات اہلِ علم کے صحیح ترجمہ کرنے پر قادر نہیں ہے'' (انکشافِ حق ص ۱۷) ص ۱۷ کی بحث میں مولوی خلیل احمد بدایونی کی جو درگت بنی ہے وہ تو آپ نے دیکھ لیا ہوگا۔

یہاں امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت کا غلط ترجمہ کر کے ملا انکشاف نے اپنے ہاتھوں جو اپنی مٹی پلید کی ہے اسے بھی دیکھ لیجیے:

امام غزالی نے ارشاد فرمایا:

''والمنافقة تجويز هم الكذب عليه بعذر او بغير عذر''

جس کا ترجمہ ایک طالب علم بھی بآسانی یوں کرے گا:

''اور منافقت ان کا حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر کذب کو عذر یا بغیر عذر کے جائز رکھنا ہے''

منافقة میں الف لام ''عہد'' کا ہے عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اہلِ قبلہ جن کے بارے میں امام غزالی نے فرمایا ہے کہ وہ منافقت سے کلمہ نہ پڑھتے ہوں ان کی منافقت یہ ہے وہ کلمہ پڑھ پڑھ کر یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں دوسری طرف وہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر کذب کو جائز رکھتے ہیں۔ جب وہ کذب ہی کو جائز رکھیں تو سرے سے مومن و مسلم ہی نہ رہے اور ان کا کلمہ پڑھنا نری منافقت ہوا۔ اچھی خاصی ضمیر

مذکر غائب جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف لوٹ رہی تھی جسے مولوی خلیل احمد نے ترجمہ میں کلمہ کی طرف لوٹا دیا۔(۱)

اور وہ مفہوم جو خاص حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقصود تھا اس کو بدل کر رکھ دیا ملاانکشاف کی یہ تبدیلی بلاوجہ نہیں۔ ملاانکشاف کو اپنے دیوبندی آقاؤں پر سے جو کفر وارتداد اٹھانے کی فکر پڑی ہوئی ہے اس کے لیے وہ بہر صورت کذب وفریب اور اِفترا کو اختیار کیے ہوئے ہیں اب انہیں اس کے لیے خواہ غلط ترجمہ کرنا پڑے یا غلط مفہوم پیدا کرنا ہو یا بے مقصد عبارتیں نقل کرنے سے کام نکل آئے یا ائمہ وفقہا اور ان کی کتابوں کا نام لے لے کر رعب جم جائے وہ سب کچھ کرنے کے لیے بے خوف ہیں۔

یہ اچھی طرح یاد رہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ مقدسہ میں سب سے بڑی گستاخی توہین وتحقیر آپ کی تکذیب اور آپ پر کذب کو جائز رکھنا ہے جس سے ملاانکشاف اور ان کے دیوبندی مولوی بھی انکار نہیں کر سکتے۔

وہ کون مسلمان ہے جو اتنا بھی نہیں سمجھے گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کذب کا جواز آپ کی بہت بڑی توہین ہے جس سے اسلام ہی ختم ہو جائے گا اور اگر ملاانکشاف کو

---

(۱) ارجاعِ ضمیر کے سلسلہ میں مولوی خلیل احمد بدایونی کی جہالت یا فریب کاری یوں بھی عیاں ہے کہ حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہی وصیت اور قانون جس کا ذکر ملاانکشاف نے بڑے زور وشور سے یہاں کیا ہے۔ اسی قانون میں امام موصوف کی یہ عبارت موجود ہے جو بحث کے رخ اور ضمیر کے لوٹنے کا پتہ دے رہی ہے۔

اذلیس فی الواحد من القولین تکذیب الرسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ومهماوجد التکذیب وجب التکفیر (فتاوی شاہ عبدالعزیز ج ۲ ص ۱۱۷)

اس لیے (نہیں کی جائے گی) کہ ان دونوں قولوں میں سے کسی میں تکذیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہے اور جہاں کہیں (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی) تکذیب پائی جائے گی، تکفیر واجب ہوگی۔)

توہین نظر نہیں آتی تو پھر لوگوں کو کہنے دیجیے کہ ''مولوی خلیل احمد بدایونی بدترین کذاب جھوٹے ہیں'' پھر دیکھیے کہ آپ غیظ وغضب میں کون انکشافی کتاب لکھتے ہیں اور آپ کے ہمدردوں کی رگ حمیت پھڑکتی ہے یا نہیں۔ یہ کذب وتوہین بدترین منافقت ہے اب کلمہ پڑھنا، نماز قائم کرنا، دین دار بننا، روزہ، حج، جہاد، کتابیں لکھنا، تقریریں کرنا سب نفاق میں داخل ہوگا اور یہی توہین وتحقیر نبوت کی حرکتیں دیوبندیوں سے سرزد ہوئی ہیں۔

ہارون رشید کے سوال پر سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جواب خاص طور پر ذہن میں رکھیے کہ:

''یا امیرالمومنین مابقاء الامة بعد شتم نبیها من شتم الانبیاء قتل''

(شفا شریف/قسم رابع/ باب اول/فصل فی الحجۃ فی ایجاب من سبہ او عابہ علیہ السلام/ص ۷۷۷)

اے امیر المومنین! اپنے نبی کی توہین کے بعد امت باقی نہیں رہ سکے گی جو انبیا کی توہین کرے اس کو قتل کر دیا جائے۔

جب نبی ہی کی توہین اور گستاخی ہوگئی تو اس کا مقام نبوت ذہنوں میں کہا باقی رہے گا اپنے آپ کو امت سمجھنے کا حقیقی مفہوم غائب ہو جائے گا۔ اپنا ہی جیسا انسان، بھائی سمجھنے یا اس کی حمایت کا تصور ابھر کر ایمان کی حقیقی روح کو سلب کر لے گا۔ اب کیسا دین؟ کیسا اسلام؟ کہاں کا ایمان؟ کون مومن؟ کہاں کی امت؟ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا سب جھوٹ ہو کر رہ جائے گا اور جو کچھ کلمہ نماز، روزہ وغیرہ دین داری کی سرگرمی نظر آ رہی ہے سب دکھاوا اور حقیقتاً وشرعاً منافقت ہی منافقت ہوگی۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس اصل ترجمۂ کذب ہی کو سرے سے اڑا دیا جو سبب منافقت تھا تاکہ گستاخ کذابوں کا منافقت سے کلمہ نماز پڑھنا دین دار بننا

چھپا رہے، کلمہ کا منافقت سے پڑھنا تو بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہوسکتا۔ جب امام غزالی کی دلیل جوازِ کذب یعنی توہینِ رسول ہی غائب تو کون مائی کا لال یہ کہہ سکے گا کہ امام غزالی کی وصیت دیوبندیوں پر چسپاں ہوتی ہے اور امام غزالی کے مطابق دیوبندی منافقت سے کلمہ و نماز پڑھتے ہیں، دین دار بنے پھرتے ہیں۔

یہاں تک ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی علمی مسکینی و جہالت اور اگر وہ قبول نہ کریں تو ان کے دانستہ کذب و بہتان کید و فریب پر گفتگو تھی۔ اب آپ امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس منقولہ وصیت کو ملاحظہ فرمائیں جس میں امام موصوف نے انتہائی دیانت کے ساتھ دینی رہنمائی فرمائی ہے اور ملا انکشاف نے سخت دینی بددیانتی سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ امام غزالی نے یہ ضرور ارشاد فرمایا ہے کہ:

"ام الوصية ان تكف لسانك من اهل القبلة"

یعنی: وصیت یہ ہے کہ تم اپنی زبان کو اہلِ قبلہ (کی تکفیر) سے روکو۔

مگر امام موصوف نے اسی ہدایت سے متصل فوراً ہی یہ بھی صاف صاف ہدایت فرما دی کہ:

"ماداموا قائلين لااله الاالله محمد رسول الله غير منافقين لها"

یعنی: زبان کو اہل قبلہ کی تکفیر سے روکنا اسی وقت ہوسکے گا کہ وہ کلمۂ طیبہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) منافقت سے نہ پڑھتے ہوں۔ (اور اگر وہ کلمہ منافقت سے پڑھتے ہوں تو ان پر کفر کا حکم لگانا واجب ہوگا اب کفِ لسان جائز نہیں ہوگا بلکہ خود کفر ہو جائے گا)

ہاں یہ ضرور ہے کہ جب منافقت، جواز کذب تحقیر و توہینِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کے ثبوت میں شبہ ہے تو اب اہلِ قبلہ کو کافر کہنا خطرناک ہوگا۔اس صورت میں سکوت ہی میں سلامتی ہے۔

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا یہی مسلک ہے ان ہی اقوال کی رعایت ہے کہ اعلیٰ حضرت نے مولوی اسمٰعیل دہلوی، ابن تیمیہ، یزید، معتزلہ پر حکم کفر بیان کرنے سے احتیاط اور کفِ لسان فرمایا اور دیوبندیوں، قادیانیوں کے کفریات میں کسی طرح کا کوئی شبہ نہیں تھا ان کی توہین وتحقیر نبوت وغیرہ کے قطعی ثبوت کی وجہ سے ان کا کلمہ پڑھنا، ان کی دینداری کا اظہار بالکل منافقت تھا تو ان پر جزم کے ساتھ کفر کا حکم بیان فرمادیا اور اسی پر ہمارے عُلمائے اہل سنت قائم ہیں۔ بخلاف اس کے کہ ملا انکشاف علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد خاں نے امام غزالی کی وصیت ہو یا کسی امام کی ہدایت ان کی تمام تعلیمات سے صرف کفِ لسان وتردید تکفیر کا ایسا ایک رخی پاٹ یاد کرلیا ہے کہ وجوبِ تکفیر کا دوسرا سبق ہی سپاٹ کردیا۔

اب خواہ امام غزالی ہوں یا دوسرے ائمہ، ہزار سب مل کر ہی حکم کی دونوں جہتیں کیوں نہ بیان کر گئے ہوں مگر ملا انکشاف اب سوائے کفِ لسان اور تردید تکفیر کے ہرگز نہ مانیں گے اپنے اسی مسلک کو مضبوط کرنے کے لیے انہوں نے حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت کا ترجمہ یہ گڑھا کہ: ''تکفیر میں قائل کی ہر تاویل قبول کی جائے گی''

اور اسی کفِ لسان وتردید تکفیر کے مسلک کو دانتوں سے تھامنے کے لیے ملا انکشاف نے یہاں تک کافرانہ بکواس کی جرأت کی ہے کہ:

''ان علمائے مکفرین نے بھی اکثر اپنے فتوئے کفر کی بنیاد تنقیص وتوہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی قرار دیکر حکم کفر لگایا پھر بھی مسلمانوں میں نہ فتوے

مقبول ہوئے نہ ان پر عمل کیا گیا'' (انکشافِ حق ص ۴۷)

ان حالتوں میں ہی ہم عرض کریں گے کہ علامہ کفِ لسان کی اس دادا گیری کے نتیجہ میں کہ دیوبندیوں پر سے ہر حال میں حکم کفر اٹھالو، انتظار کیجیے کہ یہ اکبر واعلم عُلماے دیوبند ملا انکشاف مولوی خلیل احمد خاں تازہ استاذ دیوبند کب دیوبندیوں پر یہ زور مارتے ہیں کہ: ''قادیانیوں پر سے حکم کفر اٹھالو قادیانیوں کی ہر تاویل کو قبول کرو جس طرح توہینِ نبوت پر حکم کفر کو پہلے قبول نہیں کیا گیا اب بھی قبول مت کرو''۔

شاید مولوی خلیل احمد بدایونی نے ابھی اس عمر تک قادیانی کی کوئی تاویل نہ دیکھی ہو ممکن ہے اب بھی کوئی ان کا اور ان کے مسلک کا ہمدرد اچانک کوئی قادیانی تاویل کی کتاب آپ کے ہاتھوں میں تھمادے اور دفعتاً آپ کی کایا پلٹ جائے اور آپ قادیانیوں کے حکم کفر سے کفِ لسان بلکہ سرے سے تردید کفر کا اعلان کردیں، یا ملا انکشاف نے قادیانی تاویل کی کتاب تو دیکھ لی مگر اعلان کفِ لسان کے لیے آپ دیوبندیوں میں اپنے اعتماد کے منتظر ہوں اس خوف کے پیشِ نظر کہ آپ کے حکمِ قادیان کی وہ گت نہ بنے جو اہل سنت نے حکم دیوبند کی بنائی ہے۔

حضرت امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس فتویٰ کی عبارت اور اپنے ترجمہ کو ص ۹۰ر سے ص ۹۲ر تک پھیلایا ہے۔

حضرت امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس فتویٰ میں اپنی دینی رہنمائی کی اہم ذمہ داری کو پوری پوری دیانت داری سے ادا فرماتے ہوئے کفِ لسان وغیرہ اور وجوب تکفیر کی دونوں جہتوں کو انتہائی وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا ہے مگر وائے ملا انکشاف!

آپ پر کفِ لسان کی خاص ہٹ اس طرح سوار ہے کہ آپ نے اپنی بددیانتی سے کفِ لسان والی ایک رخی پالیسی پرزور مارنے کے لیے نقل کیا ہے تاکہ اپنے کید وفریب سے لوگوں کو اِغوا کر کے دیوبندی وہابی بنانے کی شقاوت حاصل کرسکیں۔

امام موصوف نے اس فتویٰ میں ارشاد فرمایا ہے:

"ان الاقدام علی تکفیر المؤمنین عسر جدا" (انکشاف حق، ص۱۰۳)

جس کا ترجمہ ملا انکشاف نے کیا ہے:

"مسلمانوں کو کافر کہنے پر اقدام بڑی دشوار چیز ہے" (ایضاً، ص۱۰۴)

پھر اس کے تحت امام موصوف نے ہدایت فرمائی کہ:

"فالاَ وُجبُ ☆ من کل مومن ان لا یکفر احدا من اهل الاهواء والبدع" (ایضاً ص۱۰۴)

اس کا ترجمہ ملا انکشاف نے کیا ہے:

"پس ہر مومن کے لیے واجب تر ہے کہ بدمذہبوں کو بھی کافر نہ کہے" (ایضاً ۱۰۵)

امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ واضح ہدایت ہے جو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا واضح مسلک، جس کا اعتراف خود ملا انکشاف نے اپنی اسی کتاب انکشافِ حق میں جابجا کیا ہے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے اسی مسلک کے مطابق، مولوی اسمٰعیل دہلوی، ابن تیمیہ، یزید، معتزلہ جیسے بدمذہبوں پر جو امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر اهلِ اَهوا و بِدَع ہیں کفر کا حکم نہیں فرمایا۔

☆ ہمارے پیشِ نظر "الیواقیت" کے دو نسخے ہیں ایک مطبوعہ بیروت دوسرا قدیم مطبوعہ مصر مگر دونوں میں "فالاوجب" نہیں ہے بلکہ "فالادب" ہے۔ ملک

لیکن حضرت امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس احتیاط کی تعلیم دی وہیں اس فتویٰ میں انتہائی دیانت کے ساتھ یہ بھی ہدایت فرمادی:

"الاان یخالفوا النصوص الصریحة التی لایحتمل التاویل عناداً او جحوداً" (ایضاً ص ۱۰۴)

(الیواقیت والجواهر للشعرانی /المبحث الثامن والخمسون ، ۲/۵۳۰)

اس کا ترجمہ خود مولوی خلیل احمد بدایونی نے یوں کیا ہے:

''ہاں اگر وہ نصوص صریحہ غیر محتمل التاویل کی عناداً یا **جحوداً** مخالفت کرے تو ایسی صورت میں ضرور حکم کفر ہوگا'' (ایضاً ص ۱۰۵)

یہ وہی امام سبکی کی ہدایت ہے جس کے مطابق اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور سیکڑوں عُلمائے اہل سنت نے دیوبندیوں اور قادیانیوں پر کفروارتداد کا فتویٰ دیا اور ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنی یقینی اطلاع کی وجہ سے کفِ لسان کر کے کافر و مرتد ہو چکے ہیں۔

اب ہزار وہ اپنے کفِ لسان پر کذب و اِفترا، کیدوفریب چلائیں ان ہی کے دلائل وہی امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وصیت، یہی امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ ان (مولوی خلیل احمد بدایونی) کے باطل کفِ لسان کو خاک میں ملا کران کے کافر و مرتد ہوجانے پر مہر لگا رہے ہیں۔

مقالہ نمبر ۵

حضرت ملّاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس مقالہ کی اِبتدا حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اسی قول سے کی ہے جس کو وہ بار بار دہرا چکے ہیں اور مقالہ ۴/ میں ہم اس پر قدرے تفصیل سے گفتگو کر چکے ہیں جس سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ تو ایک خاص ذکر کردہ مسئلہ کی صورت میں تاویل قبول کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں اور ملا انکشاف ان کی اس عبارت سے لوگوں کو یہ فریب دے رہے ہیں کہ ''ہر کفر میں ہر تاویل قبول کی جائے گی'' اور یہ بھی خوف نہ رہا کہ حضرت علامہ علی قاری پر مَیں جیتا جاگتا بہتان باندھ رہا ہوں۔

ہم چاہتے ہیں کہ یہاں حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا وہ مسلک ہی بیان کر دیں جو آپ نے اسلامی تعلیمات اور مذہب اہل سنت کے مطابق بیان فرمایا ہے تا کہ مولوی خلیل احمد بدایونی کی گمراہ گری و شرانگیزی سے نجات ملے۔

حضرت ملاعلی قاری اسی شرح فقہ اکبر میں ص ۲۴۱/ پر'' **مواقف** '' کی عبارت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لانجوز تکفیر اهل القبلة بذنب ، لیس مجرد التوجه الی القبلة فان الغلاة من الروافض الذین یدعون ان جبرائیل علیه الصلاة والسلام غلط فی الوحی فان اللّٰه تعالیٰ ارسله الی علی رضی اللّٰه عنه وبعضهم قالوا أنه اله

وان صلوا الی القبلة لیسوا بمومنین"

(منح الروض الازھر/مبحث التوبة و شرائطھا/ص٤٤٧)

یعنی: اور یہ مخفی نہ رہے کہ ہمارے عُلما کے قول کہ: ہم اہل قبلہ کی تکفیر کو گناہ کی وجہ سے جائز نہیں رکھتے ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ محض قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے۔ (خواہ کفر کا گناہ ہی اہل قبلہ کیوں نہ کرتے ہوں) یعنی اہل قبلہ کی تکفیر نہ کیے جانے کو بیان کرنے کے باوجود وہ کفر کا گناہ کر رہے ہوں تو اگرچہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہوں ہمارے ائمہ ان کی تکفیر کرتے ہیں جیسے غالی رافضی شیعہ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے وحی (قرآن حکیم) پہنچانے میں غلطی کی ہے اللہ تعالیٰ نے انھیں (وحی لیکر) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا تھا اور حضرت جبریل نے یہ وحی (قرآن حکیم) غلطی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچادی۔ اور ان میں سے بعض رافضی تو یہاں تک عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت علی معبود ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنے والے مومن ہی نہیں ہیں اگرچہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ اسی فقہ اکبر میں اسی سے کچھ آگے ص۲۴۲ / پر فرماتے ہیں:

"فطائفة تقول: لانکفر من اھل القبلة احدا، فتنفی التکفیر نفیا عاما، مع العلم بان فی اھل القبلة المنافقین الذین فیھم من ھو اکفر من الیھود والنصاری بالکتاب والسنة واجماع الامة" (ایضاً ص۴۴۸)

یعنی: ایک ایسا گروہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں

کرتے یہ گروہ تکفیر کی نفیِ عام کرتا ہے (کہ کس کفر میں اہل کفر میں قبلہ کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ جیسا کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس کی تقلید کی ہے) یہ جانتے ہوئے بھی کہ اہلِ قبلہ میں وہ منافقین بھی ہیں جن میں وہ بھی ہیں جو قرآن حکیم، سنت اور اجماع امت کے مطابق یہود و نصاریٰ سے بدتر کافر ہیں۔

یہ ہے وہ پاکیزہ تعلیم جس میں یہاں تک صاف بیان کر دیا گیا کہ مسلمان کہلوانے والے ایسے ایسے کفریات میں مبتلا ہو سکتے ہیں جن میں سرے سے تاویل کرنے کی گنجائش ہی نہیں ہوتی ہے ان پر فوراً قلمِ حکمِ کفر لگا دینا ضروری ہے۔

دوسری طرف یہیں ملا انکشاف کی ناپاک گمراہ گری دیکھیے کہ آپ نے ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقولہ عبارت سے یہ تمہید باندھی ہے کہ خواہ کچھ ہو اگرچہ قول میں تاویل طلب کرنے کی قطعی گنجائش نہ ہو، پھر بھی قائل سے ضرور تاویل طلب کی جائے اس سے معنی پوچھے جائیں اس کی تاویل ہزار نہ چلے پھر بھی قبول کر کے کفر کا حکم اٹھا دیا جائے۔

چنانچہ اس کافرانہ مقصد کو پورا کرنے کے لیے ملا انکشاف نے ''الاشباہ والنظائر'' کی عبارت ص ۹۳ ر پر نقل کی ہے اور اس سے قبل اسی ص ۹۳ ر پر ہر کفر کی ہر تاویل قبول کرنے کو وجہ قرار دیکر ہر کفری قول پر قائل سے استفسار پر زور باندھا ہے، آپ لکھتے ہیں:

''اسی وجہ سے ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ جس شخص کا کلام ہو اس سے اس کا مطلب معلوم کرنا چاہیے اگر وہ اس کے ایسے معنی بیان کرے جو شریعت کے موافق ہوں تو تکفیر نہ کی جائے'' (انکشافِ حق ص ۱۰۶)

ملا انکشاف نے اس عبارت میں اپنے اطلاق سے علما پر بہتان باندھا ہے کہ وہ

ہر قولِ کفر میں مطلب معلوم کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

ابھی آپ حضرت ملا علی قاری کی عبارتوں سے یہ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ ملا انکشاف کا یہ اطلاق ہی باطل ہے سب کفر یکساں نہیں ہیں، وہ کفر جس میں سرے سے تاویل کی گنجائش نہیں اس میں قائل سے مطلب معلوم کرنے کی استحبابی ضرورت (حاجت) بھی نہیں۔

بہر حال ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کی متصل تحریروں کو ضرور دیکھ لیجیے، ان کے فخریہ انکشافات میں اصول شکنی کے ساتھ بدترین ایمان فروشی کے عجائب بھی نظر آئیں گے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں "الاشباہ والنظائر" کی عبارت

الاشباہ والنظائر کی عبارت میں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی لکھتے ہیں:

"چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری صاحب بحر الرائق (بلفظہ) اپنی آخری تصنیف اشباہ والنظائر (بلفظہ) کے ص ۲۶۶ پر فرماتے ہیں:

ولا یکفر لقولہ لاتعجب فتھلك فان موسیٰ علیہ السلام اعجب بنفسہٖ فھلك فیستفسر فان فسرہ بمایکون کفرا کفر.

(ملا انکشاف کا ترجمہ) یعنی اس قول پر حکم کفر نہ دیا جائے اگر کسی نے کہا کہ تو تکبر نہ کر کہ ہلاک ہو جائے گا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکبر کیا تھا ہلاک ہو گئے (بلفظہ العیاذ باللہ تعالیٰ) اس کلام کے کہنے والے سے اس کا مطلب معلوم کیا جائے اگر اس کا مطلب وہ بیان کرے جو واقعی کفر ہے تکفیر کی جائے گی۔ (انکشافِ حق ص ۱۰۶ مقالہ ۵)

توہینِ نبوت کی مثالیں تو بہت دیکھنے میں آئیں مگر اپنے جھوٹے علمی گھمنڈ میں اکبر عُلما بن کر مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہاں جو بدترین توہینِ نبوت کی ہے اس میں انہوں نے اپنی خباثت نہیں بلکہ اخبثیت کا رکارڈ ہی کو قائم کر کے رکھ دیا ہے اور خم ٹھونک کر قادیانی گستاخ پہلوانوں کی صف میں کھڑے ہو گئے ہیں۔

یہاں الاشباہ والنظائر کی مندرجہ بالا عبارت میں لفظ ''اعجاب بنفسہ'' کے ساتھ لفظ ''ہلاک'' میں تاویل کی گنجائش کے پیشِ نظر یہ فرمایا تھا کہ: قائل سے پوچھ لیا جائے کہ اس نے اس اعجاب و ہلاک سے کیا معنی لیے ہیں اگر قائل وہ معنی بیان کرے جو کفر ہے تو پھر اس پر کفر کا حکم دے دیا جائے گا اور لفظ ''اعجاب و ہلاک'' پر حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے تکبر و ہلاکت کے معنی لینا ہی کفر ہے۔ مگر واہ رے اکبر عُلما مولوی خلیل احمد بدایونی آپ نے خود ہی سوال میں یہ کفری معنی پیدا کر دیا ہے کہ:

''حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے تکبر کیا اور ہلاک ہو گئے''

اور اس کفر پر تاویل بھی دریافت کر رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ صرف دیوبندیوں کو کفر سے بچانے کے لیے یہ ایمان فروشی کی ہے۔

اب ان ملائے مکتبی مولوی خلیل احمد بدایونی کے اس سوال پر قائل سے پوچھا جائے گا کہ:

اے قائل تو نے تکبر اور ہلاکت کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کر کے کیا معنی لیے ہیں؟۔ قائل جواب دے گا کہ: اے ملا انکشاف علامہ کفِ لسان! کافر تو آپ خود ہو گئے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تکبر و ہلاکت مان لیا اب اس کفر میں آپ کون سے ایمان کے معنی پوچھ رہے ہیں۔

ہاں میں نے لفظ ''اعجاب'' ضرور استعمال کیا تھا جس میں تکبر کے بھی معنی پیدا ہوتے ہیں اور تکبر کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت مان کر آپ کی طرف ہلاکت کی نسبت کرنا کفر ہے اور اسی لفظ ''اعجاب'' میں وہ گنجائش بھی ہے جس میں کفر کے معنی نہیں پیدا ہوتے ہیں اور قائل حکم کفر سے بچ جاتا ہے۔ اے ملا انکشاف! آپ کو لفظ ''اعجاب'' پر استفسار برقرار رکھنا تھا یہ لفظ ''تکبر'' کیوں اپنی طرف سے داخل کر دیا آپ نے کچھ سمجھا بھی کہ یہاں لفظ بدل دینا کتنی بڑی جہالت وحماقت تھی اور باطل جوش استدلال میں آپ خود کافر ومرتد بن کر رہ گئے۔

اب آپ ہماری اس دلیل کو ملاحظہ فرمائیں جس سے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مندرجہ بالا انکشافی ترجمہ میں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی کافرانہ حرکتیں معلوم ہوں گی۔

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۱ ص ۱۷۷ پر فرماتے ہیں:

"ولیس قول موسیٰ علیه السلام "انا اعلم" کقول آحاد الناس مثل ذلك ولا نتیجة قوله کنتیجة قولهم فان نتیجة قولهم العجب والکبر ونتیجة قوله المزید من العلم والحث علی التواضع والحرص علی طلب العلم"

(فتح الباری /باب مایستحب للعالم اذا سئل ای الناس اعلم فیکل العلم الی الله ۱/ ۲۲۰ /تحت حدیث ۱۲۲، ط:المکتبة السلفیة ریاض)

یعنی: ایک مرتبہ لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تھا کہ اس

وقت سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ تو حضرت کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور رسول کا ہدایت خلق کے لیے ان میں سب سے زیادہ علم والا ہونا ضروری ہے۔ حضرت کلیم نے یہ فرمادیا تھا کہ میں ''اعلم'' (زیادہ علم والا) ہوں۔

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی کی ہدایت یہ ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول ''انا اعلم'' خدائے قدوس کی رضا میں داخل نہ ہوا مگر اس سے یہ دھوکا نہ کھایا جائے کہ ''اعلم'' سے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبر کیا تھا۔

اب آپ علامہ ابنِ حجر کی عبارت کا ترجمہ و مفہوم دیکھیے:

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ''انا اعلم'' دوسرے لوگوں کے بول دینے کی طرح نہیں ہے یعنی دوسرے لوگ تکبر اور گھمنڈ کے طور پر بول دیتے ہیں لیکن حضرت کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہہ دینے میں تکبر اور گھمنڈ کا شائبہ بھی نہیں پیدا کیا جا سکتا''

آگے علامہ ابنِ حجر سمجھاتے ہیں:

اور نہ حضرت کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول ''انا اعلم'' کا نتیجہ دوسرے لوگوں کے ''انا اعلم'' کہنے کے نتیجہ کی طرح ہو سکتا ہے دوسرے لوگوں کے ''انا اعلم'' بولنے کا نتیجہ عجب (بمعنی گھمنڈ) اور تکبر ہوتا ہے۔

ایسا ہی جیسا کہ مولوی خلیل احمد بدایونی کے اکبر عُلما بننے کا نتیجہ تکبر اور گھمنڈ نکلا جس نے ان کو تباہ کر کے رکھ دیا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ''انا اعلم'' کہنے کا مآل علم میں اور زیادتی کا سبب بن گیا اور تواضع و انکساری پر برانگیختہ کرنے اور طلب علم کی حرص کا باعث ہوا۔

چنانچہ یہی ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ''انا اعلم'' کہنے پر جب خدائے قدوس نے حضرت خضر علیہ السلام کے علم کا ذکر فرمایا تو سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی تلاش میں مشقتیں برداشت کرتے ہوئے چل پڑے اور ملاقات کے بعد اس خاص علم کے لیے حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ تواضع ہی کو اختیار فرمایا۔

یہ ہے حضرت کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ''انا اعلم'' اور اس پر آپ کی سیرت کریمہ جو کتنی پیاری اور پاکیزہ ہے۔ دوسری طرف ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی گستاخ کافرانہ طبیعت کو دیکھ لیجیے کہ اپنے علمی گھمنڈ پر اس میں تکبر کا معنی پیدا کر کے پوچھ رہے ہیں کہ بتاؤ اس کفر کی کیا ایمانی تاویل ہو سکتی ہے۔

ہم یہاں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے اصل مقصد کے تحت یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ''الاشباہ والنظائر'' کی اس منقولہ عبارت میں لفظ ''اعجاب'' کے استعمال پر قائل سے معنی پوچھنے کی ہدایت کی گئی ہے اس لیے کہ اس میں تاویل کی گنجائش ہے۔

اسی طرح اس سے قبل حضرت ملا علی قاری کے قول میں بھی ایک ذکر کردہ مسئلہ پر قائل کی تاویل کو قبول کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس لیے کہ اس مسئلہ میں کئی معنی کی گنجائش تھی مگر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہ تصور پیدا کیا ہے کہ ہر کفر کی بکواس پر قائل سے مطلب ضرور معلوم کیا جائے اور اس کی ہر تاویل کو قبول کر لیا جائے تا کہ دیوبندی گستاخوں کی بیان کردہ ہر تاویل کو قبول کرنے کا راستہ صاف ہو جائے۔

حضرت مجدد الف ثانی کا مکتوب

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے حضرت مجدد الف ثانی کی عظیم شخصیت اور آپ کے مکتوب کا حوالہ دے کر جو جاہلانہ دھونس جمانے کی کوشش کی ہے لوگوں کے ساتھ

بدترین فریب کھیلا ہے، اس کو بھی دیکھ لیں۔

ملا انکشاف نے مکتوبات ج ۳ / ص ۰ ۷ / سے عبارت نقل کر کے جو ترجمہ کیا پہلے اسے ملاحظہ فرمائیں:

"اگر مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کی ظاہر ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو جب بھی حکم کفر نہ دینا چاہئے" (انکشافِ حق جدید ایڈیشن ص ۱۰۶، ۱۰۷)

ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ نہ صرف مکتوبات بلکہ دینیات کے دفاتر اس تعلیم سے بھرے ہوئے ہیں یہاں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے لیے افسوسناک اہم بات یہ ہے کہ جب خود آپ کو یہ اقرار ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا یہی مسلک ہے خود ملا انکشاف نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی کئی تصانیف سے اپنی اسی کتاب میں کئی حوالے دیئے ہیں۔

ملا انکشاف نے یہاں تک قبول کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اسی مسلک پر مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفر سے کفِ لسان کیا ہے تو پھر بار بار اپنے ننانوے کفریات کی فضول رٹ لگانا ان کے مقصد کو قطعاً مفید نہیں۔

یہ ننانوے کفریات کی عبارتیں اور دیگر عُلماے عظام کی ہوں یا مجدد الف ثانی کی، سرے سے دیوبندی اکابر پر چسپاں نہیں ہوتیں۔ وہاں سو (۱۰۰) تو کیا ہزار میں سے ایک بھی تاویل دیوبندیوں کو میسر نہیں۔ فضول تطویل، خصم کے مسلمامات کو بار بار دہرانے کے بجائے ملا انکشاف سو (۱۰۰) سے ایک ہی تاویل ثابت کرتے جو دیوبندیوں کو کفر وارتداد سے نجات دلاتی مگر دیوبندیوں اور ملا انکشاف کی کافرانہ نحوست کو کیا کیجیے گا کہ وہ کفر وارتداد ہی ایسا سرزد ہوا ہے کہ کسی تاویل کی وہاں کوئی صورت نہیں ہے خود قائلین

دیوبندیہ کی تاویل کام نہ دے سکی تو بیچارے ملا انکشاف کیا انہیں بچا سکیں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی کی خاص عبارت

اب آپ وہ خاص عبارت دیکھیے جس کو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنی اسی کتاب ''انکشافِ حق'' ص۹۴/ پر مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی ج ۳/ص ۲۳۴/ سے نقل کی ہے۔

اصل فارسی عبارت تو آپ مکتوبات یا ملا انکشاف کی کتاب ص۹۴/ پر دیکھ لیں۔ ہم یہاں مکتوب مذکور کی فارسی عبارت کا وہ ترجمہ نقل کررہے ہیں جس کے مفہوم پر ملا انکشاف نے جاہلانہ فخر کیا ہے۔

مکتوب کی عبارت ملا انکشاف نے یہاں سے شروع کی ہے:

''اگر لفظے صادر شدہ است'' (مکتوبات امام ربانی ۳/ ۲۳۰،مکتوب ۱۲۱، مطبع: نول کشور لکھنؤ)

مولوی خلیل احمد بدایونی کا ترجمہ یہ ہے:

''یعنی اگر کسی سے کوئی ایسا لفظ صادر ہوگیا جو بظاہر علوم شرعیہ کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا ہے تو اس کی طرف تھوڑی توجہ کرکے اس کے ظاہری معنی سے پھیر کر مطابق شریعت کے کرنا چاہیئے اشاعتِ فاحشہ اور فاسق کی رسوائی کرنا جب کہ شریعت میں حرام و برا ہے تو مسلمان کو رسوا کرنا فقط اشتباہ کی وجہ سے کیوں کر مناسب ہوگا اور مسلمان کو شہر بشہر منادی کرنا کون سی دینداری ہے طریق مسلمانی و مہربانی کا یہ ہے کہ اس کلمہ کو جس کا ظاہر مخالف علوم شرعیہ ہے اگر کسی شخص سے صادر ہوا تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ شخص کیسا ہے اگر ملحد و زندیق ہے تو رد اس کا ضرور کرنا چاہیئے اور اس کی اصلاح کی کوشش

نہیں کرنی چاہیئے اور اگر اس کلمہ کا قائل مسلمان ہو کہ ایمان بخدا و رسول رکھتا ہو تو اس بات کی اصلاح میں کوشش کرنی چاہیئے اور اس کے لیے محمل صحیح نکالنا چاہیئے یا اس قائل سے اس کا حل طلب کرنا چاہیئے اگر وہ شخص اس کے حل کرنے سے عاجز ہو جائے تو اس کو نصیحت کرنا چاہیئے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (اچھی بات بتانا اور بری باتوں سے روکنا) نرمی کے ساتھ مناسب ہے کہ قبول کرنے کے نزدیک ہے اگر مقصود اس شخص کو قبول کرانا نہ ہو بلکہ اس کی رسوائی ہی مقصود ہو تو اور بات ہے‘‘ (انکشافِ حق ص۹۴، ۹۵)

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے حضرت مجدد الف ثانی کی عبارتوں کا جو ترجمہ کیا ہے اس میں صاف نظر آئے گا کہ حضرت مجدد الف ثانی نے ان عبارتوں میں جو کچھ احکام، نصیحتیں بیان فرمائی ہیں وہ اس جملہ سے متعلق ہے:

’’اگر کسی سے کوئی ایسا لفظ صادر ہو گیا جو بظاہر علومِ شرعیہ کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا‘‘

اب سوال یہ ہے کہ بظاہر علومِ شرعیہ سے مطابقت نہ رکھنے سے حضرت مجدد الف ثانی کی کیا مراد ہے؟

۱:۔ کیا وہ لفظ ایسا ہے جو صرف اشتباہ تک محدود ہے جہاں فسق و کفر کی راہ نہیں؟

۲:۔ کیا اس سے فسق و فجور کے معنی پیدا ہوتے ہیں؟

۳:۔ کیا وہ لفظ کفر و الحاد کے معنی رکھتا ہے؟

اگر آپ حضرت مجدد الف ثانی کی مندرجہ بالا عبارتیں غور سے پڑھیں تو حالات و واقعات سے قطع نظر خود یہی عبارتیں گواہی دیں گی کہ حضرت مجدد الف ثانی کا مقصود وہ

''لفظ'' ہے جو خلافِ شرع ایسے معنی کا شبہ پیدا کرتا ہے جس میں سرے سے فسق اور کفر والحاد کا گزر نہیں۔ حضرت مجدد نے صراحت کے ساتھ ان ہی عبارتوں میں فسق اور کفر والحاد کے معانی کا انکار کر دیا ہے۔

مگر مولوی خلیل احمد بدایونی کی اس کفر دوستی اور مرتد نوازی کا کیا علاج کہ آپ صرف اپنے دیوبندی آقاؤں پر سے حکم کفر وارتداد ٹالنے اور خود کو حکم کفر سے بچانے کے لیے حضرت مجدد الف ثانی کی اس اِشتباہ والی عبارت کے کفر یعنی التزامی صحیح النسبة معنی مراد لے کر اپنے تبصرہ میں صاف بیان کر گئے کہ:

''ایسے ایسے کفر کے فتوے مسلمانوں پر لگاتے پھرتے ہیں جو کہ علم سے دور عمل سے دور خواہشاتِ نفسیانی پر مغرور'' (انکشافِ حق جدید ایڈیشن ص ۱۰۸)

مولوی خلیل احمد بدایونی کے ماتم کی عجیب وغریب لائن یہ ہے کہ ہائے میرے محبوب دیوبندی آقاؤں پر حکم کفر وارتداد لگا دیا میں نے کفِ لسان بلکہ دیوبندی دین اختیار کر لیا تو مجھ کو بھی کافر و مرتد بنا دیا ان اہل سنت کو یہ بھی خیال نہ آیا کہ حضرت مجدد الف ثانی جیسے عالمانِ شریعت مطہرہ اور کاملانِ طریقت منورہ نے کیسی نفیس اور پاکیزہ تعلیم دی ہے کہ:

اے لوگو! میں اِشتباہِ خطا پر فسق کا حکم تک لگانے کے لیے تیار نہیں ہوں تم بھی اگرچہ قطعی یقینی کفر کے معنی کیوں نہ یقینی ہو جائیں میرے اِشتباہ پر قیاس کر کے ہرگز ہرگز کفر کا حکم مت لگانا بلکہ اس میں ایمان کے معنی پیدا کر کے قائل پر لطف و مہربانی کرنا۔

یہ ہے ملا انکشاف کا احمقانہ وسفیہانہ قیاس کہ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی پر بھی بہتان جڑ دیا اور اس پر آپ کو فخر بھی ہے۔ اب آپ تفصیل سنیے، جس سے حضرت مجدد کا اصل مقصود واضح ہوگا اور یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ خود مولوی خلیل احمد خاں بدایونی علم وعمل

سے کتنے دور اور اپنی خواہشاتِ نفسیاتی پر کتنے مغرور ہیں۔

ملا انکشاف کے اسی ترجمہ میں حضرت مجدد کا یہ جملہ دیکھیے !

''اشاعتِ فاحشہ اور فاسق کی رسوائی کرنا جبکہ شریعت میں حرام اور برا ہے تو مسلمان کو رسوا کرنا فقط اشتباہ کی وجہ سے کیونکر مناسب ہوگا'' (ترجمہ از انکشاف)

اس عبارت میں حضرت مجدد الف ثانی کا ارشاد گرامی کتنا صاف ہے کہ جس لفظ کے بارے میں وہ حکم و نصیحت بیان فرمانا چاہتے ہیں وہ صرف اس اِشتباہ سے متعلق ہے جو فسق و فجور بھی نہیں اور ان کے نزدیک جب فسق پر رسوا کرنا جائز نہیں تو اس کمتر درجۂ خطا غیر فسق پر کیسے رسوا و ذلیل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

اس مقام پر ایک عاقل ''نفیِ فسق'' کے ساتھ ''نفیِ کفر'' کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے مگر حضرت مجدد نے کرم فرما کر اس کا بھی قلع قمع کر دیا کہ کہیں کوئی بے وقوف بظاہر علوم شرعیہ سے مطابقت نہ رکھنے کا معنیٰ ''کفر و الحاد'' نہ لے لے۔ چنانچہ حضرت مجدد فرماتے ہیں:

''اگر کسی شخص سے (وہ لفظ) صادر ہوا تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ شخص کیسا ہے اگر ملحد و زندیق ہے تو رد اس کا ضرور کرنا چاہیئے اور اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے'' (ترجمہ از انکشاف)

یعنی وہ کافر و ملحد جو اپنے کفر و الحاد سے کافر ملحد ہو چکے ہیں (جیسے قادیانی، دیوبندی اور مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے ان کے پیرو) اگر ان سے یہی اِشتباہ کا لفظ صادر ہو جائے تو ان کے ساتھ کسی رعایت و لطف و مہربانی کی ضرورت نہیں، ان کی ذلت و رسوائی کی پرواہ نہ کی جائے اس اشتباہ پر بھی ان کا رد کیا جائے ان کی اس اصلاح میں قطعی کوشش نہ کی جائے نہ ان سے ان کا مطلب پوچھا جائے اس لیے کہ ان کے کافر و مرتد ملحد و زندیق ہو جانے کے

بعد جب تک وہ اپنے کفر وارتداد سے توبہ نہ کرلیں، ان فروعات میں ان کی اصلاح کی کوشش کرنا ہی فضول ہے......اگر وہ اس اصلاح کو مان بھی گئے تو کچھ فائدہ نہیں اس لیے کہ وہ کافر و مرتد ہیں یہ اصلاح انھیں ہرگز ہرگز مومن و مسلم نہیں بنادے گی۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہاں جو کافرانہ ٹھوکریں کھائی ہیں وہ یہ ہیں:

۱:۔ آپ نے دیوبندیوں کو ان کے کفر وارتداد کے بعد بھی مسلمان سمجھا اور جس طرح کسی مسلمان کی خطا پر، کفر پر اس کی اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے آپ دیوبندیوں کے کفر وارتداد پر ان کی اصلاح کی کوشش کرنا چاہتے ہیں جو حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیم کے خلاف ہے۔

۲:۔ حضرت مجدد الف ثانی صرف اس کی اصلاح میں کوشش فرمانے کی تلقین فرمارہے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان باقی ہے۔ یہ اکبر عُلماے دیوبند ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی یہ سمجھ بیٹھے کہ خصم یعنی اہل سنت ان دیوبندی اکابر اور ملا انکشاف کو مسلمان مانتا ہے اور یہی بنیادی غلطی ہے۔

مگر یہ استاذِ دیوبند ملا انکشاف یوں نہیں سمجھیں گے ان کی سمجھ میں اس طرح بٹھانا ہوگا کہ اے ملا انکشاف! قادیانی کو آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والا مانتے ہیں یا نہیں؟......اگر آپ کہیں کہ نہیں مانتے......تو آپ نے خود اپنے اصول کو پامال کیا اور حضرت مجدد الف ثانی کی عبارتوں کے مفہوم کو جس فخر کے ساتھ آپ نے دلیل میں پیش کیا اسی مفہوم کو انتہائی پستی کے ساتھ ترک کردیا۔

پھر قادیانی چیخ رہا ہے کہ ہم اہل سنت کی طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں خاتم النبیین مانتے ہیں ضروریاتِ دین کا

اقرار کرتے ہیں۔

اے ملا انکشاف! اگر قادیانی کا یہ اقرار آپ کے نزدیک ایمان نہیں تو دیوبندیوں کے کفر وارتداد کے بعد ان کا کلمہ پڑھنا، نماز، روزہ وغیرہ کہاں سے ایمان ہوجائے گا دیوبندیوں کے ساتھ قادیانیوں پر آپ کے لطف ومہربانی اوراصلاح میں کوشش کی کیا صورت ہوگی؟......اوراگر آپ قادیانیوں کو اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھنے والا مانتے ہیں تو

اے ملا انکشاف! آپ کو اعلان کردینا چاہیے کہ میں نے خود اپنی طرف سے بھی اور اکبر عُلماے دیوبند ہونے کی حیثیت سے پورے دیوبند کی وکالت کرتے ہوئے (خود ساختہ وکیل بن کر) تمام دیوبندیوں کی طرف سے بھی اب قادیانیوں پر سے حکم کفر اٹھالیا ہے۔اس لیے کہ بدعوائے خود دیوبندی دین اختیار کرنے کے بعد اچانک حضرت مجدد الف ثانی کے اس مندرجہ مکتوب کی یہ تعلیم ایسی گہرائی سے دیکھ لی جس سے تمام دیوبندی آج تک بے خبر تھے کہ قادیانیوں پر حکم کفر وارتداد نہیں چلتا وہ ایمان بخدا (عزوجل) ورسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) رکھتے ہیں اوران قادیانیوں کی اصلاح میں نرمی اورمہربانی کرنی چاہیے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرت مجدد الف ثانی اس مکتوب میں شریعت کے مطابق اپنی تعلیم کو واضح کرکے اپنے دامن کو تو کفر والحاد سے پاک رکھ کر محفوظ وماموں ہوگئے مگر ملا انکشاف جیسے چیلے چپاٹے اپنی باطل فہم، بدترین کذب وتہمت سے استدلال کے نام پر حضرت مجدد پر کیچڑ اچھال رہے ہیں اورلوگوں کو الگ فریب دے رہے ہیں۔

یہ تو خاص اس تحریر پر گفتگو تھی جس کو خود ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے

حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب سے اپنے اس مقالہ ۵ر میں نقل کی تھی۔

حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب لکھنے کی وجوہات

اب ان وجوہات کو دیکھیے جن کے باعث حضرت مجدد نے یہ مکتوب تحریر فرمایا تھا، ان شاء المولیٰ تعالیٰ ان سے علوم شرعیہ سے مطابقت نہ رکھنے کا مقصد صاف کھل جائے گا۔

حضرت مجدد الف ثانی نے ایک خط مولانا صالح (کولابی) کو لکھا تھا۔ یہ خط مکتوبات کی اسی جلد ۳ میں ستاسی (۸۷) نمبر پر درج ہے۔اس خط میں حضرت مجدد نے اپنی ذاتی خاص کیفیت کے سلسلہ میں چند الفاظ استعمال کیے تھے،جن کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

۱:۔ ’’من ہم مرید اللہ ام جل وعلا وہم مراد اللہ عز شانہٗ‘‘

(میں اللہ جل وعلا کا مرید بھی ہوں اور اللہ عز شانہ کی مراد بھی)

۲:۔ ’’سلسلۂ ارادت من بے توسط بہ اللہ متصل است‘‘

(میرا سلسلۂ ارادت بغیر توسط کے اللہ تعالیٰ سے متصل ہے)

۳:۔ ’’یدمن نائب مناب ید اللہ ست‘‘

(میرا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا قائم مقام ہے)

۴:۔ ’’وارادت من باللہ تعالیٰ قبول وساطت نمی نماید‘‘

(میری ارادت اللہ تعالیٰ تک وساطت کو قبول نہیں کرتی ہے)

۵:۔ ’’ہر چند اویسی ام امامر بی حاضر وناظر دارم‘‘

(ہر چند میں اویسی (کیفیت والا) ہوں مگر اپنا مربی حاضر وناظر (اللہ تعالیٰ) رکھتا ہوں)

۶:۔ ''ہر چند در طریقۂ نقشبندیہ پیر من عبد الباقی ست رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما متکفل تربیت من اللہ الباقی ست'' (مکتوبات امام ربانی ۳/۱۴۵، مکتوب ۸۷)

(ہر چند کہ طریقۂ نقشبندیہ میں میرا پیر عبد الباقی (اللہ باقی کا بندہ) ہے مگر میری تربیت کا کفیل خود اللہ باقی ہے۔)

اسی کے ساتھ حضرت مجدد نے چند باتیں ایسی کہی ہیں جو اسی بے وساطتِ معنی کو بتلا رہی ہیں۔ رحمٰن ارحم الراحمین کو اپنا مربی بتانا، اپنی تربیت میں سوائے خدائے قدوس کی تربیت کے فعل غیر کا دخل نہ ہونا اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کے کرم اہتمام اور اس کی غیرت کی طرف کرنا بہرحال مختلف حالات وصفات کے ساتھ بے وساطتِ تربیت کا ذکر ہی اصل مقصود ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی کے اس مکتوب کے مضامین لوگوں تک پہنچے تو انھوں نے حضرت مجدد پر اعتراضات کیے کہ ایک ایسی ذات جو اپنے سلسلۂ طریقت میں شریعتِ مطہرہ کی سخت پابند اور پابندی پر گامزن کرنے والی وہ کیسے وساطت ووسیلہ کا انکار کر رہی ہے حالاں کہ یہ انکار شریعت وطریقت دونوں کے خلاف ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی نے ایک طویل خط مرزا حسام الدین کے نام لکھ کر ان کا جواب دیا ہے اور اپنی صفائی پیش کی۔ یہ خط دس ۱۰/صفحات پر مشتمل اسی جلد ۳/میں مکتوب ۱۲۱/کے نام سے درج ہے اسی مکتوب کے آخری حصہ کی چند سطریں ملا انکشاف نے اس جملہ سے...... ''اگر لفظے صادر شدہ است''...... نقل کی تھیں جو، ان کے باطل مقصد کو پورا نہیں کر سکیں۔

اب ہماری گذارش سنیے!

اوّلاً تو دیوبندیوں اور ان کے موجودہ اکبر علما ملا انکشاف کو وسیلہ کے انکار پر

اعتراض کا حق ہی نہیں۔ اس لیے کہ ان کے وہابی دھرم پر وسیلہ ہی شرک ہے اور اگر دیوبندیوں نے وہابی دین کو اس سلسلہ میں چھوڑ دیا ہے اور وساطت و وسیلہ کو تعلیمِ شرع مانتے ہیں تو مولوی اسمٰعیل دہلوی اور دیگر اکابر وہابیہ کا کیا حشر ہوگا جو بقول ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی مسلمانوں پر شرک و کفر کا حکم لگا کر کافر ہو گئے اور اسی حالتِ کفر میں مر کر مٹی میں مل گئے۔

اس مسئلہ میں وہابیہ دیوبندیہ کو سرگرداں رہنے دیجیے انھیں آپس میں ہی نپٹنے دیجیے آیئے اب اصل مبحث کی طرف توجہ کیجیے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت کے بغیر ایمان واسلام کا دعویٰ ہی باطل ہے چہ جائیکہ قربِ الٰہی کا میسر ہونا جو ایمان کے بغیر محال ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے اپنی صفائی کے اسی خط ۱۲۱ر میں پوری طاقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت پر صرف کی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت و تبعیت کے بغیر شریعت وطریقت میں کامیاب ہونا باطل قرار دیا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی کے اسی مکتوب ۱۲۱ر کی چند عبارتیں ملاحظہ فرمائیں:

''وعدم احتیاج بمتابعت وتبعیت او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام گماں نبرد کہ آں کفر و الحاد و زندقہ است''

یعنی: یہ گمان نہ کرے کہ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت واتباع کی حاجت ہی نہیں ہے اس لیے کہ ایسا گمان کرنا ہی کفر و الحاد اور بے دینی ہے۔

شاید ملا انکشاف کو سنا شروع کر دیں کہ میں نے حضرت مجدد الف ثانی کی عبارت ہی سے دلیل پکڑ کر یہ حکم لگایا تھا کہ یہ اہل سنت علم وعمل سے دور خواہشاتِ نفسانی پر مغرور

ہوکر مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگاتے پھرتے ہیں۔ہائے یہ مجدد الف ثانی کو کیا ہوگیا کہ کسی مسلمان کے ایمان بخدا اجل وعلا ورسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لحاظ تک نہیں فرمایا کفر کفر کی رٹ لگا کر میرے دعوے کو ہی خاک میں ملا دیا اور میری ناک کٹوا دی۔

حضرت مجدد الف ثانی کی مزید عبارت اسی مکتوب ۱۲۱ر کی دیکھیے:

''وبالجملہ بکشف صحیح والہام صریح نیز بیقین پیوستہ است کہ ہیچ دقیقہ از حقائق ایں راہ وہیچ معرفتے از معارف ایں قوم بے واسطۂ او، وبے توسط متابعت او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام میسر نیست'' (ایضاً ۳/۲۲۶)

یعنی: بالجملہ صحیح کشف اور صریح الہام سے یہ بات یقین تک پہنچ چکی ہے کہ اس راہِ (طریقت) کی باریکیوں میں سے کوئی باریکی اور اس قوم (اہلِ معرفت) کی معرفتوں میں سے کوئی معرفت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ کے بغیر اور آپ کی متابعت کے توسط کے سوا میسر نہیں ہوسکتی۔

اگرچہ حضرت مجدد نے مختلف پیرایہ سے اس خط ۱۲۱ر میں وساطت وتبعیت پر زور دیا ہے مگر سوال یہی پیدا ہوگا کہ:

۱:۔ مکتوب ۸۷ر میں حضرت مجدد کے دعوائے عدمِ وساطت کے معنی کیا ہیں؟

۲:۔ اس معنی پر یہ عدمِ وساطت کے دعاوی علوم شرع سے کسی طرح مطابقت نہیں رکھتے اور وہ کیسے صرف ایسے درجۂ خطا تک محدود ہیں جہاں فسق کا بھی حکم نہیں؟

۳:۔ حضرت مجدد کی ان عدمِ وساطت کی عبارتوں کے معانی شرع کے مطابق کیسے کیے جاسکتے ہیں اور خود حضرت مجدد نے کیا صفائی بیان کی ہے؟

۴:۔ حضرت مجدد الف ثانی کے عدمِ وساطت کے اقوال پر دیوبندیوں کے کفریہ

اقوال کو قیاس کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

آیئے، تفصیل سنیے جو ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ ان سوالات کے جوابات پر حاوی ہوگی۔

لفظ ''وساطت'' میں سبب، ذریعہ، حجاب، حیلولہ، درمیان، ثالث (عدل)، ثانی (غیر) اور تبعیت کے معانی داخل ہیں۔

ہمیں یہاں جذبۂ طریقت کی کیفیت سے الگ رہ کر علومِ شرعیہ کے مطابق بحث کرنی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبعیت کا انکار کفر ہے جس میں کسی کو معاف نہیں کیا جاسکتا مگر جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے اسی خط میں عدمِ وساطت کے دعاوی کے درمیان تبعیت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پرزور اقرار بھی کیا ہے جس میں ذریعہ اور سبب بھی داخل ہے اس لیے اس حیثیت سے آپ پر کفر کا الزام ہی عائد نہیں ہوتا۔

پہلے حضرت مجدد کے ''اقرارِ تبعیت'' کی عبارت دیکھیے جو ان ہی عدمِ وساطت کے مضامین کے درمیان ہے، آپ فرماتے ہیں:

> ''ارادت من بمحمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوسائط کثیرہ است (الیٰ قولہ) پس من ہم مرید رسول اللہ ام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہم ہم پیرہ پس نزداو'' (مکتوبات امام ربانی ۳/۱۴۵، مکتوب ۸۷)
>
> یعنی: میری ارادت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کثیر واسطوں کے ساتھ ہے (الیٰ قولہ) پس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرید بھی ہوں، اور آپ کی اتباع واطاعت کرتے ہوئے ہم پیرہ (یعنی) آپ کی عطا کردہ

ہدایت کاری کی ذمہ داری سنبھالنے والا بھی۔

اقــول:۔ لفظ ''پیرہ'' معنی: جانشیں وخلیفہ دار دو خلافت بحسب شرع کار وہدایت شارع علیہ الصلاۃ والسلام را نیابتاً انجام دادن است)

یہاں حضرت مجدد کی عبارت میں اگرچہ وسائط وذرائع کا اقرار موجود ہے جس کی وجہ سے حضرت مجدد پر سے الزام مرتفع ہو جاتا ہے مگر اس اقرار کے ساتھ پورے مضامین وسائط کے انکار کے لیے ہیں جن کی وجہ سے معترضین نے یہ سمجھ لیا کہ کم از کم یہ انکار علومِ شرعیہ کے مطابق نہیں ہے۔

ہماری گذارش ہے کہ حضرت مجدد کے اس خط ۸۷/ میں ''اقرار وسائط'' و''انکار وسائط'' دو حالتوں، دو صورتوں کا تصور وتقاضا پیدا کرتے ہیں کہ:

۱ :۔ اقرار کی کوئی اور صورت وحکم ہے۔

۲ :۔ اور انکار کا کوئی دوسرا حال وحکم ہے۔

صرف انکار کو اچھال کر قائل کو رسوا و بدنام کرنے کا حضرتِ مجدد نے افسوس کیا ہے اور شرعی گنجائش کی وجہ سے انکار کی اس صورتِ حال کی اسی خط ۱۲۱/ میں تفصیل بیان کی ہے جس کی وجہ سے قائل پر شرعاً الزام ہی عائد نہیں ہوتا ہے اور ان معانی کے پیدا نہ کرنے کی معترضین سے شکایت کی ہے۔

ایمان وتقویٰ پر استحکام کے بعد ''وسائط'' جو ذرائع کے معانی میں حصول فیض، صلاحیت، سلوک وہدایت، طریق وحفاظت سالک پر دلالت کرتے ہیں ان کی حدیں ایصال الی المطلوب تک ہیں...... اور جہاں طالب مقام وصل میں ہوتا ہے وہاں خود موصل کا مقصد خاص ہی درمیان میں غیر کو باقی رکھنا نہیں ہوتا ہے...... اور اسی لیے واصل اسی مقام میں

مطلوب کے سوا غیر کو نہیں دیکھتا اور اس کیفیت کو بیان کرنے میں غیر کا انکار کر دیتا ہے......
ہاں یہاں یہ کہنا صحیح اور واقعہ کے مطابق ہے کہ طالب اپنی طلب میں رسالت و نبوت ہی سے مستفید و مستفیض ہو کر نبوت کی ان ہی صفت و قوت کے سہارے واصل ہو سکتا ہے۔

نبوت کی قوت اس کے وصل میں پوری طرح کارفرما ہوتی ہے، نبوت و رسالت کا یہ کمال ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیرو کو مطلوب تک ایسا پہنچا دے کہ پھر کوئی ذات طالب و مطلوب کے درمیان حائل نہ رہے اسی کو کہا جاتا ہے کہ اس مقام پر وساطت (بمعنی غیر) باقی نہیں رہتی۔

شاید آپ کہیں کہ بحث تو شریعت مطہرہ کی تھی اس نے یہ کون سی سلوک و جذب کی باتیں شروع کر دی...... عرض ہے کہ اس میں شک نہیں کہ اوپر کی چند سطور سلوک و جذب کے اہم مسائل کی بھی داخل ہیں مگر شرع شریف کے بیان کردہ احکام کے مطابق ہیں اور جو کچھ ہم بیان کرنا چاہتے ہیں اس میں مطابقت کے ساتھ بیانِ شرع ہی پیشِ نظر ہے۔

آیئے شریعتِ مطہرہ کی جلوہ نمائیاں دیکھیے، صحیح حدیث شریف میں ہے:

حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضورِ اقدس رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا:

”اخبرنی عن الاحسان یارسول اللّٰہ“

یارسول اللہ! احسان کسے کہتے ہیں؟ بتایئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب ارشاد فرمایا:

”ان تعبداللّٰہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانه یراك“

یعنی: احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ کیفیت نہ پیدا ہو سکے کہ تو اسے دیکھے تو (یہ کیفیت ضرور پیدا کر کہ)

بیشک وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

(مشکوٰۃ/کتاب الایمان/فصل اول/ص ۱۱/طبع: مجلس برکات مبارکپور)

بندہ کے لیے یہ عبادت کا اصل مقصود وکمال ہے کہ وہ بقائے الٰہی و دیدارِ معبود کے شوق میں محو ہو جائے۔ یہ بھی خیال رکھیے کہ دنیا میں حالتِ بیداری میں دیدار محال ہے اور اگر بندہ یہ مقام حاصل نہ کر سکے تو اس سے غافل نہ رہے کہ معبودِ حقیقی اس کی کیفیتِ عبادت واظہارِ عبدیت میں اخلاص وعدم اخلاص کو دیکھ رہا ہے اور یہ دونوں کیفیتیں عابد ومعبود کے درمیان وساطت یعنی غیر سے خلو چاہتی ہیں اور اس حالت کے لیے وساطت یعنی غیر کا انکار تعلیم شرع ''كانك تراه فانه يراك'' کے مطابق ہے اور اسی مقام کے لیے حضرت مجدد الف ثانی نے وساطت کا انکار کیا ہے جو علومِ شرع کے خلاف نہیں ہے۔

ہاں نبوت کی وہ وساطت جس نے عابد کو اسی کی عبادت میں یہاں تک پہنچایا ہے اس کی عظیم کارفرمائی کے بغیر وہ عابد یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا تھا اس وساطت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

عبادت، وہی کار آمد اور معبود تک پہنچانے والی ہو سکتی ہے جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم کے تحت ہو۔ ایمان، ترکِ کفریات ومعاصی، طہارت وتقویٰ، زہد وسلوک اور ان کے شرائط وغیرہا شرعِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق ہونا ہی قطعی لازمی ہوں گے اس کمالِ بندگی کا حصول نبوت ورسالت کا ہی مرہون منت ہوگا۔

حضرت مجدد الف ثانی نے اسی خط ۸۷ر میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے آپ کو ''مرید'' اور ''ہم پیرہ پس رواو'' کہہ کر اس وساطت کا اقرار کیا ہے۔

اسی طرح نماز کو ''معراج المومنین'' فرمانا ''نفیِ وساطت'' کو حل کر دیتا ہے۔

معراج کا تصور ہی تقاضا کرتا ہے کہ نماز خاص طور پر سجدہ کی کیفیت میں معبودِ حقیقی کے سوا غیر کی طرف توجہ بھی نہ کی جائے۔ یہاں وساطت بمعنی غیر کا گزر نہیں اسی مقام خاص کی مخصوص حالت کے بارے میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"لایزال اللّٰہ عزوجل مقبلا علی العبدوھو فی صلوٰته مالم یلتفت فاذا التفت انصرف عنه "(رواہ احمد،و ابوداود،والنسائی، والدارمی)

(مشکوٰۃ/کتاب الصلاۃ/باب مالایجوز من العمل فی الصلاۃ ومایباح منه /ص ۹۱)

یعنی: بندہ جب نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ کی طرف متوجہ بکرمِ خاص ہوتا ہے جب تک بندہ خود خدائے قدوس کی طرف متوجہ رہے غیر کی طرف التفات نہ کرے اور اگر اس نے غیر کی طرف التفات کیا تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے اپنی توجہ خاص کو پھیر لیتا ہے۔

دوسری حدیث میں نماز میں بندے کے دوسری طرف التفات کرنے کو "ہلاکت" فرمایا گیا جس سے "وساطتِ غیر کے خلو پر تنبیہ" ظاہر ہے......خاص طور پر سجدہ کی حالت جس کو حدیث شریف میں خدائے قدوس کی بارگاہ میں بندہ کے سب سے زیادہ قرب کی حالت بتائی گئی ہے۔("اقرب مایکون العبدمن ربه وھو ساجد"رواہ مسلم وغیرہ [مشکوٰۃ /کتاب الصلاۃ / باب سجودہ وفضلہ/ص۸۴]) اس میں واسطہ اور غیر کا انکار تعلیمِ شرع کے خلاف نہ ہوگا۔

اسی کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی نے اسی مکتوب ۱۲۱/ میں اسی مثال کے ساتھ اپنی صفائی کی ہے، فرماتے ہیں:

"درحدیث صحیح آمدہ است علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کہ بندہ چوں بنماز

داخل می شود حجابے کہ درمیان بندہ وخداست مرتفع می گردد ولہٰذا صلوٰۃ معراج مومن آمد (الیٰ قولہ) پس ارتفاعِ توسط وحلیلولت ثابت گشت''

(مکتوبات مجدد الف ثانی ۱۲۱)

یعنی: حدیث صحیح میں آیا ہے علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کہ بندہ جب نماز میں داخل ہوتا ہے تو وہ حجاب جو بندے اور خدائے قدوس کے درمیان ہوتا ہے اٹھ جاتا ہے اسی لیے نماز کے لیے معراج مومن آیا ہے (الیٰ قولہ) پس (شرعاً) توسط وحیلولت کا مرتفع ہوجانا ثابت ہوگیا۔

ہم نے اس سلسلہ میں اوپر شرعی نقطۂ نظر سے سیر حاصل بحث کرلی ہے۔ یہاں اتنا خیال رکھیے کہ دخولِ نماز تکبیر تحریمہ سے سجدہ میں جانے تک سفرِ معراج کی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ جہاں وسائط خصوصاً حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر چارہ نہیں اور نہ اصل سجدہ کی کیفیت حاصل ہوسکتی ہے۔ ہاں عین حالتِ سجدہ کہ اب خدائے قدوس کی بارگاہ کے حجاب کا موقعہ نہیں......واسطہ کا انکار مطابق شرع قرار پائے گا۔

حاصل یہ کہ وساطت کے سلسلہ میں معترضین نے صرف اسی قدر دیکھا تھا کہ یہاں حضرت مجدد کے مکتوب ۸۷ر میں وساطت کا انکار علوم شرعیہ کے مطابق نہیں ہے۔ اعتراض کرنے والوں نے حضرت مجدد الف ثانی کے خلاف کفر وارتداد کے الفاظ ہی استعمال نہیں کیے نہ اس کی گنجائش تھی اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی نے اپنی صفائی کے لیے تردید میں کفر وارتداد کے پہلو کو بھی ہرگز اختیار نہیں فرمایا اور اوپر ہم تفصیلی بحث کرچکے ہیں کہ حضرت مجدد کے انکارِ وسائط میں یہاں شرعاً حکمِ کفر وارتداد کی صورت ہی نہیں ہے۔

اعتراض وجواب اعتراض دونوں میں کفر وارتداد کا کوئی پہلو نہیں، کوئی صورت

نہیں......تو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کا حضرت مجدد الف ثانی کی اس عبارت پر دیوبندی اکابر کی کفریہ عبارتوں کو قیاس کرنا ہی سرے سے باطل ہے اور حضرت مجدد الف ثانی پر کفر کی صفائی کا بہتان رکھنا اور عوام کو فریب دینا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی اپنے مسلک میں خلافِ شرع امور خطا وفسق کو برداشت نہیں فرماتے تھے۔ آپ پر کفر وارتداد کی صورت میں نرمی، مہربانی برتنے اور شرع کے مطابق معنی کی گھسیٹ تان کرنے کی تعلیم دینے کا الزام مولوی خلیل احمد بدایونی کا کذب واتہام ہے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کی اسی نقل کردہ عبارت میں حضرت مجدد نے صاف ہدایت فرمائی ہے کہ کفر والحاد کے بعد کافر وملحد سے اب اگر خطا کا لفظ ہی کیوں نہ سرزد ہو جائے اس کی بھی رعایت نہیں کی جائے گی رہا خاص کفر وارتداد تو اس کے لیے حضرت مجدد شمشیر برہنہ تھے، وہاں نرمی، مہربانی اور مطابق شرع گھسیٹ کر کفر وارتداد کو پھلنے پھولنے کا موقعہ دینے کی قطعاً گنجائش نہیں تھی۔

کفر وارتداد پر حضرت مجدد الف ثانی کے غیظ وغضب کی مثال دیکھیے:

شیخ عبدالکبیر یمنی کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ انہوں نے کہا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے'' بعض نے یہ تاویل بھی چلائی کہ اللہ تعالیٰ کا ''عالم الغیب'' ہونا بندوں کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے خدائے عز وجل کی طرف نسبت کے اعتبار سے کوئی چیز اس کے لیے غیب نہیں ہے۔ چوں کہ نص قطعی (قرآن حکیم) نے اللہ تعالیٰ کی صفت ''عالم الغیب'' ارشاد فرمائی ہے اور یہ انکار قرآنِ حکیم کے بیان کردہ صفت کا انکار تھا۔

حضرت مجدد الف ثانی کو جلال آ گیا مولوی خلیل احمد بدایونی کی نرمی، مہربانی، تاویل طلبی اور استفسار سب دھرے رہ گئے حضرت مجدد نے انتہائی غضب میں تحریر فرمایا:

''شیخ عبدالکبیر یمنی گفتہ است کہ حق سبحانہ وتعالیٰ عالم الغیب نیست مخدوما فقیر راتاب استماع امثال ایں سخناں اصلاً نیست بے اختیار رگ فاروقیم درحرکت فی آید وفرصت تاویل وتوجیہ نمی دہد (الی قولہ) وہیچ تاویلے دریں مقام مقبول نیست''۔ (مکتوبات ج۱ نمبر ۱۰۰)

یعنی شیخ عبدالکبیر نے کہا ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے۔

اے میرے مخدوم! فقیر (حضرت مجدد) کو اس قسم کی (کفریہ) باتوں کے سننے کی تاب نہیں ہے بے اختیار میری رگ فاروقی (۱) حرکت میں آ جاتی ہے اور (حضرت مجدد ایسے کفریہ قول کی) تاویل وتوجیہ کا قطعی موقعہ نہیں دیتی (الی قولہ) اور ایسے مقام میں تاویل قبول نہیں کی جاتی۔

کیوں جناب دَل بدلو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی صاحب!

کیسا کذب و بہتان باندھا تھا آپ نے حضرت مجدد الف ثانی پر؟...... کہاں ہے وہ آپ کی نرمی، مہربانی، طریق مسلمانی، استفسار تاویل کے لیے گھسیٹ تان اور ہر تاویل کو قبول کرنے کی اڑان؟۔

حضرت مجدد نے تو سب کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے اور آپ کو آپ کے دعووں سمیت تحت الثریٰ تک پہنچا دیا اور ان کی تلوار دیوبندی اور آپ جیسے دَل بدلو مرتدوں کی گردنوں پر کھنچی ہوئی ہے۔

(۱) یہ رگ فاروقی حضرت مجدد تھے۔

مقالہ ٦

اس مقالہ کے مضامین باربار گزر چکے ہیں اگرچہ صرف پچھلے جواب کی طرف نشان دہی کر کے گزر جانا کافی ہوتا مگر ملا انکشاف جس صفت وعلت کے آدمی ہیں اس کی وجہ سے صرف پچھلے کسی جواب کا حوالہ دے کر گزر جانا کفایت نہیں کرے گا۔آپ کی طبیعت کو سیر کر جانے والی کارگزاری کی ہی ضرورت ہے۔

یہاں اتنی بات ضرور خیال میں رکھیں کہ پچھلی بحثوں میں یہ اچھی طرح واضح کر دیا گیا ہے کہ تمام کفری اقوال یکساں نہیں ہوتے۔ ہمارے ائمہ وعُلما نے فرمایا ہے کہ......بعض ایسے اقوال ہوتے ہیں جن میں تاویل کی گنجائش ہوتی ہے وہاں حکم کفر نہ دینا کفِ لسان کرنا درست ہوتا ہے ......اور بعض اقوال وہ ہوتے ہیں جن میں تاویل بالکل نہیں چلتی، یعنی اطلاع کے بعد وہاں کفر نہ ماننا یا کفِ لسان کرنا ہی کفر ہوتا ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس مقالہ ٦ / میں درمختار کے حوالہ سے ایک طالب علم کے ایسے الفاظ نقل کیے ہیں جن پر مفتی ابوالسعود کا حکمِ کفر بیان کیا ہے۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کا ترجمہ درج ذیل ہے:

> ”یعنی ایک طالب علم کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی گئی اس طالب علم نے کہا کیا سب احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے۔ مفتی نے اس طالب علم پر حکم کفر دے دیا“ (انکشافِ حق ص ١٠٩)

اس حکم کفر کے بارے میں ملا انکشاف نے علامہ طحطاوی کے حوالہ سے رد کیا ہے اس رد کا وہ ترجمہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے کیا ہے، یہ ہے:

''یعنی اس طالب علم کے کلام پر مفتی کا فتویٰ کفر مسلم نہیں کہ اس کے کلام کا اچھا محمل ہوسکتا ہے بایں طور کہ اس کی مراد یہ ہو کہ اثباتِ احکام میں حدیث صحیح یا حسن پر عمل کیا جاتا ہے، حدیث ضعیف پر عمل نہیں کیا جاتا'' (ایضاً)

ملا انکشاف نے اس عبارت کو پہلی تاویل قرار دیکر مزید دوسری تاویل انہی علامہ طحطاوی سے نقل کی ہے، جس کا انکشافی ترجمہ یہ ہے کہ:

''حدیثِ مسنوخ پر عمل نہیں کیا جاتا اب آگے فرماتے ہیں یعنی یہ حدیث جو اس نے سنی ہے ضعیف ہے یا منسوخ۔ (پھر فرماتے ہیں) یعنی اس طالب علم کی جب یہ مراد ہو یا اس مراد کا احتمال ہی ہو، حکمِ کفر نہ دیا جائے گا۔''

(ایضاً ص ۱۰۹، ۱۱۰)

اس کے بعد ملا انکشاف نے جو تبصرہ کیا ہے اسے بھی دیکھ لیجیے۔ آپ ان ترجموں کے بعد لکھتے ہیں:

''یہ دونوں شقیں علامہ موصوف (طحطاوی) خود نکال رہے ہیں۔ اس طالب علم سے جس کا کلام ہے کچھ ثابت نہیں، صاف فرما رہے ہیں اگر اس تاویل کا احتمال بھی ہو جب بھی حکمِ کفر نہیں ہوسکتا کہ احتمال بھی نافیِ حکم کفر ہے'' (ایضاً ص ۱۱۰)

ملا انکشاف کے تبصرہ میں مزید ٹیپ کا بند دیکھیے، آگے متصل لکھا ہے:

''دیکھا ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ صریح الفاظ میں بھی تاویل کر کے حکم کفر نہیں لگاتے ہیں اس حکم پر عمل کرتے ہیں کہ مسلمان کے الفاظ کو محمل حسن پر اتارنا چاہئے اور حکم کفر سے بچانا چاہئے'' (ایضاً)

ملا انکشاف علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی نے اچانک بسط البنان دیکھ

کر دیوبندی دین کو کیا اختیار کیا دفعتاً آپ پر تاویل، محمل حسن پر اتارنے کے ساتوں طبق روشن ہو گئے جن سے آپ اپنی اس بڑھاپے کی عمر تک جاہل محض تھے آپ نے دیوبندی بن جانے سے پہلے تک ایمان و کفر کے بارے میں فتاویٰ کی کتابیں ائمہ و فقہا کے اقوال سرے سے دیکھے ہی نہیں تھے اگر دیکھے بھی تھے تو سمجھنے سے بالکل چوپٹ تھے۔

بسط البنان دیکھتے ہی مولوی اشرف علی تھانوی کے فیوض و تاثیرات آپ میں ایسے سرایت کر گئے کہ کفریات میں احتمالات پیدا کرنے، محمل حسن پر اتارنے کے تمام علوم، ان کے مآخذ، ائمہ و عُلما کے اقوال ان کے معانی آپ پر منکشف ہو گئے پھر دیوبندی بن جانے کے بعد آپ پر یہ بھی انکشاف ہو گیا کہ نہ صرف شریعت بلکہ طریقت کا بھی یہی حکم ہے۔

بہرحال دیوبندی دین اختیار کرنے کے بعد آپ جو اچانک دیوبندی عُلما میں اعلم و اکبر بن گئے ہیں اور شریعت و طریقت کی منزلیں آنِ واحد میں آپ نے طے کر لی ہیں اس صورت میں بھی آپ (ملا انکشاف) کی جہالتِ فاحشہ یہاں ملاحظہ فرمائیں گے۔

حدیث شریف کے بارے میں طالب علم کا قول لیجیے...... یا وہ اقوال جن کی تاویلات حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہیں، ملا انکشاف نے اسی مقالہ میں ایک ہی مقصد کی خاطر الاشباہ والنظائر سے اپنی کتاب ''انکشافِ حق'' ص ۹۸ ر پر نقل کی ہے یہ تمام تاویلات ان ہی اقوال میں جاری ہوئی ہیں جن میں تاویلات ممکن تھیں...... ملا انکشاف نے خود ہی وہ قانون اسی اپنے ترجمہ میں نقل کیا ہے۔ آپ ہی کے ترجمہ میں یہ مفہوم دیکھ لیجیے کہ:

> ''مفتی کا فتویٰ کفر مسلم نہیں (اس لیے) کہ اس (طالب علم) کے کلام کا اچھا محمل ہو سکتا ہے'' (انکشافِ حق ص ۱۰۹، مقالہ ۶)

ناظرین! عُلما کی ہدایت دیکھ لیں ملا انکشاف کے اسی ترجمہ میں ''محمل ہوسکتا ہے'' ہی وہ شرعی قانون ہے جس کی بنیاد پر کفر کے حکم سے کفِ لسان کیا جاسکتا ہے......اور اگر کوئی محمل ہی نہیں ہوسکتا تا آنکہ اسی قانون کے تحت اس کفر میں اختلاف بھی نہیں ......نہ شرعاً و عقلاً ہوسکتا ہے......تو ہمارے انہی ائمہ وعُلما نے شرعی قانون کے عین مطابق یہ ہدایت فرمائی ہے کہ......وہ ایسا کافر ہے کہ اگر تم نے اس میں شک کیا کفِ لسان کیا تو تم بھی کافر ومرتد ابدی جہنمی ہو جاؤ گے۔

اور واقعہ یہ ہے کہ اسی صریح نا قابل تاویل صحیح النسبۃ کفر کی ہر تاویل قبول کرنے......قائل کے ہر معنی بتانے کو منظور کر لینے......خود کوئی نہ کوئی تاویل گڑھ لینے ......کسی نہ کسی محمل پر اتارنے......کفِ لسان کرنے پر ملا انکشاف علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد خاں زور مار رہے ہیں، حالاں کہ یہ سب باطل اور خود کفر صریح ہے۔

طالب علم کا قول دیکھیے:

''کیا سب احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی ہیں'' (انکشافِ حق ص ۱۰۹)

یہاں طالب علم لفظ ''سب'' استعمال کر کے استفہام کر رہا ہے جس سے اس معنی سے انکار نہیں کیا جاتا کہ وہ طالب علم صرف بعض احادیثِ مرویہ کو سچ نہیں مانتا اور خود ائمہ حدیث نے کئی احادیثِ مرویہ کو موضوع قرار دیا ہے یہ ایسی حقیقت ہے جس کی بنیاد پر طالب علم کے بارے میں قطعی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے واقعی احادیثِ نبویہ کی توہین کی ہے اگر کسی نے کفر کا فتویٰ دیا بھی تو اس معنی کی گنجائش موجود ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اب ناظرین کو یہ دیکھنا ہے کہ کیا ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی طالب علم

والی یہ مثال ہر قول میں کام آسکتی ہے؟...... جو ان کے اصل مقصد یعنی دیوبندیوں پر سے حکم کفر وارتداد اٹھانے اور ملا انکشاف کے کفِ لسان بلکہ دیوبندی دین اختیار کر لینے پر حکم کفر سے بچنے کے لیے کارآمد ہو۔

عرب وعجم کے عُلما نے دیوبندی اکابر پر جو کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے وہ مذہب متکلمین پر صریح قطعی متعین نا قابلِ تاویل غیر لائقِ محمل اور صحیح النسبۃ کفر کی بنیاد پر ہے کہ جس میں شک کرنے اور کفِ لسان کرنے سے بھی اطلاع یقینی کے بعد کافر ومرتد اور جہنمی ہو جانا ہے یہاں اس طالب علم کی مثال ہرگز کام نہ دے گی جہاں تاویل ظاہر ہے۔

یہاں ایک مثال ملاحظہ فرمالیں تاکہ اقوال میں امتیاز وفرق واضح ہو جائے:

زید مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ورسول اور خاتم النبیین ہیں مگر حضرت علی بھی آپ کے ساتھ ایسے ہی نبی ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے چھوٹے موٹے نزدیک ودور کے تمام دیوبندی عالموں، مفتیوں، مجتہدوں کو اپنی قیادت میں اپنے دینی مرکز دیوبند میں جمع کرلیں اور سب سر جوڑ کر مل بیٹھ کر ائمہ، فقہا، متکلمین کے اقوال ودلائل سے زید کے مندرجہ بالا کفریہ قول کو محمل حسن پر اتاریں تاویل پیدا کریں اور قائل کو کفر وارتداد سے بچائیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ایک پکّا دیوبندی مولوی جو تھوڑا سا پڑھا لکھا ہو وہ، اکبر عُلماے دیوبند بننے والے مولوی خلیل احمد بدایونی کو جاہل، سفیہ، احمق، پاگل تک بنا دے گا مگر زید کے مندرجہ بالا صریح قطعی غیر مختلف فیہ نا قابل تاویل کفر کو محمل حسن پر اتارنے اور اس کی

باطل تاویل کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوگا اور مولوی قاسم نانوتوی کے راہ کھولنے اور اسی بدعقیدگی کے باوجود وہ زید کے مندرجہ بالا کفر کو دیوبندیوں کی تاویل کے سر تھوپنے پر آمادہ نہیں ہوسکے گا۔ اگر مولوی خلیل احمد بدایونی میں ہمت ہے تو اسی طالب علم اور حدیث کی مثال دیوبندی مولویوں کے سامنے رکھ کر زید کے مندرجہ بالا قول کو محمل حسن پر اتار لیں۔

ہاں ایک فرقہ دنیا میں ضرور موجود ہے جو زید مذکور کی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شریک رسالت و نبوت مانتا ہے۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو چاہیے کہ زید کے قول کو محمل حسن پر اتارنے کے لیے اپنے دَل بدلنے یعنی نیا دین اختیار کرنے کے شوق کو اور پورا کرلیں دیوبندیت سے توبہ کرکے اسی فرقہ کے دین کو اختیار کرلیں تاکہ محمل حسن پر اتارنا ان کے لیے ممکن ہوجائے۔

ہمارا یہ اَندازِ تحریر اس خطرناک ایمان شکن صورتِ حال پر تنبیہ ہے کہ جب کفر قطعی کلامی التزامی کو اٹھانے کا شوق مولوی خلیل احمد بدایونی کو دیوبندی بنا سکتا ہے تو ''محمل حسن'' پر اتارنے کا جنون انہیں کبھی رافضی کبھی قادیانی اور کبھی اور کوئی بددین بنتے رہنے پر بھی مجبور کرسکتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاویل

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے آگے متصل اسی مقالہ میں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاویلات کی بھی مثال ص ۹۸ / پر دی ہے۔ ملا انکشاف نے عبارت نقل کرکے خود جو ترجمہ کیا ہے ہم اس ترجمہ کو نقل کرتے ہیں، آپ لکھتے ہیں:

> ''حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے یہ کلمات کہے کہ میں جنت کا امیدوار نہیں ہوں اور نہ میں

دوزخ سے ڈرتا ہوں اور نہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، مردہ کھاتا ہوں اور بغیر قرأت وبغیر رکوع وسجود کے نماز ادا کرتا ہوں اور بے دیکھی چیز کی گواہی دیتا ہوں اور حق کو مبغوض رکھتا ہوں اور فتنے سے محبت کرتا ہوں۔

اس کو سن کر اصحابِ امام نے کہا کہ اس شخص کا معاملہ مشکل ہے مگر حضرت امام نے فرمایا (یعنی اس شخص کے کلمات میں تاویل فرمائی) یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہے نہ کہ جنت کا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے نہ کہ دوزخ سے اور اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرنے کو جو کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظلم کا خوف نہیں کرتا کہ عذاب دینے میں کسی پر ظلم کرے کیوں کہ ظلم وغیرہ نقائص وعیوب سے اس کی ذاتِ پاک مبرہ ومنزہ ہے اور وہ مچھلی اور ٹڈی کو کھاتا ہے اور مچھلی اور ٹڈی میں ذبح نہیں اور نماز جنازہ پڑھتا ہے اور اس میں قرأت ورکوع وسجود نہیں اور موت کا آنا حق ہے اس کو طبعی طور پر مبغوض رکھتا ہے اور مال واولاد فتنہ ہے اس سے محبت کرتا ہے''

(انکشافِ حق ص ۱۱۰، ۱۱۱)

ہماری عرض ہے کہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاویلات صاف بتا رہی ہیں کہ وہ اقوال ہی قابلِ تاویل ہیں ان تاویلات کی ان اقوال میں گنجائش ہے اور ان تاویلات کی بنیاد پر قائل کو حکم کفر سے بچایا جا سکتا ہے جب تک کہ خود قائل ان تاویلات کو رد کر کے حکم کفر میں ملوث نہ ہو جائے۔

مگر ملا انکشاف کی چالاکی اور فریب دیکھیے کہ مثال تو آپ نے وہ دی ہے جس میں تاویل اور محمل حسن پر اتارنا ممکن ہے اور یہ مثال وہاں چسپاں کرنا چاہتے ہیں جہاں

تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

ممکن ہے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی دیوبندی سمجھ میں بات ابھی نہ سمائی ہو، بہت آسانی سے اس طرح سمجھ لیجیے:

ایک شخص یوں کہہ گیا:

''میں جنت کا امیدوار نہیں ہوں اور نہ میں دوزخ سے ڈرتا ہوں، اس لیے کہ جنت و دوزخ کا حقیقتاً کوئی وجود نہیں، قرآن وحدیث میں جو جنت و دوزخ کہا گیا ہے اس سے صرف دنیا میں عیش وراحت اور مصائب ومشقت مراد ہے''

اب ہم ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی سے درخواست کریں گے کہ اے اکبر عُلمائے دیوبند! آپ اپنے تمام دیوبندی مولویوں سمیت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ اور تمام ائمہ دین ہادیان شریعت کے اقوال کو دنیا بھر کی کتابوں میں تلاش کیجیے اور مندرجہ بالا کفری قول کی تاویل کر قائل کو مسلمان ثابت کیجیے۔

ہمیں یقین ہے کہ آپ اگر دس (۱۰) بیس (۲۰) مرتبہ مر کر نئی نئی طویل زندگی پا جائیں جو ممکن نہیں جب بھی آپ اس کفری قول کی تاویل نہیں دکھا سکتے۔ ہاں آپ دینِ دیوبندی کو چھوڑ کر کھلے ملحدوں اور زندیقوں کے دین کو قبول کرنے کا پھر اعلان کر دیں تو ضرور ان ملحدوں، زندیقوں کے دین پر اس کفری قول کی تاویل مل جائے گی اور آپ جیسی دَل بدلو بہانہ تراش طبیعت سے کچھ بعید نہیں۔

اے ملا انکشاف! انتہائی افسوس ہے آپ کے علم اور آپ کے ایمان دشمن وکافرانہ طرزِ عمل پر کہ آپ نے کس بے غیرتی کے ساتھ اطلاق کے ذریعہ ائمہ دین وہادیان طریقت پر یہ جھوٹ باندھا کہ وہ صریح یقینی التزامی قطعی کفریات تک میں تاویل باطل (جھوٹی

تاویل) کر کے اس تاویل کے ذریعہ مرتدوں کو مسلمان ثابت کرتے تھے اور کس عیاری کے ساتھ آپ نے اطلاق سے لوگوں کو یہ دھوکا دیا ہے کہ وہ بھی ہر کفری قول کی تاویل قبول کرنے کے اصول کو مان کر دیوبندیوں پر حکم کفر وارتداد کو تسلیم نہ کریں۔ اب آپ سے ہم پھر یہ عرض کریں گے کہ آپ نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاویل کے بعد جو انکشافِ حق ص ۹۹/ پر یہ لکھا ہے کہ:

> ’’ناظرین کرام اس بات پر غور کریں کہ امام عالی مقام رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے کلمات کو تاویل فرما کر کس طور سے صحیح معنوں میں اتار دیا۔ الیٰ قولہ۔ یہی طریقہ بزرگانِ دین وہادیان شریعت کا رہا کہ مسلمان کے صریح کلمات میں بھی تاویل فرما کر صحیح معنوں میں اتار دیتے ہیں اور باوجود ایسے کلمات کے بھی تاویل کے ذریعہ مسلمان ہی قرار دیتے ہیں‘‘

(انکشاف ص ۱۱۱، ۱۱۲)

اے ملا انکشاف! آپ بھی دیوبندی دین میں اس وقت اکبر ہادیِ شریعت ہیں بس اب کیا ہے امام اعظم کی تاویل سے آپ نے جو دیوبندی طرز کا سبق حاصل کیا ہے اس کو قادیانیوں پر چلایئے دیوبندیوں کے ساتھ قادیانیوں پر سے بھی حکمِ کفر اٹھایئے اپنے دیوبندیوں مولویوں کو ہدایت کیجیے کہ وہ بھی آپ کی سنت پر عمل کریں اور جن تاویلات کے لیے آپ نے دیوبندی دین اختیار کیا ہے ان تاویلات کا واسطہ دے کر دیوبندیوں کو تعلیم دیجیے کہ اب تکفیر کو بالکل دیوبندی دین سے اڑا دیں قادیانی یا جس جس پر اب تک دیوبند نے کفر کے فتوے دیئے ہیں سب اٹھالیں، بلکہ آپ سمیت تمام دیوبندی اب قادیانی بن جائیں کہ اب کوئی بھی کفر آپ لوگوں کے نزدیک کفر ہی نہ رہا۔

مقالہ نمبر۷
امام عبدالوہاب شَعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے مقالہ ۷/میں حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''کشف الغُمّۃ'' سے چند عبارتیں نقل کی ہیں اور اپنی دانست میں حکم شرع بیان کرنے میں اہل سنت کو پچھاڑ کر ہی رکھ دیا ہے۔

ہم ذیل میں ملا انکشاف کا ترجمہ نقل کر رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں ہے کہ آپ اپنی دعا میں یہ فرمایا کرتے: یا اللہ جو میری امت میں جدائی ڈالے امت کی جمعیت کو توڑے اس پر تو دشواری اور مشقت ڈال اور اس فقیہ عالم سے زیادہ امت میں جدائی ڈالنے والا کوئی نہیں جو امت میں روک لگائے اور ان کے عبادات و معاملات کے باطل ہونے کا حکم لگائے اور ان کی عورتوں پر مطلقہ اور ان کے خون کے بہانے کا حکم دے ان پر کافر ہونے کا حکم لگائے ایسی وجوہ سے جو اس کی عقل اور رائے کی پیدا کی ہوئی ہوں اور وہ کتاب اللہ تعالیٰ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صریحاً ثابت نہ ہوں یہاں تک کہ عام مسلمانوں پر دنیا تنگ ہو جائے۔ جو عالم ایسا کرے گا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو دشواری اور مشقت میں ڈالے گا'' (انکشافِ حق ص ۱۱۲،۱۱۳)

حضرت امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد ملا انکشاف نے جو تبصرہ کیا ہے، اسے بھی دیکھ لیجیے، لکھا ہے:

''عزیزانِ گرامی قدر! اس تقریر امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کو غور سے پڑھئے اور ایمان وانصاف کی روشنی میں فیصلہ کر لیجئے کہ امام شعرانی نے صاف صاف فرما دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا میں وہ عالم اور فقیہ داخل ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امتِ مرحومہ پر ایسے فتوے کفر کے دے کہ ان کی عبادات ومعاملات ونکاح وغیرہ کو باطل قرار دیدے محض ایسے امور کی وجہ سے جو اس کے اپنے دماغ وعقل ورائے کی پیداوار ہوں''۔ (ایضاً ص ۱۱۳)

اب ہماری عرض سنیے! ملا انکشاف نے امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارتوں کو اپنے تبصرہ کے ساتھ اہل سنت پر چسپاں کیا ہے آپ نے اسی تبصرہ میں آگے اسی ص ۱۰۱ ر پر متصل لکھا ہے:

''اس دور سے پہلے کسی عالم نے ایسے فتوے کفر کے نہیں دیئے کہ عرب سے عجم تک کوئی عالم کوئی امام کوئی نمازی کوئی حاجی حکمِ کفر سے نہ بچے سوائے چند لوگوں کے جو اُن کی ہاں میں ہاں ملانے والے اور ان کے بتلائے ہوئے سبق کو ان کے اندھے مقلد بن کر رٹنے والے ہیں وہی ان کے نزدیک سنی ہیں اور وہی مسلمان'' (ایضاً ص ۱۱۳)

اس میں شک نہیں کہ عرب سے عجم تک سیکڑوں بڑے بڑے عُلمائے اہل سنت نے نوّے (۹۰) سال پہلے ان چاروں دیوبندیوں پر کفر وارتداد کے فتوے دیئے اور آج بھی ہزاروں عُلمائے اہل سنت اس کی تصدیق کرتے ہیں اور کروڑوں مسلمان اس پر قائم ہیں۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک یہ ہزاروں عُلمائے اہل سنت اور کروڑوں مسلمان آپ کی دیوبندی ذہنیت پر چند ہی لوگ ہیں جو ہاں میں ہاں ملانے والے ہیں اور آپ کی دیوبندی عداوت پر یہ کروڑوں اہل سنت حضرت امام شعرانی رحمہ اللہ

تعالیٰ کے حکم کے مطابق:

۱:۔ امت میں جدائی ڈالنے والے جمعیت کو توڑنے والے۔

۲:۔ ان کی عبادات و معاملات کے باطل ہونے کا حکم لگانے والے۔

۳:۔ ان کی عورتوں پر حکم طلاق لگانے والے۔

٤:۔ ان کے خون بہانے کا حکم دینے والے۔

۵:۔ کافر کا حکم اپنی رائے اور عقل سے دینے والے جو کتاب اللہ اور حدیثِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت نہیں ہے۔

٦:۔ عام مسلمانوں پر دنیا تنگ کرنے والے ہیں۔

اب ہم الزامی طور پر چند باتیں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب سے پوچھتے ہیں:

اے اکبر و اعلم دیوبند! آپ اور آپ کے محبوب دیوبندی پیشواؤں نے قادیانیوں پر حکم کفر لگا کر لاکھوں قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ کر کے امت میں جدائی ڈالی ہے یا نہیں؟...... مسلمانوں کی جمعیت کو توڑا ہے یا نہیں؟...... اگر نہیں اور ہمیں امید ہے کہ تم ''نہیں'' ہی کہو گے۔ تو اے ملا انکشاف! یہ کیسی دھاندلی ہے کہ دیوبندی حکم کفر لگائیں تو امت میں پھوٹ نہ پڑے نہ جمعیت ٹوٹے اور اہل سنت حکم لگائیں تو جدائی پڑ جائے جمعیت منتشر ہو جائے اور آپ کے نزدیک دیوبندیوں کے لگائے ہوئے حکم کفر میں لچک ہے کہ اس سے دیوبند پر جدائی ڈالنے کا الزام عائد نہیں ہوتا تو کان لگا کر سن لو کہ دیوبندیوں نے حقیقتاً وہ بدترین توہینِ نبوت و رسالت کی ہے اور ایسے کفریات کا ارتکاب کیا ہے کہ وہ خود کافر مرتد ہو کر مسلمانوں کی جمعیت سے الگ ہو گئے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امتِ مرحومہ سے خارج ہو گئے ہیں۔

دیوبندی جب امت میں شامل ہی نہیں رہے تو ان کے نکلنے سے پھوٹ ہو جانے

کا گمان ہی باطل ہے ہزار دیوبندی اپنے آپ کو مسلمان اور امتی کہہ کر خوش فہمی میں مبتلا رہیں وہ یہ سمجھ لیں کہ کفر وارتداد کے ساتھ ایمان کا دعویٰ ہی قطعاً غلط ہے اور ان کی حیثیت بالکل قادیانیوں جیسی ہے۔

اور اگر آپ کے اختیار کردہ اصول پر حضرت امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق دیوبندیوں نے قادیانیوں پر حکم کفر لگا کر امت میں جدائی ڈالی ہے، مسلمانوں کی جماعت کو توڑا ہے تو اب آپ حضرت امام شعرانی کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے قادیانیوں کی فکر کیجیے اور اس کے لیے آپ ہی کا محبوب طریقہ یہ ہوگا کہ آپ قادیانیوں کی حمایت میں قادیانی بن کر دیوبندیوں سے کہیں کہ وہ سب مل کر قادیانیوں پر سے حکم کفر اٹھا لیں اور انھیں دیوبندی جماعت میں شریک کر لیں۔

جب ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی دیوبندیوں پر سے حکم کفر اٹھوانے کے لیے سنی سے دیوبندی بن سکتے ہیں تو قادیانیوں پر سے حکم کفر اٹھانے کے لیے دیوبندی سے قادیانی بن جانا چاہیے۔ ذرا دنیا دیکھ تو لے کہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت امام شعرانی کی عبارت کو کہاں تک سمجھا ہے اور کتنا صحیح عمل کر کے دکھا دیا ہے۔

جب ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی امت مرحومہ کے لیے اتنا تڑپ رہے ہیں تو انھیں اس پر عمل کرنے کے لیے بالکل تاخیر نہیں کرنی چاہیے ان کے اس ہمدردانہ عمل سے وہ تمام مسائل جو حضرت امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملا انکشاف نے ذکر کیے ہیں حل ہوتے چلے جائیں گے۔ دیوبندی اور قادیانی دونوں جماعتیں ایک ہو کر امتِ مرحومہ کے اتفاق واتحاد کا مظاہرہ کریں گی۔ ملا انکشاف کی ہدایت پر جیسے ہی دیوبندیوں نے قادیانیوں پر سے حکم کفر اٹھایا قادیانیوں کی عبادتیں اور معاملات جو باطل ہو رہے تھے صحیح

طور پر ادا ہونے لگیں گے، قادیانیوں کی عورتوں پر طلاق کا حکم ختم ہو جائے گا، دیوبندیوں اور قادیانیوں میں رشتہ داریاں جاری ہو جائیں گی، قادیانیوں پر خون کا حکم باقی نہیں رہے گا، قادیانیوں پر جو دنیا تنگ ہو چکی ہے دیوبندیوں کے ساتھ مل کر کچھ نہ کچھ ضرور وسیع ہو جائے گی۔ قادیانی اور دیوبندی مل کر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو دعائے خیر دیں گے کہ یہ کون سی مبارک ذات نازل ہوئی ہے جس نے امت پر خاص رحم کھایا تمام اختلافی مسائل کو آنِ واحد میں حل کر کے ہم دونوں بچھڑے ہوئے فریق کو ایک کر دیا۔

دیوبندی الگ مولوی خلیل احمد بدایونی کے شکر گذار ہوں گے کہ دیوبندیوں پر جو یہ سنگین الزام تھا کہ انھوں نے عقل ورائے سے قادیانیوں پر ظلماً کفر وارتداد کا حکم لگایا ہے وہ ملا انکشاف کی عجیب وغریب حیرت انگیز دینی تدابیر سے اٹھ گیا۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے حضرت امام شعرانی کی تعلیمات کو جس طرح سمجھنے کا اظہار کیا ہے وہ اسی طرح دیوبندیوں اور قادیانیوں کے ساتھ مل کر عمل کریں۔

جہاں تک اہل سنت کا سوال ہے وہ سوائے شرعی توبہ ورجوع کے کسی مرتد وہابی دیوبندی فرد یا جماعت کے ساتھ اتفاق واتحاد کے لیے ہرگز تیار نہ ہوں گے۔ قادیانی اور دیوبندی دونوں نے اہل سنت کے نزدیک بارگاہِ نبوت ورسالت میں ایسی گستاخیاں کی ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسے عقائد بیان کیے ہیں جو قرآنِ حکیم، احادیثِ کریمہ اور اجماع کے حکم کے مطابق صریح ناقابلِ تاویل کفریات ہیں۔

حضرت امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تحریر میں صاف طور پر ان کا ذکر فرمایا ہے جو اپنی آزادروِی سے قرآن واحادیث کے خلاف اپنی رائے اور عقل سے جسے چاہیں کافر بناتے پھرتے ہیں۔ ملا انکشاف نے جو ترجمہ کیا ہے، اس کا یہ حصہ دیکھ لیجیے:

''ان پر کافر ہونے کا حکم لگائے ایسی وجوہ سے جو اس کی عقل اور رائے کی پیدا کی ہوئی ہوں اور وہ کتاب اللہ تعالیٰ اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صریحاً ثابت نہ ہوں'' (انکشافِ حق ص ۱۱۲، ۱۱۳)

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ ہمارے عُلمائے اہل سنت ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے اس جھوٹے الزام سے بری ہیں کہ انہوں نے اپنی عقل ورائے سے عجم وعرب کے عالم، امام، نمازی، حاجی مسلمانوں کو کافر بنایا ہے۔

عُلمائے اہل سنت حکم کفر وارتداد دینے میں پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں عرب وعجم تو ایک طرف خود ان کے وطن پیدائش میں اگر کوئی مسلمان ایسا ہے جو دیوبندیوں قادیانیوں کے کفریات پر سرے سے مطلع ہی نہیں اور انہیں کلمہ، نماز، روزہ، داڑھی، عمامہ، جبہ کی وجہ سے مسلمان سمجھتا ہے تو کوئی ذمہ دار سنی عالم اس پر کفر وارتداد کا حکم نہیں دیتا۔

اسی طرح ملا انکشاف کا یہ الزام بھی جھوٹا اور بددینی ہے کہ دیوبندیوں پر اہل سنت کے عُلما نے اپنی عقل ورائے سے قرآن وحدیث کے خلاف حکم کفر بیان کیا ہے۔ ایک ہی مثال سے اندازہ کیجیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین ہیں اور یہ قرآنِ حکیم، احادیثِ کریمہ واجماع کا اہم بیان کردہ عقیدہ ہے۔

دیوبندی اور قادیانی دونوں نے اس ختمِ نبوت کے اہم عقیدہ پر کافرانہ ضرب لگائی ہے جو ان کی کتابوں میں آج بھی موجود ہے۔ اس صریح کفری حرکت پر عُلمائے اہل سنت نے قادیانی اور دیوبندی دونوں کو بحکم قرآن وحدیث واجماع کافر ومرتد مانا ہے اور کہا ہے۔

دنیا کے مسلمان عرب وعجم کے تمام اہل ایمان ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں، منکر کو کافر ومرتد جانتے ہیں مگر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنی دیوبندی ذہنیت پر اس حکم

کوذاتی عقل ورائے کا حکم بتا کر معاذ اللہ قرآن وحدیث کے خلاف باور کرانا چاہتے ہیں اور عرب وعجم کے مسلمان، امام، حاجی، نمازی، عالم وغیرہ پر یہ بہتان رکھ رہے ہیں کہ وہ بھی ختم نبوت کا انکار کر کے دیوبندیوں قادیانیوں کے ساتھ شریک ہو گئے ہیں۔

قرآنِ حکیم کے اہلِ تاویل

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے دیوبندیوں پر سے حکم کفر اتارنے کے لیے اسی مقالہ ۷/ص ۱۰۱/ پر اپنے بے مثال حیرت انگیز علمی جوہر دکھائے ہیں جن سے آج تک شاید دیوبندی بھی بے خبر ہوں، آپ لکھتے ہیں:

''امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا اور علامہ قاری حنفی شرح شفا جلد۲ ص ۷۲۵ میں فرماتے ہیں: ''مسلمین اہل تاویل اگرچہ وہ اپنی تاویل کتاب اللہ میں خطا پر ہوں پھر بھی ان کی تکفیر سے عندالمحققین احتراز واجب ہے''۔ (انکشافِ حق ص ۱۱۳)

پھر عربی عبارت نقل کر کے ملا انکشاف نے ترجمہ کیا ہے، لکھتے ہیں:

''یعنی مسلمان کو کافر کہنے کے بارے میں جس بات کا حکم کرنا واجب ہے وہ یہ ہے کہ اہل تاویل کو اگرچہ اپنی تاویل قرآنی میں خطا پر ہوں کافر کہنے سے احتراز کرنا چاہئے اس لیے کہ نماز ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھنے والے اور روزہ رکھنے والے زکوٰۃ ادا کرنے والے قرآن مجید کی قرأت کرنے والے اور تمام ابوابِ دین میں اتباع سنت کرنے والے مسلمانوں کو کافر اور مباح الدم قرار دینے میں بڑا خطرہ ہے'' (ایضاً ص ۱۱۴)

مولوی خلیل احمد بدایونی نے حضرت امام قاضی عیاض کے ذکر کردہ ''اہل تاویلِ قرآن''

پر ''اہلِ تحریف قرآن'' کو قیاس کیا ہے۔ یہ اکبر واعلم عُلماے دیوبند ملا انکشاف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ نیچری جو اسلام وایمان کا بھی دعویٰ کرتے ہیں، نماز، روزہ کا اقرار کرتے ہیں بلکہ اس کے قائم کرنے کا انتظام کرتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے نام پر جنہوں نے دن رات ایک کر دیا ہے ان نیچریوں نے اگر جنت، دوزخ، حشر ونشر کے یہ معنی بتائے ہیں کہ:

''قرآن کا مقصد ان سے صرف دنیاوی عیش وآرام اور کلفت ومشقت ہے ورنہ جنت دوزخ، حشر ونشر کی کوئی حقیقت نہیں ہے''

یہ تاویل کرنے والے نیچری ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک حضرت امام قاضی عیاض کے حکم پر پکے کھرے مسلمان ہیں ہرگز کافر نہیں ہیں۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے محقق اکبر اور تمام دیوبندی محققین پر واجب ہے کہ وہ ان نیچریوں کو کافر کہنے سے احتراز کریں اور ان کی دوزخ، جنت، حشر ونشر والی تاویل کو عین اسلام وایمان قرار دیں۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی سمیت تمام دیوبندی محققین نے یہ اعلان کر دیا تو پھر کیا ہے دیوبندی دھرم پر دنیا بھر کے الحاد نیچریت بدترین کفر وارتداد اٹھانے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ دیوبندی دین پر کفر وایمان کافر ومومن میں امتیاز کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ دیوبندی، قادیانی، رافضی، نیچری، ملحد، بوہرے، خوجے سب ایک قوم یعنی ملتِ واحدہ قرار پائیں گے۔

یہ ہے اُعْجُوبۂ روزگار ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کا عجائب خانہ۔

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ اہل سنت ان سب سے اور اس ملتِ واحدہ سے قطعاً الگ ہی ہیں اور ان شاء اللہ الکریم الگ ہی رہیں گے۔

مقالہ نمبر ۸
مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر

ملا انکشاف اس مقالہ میں لکھتے ہیں:

''فاضل بریلوی کے ارشادات دربارۂ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی تمہید ایمان ص۴۲ پر رقم طراز ہیں ''سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھیے کہ باراوّل ۱۳۰۹ھ میں مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائلِ قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اَتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے ص۹۰ پر اخیر حکم یہ ہی لکھا کہ علماء محطاطین (بلفظ ملا انکشاف ورنہ تمہید ایمان میں محتاطین ہے) انہیں کافر نہ کہیں یہی ثواب (۱) (بلفظ ورنہ صواب درست ہے''

یعنی مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کے بارے میں یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے اور اسی پر اعتماد اور اسی پر سلامتی اور اسی میں استقامت'' (انکشافِ حق ص۱۱۵)

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی مندرجہ بالا عبارتیں نقل کرنے کے بعد ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنے بے مثال نتائج وفوائد قابلِ غور نکالے ہیں ان پر غور فرمائیں۔

---

(۱) انکشاف کے جدید ایڈیشن میں یہ دونوں لفظ ''محتاطین'' اور ''صواب'' درست کر لیے گئے ہیں۔ مگر ''اشباہ والنظائر'' اور ''بحرالرائق'' جوں کے توں باقی ہیں جب کہ درست ''الاشباہ والنظائر'' اور ''البحرالرائق'' ہیں۔ ملک

ملا انکشاف آگے متصلاً لکھتے ہیں:

''اس عبارت تمہید الایمان کے چند فوائد قابلِ غور ہیں۔ اوّلاً مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کو کافر نہ کہنا یہی جواب باصواب ہے۔ لہٰذا جن لوگوں نے کافر کہا ان کا یہ قول جواب باصواب کے خلاف ہے'' (ایضاً ص ۱۱۵)

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کہنا یہ چاہتے ہیں کہ علامہ خیر آبادی، اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے والدِ ماجد اور آپ کے پیرومرشد نے جو مولوی اسمٰعیل دہلوی پر کفر کا فتویٰ دیا ہے وہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے قول جواب باصواب کے خلاف ہے اور یہ جواب باصواب اعلیٰ حضرت امام بریلوی کا مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر سے کفِ لسان ہے اس سے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کا مقصد یہ ہے کہ اگر مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر سے کفِ لسان کی وجہ سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی کافر نہیں ہوسکتے تو مولوی خلیل احمد بدایونی بھی دیوبندیوں کی تکفیر سے کفِ لسان کرکے کافر و مرتد نہیں بن سکتے۔ اس مفہوم کے چند اقوال ملا انکشاف کے اور ملاحظہ فرمالیجیے، پھر ہمارا جواب دیکھیے، آپ لکھتے ہیں:

''ثانیاً: اسی پر یعنی مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کے کافر نہ کہنے پر ہی فتویٰ ہونا چاہئے بلکہ اسی پر فتویٰ ہے جب لوگوں نے مولوی اسمٰعیل صاحب (دہلوی) مذکور کے کفر پر فتویٰ دیا انہوں نے ماعلیہ فتویٰ کے خلاف کیا۔

ثالثاً: یہی ہمارا (یعنی امام بریلوی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا) مذہب ہے لہٰذا جن لوگوں نے مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کے کفر پر فتویٰ دیا وہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے رہا جو اُن کو کافر کہے وہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔

رابعاً: اسی پر اعتماد اور سلامتی اور استقامت ہے لہٰذا جن لوگوں نے ان کے کفر پر فتویٰ دیا یا ان کو کافر کہا ان کا قول قابلِ اعتماد نہیں کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کو کافر نہ کہنے میں ہی سلامتی اور استقامت ہے لہٰذا جو لوگ ان کو کافر کہیں گے بحکم فاضل بریلوی وہ سلامتی اور استقامت سے دور ہیں''

(ایضاً ص ۱۱۵، ۱۱۶)

اکبر علمائے دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہ جو کچھ نتائج نکال کر فوائد بتائے ہیں یہ سب ان کے ذاتی من گھڑت اصول پر ہیں مگر ان **بو العجائب** ملا انکشاف کو شعور ہی نہیں کہ وہ خود اپنے ہی جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ آیئے تماشا دیکھیے۔

اے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب! آپ اپنی کتاب انکشافِ حق کے ص ۴۴، ۴۵ کو پھر دیکھ لیجیے آپ نے لکھا ہے:

''الغرض یزید کے بارے میں ہمارے اکابرِ اہل سنت کے تین گروہ ہو گئے، ایک گروہ اس کو کافر قطعی مانتا ہے۔ دوسرا گروہ توقف و کفِ لسان کا عامل ہے۔ تیسرا گروہ اس کو مسلمان قطعی مانتا ہے اور یہ تینوں اہلِ حق ہیں اہل سنت ہیں ان میں سے کسی کو نشانۂ ملامت نہیں بنا سکتے'' (ایضاً ص ۶۳)

پھر اکابرِ اہل سنت کے یہ تین گروہ کون ہیں؟...... ان کو ملا انکشاف نے پہلے ہی یوں بیان کر دیا:

''جب آپ امام اعظم اور امام احمد بن حنبل کا یزید کی تکفیر کے بارے میں اختلاف مان رہے ہیں تو ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ سلف میں مختلف فیہ رہا جس کو تحقیق ہو گئی اس نے تکفیر کر دی جس کو نہ ہوئی اس نے نہ کی'' (ایضاً ص ۶۲)

آ گے ص ۴۵ ؍ پر دیکھیے :

”اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ تقلیدی نہیں ہے دارومدار اس کا تحقیق پر ہے
یہی وجہ ہے کہ امام محمد غزالی اور امام فخر الدین رازی یزید کو مسلمان ثابت
کرتے ہیں اور مانتے ہیں اور تکفیر کو منع کرتے ہیں“ (ایضاً ص ۶۳)

پھر تکفیر کے سلسلے میں اکبر واعلم عُلماے دیوبند محقق وہابیہ علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد خاں بدایونی نے اپنی تحقیق وتدقیق، اجتہاد وقیاس سے جو اصل اپنی بتائی ہے اسے بھی دیکھ لیجیے، لکھا ہے انکشافِ حق ص ۴۴ ؍ پر:

”فقیر (یعنی علامہ انکشاف) نے کہا کہ اب تو ثابت ہو گیا کہ تکفیر مسلم کا
مسئلہ فقہی ہے محل اختلاف ہے پھر کیوں آپ اتنا زور دیتے ہیں“ (ایضاً ص ۶۲)

یہاں یہ خیال رکھیے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی کے بیان پر ہی حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمٰن صاحب مفتیٔ مالوہ اندور نے ملا انکشاف کو جواب دیتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ:

”ہم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے تکفیر یزید میں سکوت کرتے ہیں“

اس پر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے اپنا وضع کردہ یہ قانون بیان کیا کہ ”تکفیر مسلم کا مسئلہ فقہی ہے“ (دیکھیے انکشافِ حق ص ۶۲)

اے علامہ انکشاف اکبر عُلماے دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب!

جب آپ نے مطلقاً اپنی یہ اصل بتادی کہ ”تکفیر مسلم کا مسئلہ فقہی ہے“ اس پر آپ نے یہ زوردار دلیل پکڑی کہ سیدنا امام اعظم، سیدنا امام احمد بن حنبل اور امام غزالی، امام رازی رحمهم الله یزید کی تکفیر میں مختلف ہو گئے۔ امام اعظم کا گروہ یزید کے بارے میں سکوت کرتا ہے۔ امام احمد بن حنبل کا گروہ یزید کو قطعی کافر کہتا ہے۔ امام غزالی اور امام رازی

کا گروہ یزید مسلمان مانتا ہے۔

تینوں گروہ اس اختلاف کے باوجود حق پر سمجھے جاتے ہیں اور کوئی کسی پر ملامت نہیں کرتا تو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ جو یزید اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کو ایک ہی حکم پر رکھتے ہیں انہوں نے جو خالص مذہب متکلمین پر اسمٰعیل دہلوی کے کفر سے سکوت فرمایا اس سکوت سے حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی، اعلیٰ حضرت کے والد ماجد، اعلیٰ حضرت کے پیرو مرشد وغیرہ پر کیسے مخالفانہ حکم لگ جائے گا جو آپ جواب باصواب کے خلاف، ما علیہ فتویٰ کے خلاف، مذہب کے خلاف، سلامتی و استقامت سے دوری کے نتائج پر ان کے لیے نکال رہے ہیں جب کہ اے ملا انکشاف صاحب!

آپ کی اصل پر تکفیر مسلم کا مسئلہ ہی مطلقاً فقہی ہے کوئی نہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی پر الزام دھر سکتا ہے نہ علامہ خیر آبادی، محقق بریلوی اور مرشد برحق مارہروی قدست اسرار ھم کو ملزم قرار دے سکتا ہے نہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کر سکتے ہیں۔

دیکھا آپ نے ملا انکشاف! آپ کی اصل نے ہی آپ کی کیا گت بنائی ہے۔ بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور عُلماے اہل سنت آپ کی اس اصل سے پاک ہیں وہ اپنے اکابر ائمہ فقہا، متکلمین، محدثین، مفسرین کی ہدایت کے مطابق ''کفر کلامی'' و ''کفر فقہی''، ''کفر التزامی'' و ''کفر لزومی'' میں فرق کرتے ہیں اور اصول شرع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ جہاں ملامت وعدم ملامت میں اچھی طرح امتیاز ہو جاتا ہے جو آپ کو آپ کی بدنصیبی سے میسر نہ ہو سکا نہ دیوبند کو۔ ابھی کیا ہے اور آگے دیکھیے کہ آپ کو آپ کی بدنصیبی اور آپ کی اصل کیسے آپ کو تحت الثریٰ تک پہچاتی ہے۔

اے اکبر عُلماے دیوبند ملا انکشاف صاحب!

جب تکفیر مسلم کا مسئلہ ہی آپ کے نزدیک مطلقاً فقہی ٹھہرا جس کی بنیاد پر آپ دیوبندی مرتدوں کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور سب کے حق پر ہونے کا آپ نے عام تحریری اعلان کر دیا ہے تو قادیانی ملحد نیچری جو اسلام ہی کا دعویٰ کرتے ہیں یا پہلے مسلمان سنی ہی تھے پھر قادیانی ملحد نیچری بن گئے تو اگر کوئی انہیں کافر مانتا ہے تو وہ بھی حق پر ہے اور اگر کوئی ان کے مسلمان ہونے پر ایمان رکھتا ہے تو وہ بھی حق پر ہے تو آپ کے نزدیک یہ قادیانی ملحد نیچری بھی حق پر قرار پائے کوئی ایک دوسرے کو ملامت نہیں کر سکتا۔ آپ نے اپنے جدید دیوبندی بننے کا کیا اعلان کر دیا کفر و ایمان دونوں کو دیوبندی دھرم پر ایک بنا کر رکھ دیا، ایمان و کفر دونوں آپ کے نزدیک حق ٹھہر گئے۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ۔**

مژدہ باد اے بوالعجبی

ایک عظیم دیوبندی بوالعجائب ماہر انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کا دیوبندیوں میں اضافہ ہوا ہے جو علم و فن کے عجائب خانہ میں نادر المثال ہے یہ وہ **مُحَیِّرُ العُقُول** ذات ہے جس نے اچانک دیوبندی بن کر دینیات و مذہبیات کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا جس کے حیرت انگیز کشف و انکشاف نے ساری دنیا سے کفریات ہی کو مٹا کر رکھ دیا، تکفیر کے سارے جھگڑے ختم ہو کر رہ گئے۔ جن جن باتوں کو ایمانیات و کفریات میں گنا جاتا ہے۔ علامہ انکشاف کے نئے مذہب نے ان سب کو اپنے اصول پر حق بنا دیا۔ اب آپ کے اس دین پر نہ دنیا میں ملامت کا کھٹکا رہا نہ آخرت کے عذاب کا خدشہ۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔

اہلِ دیوبند کو اب عید منانی چاہیے۔ جہاں انہیں ان کے کفریات پر مخلص حمایتی ملتے رہے انہیں پھر نئے دیوبندی دیندار ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی اپنے جدید انکشافی اصول کے ساتھ زوردار حمایتی، طرحدار، ہمدرد نصیب ہو گئے ہیں جنہوں نے

دیوبند کے سارے بڑے بڑے موٹے موٹے کفر کو عین ایمان وحق بنادیا۔

اسی طرح قادیانیوں، ملحدوں، نیچریوں کو بھی خوشی منانی چاہیے کہ دیوبندیوں میں اب ایک ایسے نئے دیوبندی اکبر عُلما مولوی خلیل احمد داخل ہوگئے ہیں جن کے الہامی وانکشافی اصول پر ان سب کو دیوبندی تکفیر سے نجات مل جائے گی اور اب یہ سارے فرقے ملا انکشاف کی جدید تحقیق پر اہلِ حق خالص مسلمان قرار پائیں گے۔

یہ ہیں مولوی خلیل احمد بدایونی بجنوری کی تکفیر مسلم کے مطلقاً فقہی ہونے کے نتائج جہاں ان کے قول پر سب اہلِ حق ہیں، کوئی کسی کو ملامت نہیں کرسکتا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

اس مقالہ ۸ر کے جواب میں ہم نے یہاں تک صرف الزامی صورت کو اختیار کیا تھا تاکہ مولوی خلیل احمد بدایونی کی دینی بے راہ روی اور علمی بے مائیگی سامنے آجائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آگے آپ تحقیقی جواب ملاحظہ فرمائیں گے مگر اس سے قبل ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی تضاد بیانیوں پر:

حصہ اوّل سے متصل............مقالہ ۸ کا بقیہ

تحقیق

اب ہم یہاں پر مولوی خلیل احمد بدایونی کے اس فتنہ پر تحقیقی گفتگو کریں گے جس کو انہوں نے علامہ خیرآبادی قدس سرہ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کا تقابل کر کے پیدا کیا ہے اور اپنی شرانگیز طبیعت سے ایمانی وکفری اختلاف بتا کر لوگوں کو بھڑکانے کی کوشش کی ہے افسوس یہ ہے کہ بددین بدمذہب اور مولوی خلیل احمد صاحب جیسے مرتد تو رہے ایک طرف......بعض مُدَّعِینِ سنیت شبہات میں پڑ گئے ہیں۔

دو سخت غلط بیانیاں

۱ :۔ یہ قطعاً جھوٹ اور بہتان ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفریات اور اس کو کافر کہنے سے انکار کیا ہے۔

۲ :۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ حضرت علامہ خیر آبادی قدس سرہ نے مذہبِ متکلمین پر مولوی اسمٰعیل دہلوی کو کافر بتایا ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ علامہ خیر آبادی قدس سرہ نے صرف فقہی مذہب پر حکم کفر بیان کیا ہے۔

یہاں خاص طور پر خیال رہے کہ حضرت علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کے بارے میں جو اِستفتا پیش کیا گیا تھا اس کے اعتبار سے آپ نے ''تقویۃ الایمان'' اور بعض رسائل کہ '' یکروزی'' سے چند وجوہ پر حکم کفر بیان فرمایا ہے جو چار مقامات پر مشتمل ہے۔

اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تصانیف ''تقویۃ الایمان''، '' صراطِ مستقیم''، ''ایضاح الحق الصریح''، '' یکروزی'' سے ستر (۷۰) ایسے کفریات نکال کر ''الکوکبة الشهابية '' میں حکم کفر بیان فرمایا ہے جو ہزاروں کفریات کے مرکب ہیں اور سخت ترین الفاظ کے ساتھ مولوی اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہا ہے۔

ذیل میں ہم ''تحقیق الفتویٰ'' سے حضرت علامہ محمد فضل حق خیر آبادی قدس سرہ اور ''الکوکبة الشهابية'' سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی عبارتیں نقل کرتے ہیں:

حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی کی عبارتیں

''پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ قائل (مولوی اسمٰعیل دہلوی) کا کلام مذکور سرتاپا جھوٹ، دروغ، فریب اور دھوکا ہے...... دوسرے سوال کا جواب

یہ ہے کہ (مولوی اسمٰعیل دہلوی) کا کلام بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے مقربین کے سردار، دیگر انبیا و ملائکہ، اصفیا، مشائخ، اولیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم کی تنقیص شان پر مشتمل ہے اور استخفاف پر دلالت کرتا ہے...... تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس بیہودہ کلام کا قائل (مولوی اسمٰعیل دہلوی) از روئے شریعت کافر اور بے دین ہے اور ہرگز مسلمان نہیں ہے اور شرعاً اس کا حکم قتل اور تکفیر ہے جو شخص اس کے کفر میں شک وتردد کرے یا استخفاف کو معمولی جانے کافر و بے دین اور نا مسلمان و لعین ہے'' (۱)

اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی عبارتیں

''بلاشبہ گروہ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور (مولوی اسمٰعیل دہلوی) پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم، حسبِ تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحابِ فتاویٰ اکابر واعلام ان پر حکم کفر ثابت وقائم''

(سل السیوف الھندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ مشمولہ فتاویٰ مترجم ۱۵/۲۴۰)

''اس قول خبیث کے کفریات حدِ شمار سے خارج''

(کوکبہ شہابیہ مشمولہ فتاویٰ مترجم ۱۵/۱۸۲)

''اس ناپاک کلمے کے کفر ہونے میں اصلاً شک نہیں'' (ایضاً ۱۵/۱۹۳)

---

(۱) ہم نے اوپر صرف اُردو ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ ''تحقیق الفتویٰ'' کی اصل عبارتیں یہ ہیں: جواب سوال اول ایں ست کہ کلام قائل مذکور از سرتا پا کذب وزور وفریب وغروراست ...... جواب سوال ثانی ایں ست کہ کلام اور بلاتردد واشتباہ بر استخفاف منزلت وجاہ آں سرور مقربان بارگاہ حضرت الٰہ وانتقاض شان سائر انبیاء وملائکہ واصفیاء وشیوخ واولیاء اشتمال ودلالت دارد......وجواب سوال ثالث ایں است کہ قائل ایں کلام لاطائل از روئے شرع مبیں بلاشبہ کافر و بے دیں است ہرگز مومن ومسلمان نیست وحکم شرعاً قتل وتکفیر است وہر کہ در کفر او شک آرد وتردد باایں استخفاف را مسہل انکارد کافر و بے دین ونا مسلمان لعین است۔ منہ ۱۲

’’مسلمانو! مسلمانو! خدارا (مولوی اسمٰعیل دہلوی) کے ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں کو غور کرو‘‘ (ایضاً ۱۵/۲۰۱)

’’غرض اس دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ قبیح خود اقبح القبائح و مجموعہ صدہا کفریات وفضائح ہے۔

مسلمانو! تم نے دیکھا! کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص (مولوی اسمٰعیل دہلوی) نے تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوائے اسلام باقی ہے۔

یہ مقام اس شخص (مولوی اسمٰعیل دہلوی) کی اشد شقاوت کا تھا......اب اس قول خبیث اخبث الاقوال کے بعد مجھے اس کے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں‘‘ (ایضاً ۱۵/۲۱۰)

’’یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اس کے امام (مولوی اسمٰعیل دہلوی) کے کفری اقوال اور ان پر کتب ائمہ دین سے احکام کفر واشد الضلال تھے‘‘ (ایضاً ۱۵/۲۳۳)

اخیر عبارت اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی ملاحظہ فرمالیں ’’الکوکبۃ الشھابیۃ‘‘ کے ص ۶۳، ۶۴ / پر اخیر میں تحریر فرمایا:

’’بالجملہ نیم ماہ ومہر نیم روز کی طرح ظاہر وزاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اس کے امام نافرجام (مولوی اسمٰعیل دہلوی) پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہِ کثیرہ کفر لازم......اور بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام واصحاب فتویٰ اکابر واعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر...... باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع

......اور از سر نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض و واجب" (ایضاً ۱۵/ ۲۳۵،۲۳۶)

مندرجہ بالا عبارتوں سے اچھی طرح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے سخت ترین الفاظ کے ساتھ...... "اصلاً شک نہیں، بلا شبہ" ...... کہہ کر مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر...... "قطعاً جزماً یقیناً اجماعاً کفر" ......کا حکم بیان فرمایا ہے اور مولوی اسماعیل دہلوی کو کافر و مرتد بتا کر ان کے کفریات سے صاف صاف صراحت کے ساتھ...... "توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ پڑھا فرض و واجب" ......فرما گئے ہیں۔

اس کے بعد یہ کہنا کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفر سے ہی انکار کیا ہے......سرے سے اِتہام ہے جو بد دینی و بد مذہبی اور حاسدانہ و معاندانہ طبیعت کا نتیجہ ہے۔

ہاں یہ صحیح ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے باب میں کافر و مرتد کہنا قتل کا حکومتِ اسلامیہ کو حکم دینا، توبہ و تجدید ایمان، یہ سب مذہب فقہا پر ہے حکم کے بیان میں فقہی روایات یا مذہبِ فقہا کی صراحت مذہبِ متکلمین پر تاویل کی گنجائش رکھتی ہے۔

ہاں جہاں حاسدوں، دینی دشمنوں خصوصاً دیو بندی بد دینوں کم فہموں نے یہ واویلا مچایا ہے اور بعض اہل سنت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کو صاف کر دیں۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے "الکوکبة الشهابية " جہاں مولوی اسمٰعیل دہلوی پر سخت الفاظ میں حکم کفر کو بیان کیا ہے اور اس کو بلا شبہ کافر مرتد کہا ہے وہیں یہ جملہ بھی تحریر فرمایا ہے:

"اگر چہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان ماخوذ و

مختار و مرضی و مناسب'' (کوکبہ شہابیہ ص۶۲ طبع: رضا اکیڈمی ممبئی)

تمہید ایمان ص۴۲ر کی عبارت آپ مقالہ ۸ر کے شروع میں ملاحظہ فرمالیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا یہ جملہ مذہبِ متکلمین پر ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی اس تحریر میں نہ یہ الفاظ ہے نہ ان معانی کی گنجائش ہے کہ...... مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفریات اب مذہبِ فقہا پر بھی کفریات نہ رہے...... یا معاذ اللہ وہ کفریات ایمان و اسلام بن گئے ...... یا مولوی اسمٰعیل دہلوی اب مقام احتیاط میں مذہبِ فقہا پر بھی کافر و مرتد نہ رہا مسلمان بن گیا...... یا مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے ماننے والوں پر سے توبہ و رجوع کرنے اور پھر سے ایمان لانے کا حکم اُٹھ گیا...... یا مذہبِ متکلمین پر احتیاط کی ہدایت مولوی اسمٰعیل دہلوی کی توبہ و تجدید ایمان بن گئی ہے...... یہ سارے معانی پیدا کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

افسوس یہ ہے کہ دعوائے علم کے بعد بھی احتیاط و انکار میں تمیز نہ آسکی۔ متکلمین کے مسلک پر کفِ لسان کے ساتھ مذہبِ فقہا پر کافر و مرتد اور قتل کا حکم بیان کرنے کا مفاد یہ بھی ہے کہ محتاطین اس کفر کا حکم لگانے والے پر ہرگز کفر کے لوٹنے کا حکم نہیں لگائیں گے اور نہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کو کافر و مرتد کہنے سے روکیں گے۔ محتاطین اس سے شرعی تعلقات رکھنے اور شرعی رسوم سے بچتے رہیں گے اور بچنے کی تلقین کریں گے۔

یہ واضح رہے کہ بعض کفریات میں پیچیدگیاں ہوتی ہیں جن میں تاویل قریب و بعید امتیاز کرنا اور بعید کو پرکھ کر احتیاطاً کفِ لسان کرنا عام لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے یہاں بالغ فکر و نظر درکار ہوتی ہے۔ بعض کفریات کو بآسانی سمجھا جاسکتا ہے کہ متکلمین و فقہا متفق ہو کر کہہ دیں گے کہ ہم اس کفر کو ایسا کفر مانتے ہیں جس کے عنداللہ بھی کفر ہونے میں شک وشبہ نہیں کیا جاسکتا اور عام طور پر لوگ بھی اس کفر کو سمجھ لیتے ہیں اور یہ بھی کہ یہاں کسی تاویل کی

گنجائش نہیں ہے۔

جیسے قرآن حکیم کے کلام اللہ ہونے کا انکار، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری نبی ہونے کا انکار، جنت و دوزخ کا انکار وغیرہ۔ دیوبندی اکابر اربعہ اسی ناقابل تاویل کفرو ارتداد میں ملوث ہیں اور بعض کفریات ایسے ہیں کہ فقہا ظہور وتبین پر ہی حکم کفر بیان کردیتے ہیں کہ سوق عبارت کی وجہ سے تبادرِ ذہنی اس کا تقاضا کرتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ، پاؤں، آنکھ بتانا اور متکلمین یہاں یہ رعایت رکھیں گے کہ قائل کی نیت وہ ہو جو خود خدائے قدوس نے اپنے لیے ہاتھ پاؤں آنکھ کی مراد لی ہے جو جسم وجسمانیت سے پاک ہے اور جسمانیت کے مخلوقی اوصاف سے بَری ہو اور جب قائل کی نیت معلوم نہیں تو اس پر حکم کفر سے احتیاطاً کفِ لسان کریں گے۔ لیکن حکمِ کفر بیان کرنے والوں پر حکم کفر نہیں لوٹائیں گے، نہ ان کو حکم کفر لگانے سے روکیں گے کہ فقہا کو صرف احکامِ شرع دنیا میں جاری کرنے سے اِشغال ہے۔ عنداللہ قائل کی کیا کیفیت ہے نہ اس سے انہیں غرض، نہ اس کی ان سے پرشش ...... ہاں نفس پرستی میں خلافِ شرع حکم بیان کرنے پر ضرور عنداللہ ماخوذ ہوں گے۔

اب قائل اپنی نیت بھی ظاہر کردے کہ ہاتھ، پاؤں، آنکھ کہہ کر جسمانیت اور اس کے مخلوقی اوصاف مراد لیے ہیں تو اب متکلمین بھی حکمِ کفر بیان کردیں گے۔(۱) یہاں یہ یاد رہے کہ جہاں قول کا پرکھنا عُلما کا سب سے بڑا امتحان ہے جس میں ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے سخت ٹھوکریں کھائی ہیں اسی طرح قول کی نسبت کے صحیح ہونے نہ ہونے یا اس میں شبہ ہونے پر نظر رکھنا عُلما کی اہم ذمہ داریوں میں داخل ہے۔

(۱) اور بعض کفریات وہ ہیں جن میں کچھ متکلمین اور کچھ فقہا ایک طرف اور کچھ فقہا اور کچھ متکلمین دوسری طرف ہوتے ہیں۔

اسی طرح توبہ کا شائبہ بھی قلم وزبان پر حکم لگانے میں پابندی عائد کرتا ہے۔ان صورتوں میں قول کفر پر حکم کفر بیان کرنے میں تو عُلما ہر گز رعایت نہ کریں گے مگر شخصیت کو متعین کر کے کافر ومرتد کہنے سے گریز کریں گے۔

تحقیقِ الفتویٰ میں علّامہ خیرآبادی کا حکمِ کفر مذھَبِ فُقَھا پر ھے

یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت علامہ محمد فضل حق خیرآبادی قدس سرہ اور اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے درمیان مولوی اسمٰعیل دہلوی پر حکم کفر کے بارے میں فقہی وکلامی اختلاف ہے اور یہ سخت غلطی ہے......جو یا تو بے علمی وکوتاہ فہمی کی وجہ سے ہوئی ہے......یا بد دینی ودیوبندیت کی انتقامی حرکتیں ہیں......یا اس مزاج......یا عداوت کی حاسدانہ پیداوار ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ علامہ خیرآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ مذہبِ فقہا پر ہے۔مذہب متکلمین پر نہیں۔خود علامہ خیرآبادی نے مذہبِ فقہا اور فقہی روایات پر مولوی اسمٰعیل دہلوی کی بابت تحقیق الفتویٰ کے مقام رابع میں حکمِ کفر کا اعتراف کیا ہے۔اور یہ مقام رابع حکم کفر اوراس کے وجوہات کی جان ہے۔آپ اس مقامِ رابع کے عنوان کی عبارت دیکھیے :

مقامِ رابع

”در حکم اِقتراف واستخفاف بہ شان آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحضرات سائر انبیاء علیہم السلام وحال مرتکب ایں جریمۂ شنیعہ **عندالفقھاء وعلماءالشریعة**“

(تحقیق الفتویٰ/ المقام الرابع/ص ۳۹۹/طبع: شاہ عبدالحق محدث اکیڈمی، سرگودھا بندیال، پاکستان)

یعنی: یہ چوتھا مقام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام اَنبیاے کرام علیہم

السلام کی شان میں جو تخفیف کا ارتکاب ہوا ہے اور اس شنیع جرم کا جس شخص (مولوی اسمٰعیل دہلوی) نے ارتکاب کیا ہے (ان دونوں کا) فقہاے کرام اور علماے شریعت کے نزدیک جو حکم ہے اس کا بیان۔

اس حکم کے مقام رابع کے اسی صفحہ پر علامہ خیرآبادی قدس سرہ نے روایاتِ فقہ کی بنیاد پر صراحت سے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں:

''بعد ازاں حال مستخف واستخفاف شرعاً از روئے روایاتِ فقہ گزارش باید'' (ایضاً)

یعنی (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے مناقب بیان کرنے کے بعد تنقیص کرنے والے (مولوی اسمٰعیل دہلوی) اور تنقیص کا حال (حکم) شرعی طور پر فقہ کی روایات کے مطابق بیان کیا جائے گا۔

اس مولوی اسمٰعیل دہلوی کے بارے میں امام بریلوی قدس سرہ کے الفاظ دیکھ لیجیے، فرماتے ہیں:

''حسبِ تصریحات جماہیر فقہاے کرام واصحابِ فتویٰ اکابر واعلام ان پر (یعنی مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر) حکمِ کفر ثابت وقائم''

(سل السیوف الھندیہ مشمولہ فتاویٰ مترجم ۱۵/۲۴۰)

اور یہاں یہ اچھی طرح یاد رکھیے کہ علامہ خیرآبادی اور امام بریلوی قدست اسرارھما کی فقہی روایات و مذہب کی صراحت کر دینے کے بعد مذہب متکلمین پر تاویل بعید کی یہاں گنجائش باقی نہیں رہے گی کہ مذہبِ متکلمین پر بھی کافر و مرتد مان لیا جائے اور اسی کی طرف ''الموت الاحمر'' میں ارشاد فرمایا:

''ولہٰذا امثال اسمٰعیل دہلوی پر بحکم فقہائے کبار لزوم کفر میں شک نہیں جس

کی تفصیل کو کبۂ شہابیہ سے روشن اور تحقیق اشتراطِ مفسر ہے (یعنی تحقیق شرط چاہتی ہے کہ مفسر و متعین ہو) یہی مسلک متکلمین اور یہی مختار و معتبر ہے''

(الموت الاحمر علی کل انحس اکفر/ص ۵/طبع: مکتبۃ الحبیب الہ آباد)

اب پھر ملاحظہ فرمالیجیے کہ دونوں بزرگوں کے مذہبِ فقہا پر تکفیر اسمٰعیل کے الفاظ کیسے ہیں جو پچھلے صفحات پر درج ہیں ۔ جہالت مآب اکبر علمائے دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی اور اس کے مسلک پرستوں کے شاید اب بھی اپنی جہالت وضلالت اور کفر وارتداد سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ علمی مسکینی کے باوجود عالم کبیر بن کر اعتراض تو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر کرنے چلے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ دیوبندیوں کے کھلے ارتداد میں پھنس کر جہنم کی طرف چھلانگ لگا گئے ۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کی ساری ضلالت و گمرہی کا زور اس پر تھا کہ حضرت علامہ خیرآبادی کے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے حکم کفر کو اچھال کر اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے مذہبِ متکلمین کے کفِ لسان سے لڑایا جائے تاکہ مولوی خلیل احمد بدایونی کے لیے یہ راستہ صاف ہو جائے کہ جس طرح اعلیٰ حضرت قدس سرہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفر سے کفِ لسان کر کے کافر ومرتد نہیں...... اسی طرح میں بھی مولوی رشید احمد گنگوہی ، مولوی قاسم نانوتوی ، مولوی اشرف علی تھانوی ، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے (کلامی) کفریات سے کفِ لسان کر کے کافر ومرتد نہیں ہوسکتا اور ان بدھو کو یہ پتہ ہی نہ تھا کہ خود علامہ خیرآبادی قدس سرہ مذہبِ فقہا پر کفر وارتداد کا فتویٰ دے گئے ہیں مذہبِ متکلمین پر نہیں جہاں دلائلِ کلامی کے ساتھ کفِ لسان کیا جاسکتا ہے۔

ہمیں امید نہیں کہ ملاّ انکشاف بدایونی کا کفر وارتداد اُنہیں ایمان واسلام قبول

کرنے دے گا اور نہ وہ یہ کہہ سکیں گے کہ ہائے میں نے حکمِ کلامی کا سہارا لیا تھا یہ علامہ خیرآبادی نے کیا کیا کہ فقہی روایات کہہ کر میری لٹیا ہی ڈبودی اور مجھ کو کہیں کا نہ رکھا۔

متکلمین و فُقَہا کا اختلاف

ہماری نظر میں اکابر دیوبند ضرور سمجھ گئے تھے کہ متکلمین وفقہا کا اختلاف کس قسم کا ہوتا ہے اور اس اختلاف کو سمجھنے اور ان پر قابو حاصل کرنے کے لیے کس قدر دقیق نظری و باریک بینی اور وسیع علوم کی ضرورت ہوتی ہے مگر جب ان کو خود اپنے کفریاتِ ملعونہ متعینہ کا خیال گزرتا تھا تو سارے اصول وفروع دھرے رہ جاتے تھے اور وہ مکابرہ پر اُتر آتے تھے۔ جب ان کا یہ حال تو دیوبندی چُھٹ بھیّوں (اصاغر) کی کیا کیفیت، جو اپنے اکابر کی عقیدت ومحبت میں ان کو بچانے کے لیے جہالتیں کر سکتے ہیں۔

یہی حال ملاّ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کا ہے جو اصغر ہی سہی مگر بزعم خویش اکبر عُلماے دیوبند بن کر اکھاڑے میں اُتر پڑے ہیں جنھیں یہ بھی تمیز نہیں کہ میرے اُوچھے داؤں خود مجھے زمین چٹا رہے ہیں۔

ہم عرض کرتے ہیں کہ متکلمین وفقہا کے ایک دوسرے پر عدم اعتراض کو واقعی کوئی خلوص سے سمجھنا چاہتا ہے تو ''منح الروض'' کی یہ عبارت دیکھے جسے ''الموت الاحمر'' کے ۲۷؍ پر نقل کیا گیا ہے:

”عدم التکفیر مذهب المتکلمین و التکفیر مذهب الفقهاء فلا یتحد القائل بالنقیضین فلا محذور“

(منح الروض الازهر / مبحث عدم جواز تکفیر اهل القبلة / ص ۴۲۹، ۴۳۰، الموت الاحمر مشمولہ فتاویٰ مفتی اعظم ۷/ ۶۴ طبع: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

یعنی: تکفیر نہ کرنا یہ متکلمین کا مذہب ہے اور تکفیر کرنا یہ فقہا کا مذہب ہے تو نقیضین کا قائل ایک ہی شخص نہیں ہوسکتا یعنی عدمِ تکفیر اور تکفیر دونوں کو ایک شخص مانے یہ نہیں ہوسکتا تو کوئی محذور لازم نہ آئے گا۔

مقصد یہ کہ مذہبِ متکلمین پر کوئی قول کفر کا قائل نہیں ہے تو فقہا کا اس پر کوئی الزام نہیں اور فقہا کفر کے قائل میں تو متکلمین کا ان پر کوئی الزام نہیں۔

یہ یاد رہے کہ یہاں ان چھچھوروں کا قطعاً گزر نہیں جو علم وفن کی ''ع'' و''ف'' سے بھی واقف نہیں ہیں جو کہتے پھریں کہ اعلیٰ حضرت نے کیوں کفِ لسان کیا اور علامہ خیر آبادی نے کیسے کفر کا فتویٰ دے دیا؟...... نیز اگر علامہ خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایاتِ فقہ پر حکم کفر بیان کیا ہے تو مذہبِ متکلمین پر بھی اپنی جہالت سے منوا کر چھوڑیں۔

مولوی خلیل احمد بدایونی صاحبِ انکشاف کو دیکھ لیجیے کہ انہیں اپنے دیوبندی آقاؤں پر سے کفر وارتداد کا حکم ٹالنے کے لیے کیسی کیسی حرکتیں کرنی پڑیں، اسی تکفیر اسمٰعیل دہلوی کے عنوان میں کیسی تضاد بیانیوں سے کام لینا پڑا مگر سارے داؤں پیچ کے بعد بھی ملا انکشاف دیوبندیوں پر سے وہ حکم کفر وارتداد نہ اٹھا سکے جو مذہبِ متکلمین پر دیا گیا تھا اور نہ اس کو فقہی بنا سکے اور نہ وہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے فقہی طور پر ملعون کفر کو کلامی بنا سکے ہاں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مقابلہ پر آکر وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ میری اس چھچھوری حرکتوں کی وجہ سے دیوبندیوں پر سے حکم کفر اٹھ جانے کو اہلِ علم تسلیم کرلیں گے مگر وہ دیوبندیوں پر کلامی حکم کفر کی مزید مہر لگا کر خود بھی ان کے ساتھ کفریات میں دھنس گئے۔

متکلمین وفقہا کے اختلاف پر ہم مزید ایک جزیہ پیش کرکے اس بحث کو ختم کرنا چاہتے ہیں شفا شریف میں فرمایا گیا:

”اختلف الفقهاء والمتکلمون فی ذلك فمنهم من صوب

التکفیرالذی قال به الجمہورمن السلف“

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ/القسم الرابع/الباب الثالث/فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتأولین/ص ۸۳۹)

یعنی: اس مسئلہ میں فقہا و متکلمین نے اختلاف کیا ہے پس ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اس تکفیر کی تصویب کی ہے جس کا حکم جمہورِ سلف نے بیان کیا ہے۔

اہم گذارش :۔ملا انکشاف اور تمام معترضین سے ہم کہتے ہیں کہ متکلمین و فقہا کے اختلاف کو اگر آپ اکابر اہل سنت کی طرح تسلیم کرتے ہیں اور ماننے بغیر چارہ نہیں تو آپ کی یہ ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے بیان کردہ احکام کو دلائل کے ساتھ رد کریں کہ اس باب میں ان دلائل کی وجہ سے کفر کلامی نہیں ہو سکتا اور فلاں حکم میں ان دلائل کی وجہ سے کفر فقہی نہیں ہو سکے گا۔

برادران اہل سنت سے اپیل :۔برادران اہل سنت سے اپیل ہے کہ وہ ان کے ساتھ بحث میں نہ الجھیں بلکہ ان سے مطالبہ کریں کہ وہ تحریری طور پر دلائل کے ساتھ فقہی و کلامی احکام کفر کو واضح کر کے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے بیان کردہ احکام کا رد کریں ان شاء اللہ تعالیٰ حق کے مقابلہ میں باطل پرست ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے۔

اہل سنت کی سلامتی :۔اہل سنت کی سلامتی اس پرفتن حال و زمانہ میں اسی میں ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مسلک حق سے چمٹے رہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ وخیر خلقہ سیدنا ونبینا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمدللہ رب العٰلمین

مقالہ ۹

اس مقالہ میں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے کہا ہے کہ

''حسام الحرمین'' جس میں چاروں اکابر دیوبند پر کفر وارتداد کا حکم بیان کیا گیا ہے نہ اس کتاب کو بلا شک وشبہ حق مانا جاسکتا ہے اور نہ اس میں شک کرنے والے کف لسان کرنے والے کے کافر ہونے کا حکم لگایا جاسکتا ہے اس لیے کہ قرآن شریف کے علاوہ دنیا میں کسی کتاب کو بغیر شک وشبہ قطعی صحیح وحق ہونے کا درجہ نہیں دیا جاسکتا، آپ لکھتے ہیں:

''کسی کتاب کو یہ رُتبہ دینا یعنی بلا شک وشبہ قطعی قرار دینا اس کتاب کو کلام اللہ تعالیٰ کے برابر کرنا ہے جو کہ نافی ومنافی اسلام ہے'' (انکشاف ص ۱۲۰)

پھر ملا انکشاف نے درمختار، ردالمحتار (شامی) علامہ عبدالعزیز، امام اسمٰعیل بن یحیٰ غزنی، سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالے دیئے ہیں کہ ان بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہم اپنی کتابوں میں غلطیوں سے پاک ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتے اس لیے کہ یہ عظمت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ حکیم کے لیے ہی رکھی ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

اب ہماری معروضات سنیے:

۱:۔ ''مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری'' کہ آپ کی اس کتاب ''انکشاف حق'' میں بکثرت غلطیاں ہیں۔ ملا انکشاف صاحب! یہی اعتراض تو آپ کی اسی کتاب پر بھی وارد ہوگیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ نے اس کتاب ''انکشافِ حق'' میں بہت بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں جو خلافِ حق باطل پرستی، کفر وضلالت اور حرام کے ارتکاب سے بھری ہوئی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ اپنی اس کتاب کو قرآن حکیم کے بعد ہر قسم کی غلطی سے پاک

سمجھتے ہوں اگر ائمہ واولیا کی کتابوں میں آپ کے نزدیک غلطیاں ہی غلطیاں ہوں......نتیجہ یہ کہ خود آپ کے اعتراف پر آپ کی یہ کتاب ''انکشافِ حق'' ناقابلِ اعتبار ٹھہری۔

جناب ملا انکشاف صاحب! آپ کی اصل پر جب اسلام کی تمام کتابیں ناقابلِ اعتبار ٹھہریں اور ان کو یقینی صحیح نہیں کہا جاسکتا تو اکابر دیوبند نے قادیانیوں اور دوسرے افراد وگروہ کو کافر ومرتد کہا ہے۔ ''اشد العذاب'' جیسی [مولوی مرتضیٰ حسن] دربھنگی کی کتاب اور دوسرے فتاویٰ دیوبند کے موجود ہیں اور وہ ان کے تمام احکام بھی تو یقینی قابلِ اعتماد نہ رہے اور آپ کے دیوبندی دین پر حسام الحرمین کے بیان کردہ چاروں دیوبندی مرتدوں کی طرح قادیانی مسلمان ٹھہرے گا اور قادیانی کے بدترین خبیث کفریات کو کتابوں کی غیر یقینی صورت میں آپ اور دیوبند اسلام وایمان ہی مانے گا۔ لاحول وَلاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم۔

پھر آپ نے اسی کتاب ''انکشافِ حق'' میں جو فرمایا ہے کہ......''مولوی تھانوی وغیرہ پر جن کفریات کا الزام حسام الحرمین میں رکھا گیا ہے ان کو ہم بھی کفر مانتے ہیں''......تو یہ بھی آپ کی دیوبندی اصل پر یقینی نہیں رہا اور آپ جھوٹ اور کذب بیانی میں سرشار ہی رہے۔

اے ملا انکشاف! ہم آپ کے علم وفن سے سوال کرتے ہیں کہ ائمہ دین واکابر اہل سنت عُلما نے جو کتابیں لکھی ہیں ان میں سے کن باتوں میں آپ کو شبہ ہے...... یا سارے مضامین میں آپ کہیں بھی یقین نہیں رکھتے ہیں؟......ائمہ دین وعُلماے عظام نے اسلام کے عقائد صحیحہ حقہ بیان کیے ہیں اور کفری عقائد باطلہ کا رد کیا ہے کیا وہ بھی سب آپ کے نزدیک غیر یقینی ہو کر رہ گئے؟

اے ملا انکشاف! آپ یہ بھی بتا دیجیے کہ اسلامی عقائد ایمانیہ حقہ پر یقین نہ رکھنے اور کفر کے عقائد باطلہ کفریہ کو کفر ماننے میں شبہ رکھنے کی صورت میں آپ کے دیوبندی دھرم

کی اصل پر کوئی مسلمان باقی رہ سکتا ہے یا نہیں؟

اے علامہ انکشاف صاحب! آسانی سے اپنے دیوبندی علم وعقل پر یہ بتائیے کہ ائمہ دین نے اپنی کتابوں میں اللہ کے ایک ہونے، اس کے خالق و مالک ہونے اور دیگر اوصاف کا بھی ذکر کیا ہے، ہمارے نبی وآقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول اللہ اور آخری نبی ہونے کا بھی ذکر کیا ہے اور دوسرے ضروریاتِ دین بھی بیان کیے ہیں ہمارے ائمہ نے دو یا زائد خدا ہونے، خدا کے کسی کا باپ، بیٹا، بھائی، شوہر ہونے کا رد کیا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی اور آخری نبی ہونے کے انکار کرنے کا رد بھی کیا ہے جب آپ کے دیوبندی دھرم پر آپ کو ان میں شک ہے یقین نہیں تو آپ مسلمان بھی باقی رہے؟

برادرانِ اہل سنت! مولوی انکشاف بدایونی اور ان کے دیوبندی چیلوں کو ان کی حالت پر چھوڑیں اور ملا انکشاف کی کافرانہ دھوکا بازی کو سمجھیں۔

واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ائمہ عظام، اولیاے کرام نے اپنی کتابوں میں عقائد اسلام، مسائل فقہ اور تاریخ وغیرہ بیان کی ہے...... عقائد حقہ کے قطعی یقینی ہونے پر جزم فرمایا ہے کہ اگر انہیں نہ مانو گے تو قطعی کافر و جہنمی ہو جاؤ گے اور اس پر تمام امت کا ایمان واجماع ہے...... رہے مسائلِ فقہ اور تاریخ وغیرہ تو ان کے بارے میں یہ ضرور فرمایا ہے کہ ان کے بارے میں شبہ ہو سکتا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ ان میں اختلاف رحمت الٰہی ہے جن پر مواخذہ نہیں ہے۔

یہ یاد رکھیے کہ ہمارے ائمہ، عُلما نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ...... ''ہمارے سب مضامین معصوم نہیں'' ...... اس سے یہ مراد ہے کہ فقہ کے وہ مسائل جو مجتہد فیہ ہیں، ان کی صحت میں شبہ ہو سکتا ہے...... مسائلِ عقائد ضروریہ میں ہرگز ہرگز شبہ نہیں ہو سکتا...... ورنہ نہ

اسلام باقی رہے نہ مسلمان ......اور دیوبندیوں پر حکم کفر ضروریاتِ دین کی وجہ سے......نہ کہ فقہی مجتہد فیہ مسائل سے۔

یہ ملا انکشاف نے سخت دھوکا دیا ہے کہ ائمہ دین کے فقہی اختلاف کے بیان اور اظہارِ شبہ کو سامنے رکھ کر سارے بنیادی عقائد حقہ اسلامیہ کو غیر یقینی بنا کر رکھ دیا۔ ملا انکشاف بدایونی کے اس فریب اور دھوکے کی وجہ یہ ہے کہ حسام الحرمین میں جو دیوبندیوں کے اقوال وعقائد باطلہ پھر کفر وارتداد کا حکم بیان کیا گیا ہے اس میں شک وشبہ پیدا کیا جائے اور حسام الحرمین میں شبہ پیدا کرنے کے لیے یہاں تک جرأت و دیدہ دلیری دکھائی کہ ائمہ دین، فقہاے کرام، اولیاے عظام قدست اسرارھم نے اپنی کتابوں میں جو ایمانی تعلیمات اسلام کی بنیادی ہدایات کو بیان فرمایا ہے اور کفر وشرک وضلالت کی نشاندہی کی ......ان میں ہی شبہ پیدا کر دیا جائے اور شبہ بھی ایسا کہ ملا انکشاف نے ان ائمہ دین، فقہاے کرام، اولیاے عظام پر جھوٹا الزام دھر دیا کہ خود انھوں نے اپنی کتابوں میں شبہ کا اقرار کیا ہے۔ حالاں کہ ان کا شبہ صرف فقہی اجتہادی مسائل سے تھا، ایمانیات وعقائد اسلامیہ میں شبہ پیدا کرنے سے نہیں کہ جن پر حسام الحرمین کے عقائدی فتوے کو قیاس کیا جائے۔

آگے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنا اصل مقصد خصوصی طور پر بیان کیا ہے، اسے ملاحظہ فرمائیں:

> ’’خصوصاً ’’حسام الحرمین‘‘ کو جس میں اکابر علمائے دیوبند کو بھی کافر و مرتد بتایا گیا ہے بلاشک وشبہ کے قطعی حق ماننا اور اس میں شک وشبہ کرنے والے کو کافر، اسلام سے خارج قرار دینا کون سی شریعت اور دین ہے۔ کیا اکابر علمائے دیوبند کو کافر ومرتد قرار دینا، ضروریات دین یا ضروریات

اہل سنت سے ہے‘‘ (انکشافِ حق ص ۱۲۳)

اے ملا انکشاف صاحب! یہ کسی سنی کا دعویٰ نہیں کہ چاروں اکابر دیوبند کافر و مرتد ہی پیدا ہوئے تھے کہ ان کی ذات کا کافر و مرتد ہونا ضروریاتِ دین سے ہو، ان چاروں اکابر دیوبند نے بالغ ہو کر ہی کفر و ارتداد کی بکواس کی اور پھیلایا۔ اسی کافرانہ تحریروں کی وجہ سے التزامی طور پر ضروریاتِ دین کا انکار اور ان کی وجہ سے مذہب متکلمین پر حکم کفر و ارتداد ثابت ہوا ہے۔ اگر حقیقت آپ کے ذہن میں نہیں سماتی ہے تو الزامی طور پر یوں بٹھائیے کہ آپ (ملا انکشاف بدایونی) کو یہی اعتراض اپنے دیوبندی آقاؤں پیشواؤں پر کرنا چاہیے کہ انہوں نے جو قادیانیوں کو کافر و مرتد خارج اسلام قرار دیا ہے اور اس میں شک کرنے والوں کو بھی کافر مانتے ہیں یہ کون سی شریعت و دین ہے کونسی ضروریات اہل سنت ہے جب کہ قادیانیوں نے دیوبندیوں کی طرح اپنے کفر و ارتداد کا انکار کیا ہے اور تکفیر کو جھوٹا الزام کہا ہے۔

ملا انکشاف صاحب بدایونی نے یہ بھی کہا ہے کہ: اعلیٰ حضرت امام بریلوی نے عُلمائے دیوبند کی کفری عبارتوں کے معنی اپنی رائے سے معین کیا ہے۔(۱)

ملا انکشاف اپنے اس جملے میں خود تو یہ کہہ گئے کہ عُلمائے دیوبند کی وہ عبارتیں کفری ہیں اور الزام اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر کہ انفرادی رائے سے معنی معین کیے ہیں۔ پھر مولوی انکشاف بدایونی اپنے دیوبندی مرتد پیشواؤں کی صفائی پر اتنے حریص کہ انہیں یہ بھی خیال نہیں کہ میری جھوٹ اور کذب بیانی چھپ نہیں سکے گی اور نہ یہ پرواہ

(۱) مولوی خلیل بجنوری کی اصل عبارت یہ ہے: ’’جن عبارات پر فاضل بریلوی مرحوم نے احکام کفر بیان فرمائے ہیں ان عبارات کا وہ مطلب جو انھوں نے معین کیا ہے وہ تو صرف ان کی ذاتی انفرادی رائے ہے‘‘ (انکشاف ص ۱۲۳) ملک۔

کہ اس طرح باتیں بنانے سے دیوبندیوں کو کفر سے چھٹکارا نصیب نہ ہو سکے گا بلکہ وہ کفر و ارتداد میں پھنستے چلے جائیں گے۔

آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی عبارتیں ملاحظہ فرمایئے! انہوں نے الفاظ اور جملوں کے لیے وہ معانی لیے ہیں جو اساتذۂ اُردو اور عام لوگ بولتے اور سمجھتے ہیں۔

تھانوی کی عبارت میں

☆ لفظ ''پاگل'' کے معنی ''پاگل'' ہی لیے ہیں ''عقل مند'' نہیں۔

☆ ''جانور'' کے معنی ''جانور'' ہی لیے ہیں ''انسان'' نہیں۔

☆ ''بچہ'' کے معنی ''بچہ'' ہی لیے ہیں ''بوڑھا خرانٹ'' نہیں۔

☆ ایسے ہی تھانوی صاحب نے جو ''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کا ذکر کیا ہے اس سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے سرورِ انبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ''ذاتِ اقدس'' مراد لی ہے ''غیر نبی'' نہیں۔

☆ ایسے ہی ''بعض علم غیب'' سے یہاں اسی ''بعض'' میں حکم بیان فرمایا ہے ''کل'' میں نہیں۔

☆ ایسے ہی لفظ ''ایسا'' کا ''سباق'' یہاں تھانوی صاحب نے ''تشبیہ'' کے لیے ہی صادر ہوا لکھا ہے، اعلیٰ حضرت نے ''تشبیہ کے معنی'' ہی مراد لیے ہیں ''دوسرے'' نہیں۔

آج تک پوری دیوبندی قوم تو ثابت نہ کر سکی کہ اعلیٰ حضرت نے کون سے دوسرے معانی اپنی رائے سے معین کیے ہیں تو بیچارے ملا انکشاف بدایونی کیا ثابت کر سکیں گے اور یہاں بھی سوائے الزام تراشی کے کوئی ثبوت نہ بن سکا۔ رہے جملہ کے ترکیبی معنی تو ان شاء اللہ مقالہ ۱۰ رمیں آپ دلچسپ بحث ملاحظہ فرمائیں گے۔

مقالہ ۱۰

اس مقالہ میں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بجنوری ثم بدایونی صاف کھلے ہوئے ہیں کہ وہ اچانک بڑھاپے میں ''بسط البنان'' کو دیکھ کر کفِ لسان کرنے والے جوان پہلوان نہیں بن گئے ہیں بلکہ پرانے خرانٹ وہابی دیوبندی ہیں جو محض اہل سنت کو فریب دے کر دیوبندی بنانے کے لیے برسوں اہل سنت میں کھرے پکے سنی بن کر گھسے ہوئے رہے اور آخر اپنی بدترین وہابی سازی مرتدگری کی اسکیم میں بری طرح ناکام ہوکر رہ گئے۔

ملا انکشاف لکھتے ہیں:

''اب ہم اس مفتری اور کذاب کتابچہ کی طرف توجہ کرتے ہیں جس میں ایک تحریر مولوی شریف الحق کے نام سے لکھی گئی ہے، دوسری تحریر مولوی اختر رضا خاں بریلوی کے نام سے ہے......مولوی شریف الحق نے مولانا اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان ص ۸ سے قطع و برید کے ساتھ عبارت نقل کی ہے وہ یہ ہے۔

''پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب زید وعمر بلکہ ہر صبی مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ الخ'' (انکشاف ص۱۲۴، مقالہ ۱۰)

آگے ملا انکشاف لکھتے ہیں:

''اس عبارت کی نقل میں لفظی اور معنوی خیانتیں جو واقع ہوئی ہیں ان پر غور کیجیے۔ اوّلاً عبارت کے سیاق وسباق کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ ثانیاً پوری عبارت نقل نہیں کی گئی عبارت کے ایک ضروری حصّہ کو بالکل اڑا دیا گیا۔ جس سے عبارت کا مطلب ظاہر ہو رہا تھا وہ حصہ جو عبارت کا اڑا دیا گیا وہ یہ ہے اسی عبارت کے متصل ہے۔

''کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے''

اسی عبارت کو آپ (مولوی شریف الحق صاحب) نے بھی صاحبِ حسام الحرمین کی اتباع میں بالکل صاف اڑا دیا۔ کیوں کہ اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ زید وعمرو غیرہ کے متعلق جو علم تسلیم کیا گیا ہے وہ مطلق بعض غیب کا علم ہے نہ کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کے برابر'' (ایضاً ص ۱۲۵)

مندرجہ بالا عبارتوں میں علامہ انکشاف، اکبر عُلماے دیوبند مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی نے دیوبندی اکابر کی صفائی کے لیے جو خامہ فرسائی کی ہے اس کا ما حصل یہ ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان والی عبارت نقل کرنے میں قطع وبرید کر کے کفر کے معنی پیدا کیے ہیں اور ان ہی کی پیروی مفتی شریف الحق صاحب نے کی ہے اور اس قطع وبرید کو ملا انکشاف نے یوں بیان کیا ہے:

''اوّلاً: عبارت کے سیاق وسباق کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ ثانیاً: پوری عبارت نقل نہیں کی گئی، عبارت کے ایک ضروری حصے کو بالکل اڑا دیا گیا جس سے

عبارت کا مطلب ظاہر ہو رہا تھا۔ (ایضاً)

ملا انکشاف کا یہ کہنا کہ مولوی اشرف علی تھانوی کی جس عبارت کو چھوڑ دیا گیا ہے اگر وہ ملا دی جائے تو پھر کفر کا مفہوم باقی نہیں رہتا یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف کے برابر زید وعمرو غیرہ کے علم کے معنی پیدا نہ ہوں گے۔

ہم ملا انکشاف بدایونی کے دعوے کے مطابق پہلے تھانوی صاحب کی دونوں عبارتوں کو ملا کر لکھتے ہیں، اس کے بعد ہمارا جواب ملاحظہ فرمایئے:

”پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو حاصل ہے۔ (چھوڑی ہوئی عبارت) کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے“

(حفظ الایمان ص ۱۵، طبع: دار الکتاب دیوبند)

مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان والی یہ پوری عبارت ہے جس کے بارے میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اگر یہ پوری عبارت سامنے ہو تو کفر کے معنی ہی پیدا نہیں ہوتے ہیں۔

مولوی خلیل احمد ملا انکشاف نے یہ الزام لگایا ہے کہ مفتی شریف الحق صاحب نے بھی اپنی تحریر میں صاحبِ حسام الحرمین یعنی اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی اتباع میں وہ متصل عبارت تھانوی کی اڑا دی ہے جو...... ”کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی“ ...... سے شروع

ہوتی ہے۔ پھر ملا انکشاف نے اڑانے کی وجہ یہ گڑھی ہے کہ

''اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ زید وعمر وغیرہ کے متعلق جو علم تسلیم کیا گیا ہے وہ مطلق بعض غیب کا علم ہے نہ کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کے برابر'' (ایضاً ص ۱۲۵)

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے مقاصد کو اجاگر کرنے کے لیے پہلے ہم مطلق پر گفتگو کریں۔

''**مطلق**'' کہتے ہیں ایسے قول کو جو اپنے معنی، ماہیئت مقصودہ یا صفاتِ مطلوبہ کی بنیاد پر کئی افراد پر صادق آئے اور اس صفت یا ماہیئت میں شرکت کے باوجود کسی فرد کے خارج ہونے کے لیے تخصیص نہ رہے کہ دوسروں پر تو یہ صادق آئے گا، اس پر نہیں۔

مثلاً لفظ ''جاندار'' انسان، گھوڑا، شیر، ہرن سب پر صادق آئے گا...... یہ کہنا غلط ہوگا کہ ''جاندار'' صرف گھوڑا، شیر، ہرن پر تو صادق آئے گا، انسان پر نہیں...... ''جاندار'' ایسا لفظ بولا گیا ہے کہ انسان کی تخصیص کر کے جانور سے اسے خارج نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن مولوی انکشاف صاحب کی مت ماری گئی اور دیوبندی کفر وارتداد نے دل و دماغ کو ماؤف کر کے رکھ دیا تو ملا انکشاف یہ بول، بول گئے کہ: تھانوی صاحب کی اس عبارت میں مطلق تو صرف زید وعمر کے لیے تسلیم کیا گیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولوی تھانوی صاحب نے اس مطلق سے الگ رکھا ہے، تو توہین کہاں ہوئی، ہاں بعضیت کے اس مطلق میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شریک کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم زید وعمر کے علم کے برابر ہوجائے گا۔

آپ مولوی خلیل احمد کے اصل اعتراض والے جملے کو پھر دیکھیے جو ص ۱۱۴ پر ہے:

''کیوں کہ اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ زید وعمرو وغیرہ کے متعلق جو علم (تھانوی صاحب کی عبارت میں) تسلیم کیا گیا ہے وہ مطلق بعض غیب کا علم ہے نہ کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کے برابر''

مولوی انکشاف صاحب کے نزدیک یہ ان کا لفظ ''نہ کہ'' اس مطلق کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے انکار ہے...... ورنہ اس مطلق کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے اقرار کیا اور برابری ثابت ہوئی اور تھانوی صاحب پر ملا انکشاف کے قول پر کفر کا حکم ہوگا۔ اور اس کفر کو ملا انکشاف نے اسی اپنی کتاب ''انکشاف حق'' کے ۱۱۴؍ پر ہی بیان کیا ہے، آپ لکھتے ہیں:

''بے شک آپ کا مفروضہ مطلب تو ہمارے نزدیک بلکہ ہر مسلمان کے نزدیک قطعی کفر ہے اور توہین ہے اس میں ہمیں تو کیا کسی مسلمان کو بھی شک نہیں ہوسکتا'' (انکشاف ص ۱۲۵، مقالہ ۱۰)

رہا یہ مطلب کہ تھانوی نے زید وعمر وغیرہ کے برابر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کردیا۔ ملا انکشاف کے نزدیک کیوں صحیح نہیں ہے؟ اس کی وجہ ملا انکشاف نے یہ بتائی ہے کہ پوری عبارت تھانوی کی نقل نہیں کی گئی ہے جس سے تھانوی کفر سے بچ سکتا تھا۔

پھر باقی عبارت ملا دینے کے بعد ملا انکشاف نے کیا نتیجہ نکالا؟ ملا انکشاف خود لکھتے ہیں کہ تھانوی کی اس چھوڑی ہوئی عبارت میں بعضیت کے مطلق کا جو زید وعمر کے اقرار تھا، اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے انکار لازم آتا ہے۔

اب پوری دنیا تھانوی صاحب کی اس عبارت میں وہ الفاظ وہ جملے تلاش کرے جس سے انکار لازم آتا ہے تو ہرگز نہ ملیں گے، نہ ملا انکشاف نے خود کوئی پتہ دیا نہ وہ دے

سکتے ہیں جو تھانوی صاحب کو ملا انکشاف کے قول پر کفر سے بچا سکے۔

بلکہ الٹا مولوی اشرف علی تھانوی نے بعضیت کے مطلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھلے طور پر شریک کیا ہے اور آپ کی تخصیص کا صاف انکار کیا ہے۔

آپ تھانوی صاحب کی یہ عبارت دیکھیے:

''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب زید و عمرو......کو بھی حاصل ہے'' (حفظ الایمان ص ۱۵)

مولوی اشرف علی تھانوی نے مطلق بعض علم غیب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی تخصیص نہ رکھی وہ اس بعضیت کے مطلق میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ زید و عمرو وغیرہ کو شریک کر گیا۔ اور ادھر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی ہیں کہ تھانوی کو بچانے کے لیے ایسی الٹی تاویل کر گئے کہ تھانوی کو اور کفر میں دھنسا کر رکھ دیا اور خود بھی کفر و ارتداد میں پھنس کر رہ گئے۔

واقعہ یہ ہے کہ تھانوی کی اس عبارت میں وہ کفر قطعی التزامی ہے کہ جس کی کوئی تاویل بعید و ابعد نہیں ہو سکتی اور جس جس نے بھی تاویل کی اس نے الٹا تھانوی صاحب کو کفر و ارتداد میں ڈھکیل دیا۔

یہاں تک ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے اس الزام کا جواب تھا کہ تھانوی کی متصلہ عبارت کو چھوڑ کر حکم کفر بیان کیا گیا ہے جس کا حشر آپ نے دیکھ لیا کہ عبارت کو ملا کر ملا انکشاف نے مزید تھانوی صاحب کی مٹی پلید کر دی اور حکم کفر پر مہر ہی لگا دی۔ یہ خیال رکھیے کہ یہی بعد والی عبارت ''سیاق'' ہی ہے۔

اب آپ ملا انکشاف کے ''الزام سیاق و سباق'' کو ملاحظہ فرمائیے:

ملاانکشاف نے یہ الزام رکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے ''سیاق وسباق'' کو نظرانداز کر کے حکم کفر بیان کیا ہے جو غلط ہے اور اسی کی اِتباع مفتی اشرف الحق صاحب نے کی ہے۔

پہلے ہم یہ دیکھیں کہ ''سیاق وسباق'' کسے کہتے ہیں؟

''سیاق وسباق'' کا مطلب یہ ہے کہ جس عبارت پر حکم کفر یا جو بھی حکم بیان کیا گیا ہے......اس کے آگے پیچھے کیا کوئی ایسی عبارتیں ہیں جو حکم کفر یا جو بھی حکم ہو اس کی تائید کرتی ہیں......یا تردید کرسکتی ہیں۔

آپ نے اوپر ملاانکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے قول پر ''سیاق'' یعنی حکم کفر والی عبارت سے ملی ہوئی بعد والی عبارت کے ملانے کا نتیجہ دیکھ لیا کہ وہ عبارت حکم کفر والی عبارت کی پرزور تائید ہی کر گئی اور تھانوی صاحب کے کفر پر اس نے مہر لگا دی۔

اب آپ تھانوی صاحب کی ''سباق عبارتوں'' کو دیکھ لیجیے۔ تھانوی صاحب کا جواب جہاں سے شروع ہوتا ہے وہیں سے تمام عبارتوں کا ماحصل ہے کہ تھانوی صاحب نے علمِ غیب کی دو قسمیں بتائی ہیں:

۱:۔ بالذات **۲:۔** بالواسطہ

پھر یہ کہا ہے کہ علمِ غیب جب مطلق بولا جائے تو تھانوی صاحب کے نزدیک وہ بالذات ہی مراد ہوتا ہے جو صرف خدائے قدوس کے ساتھ خاص ہے۔ دوسری قسم بالواسطہ علم غیب، اس کو علم غیب کہنا ہی تھانوی صاحب کے نزدیک قرینہ کا محتاج ہے اور کوئی قرینہ تھانوی صاحب کے نزدیک موجود ہی نہیں ہے اس لیے مخلوق کے لیے علمِ غیب بولنا تھانوی صاحب کے دل و دماغ میں شرک کا وہم پیدا کرتا ہے، اس لیے آپ نے مخلوق کے لیے علم

غیب بولنے پر ممانعت کا حکم دیا ہے۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم غیب کی نفی اور آپ کے علم کی حیثیت کو گرانے کے لیے تھانوی صاحب اتنے حریص و جری کہ پہلے تو مخلوق کی عمومیت میں شریک کر گئے نبوت و رسالت کی خصوصیت سے بھی اندھے ہو گئے اور آپ کا جوش توہین اس قدر گرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب کسی طرح ثابت نہ رکھنے اور نہ ماننے کے لیے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو بھی تھانوی نے بچوں، پاگلوں، جانوروں کی طرح قرار دے دیا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ کہ اگر علمِ غیب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے مانو گے تو ایسا علمِ غیب بچوں، پاگلوں، جانورں کے لیے بھی ماننا پڑے گا۔

تو اسے سنیو! جب تم بچوں، پاگلوں، جانوروں کے علم کو علم غیب نہیں کہہ سکتے تو معاذ اللہ! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو علمِ غیب کیسے کہہ سکو گے۔

پھر ''سیاق'' میں تھانوی صاحب کا یہ ملعون مضمون پیشِ نظر رہے کہ بچوں، پاگلوں، جانوروں میں سے ہر ایک کو اپنے کھانے پینے، چلنے پھرنے، رہنے سہنے اور پرکھنے وغیرہ کا ایسا علم ہوتا ہے جس سے دوسرے واقف نہیں ہوتے تو اس واقف نہ رہنے والے کے مقابلہ پر واقف رہنے والے کو ''علم غیب ہے'' تو نہیں کہہ سکتے، تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض ایسی باتوں کا علم رکھتے ہوں جو دوسرے نہ جانتے ہوں تو اس کو علمِ غیب کیسے کہہ سکو گے اور جب علم غیب ہی تھانوی کے نزدیک ثابت نہیں تو وہ سائل کو عالم الغیب کہنے کی اجازت کہاں سے دیں گے۔

آپ ''حفظ الایمان'' میں تھانوی کے جواب کی پوری عبارتیں بار بار غور سے دیکھیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مقدس کو بچوں یا پاگلوں، جانوروں جیسا

بتلانے کا ان میں کوئی انکار نہیں ہے نہ ان میں نفی کرنے کی ادنیٰ سی جھلک پائی جاتی ہے بلکہ تھانوی نے اپنے جواب کی عبارتیں اِبتدا ہی سے ایسی لکھی ہیں کہ کفریہ عبارت کا کفر تشبیہ کے ساتھ طاقتور ہو جائے اور کفریہ عبارت کے بعد کا مضمون ایسا بیان کیا ہے کہ کفریہ عبارت کی پرزور تائید کر جائے۔

ادھر ملا انکشاف بدایونی، تھانوی صاحب کی محبت میں اتنے مدہوش کہ وہ یہ بھی سمجھ نہ سکے کہ میرے سیاق وسباق کا بہانہ، میری کذب بیانی، جعل سازی جہالت وحماقت کا آئینہ دار ہوگا اور کفریہ عبارت کے واقعی کفر ہونے کا ملا انکشاف بدایونی کا اقرار، تھانوی کو کافر و مرتد ہی ٹھہرا کر رہے گا۔

واقعہ یہ ہے کہ دیو بند کو ایسے ہی حمایتی مولوی نصیب ہوتے رہے ہیں جو تھانوی کو بچانے کے نام پر اسے کفر وارتداد ہی میں دھنساتے چلے گئے۔

حکم

آگے ص ۱۱۷ پر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے لفظ ''حکم'' پر دلچسپ انکشافی بحث کی ہے جو اہلِ دیو بند کے لیے ان کے اکبر عُلما ملا انکشاف بدایونی کے علم وفضل پر ماتم ہی کرنے کا مقام ہوگا۔ لیجیے، اس عجائب خانہ کی بھی سیر کیجیے، آپ نے لکھا ہے:

> ''اب رہا یہ سوال کم فہمی کا کہ ابتدائی عبارت میں آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا ہے نہ عالم الغیب کا یہ سوال نہایت کم فہمی پر دلالت کرتا ہے۔ اوّل تو سائل کا سوال عالم الغیب کے بارے میں ہے۔ علم غیب کے بارے میں نہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر کلام علم غیب کے بارے میں کرتے تو یوں کہتے کہ آپ کی ذات مقدسہ کے لیے علم غیب ثابت کرنا یا علم غیب ماننا۔

عبارت میں یہ لفظ تو نہیں بلکہ عبارت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا'' (انکشاف ص ۱۲۷)

آپ ملا انکشاف کے مقصد کو متعین کرلیں۔ آپ کا کہنا یہ ہے کہ اے سنی! حفظ الایمان کی عبارت پر جو تیرا یہ اعتراض ہے کہ تھانوی صاحب نے اپنے جواب کی ابتدائی عبارت میں علمِ غیب کا حکم کیا جانا لکھا ہے نہ کہ عالم الغیب کا (حکم کیا جانا) یہ تیرا اعتراض تیری کم فہمی پر دلالت کرتا ہے۔

اب اگر آپ ملا انکشاف سے پوچھیں کہ وہ کم فہمی کیا ہے؟ تو نہ ان کی عبارتیں اس کی متحمل اور نہ وہ بتا سکتے ہیں۔ ہاں ملا انکشاف چوں کہ ''کم فہمی'' کہہ چکے ہیں اس لیے اس کو نبھانے کے لیے آگے ایسی بات بنائی ہے جو ملا انکشاف کی نہ صرف کم فہمی بلکہ نری جہالت پر دلالت کرتی ہے۔

ملا انکشاف نے یہاں رد کے لیے دو وجہیں بیان کی ہیں:

پہلی وجہ: وہ لکھتے ہیں:

''اول تو سائل کا سوال عالم الغیب کے بارے میں ہے علم غیب کے بارے میں نہیں''

حالاں کہ یہ ملا انکشاف کا سراسر کذب اور جھوٹ ہے۔ سائل نے زید کے قول کو اپنے سوال میں اس طرح نقل کیا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں:

۱:۔ علم غیب بالذات اور **۲:۔** علم غیب بالواسطہ

زید کہتا ہے کہ بالذات کے معنی پر اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور بواسطہ کے معنی پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔ اس پر سائل نے یہ پوچھا ہے کہ زید کا یہ استدلال اور عقیدہ وعمل کیسا ہے؟ اور عالم الغیب کے علمِ غیب سے استدلال علم غیب کے

جواز وعدم جواز پر ہی منحصر ہے۔

یہ بداہت سے ہے کہ عالم الغیب کے سوال وجواب قائم ہی نہیں ہوسکیں گے جب تک کہ علم غیب کے ہونے نہ ہونے کو ثابت نہ کیا جائے اور تھانوی صاحب نے اپنے جواب میں علم غیب کے حکم کیے جانے پر ہی عالم الغیب کہنے نہ کہنے کا دارومدار رکھا ہے اور اپنے جواب میں اسی سے اِبتدا (۱) کی ہے تو اگر کوئی سنی یہ کہتا ہے کہ تھانوی صاحب نے اپنے جواب کی ابتدائی عبارت میں علم غیب کے حکم پر ہی بحث کی ہے تو قطعی صحیح اور تھانوی کے جواب کی عبارت کی مطابق ہے۔ مگر واہ رے ملا انکشاف اوران کی کذب بیانی کہ یہ بک دیا کہ سوال صرف عالم الغیب کا ہے علم غیب کا نہیں۔

دوسری وجہ :۔ میں مولوی خلیل احمد بدایونی اکبر عُلماے دیوبند لکھتے ہیں:

> ''دوسرے یہ کہ اگر کلام علم غیب کے بارے میں کرتے تو یوں کہتے کہ آپ کی ذات مقدسہ کے لیے علم غیب ثابت کرنا یا علم غیب ماننا، عبارت میں یہ لفظ تو نہیں'' (انکشاف ص ۱۲۷)

تھانوی صاحب کی عبارت آپ نے دیکھ لی ہے۔ وہ شبہ وشائبہ کے بغیر علمِ غیب کا حکم کیا جانا بیان کر گئے ہیں اور وجوہ وتاویلات جو کچھ انہوں نے لکھی ہیں وہ تمام علم غیب کے حکم ہی کی تائید وتاکید کررہی ہیں مگر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی ثابت کرنے اور ماننے کے دودھاری آلہ سے تھانوی صاحب کی اصلاح وصفائی کررہے ہیں۔ یعنی ملا انکشاف کے نزدیک تھانوی صاحب اتنے بڑے جاہل تھے جو حکم کیے جانے اور ثبوت اور ماننے کو سمجھ ہی نہ سکے۔ ملا انکشاف اچانک وہابی دیوبندی بن کر ان کی جہالت کو آشکارا

(۱) تھانوی صاحب کی حفظ الایمان والی عبارت یہ ہے کہ ''پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا'' ۱۲

کررہے ہیں جوان کے نزدیک تھانوی صاحب کے مرتد ہونے کی صفائی ہے۔ دیوبند کے موجودہ بڑے بڑے مولوی ملاانکشاف کو اپنا استاد تسلیم کریں نہ کریں مگر وہ تھانوی صاحب کے بھی استاد نکلے۔

اب ذرا دونوں قسم کی مثالیں ملاانکشاف پر چسپاں کر کے دیکھیے کہ ان کی توہین ہوتی ہے یا نہیں:

۱:۔ زید کہتا ہے کہ: ''مولوی خلیل احمد بدایونی نو دیوبندی عالم ہیں''......
عمرو کہتا ہے کہ: ''مولوی خلیل احمد کو عالم کہنے کے لیے اگر ان پر علم کا حکم لگایا جائے تو اس سے کل علم مراد ہے یا بعض......اگر بعض مراد ہے تو اس میں مولوی خلیل احمد بدایونی کی کیا تخصیص ایسا علم تو الو، بندر، گدھے، سوّر، پاگلوں کو بھی حاصل ہے''

۲:۔ زید کہتا ہے کہ: ''مولوی خلیل احمد بدایونی تو دیوبندی عالم ہیں''......
عمرو کہتا ہے کہ: ''مولوی خلیل احمد بدایونی کو عالم کہنے کے لیے اگر ان کا علم ثابت ہو یا مانا جائے تو اس سے کل علم مراد ہے یا بعض......اگر بعض مراد ہے تو اس میں مولوی خلیل احمد بدایونی دیوبندی کی کیا تخصیص ایسا علم تو الّو، بندر، گدھے، کتّے، سوّر، پاگلوں کو بھی حاصل ہے''

یہ دونوں مثالیں سامنے ہیں یعنی وہ جسے تھانوی صاحب نے تاکید کے ساتھ اختیار کیا ہے۔ دوسری وہ جس کو مولوی خلیل احمد بدایونی نے تھانوی صاحب کی اصلاح کر کے اپنایا ہے، دونوں صورتوں میں ملاانکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے علم کا الّو، بندر، گدھے، کتّے، سوّر، پاگلوں کے علم جیسا قرار دینا ضرور خود وہ اور ان کے چاہنے والے توہین

وتذلیل ہی سمجھیں گے۔ ہرگز ملا انکشاف بدایونی کی تعظیم وتوقیر نہیں کہیں گے۔

تو یہ کتنی بڑی بے ایمانی ہے کہ ملا انکشاف اور دیوبندیوں کی تو توہین ہوجائے اور وہ رسولِ اعظم، نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی تعظیم وتوقیر ہی ایمان ہے اور جن کی آمد ہی پر اپنی آواز کا بلند کرنا تمام عمر کی نیکیوں اور اعمال کا برباد ہوجانا ہے، ان کے علمِ مقدس کو بچّوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم جیسا بتانا توہین نہ ہو۔

اے اہلِ ایمان! بتاؤ! اس میں کچھ ایمان کی رمق بھی دکھائی دیتی ہے؟...... یقیناً یہ کھلا ہوا کفر وارتداد ہے جس میں کسی صورت تاویل کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

حکم کا دوسرا پہلو

حکم کے سلسلہ میں آگے ملا انکشاف نو دیوبندی نے جو حیرت انگیز انکشاف کیا ہے وہ علم وفن میں اہلِ دیوبند کے لیے ضرور یادگار رہے گا۔ ملا انکشاف بدایونی کی جولانیِ طبع ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

> ''اے ہوش مندوں (بلفظہٖ) ذرا لفظ حکم کے معنی پر تو غور کرلیا ہوتا کہ حکم کتنے معنی میں مستعمل ہے اور یہاں کون سے معنی میں استعمال کیا گیا ہے''

(انکشاف مقالہ ۱۰ ص ۱۱۷، طبع اول بدایوں)

آگے ملا انکشاف متصل لکھتے ہیں:

> ''سنیے، علماء کرام نے اپنی کتب معتبرہ میں تصریح فرمائی ہے کہ لفظ حکم چند معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جن میں سے ایک معنی نسبت نامہ کے ہیں یعنی پوری پوری نسبت کرنا چنانچہ علم کلام کی معتبر ومستند کتاب ''شرح ام البراہین'' کے حاشیہ مطبوعہ مصر ص ۳۳ پر علامہ شیخ ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں: اعلم ان الحکم یطلق عنداھل العرف العام علی اسناد امر الیٰ الآخر ایجاباو سلبا و یطلق عندالمناطقة علی ادراك ان النسبة واقعة او لیست براقعة و تسمیٰ حینئذ تصدیقا و یطلق علی النسبة التامہ"(ایضاً)

اس عبارت کو لکھنے کے بعد ملا انکشاف بدایونی نو دیوبندی نے جو ترجمہ کیا ہے اسے ملاحظہ فرمایئے:

ترجمہ: جان تو کہ لفظ حکم کا اطلاق اہل عرف عام کے نزدیک ایک امر کی اسناد دوسرے امر کی طرف ایجاباً یا سلباً پر ہوتی ہے اور منطقیوں کے نزدیک ادراک نسبت واقعہ یا غیر واقعہ پر اس وقت اس کا نام تصدیق ہوگا اور اس ہی کلمہ حکم کا اطلاق نسبت تامہ پر بھی ہوتا ہے۔ بخوبی ثابت ہوگیا کہ علامہ دسوقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لفظ حکم کے تین معنی بتاتے ہیں۔ تیسرے معنی نسبت تامہ کے بتاتے ہیں۔ جب تیسرے معنی حکم کے نسبت تامہ کے فرمائے لہٰذا ذرا انصاف و ایمان کی روشنی میں فیصلہ کیجئے کہ عبارت حفظ الایمان کے اول فقرہ میں لفظ حکم ہے یعنی آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا، کا اب کیا مطلب ہوا، یعنی آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کی پوری پوری نسبت کرنا اور ظاہر ہے کہ علم غیب کی پوری پوری نسبت عالم الغیب کہنے سے ہوتی ہے" (ایضاً ص ۱۱۷، ۱۱۸)

جناب ملا انکشاف بدایونی صاحب!

ذرا یہ تو بتایئے کہ کیا تینوں قسم کی آپ کی تعریف کے لیے الگ الگ جملے اپنی الگ

شناخت سے بولے جاتے ہیں یا ایک ہی جملے سے آپ کے تینوں مفہوم ادا ہوں گے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی نے انداز ایسا اختیار کیا ہے کہ کوئی سیدھا سادا مسلمان آپ کی تحریر سے خوفزدہ ہو کر یہ باور کر لے کہ واقعی ہمارے عُلماے اہل سنت ہوش مند نہیں ہیں انہیں حکم کے معنی بھی نہیں معلوم اور اتنی بڑی بحث کے لیے انہوں نے حکم کے معنی بھی نہیں معلوم کیا، عُلماے کرام کی معتبر کتابوں میں کیا تصریح کی گئی ہے انہیں اس کا کچھ علم نہیں۔

پھر علامہ انکشاف بدایونی نے علم کلام کی معتبر و مستند کتاب ''شرح ام البراہین'' مزید برآں ''اس کا حاشیہ'' پھر ''مصر کی طباعت'' پھر ''علامہ شیخ ابراہیم دسوقی کا نام'' اور عربی عبارت نقل کر کے پوری دھونس جمائی کہ نئے دیوبندی ملا انکشاف بدایونی ثبوت کے لیے دلائل کی وہ دور کی کوڑی لائے ہیں جس کا پتہ خود دیوبند کے پرانے خرانٹ دیوبندیوں کو بھی نہ تھا، جس کا جواب اہل سنت کے پاس کچھ نہیں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ ناظرین عنقریب ملاحظہ فرمائیں گے کہ ملا انکشاف اکبر عُلماے دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی خود اپنے ہی پیش کردہ دلائل سے تحت الثریٰ کو پہنچے ہوئے ہیں۔

عرض ہے ملا انکشاف بدایونی کو خود اپنے پیش کردہ عربی عبارت کا سمجھنا نہیں آیا۔ پھر آپ نے جو کچھ سمجھا اس کو مولوی اشرف علی تھانوی کی عبارت پر چسپاں کر کے ان کا بیڑا کفریات کے عمیق سمندر میں غرق کر دیا۔

اے ملا انکشاف اکبر عُلماے دیوبند!

آپ نے جو عربی عبارت حاشیہ علامہ شیخ دسوقی سے نقل کی ہے:

"اعلم ان الحکم یطلق عنداھل العرف العام علی اسناد امر الیٰ الاخر ایجابا و سلبا"

اس کو ایک معنیٰ بتایا ہے......اور

"یطلق عندالمناطقة علی ادراك ان النسبة واقعة اولیست بواقعة

وتسمی حینئذ تصدیقات"

کو دوسرے معنیٰ لکھا ہے

"ویطلق علی النسبة التامة "

کو تیسرے معنیٰ سے تعبیر کیا ہے۔

یہ تین معانی بتا کر آپ (ملا انکشاف) نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ علامہ دسوقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ تین معانی بتائے ہیں۔اور یہ سراسر آپ کی جہالت ہے آپ علامہ دسوقی کی عبارت کو اپنی بدفہمی سے سمجھ ہی نہیں پائے ہیں اور اپنی بھونڈی سمجھ سے قطعی باطل استدلال کیا ہے۔علامہ دسوقی نے نہ صرف عرف عام اور منطق کے اعتبار پر دو تعریفیں کر کے یہ ہدایت کی ہے کہ "حکم" جو عرفِ عام میں اسناد اور منطق میں ادراک ہے، معروف ہے۔ ہر دو صورتوں میں نسبت تامہ رکھتا ہے۔مگر وائے اکبر عُلماے دیوبند ملا انکشاف ! آپ نے نسبت تامہ کو اسناد اور ادراک کا قسیم ہی بنا کر رکھ دیا۔

اے ملا انکشاف اکبر عُلماے دیوبند! عقائد کی متداول کتاب شرح عقائد نسفی دیکھیے:

"فان الخبر کلام یکون لنسبته خارج تطابقه تلك النسبة فیکون **صادقا** اولا تطابقه یکون **کا ذبا** . فالصدق والکذب علی هذا من اوصاف الخبر"(شرح العقائد النسفیة /مبحث الخبر الصادق علی نوعین /ص ۳۵)

اسی کے حاشیہ میں کستلی سے منقول ہے:

”ولاشك ان الكلام الخبری يدل علی نسبة تامة بين شيئين معينيں“(حاشیۃ المولیٰ مصلح الدین مصطفی کستلی/ص۳۲/ط:قدیمی یوسف ضیاء)

اسی شرح عقائد نسفی کی متصل یہ عبارت بھی پڑھ لیجیے:

”وقديقالان بمعنی الاخبار عن الشئ علی ماهو به ولا علی ماهو به ای الاعلام بنسبة تامة تطابق الواقع اولا تطابقه“

(شرح العقائد النسفية /مبحث الخبر الصادق علی نوعين /ص ۳۵)

کیوں جناب ملا انکشاف بدایونی صاحب! کچھ آپ کو اپنی جہالت کا اندازہ ہوا؟ جہل میں بک گئے ہو کیا کیا کچھ؟۔مزید جہالتِ فاحشہ اپنی دیکھیے،آپ نے بیان کیا ہے کہ:

””علم غیب کی نسبت تامہ ہو ہی نہیں سکتی جب تک کہ عالم الغیب نہ کہا جائے““

ہم عرض کرتے ہیں کہ آپ نے حوالہ کیوں نہیں دیا کہ آپ نے یہ فارمولا فلاں فلاں کتاب سے سیکھا ہے یا اس بڑھاپے میں جب سے آپ دیوبندی بنے ہیں اس قسم کے فارمولے آپ نے دیوبند ہی سے حاصل کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

اے بدایونی اکبر علمائے دیوبند! ساڑھے تیرہ سو سال سے اب تک کیا کسی کتاب کے حوالہ سے یہ بتا سکتے ہیں کہ جب تک اسم فاعل نہ ہوگا نسبت تامہ نہ ہوگی کتابوں اور عبارتوں کا سمجھنا تو آپ کے بس کا روگ نہیں ہے، چلیے کچھ مثالوں سے ہی سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

زید کہتا ہے: ””مولوی خلیل احمد بدایونی علوم کی سندر کھتے ہیں““

عمرو کہتا ہے: ””یہ جملہ مولوی خلیل احمد بدایونی کی جہالت بتا رہا ہے““

اس لیے کہ اس جملے میں اسمِ فاعل نہیں ہے جس کی وجہ سے ملا انکشاف بدایونی کے اصول پر ہی نسبت تامہ نہیں ہے جب نسبت تامہ نہیں تو علم ثابت نہ ہوگا جہالت ہی

جہالت رہ جائے گی۔ایک اور مثال سے سمجھیے،زید کہتا ہے کہ:

''مولوی خلیل احمد بدایونی میں جہالت بھری ہوئی ہے''

زید کا یہ جملہ سنتے ہی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے لڑکے، مریدین، معتقدین بھڑک اٹھے کہ ہائے ہمارے پیرومرشد کی توہین وتذلیل کردی۔آستین چڑھا ہی لی تھیں کہ مولوی خلیل احمد بدایونی آدھمکے اور کہا کہ:

اے میرے بیٹو، اے میرے مریدو! غصّہ کرنے کی ضرورت نہیں، غیظ وغضب سے باز رہو، اس میں ہرگز تمہارے باپ تمہارے پیرومرشد کی توہین نہیں ہے اس لیے کہ اس میں نسبت تامہ کا اسم فاعل یعنی لفظ جاہل نہیں ہے جو علامہ شیخ ابراہیم دسوقی کی پاکیزہ تعلیم ہے جس کو میں نے ام البراہین کے حاشیہ سے پڑھ کر، سمجھ کر اپنایا ہے، تمہارے باپ تمہارے پیرمرشد کی توہین اس صورت میں ہوگی جب وہ کہنے والا یوں کہے کہ:

''مولوی خلیل احمد نرے جاہل ہیں''

اس لیے کہ اب نسبتِ تامہ موجود ہے۔

کیوں جناب اکبر عُلمائے دیوبند ملا انکشاف صاحب! اب تو اچھی طرح سمجھ میں آ گیا ہوگا، اگر اب بھی سمجھ میں نہ آئے تو ہم رائے دیں گے کہ دیوبند والے آپ کو دیوبند کا شیخ منقولات ومعقولات مقرر کرلیں۔

کتابیات

☆ قرآن کریم

☆ تفسیر کبیر/ امام فخر الدین رازی/ مکتبہ اشرفیہ دیو بند

☆ تفسیر روح البیان/ علامہ اسمٰعیل حقی/ داراحیاء التراث العربی بیروت

☆ کنز الایمان از امام احمد رضا/ مع خزائن العرفان از مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی/ رضا اکیڈمی ممبئی

☆ صحیح بخاری/ امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری/ مجلس برکات مبارکپور

☆ مسلم/ امام مسلم بن حجاج القشیری النیشاپوری/ مجلس برکات مبارکپور

☆ مشکوٰۃ المصابیح/ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی/ مجلس برکات مبارکپور

☆ شعب الایمان/ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی/ دارالکتب العلمیۃ بیروت

☆ فتح الباری شرح بخاری/ علامہ ابن حجر عسقلانی/

☆ فتوحات مکیہ/ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی/ دارالکتب العلمیہ بیروت

☆ الیواقیت والجواھر/ امام عبدالوہاب شعرانی/ داراحیاء التراث العربی بیروت

☆ احیاء علوم الدین/ امام محمد غزالی/ دارالقلم بیروت

☆ مکتوبات مجدد الف ثانی/ شیخ احمد فاروقی سرہندی/ مطبع نول کشور لکھنؤ

☆ کتاب الشفاء/ امام قاضی عیاض اندلسی/ تحقیق: عبدہ علی کوشک/ جائزۃ دبی الدولیۃ، دبئ

☆ شرح عقائد نسفیہ/ علامہ سعد الدین تفتازانی/ مجلس برکات مبارک پور

☆ شرح مواقف/ علامہ سید شریف جرجانی/ دارالکتب العلمیۃ

☆ منح روض الازہر فی شرح فقہ الاکبر/ علامہ ملا علی قاری/ دارالبشائر الاسلامیہ

☆ حاشیہ کستلی علیٰ شرح العقائد/ مولیٰ مصلح الدین مصطفیٰ کستلی/ طبع قدیمی یوسف ضیاء

☆ الاقتصاد فی الاعتقاد/ امام غزالی علیہ الرحمہ/ دارالبصائر قاہرہ مصر

☆ سبحان السبوح عن عیب کذب المقبوح/ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ/ رضا اکیڈمی ممبئی

☆ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ/ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ/ رضا اکیڈمی ممبئی

☆تحقیق الفتاویٰ/ علامہ فضل حق خیر آبادی/ شیخ عبدالحق محدث اکیڈمی سرگودھا پاکستان

☆سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ/ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ/ رضا اکیڈمی ممبئی

☆تمہید ایمان مشمولہ فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰/ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ/ مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر گجرات

☆الموت الاحمر مشمولہ فتاویٰ مفتیٔ اعظم ہند ج ۷/ مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا/ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی

☆الموت الاحمر/ مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا/ مکتبۃ الحبیب الہ آباد

☆امتناع نظیر/ علامہ فضل حق خیر آبادی/ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف

☆لمعات برسوالات/ مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی/ دار العلوم نوری، نوری دار الافتاء بلرامپور

☆ردالمحتار/ علامہ ابن عابدین شامی/ المکتبۃ الاشرفیہ دیوبند

☆شرح فتح القدیر/ امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بہ ابن ہمام/ مکتبہ اشرفیہ دیوبند

☆البحر الرائق/ علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد معروف بہ ابن نجیم/ دار الکتب العلمیہ بیروت

☆فتاویٰ عزیزیہ/ شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی/

☆فتاویٰ رضویہ قدیم/ امام احمد رضا/ رضا اکیڈمی ممبئی

☆التوضیح والتلویح/ علامہ سعدالدین تفتازانی/ دار الکتب العلمیۃ

☆نورالانوار/ شیخ احمد معرف بہ ملا جیون/ مع قمر الاقمار حاشیہ نورالانوار/ شیخ عبدالحلیم بن شیخ امین اللہ لکھنوی فرنگی محلی/ مجلس برکات مبارک پور

☆حسامی/ علامہ حسام الدین محمد بن عمر اخسیکثی/ اشرفی بک ڈپو دیوبند

☆التعلیق الحامی حاشیۃ الحسامی/ مولوی فیض الحسن/ اشرفی بک ڈپو دیوبند

☆شرح جامی/ علامہ عبدالرحمٰن بن احمد جامی/ مجلس برکات مبارکپور

☆شرعی فیصلہ/ مولوی مظہر حسن قادری بدایونی/

☆انکشاف حق/ مولوی خلیل احمد بدایونی/ دار الکتاب مسجد رحمت روڈ کاندیولی ممبئی

☆حفظ الایمان/ مع بسط البنان/ مولوی اشرف علی تھانوی/ دار الکتاب دیوبند